

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 01

By Saleha Iqbal ... 🦋

ہر طرف امنرا تفسری کا ماحول چھایا ہوا تھا ہر طرف لوگ

بھاگتے پھیر رہے تھے دوڑتے پھیر رہے تھے۔۔

ہر کسی کی حبان پر بنی ہوئی تھی کہ بس اب جلدی سے جلدی

سب اپنا کام ختم کر کے اپنی کام سے حبان چھڑوائیں

اور سب سکون کی سانس لیں۔

گھر کے مالکین کیا اور گھر کے نوکر کیا سب اس وقت

ایک برابر ہی لگ رہے تھے۔۔

یہ امنرا تفسری کا ماحول کسی کے آنے کی آمدن میں

کیا حبا رہا تھا کیونکہ

جو آنے والا تھا وہ پورے 14 سال بعد واپس اس حویلی میں آ رہا تھا۔

اس امنرا تفسری کے ماحول میں ایک لڑکی پر سکون سی اپنی خوابوں

کی دنیا میں مگن تھی اسے کسی بھی

چیز سے کوئی غرض نہیں اس کے

لیے ضروری تھی تو اس کی نیند جیسے وہ ہر حال میں پورا کرنا چاہتی تھی۔

اس لیے اپنے کمرے کے دروازے کو بند کیے کمرے میں میوزک

چلائیں وہ باہر کی آوازوں سے چھٹکارا حاصل

کرتے ہوئے اپنے سپنوں میں اپنی زندگی کے ہینڈسم سے

ویلن سے ملاقات کرنے ہی والی تھی کہ تب دروازے پر دستک ہوئی۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

اور سلطانہ بیغم ہاتھ میں جھاڑوں پکڑے ہوئے کمرے

میں داخل ہوتی ہے۔۔۔

دروازے پر پہلے کچھ پل تو دستک ہوتی رہی جیسے کفر ٹڈ کو منہ تک

اوڑھے ہوئی لڑکی سن رہی تھی کیونکہ یہ آوازیں

اس کی نیند تو توڑ چکی تھیں لیکن وہ اس

وقت اٹھنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ باہر کے ماحول سے وہ

اچھے سے واقف تھی اگر وہ اس وقت اٹھ گئی تو وہ جان سے جائے گی۔

دروازے پر دستک بند ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی کفر ٹڈ کو

منہ تک اوڑھے ہوئے یہ لڑکی اس آواز کو سن کر کفر ٹڈ اتارنے کی کوشش

کرنے ہی والی تھی کہ ایک غصے میں بھری ہوئی آواز اس لڑکی کے

کانوں سے جا عکراتی ہے اور وہ اس وقت زندہ ہونے یا ہونے

کا ناکمل کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔

بلکل بت بنے ہوئے یہ لڑکی اس طرح سیدھی سیٹی ہوئی تھی جیسے

یہ بیڈ پر نہیں بلکہ جنازہ والی چارپائی پر سیٹی ہوئی ہی اور

موت کے مندرشتے اسے اٹھا کر اپنے ساتھ کے جانے کی بھرپور کوششیں

کر رہے ہیں لیکن وہ اس کو ٹس سے مس نہیں کر پارہے ہیں۔۔

روحی۔۔۔ اپنا نام سنتے ہی روحی زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیتی ہے۔

اور جو موت کے مندرشتے اس کے سر پر کھڑے ہوئے ہیں وہ دونوں ایک

عورت کے برابر ہیں اور وہ عورت کوئی اور نہیں روحی کی ماں

سلطانہ بیغم تھیں۔۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

روحی اگر تو ابھی اور اس وقت نا اٹھی تو یاد رکھنا یہ جھاڑوں جو میں
ہاتھ میں پکڑے ہوئے لائی ہوں یہ پھر اس کمرے میں نہیں بلکہ
تیرے اوپر لگے گی۔۔۔

اٹھا ہوا کام چور نکلی نکارا گندی اولاد۔۔۔

سلطانہ بیغم غصے میں کہہ رہی تھیں ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو
چکا تھا اب ان کے اندر کے صبر نے انہیں مزید اور کرنے سے صاف
صاف انکار کر دیا تھا۔

روحی مزید عزت نہیں کروانی ہے تو نے تو جلدی سے اٹھ جا اس سے پہلے

تیری ماں سچ میں یہ جھاڑوں تیری اوپر پھیر دے۔۔

روحی خود سے کہتے ہوئے انگڑائیاں لیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے۔

امی حبان کو سامنے دیکھ کر انجان بننے کا ناکہ کرتی ہے۔

امی آپ کب آئی مجھے پتا ہی نہیں چلا مجھے تو بہت ہی زیادہ سکون

نہیں آئی ہے رات کو قسم سے۔۔

روحی انگڑائیاں لیتے ہوئے اور اباسی لیتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی کہ سلطانہ

بیغم نے ہوا میں اپنی جھاڑوں اٹھائی اور زور سے روحی کو مارنے

ہے لیے اس کی طرف اچھالی جھاڑوں

جو روحی کو لگنے ہی والی تھی کہ وہ جلدی سے بیڈ سے اتر کر

سیدھا نیچے کی طرف حویلی کے دوسرے فلور سے پہلے

فلور پر بھاگتی ہوئی آتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

I

q

b

a

l

u

N

o

v

e

l

s

♥

اور اگر سامنے لاتے ہوئے لال سرخ رنگ کے گلابوں پھولوں کی ٹوکری
میں جا بجاتی ہے اور سارے پھول زمین پر بکھر جاتے ہیں
وہ پھول اسی کے کمرے کے لیے آئے تھے روحی کو لال
گلاب بے حد پسند تھے۔

روحی ان پھولوں پر اپنے ننگے پیر رکھے ہوئے
حویلی سے باہر کی طرف بھاگتی ہے ہاتھ میں دوپٹہ پکڑے ہوئے
ننگے پیر وہ اپنی حویلی کے ایریا سے نکل کر حویلی کے
دوسری والی سائیڈ پر بھاگتے ہوئے جاتی ہے۔
سلطانہ بیغم بھی غصے میں اس کے پیچھے چل پڑتی ہے۔۔۔
تجھے کیا لگتا ہے کام چور لڑکی آج میں تجھے چھوڑ دوں گی۔۔؟
سلطانہ بیغم روحی کے پیچھے پیچھے آتے ہوئے کہتی ہے۔۔
افسوس وہ امی آج آپ نے تو میری جان لینے کا فیصلہ کر رکھا ہے
مجھے تو لگتا ہے میرے کام نہ کرنے سے کوئی قیامت تھوڑی
نا آجائے گی۔

روحی حویلی کے سائیڈ پر دوسرے حصے میں آتے ہوئے کہتی ہے
اپنی ماں کے قدموں کی تیز رفتار دیکھ کر وہ
دوڑتے ہوئے حویلی میں قدم رکھتی ہے اور سیدھا صاحب کر ایک
عورت سے ٹکراتی ہے اور پھر ان کے پیچھے ہی چھپ جاتی ہے۔
تیرے لیے آج قیامت ہی آئے گی روحی کی بچی آج تجھے کوئی بھی مجھ
سے نہیں بچا سکتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

کیا ہو آگیا ہے آپ دونوں کو کیوں صبح صبح پھر سے
شروع ہو گئیں ہیں آپ دونوں۔۔

یہ عورت باسل سکندر کی اور بدر سکندر کی ماں ہیں ہیرا
جو سچ میں بھی ایک ہیرا ہیں۔۔

تائی امی کو دیکھیں صبح صبح ہی ہمارے پیچھے لگ گئی ہیں
دیکھیں اگر انکل آرہے ہیں تو ہم ان کے لیے کیا ہی کر سکتے ہیں
میری امی خود ہی تو کہتی ہیں کہ میں نکمی ہوں نکارا کوں میں کوئی کام ٹھیک
سے کر ہی نہیں سکتی ہوں تو میں نے پھر سوچا کہ میں
کوئی کام کرتی ہی نہیں ہوں

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ اس کی ماں نے پیر سے جوتی نکال
کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔

ہاں ہاں بول بول شاہباش پوتر بول۔۔ سلطانہ بیگم کہتی ہیں تو
روحی کی بولتی تھوڑی کم ہو جاتی ہیں۔۔

تجھ سے بڑھ کر قسم سے میں نے کوئی کام چور اولاد نہیں دیکھی
ہے ایسے مت کہیں میرا والا اس سے بھی بڑھ کر کام چور
نکلا نکارا انسان ہے۔

ہیرا بیگم کہہ ہی رہی تھی کہ سیڑھیوں نیوی بلیو کلر کی پینٹ
پہننے ہوئے اس پر سفید کلر کی شرٹ اور نیوی بلیو کلر کا
ٹراؤزر پہنے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔

میری تعریف ہو رہی ہے لگتا ہے۔۔

ہاں ہاں تیری ہی ہو رہی ہے میری ہو گئی ہے اب تیری باری ہے
یہ لڑکا سیڑھیوں سے اترتا ہوا بدر سکندر جو کسی بندر سے کم نہیں ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی ہنستے ہوئے بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے روحی کی نظریں
بدر پر دیکھ کر اس کی ماں جلدی سے اس کے پاس جاتی ہے
اور روحی کو کان سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتی ہے۔
امی۔۔۔ روحی درد میں کراہ کر کہتی ہے۔۔

روحی بدر کی ہم عمر ہوتی ہے یہ دونوں کے درمیان صرف دس
دن کا فاصلہ ہوتا ہے بدر دس دن بڑا ہوتا ہے روحی سے دونوں
ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ
ہوتے ہیں ایک دوسرے کو ہر طرح کی سٹیویشن سے نکالنا ان کو
بخوبی آتا ہے۔۔۔

چاچی۔۔۔ میری معصوم سی کزن پر یہ ظلم ناکریں
دیکھیں میں پولیس والا بن گیا نا تو سب سے پہلے آپ کو ہی
جیل میں ڈالوں گا ہاں یاد رکھنا میری بات
چلیں چاچی چھوڑیں میری کزن کو جلدی سے بدر سلطانہ بیگم
کے ہاتھوں سے روحی کے کانوں کو چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اوئے تو تیار کیوں نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔؟؟
بدر روحی کو سادھے سے نائٹ سوٹ میں ملبوس دیکھ کر کہتا ہے
اس حویلی میں صرف لڑکوں کو اجازت ہوتی ہے پینٹ
شرٹ پہنی کی لڑکیوں کو نہیں ویسے بھی اس پوری حویلی میں
صرف ایک ہی لڑکی ہے "روحی" جو حویلی کے دونوں
حصوں میں پائی جاتی ہے ہر وقت زیادہ تر وقت روحی کا بدر کے
ساتھ ہی گزرتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

کس لیے۔۔؟؟ روحی بدر سے پوچھتی ہے۔۔

نیورسٹی میں فوٹ بال کھیلنے نہیں جانا ہے تیرے چکر میں ہی میں
وہاں پر اپنا نام کی بازی لگا کر آیا ہوں سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا۔۔

ارے۔۔ میں بھول گئی تھی۔۔

روحی اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے افسردہ سی کہتی ہے تو
دونوں کی مائیں زور سے چیختے ہوئے کہتے ہیں۔۔

حنا موش ہو جاؤں تم دونوں۔۔ سلطانہ بیغم کہتی ہیں۔۔
روحی اور بدر کو تو جیسے سانپ سو نگھ گیا ہو ان کی بات پر
ایک دم دونوں بت بنے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھنے
لگ جاتے ہیں۔

گھر کے کام تجھ سے ہوتے نہیں ہیں اور میچ کھیلنے جائے گی
اب یہ۔۔ سلطانہ بیغم غمے میں کہتی ہیں۔۔
کھیل کود کی عمر ہے تو کھیلے گی ہی نا۔۔۔

دروازے سے انٹر ہوتے ہوئے ہوئے حمدان سکندر کہتے ہیں
بدر کے بابا اور روحی کے تایا ابو۔۔

روحی انہیں اندر آتا دیکھ کر جلدی سے جا کر انہیں
بازوؤں سے پکڑ کر امی ماں سے اپنے ماں سے اپنا وجود چھپاتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

تایا ابو امی ہمیشہ مجھے ڈانٹتی رہتی ہے میری بات
پوری سننے بنا ہی۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

میچ صرف بدر کھیلے گا میں صرف اس کے لیے چیئرنگ کروں گی

اور ویسے بھی تایا ابو میچ ہمارے دشمن گاؤں سے ہے

اگر ہم کھیلنے سے پہلے ہی ان سے ہار مان جائیں گے تو

کیسے چلے گا اس لیے جانا ضروری ہے نا۔

روحی اپنے تایا کے سامنے معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے

بلکل ضروری ہے دشمنوں سے ہارنے والوں میں سے نہیں ہیں

ہم میری بیٹی جائے گی اور دشمنوں منہ توڑ جواب بھی دے گی

دروازے سے فیروز خان اندر داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں

فیروز خان روحی کے بابا اور بدر کے چاچا

فیروز خان اور حمدان سکندر آپس میں گے بھائی تو نہیں

تھے وہ کزن تھے جن کی آپس میں گہری دوستی تھی

وہ دونوں ہمیشہ سے ہی ساتھ رہے ہیں

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ رشتے کم ہوتے ہیں ان دونوں کے

گھروں کے آخر میں یہ دو ہی بچے اس لیے انہوں نے

اپنی فیملی کو ساتھ جوڑے رکھنے کے لیے اپنی اپنی حویلی

ایک ساتھ بنالی آدھا حصہ حمدان سکندر کا اور آدھا حصہ

فیروز خان صاحب کا تھا

ایک ہی حویلی کے دو حصے ہیں دونوں رہتے الگ ہیں لیکن

کھانا پکانا ہر چیز ہر خوشی غم ساتھ مل کر نبھاتے ہیں۔۔

روحی اپنے بابا کو دیکھ کر جلدی سے ان کے پاس جاتی ہے

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

اور اپنے بابا کے سینے سے جا لگتی ہے۔

فیروز خان اپنے پیاری سی گڑیا کے ماتھے پر بوسہ دیے اپنی
صبح کا آغاز کرتے ہیں۔

وہ بھی لیٹ کام کی وجہ سے سوئے ہوئے تھے پر جب اٹھے تو گھر
میں سکی کو بھی نادیکھ کر وہ سیدھا یہی چلے آئے۔

بابا میں کھیلنے نہیں جا رہی ہوں میں صرف اسے چیر کرنے
جا رہی ہوں تاکہ دشمن ٹیم کو یہ بندہ اکیلے لگے اور یہ
ہماری گاؤں کی اور ہمارے خاندان کی ناک ناکو کر آئے۔

روحی اپنی بات مکمل بتاتی ہے پر سلطان بیغم کا پارہ سبھی
بھی چڑھا ہوا تھا۔

اوائے میری بے عزتی کیوں کر رہی ہے تو میں اچھا کھیلتا ہوں اور
یہ بات پوری یونیورسٹی جانتی ہے۔

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اتراتے ہوئے کہتا ہے۔
روحی اس کی طرف دیکھ کر گنداسا منبنا کر واپس اپنے بابا کی
طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

بابا اپنی بیوی کو دیکھیں کیسے گھور رہی ہے مجھے ابھی مجھے
زندہ زمین میں گاڑ دیں گی جیسے یہ۔

سنبھالیں اپنی بیوی کو سنبھالیں اس سے پہلے کے میری
شامت آجائے جابائے بابا جابائے۔

روحی اپنے باپ کو آگے کی طرف کرتے ہوئے کہتی ہے اور بدر
کو چلنے کا اشارہ کرتی ہے۔

آہ۔ روحی چلو خیر دیر ہو رہی ہے شام تک بھائی بھی آجائیں گے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



ہم واپسی میں ان کے لیے پھول لے کر آئیں گے۔۔

ہاں ہاں پھول لے کر آئیں گے پھولوں سے انتقال میرا مطلب ہے استقبال
کریں گے ان کا۔۔

م۔م۔ میں جباؤں۔۔

روحی لڑکھڑاتے ہوئے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے
دفع ہو جباؤ اور وقت پر واپس آ جانا باسیل کے آنے سے پہلے
ورنہ آج کے بعد اس حویلی سے اس حویلی تک آنے کے لائق
نہیں چھوڑوں گی میں تجھے۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے سامنے کھڑی ہو کر غصے میں کہتی تھی
تو روحی اپنے منہ میں اپنا تھوک نگلتی ہے اور ڈر کے مارے ہاں
میں سر ہلاتے ہوئے فوراً حویلی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔
روحی کے جباتے ہی بدر بھی باہر بھاگ کر جباتا ہے وہ جباتا تھا
کہ وہ اگر اب ناگیا تو اس کی بگولہ ہوتی نظروں اس کے وجود کو
جلا کر راکھ کر دے گی۔۔

بدر سے فوراً سے باہر بھاگ جباتا ہے اور جبا کر اپنی جیب نکلتا ہے
اور روحی کا انتظار کرنے لگ جباتا ہے۔

کتنی بار میں نے کہا ہے آپ سب سے اس لڑکی کو اتنا مت
بگاڑیں آگلے گھر جبا کریں ہماری ناک ہی کٹوائیں گی۔۔

سلطانہ بیغم تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہیں۔

اس کا اگلہ گھر یہ ہی تو ہے شادی کے بعد اس نے اسی گھر میں
تو آتا ہے اس لیے تو ہم کہتے ہیں منکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

سب لوگ ایک ساتھ ایک آواز میں کہتے ہیں ان سب کی آواز حویلی
میں گونج رہی ہوتی ہے۔۔

اس بات پر ہی تو صبر کر لیتی ہوں میں ورنہ اس لڑکی نے کوئی
کشر نہیں چھوڑی ہے مجھے ذلیل کروانے کی

گاؤں کی گسٹری بنی گھومتی ہے یہ آج کل کی لڑکیوں کے حالات ہیں
سلطانہ بیگم کہتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھ دیتی ہے

اور حبا کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

ہیرا بیگم جلدی س گھر کے نوکر کو ناشتہ لگانے کا کہتی ہیں

کیونکہ سب لوگ یہی پر ہی موجود تھے اس لیے

سب ایک ساتھ ناشتہ کریں گے۔۔

روحی۔۔ بدر گاڑی کے پاس کھڑا ہوا اسے زور زور سے آوازیں

لگانے لگ جاتا ہے۔

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ انتظار کر رہا ہے کہ وہ آنے کا

نام ہی نہیں کے رہی تھی۔۔

آگئی بسدر کیوں گلا پھاڑ کر چیخ رہے ہو۔۔۔

روحی ہاتھوں میں کتابیں کندھے پر بیگ لٹکائے ہوئے دوسرے

ہاتھ سے اپنی چادر پکڑے ہوئے گاڑی کے پاس آتے ہوئے

کہتی ہے۔

نہیں یہ لپٹا پوتی کرنے ضروری تھی کیا اتنا تیار ہونے کی

ضرورت کیا تھی پچھلے ایک گھنٹے سے انتظار کروا رہی ہے تو مجھے

روحی اپنی چادر اور کتابیں اور بیگ جیب میں اندر پھیلتے ہوئے
بدر کے سامنے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آتی ہے۔
کیا بکواس کے حبار ہے ہو۔۔؟؟ روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر ایک
ایئر وائٹھا کر پوچھتی ہے۔

یہ ہی کہ تیری شکل میک اپ سے بھی نہیں بدلنے والی ہے
تو اس پر میک اپ لگا کر اسے زائے کیوں کرتی ہے۔۔
رہے گی تو تو ہمیشہ چٹیل ہی نا۔۔ بدر روحی کے منہ کے قریب
آکر منہ لے کر ہنستے ہوئے کہتا ہے

روحی کی بات پر ہنستے ہوئے زور سے ایک مکہ اس کے منہ پر
بلکل ناک پر دے مارتی ہے۔

کچھ بول رہے تھے تم۔۔ اب ہی بار روحی منہ لیتے ہوئے
ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بچی 4 فٹ کی عورت تیری ایسی کی تیری میرا ناک
توڑ دیا تو نے۔۔

بدر اپنے ناک سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اووو۔۔۔ کوئی بات نہیں جیسے مجھے کوئی نہیں دیکھے گا ویسے
اب تجھے بھی کوئی نہیں دیکھے گا آخر کار کزن ہیں ہم دونوں
میں چٹیل تو تو بسندر

روحی اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔
چل آجا میرے بسندر یونیورسٹی چلتے ہیں دشمن ہمارا انتظار
کر رہے ہوں گے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

تو گئی اب تو گئی سچ میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تجھے میرا منہ
توڑ دیا تو نے اب میں نئی گرل فرینڈز کو کیا منہ دیکھاؤں گا۔
اور گیم میں سب لوگ میرا ٹوٹا ہوا ناک دیکھ کر مجھ
پر ہنسے گے۔۔

بدر اپنے ناک سے خون صاف کرتے ہوئے کہتا ہے
تو گیا ہو گیا ہے لوگ بندروں کو دیکھ کر ہنستے ہی ہیں کوئی نئی
بات تھوڑی ہے اس میں۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔
تو گئی اب تو رک سچ میں گئی کہتے ہوئے بدر ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے۔۔

مجھے کچھ مارنے کے لیے ڈھونڈ رہا ہے اگر تم نے مجھ پر
ہاتھ اٹھایا تو یاد رکھنا بدر سکندر میں تمہارے سارے
راز جانتی ہوں اندر تایا ابو کو حبا کر سب کچھ بتا دوں گی کہ ان
کے اس لال نے کتنی لڑکیوں سے ان کے ہاتھ لال کرنے کے وعدے
کی ہوئے ہیں اور اوپر سے انہیں سے تحفے بھی لیتا ہے۔

تو سوچ اگر تایا ابو کا پتا چلا کہ کتنے سارے چکر ہیں
تو وہ تجھے کیسے اور کس کس طرح ماریں گے سوچ سوچ زارا
روحی مزے لیتے ہوئے کہتی ہے تو بدر اپنے آپ کو
پٹتا ہوا تصور کرتا ہے اور جھٹکے سے کانپ کر رہ جاتا ہے
دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہیں۔
انسان کتنا پالا لے ہر تیرے جیسی دوست کبھی ناپالا
بدر غصے میں لال ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

پالا ہوا تو ہے۔ روجی بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھتی ہے

چپڑیل کہیں کی۔۔ بدر غصے میں کہتا ہے

میں چپڑیل تو تو سوور کہیں کا۔۔ روجی بھی برابر جواب دیتی ہے

م۔م۔ میں سوور تو پھر تو ہتھنی موٹی بھینس۔۔ پاڈا سارے کے

سارے گندے والے جانور جو ہیں وہ سب کی سب تو۔۔

بدر کہتا ہے تو روجی کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

بدر کہہ کر گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھنے لگتا ہے

میں جانور وہ بھی گندے والی۔۔؟؟ روجی گہری سانس لیتے ہوئے

کہتی ہے۔

روجی اسے جاتا دیکھ کر اس کے بالوں کو پیچھے سے

پکڑ کر بدر کو منہ کے بل ہے زمین پر گرا دیتی ہے اور اس کی

پسٹھ پر گڈنے کے بل بیٹھ کر اس کے بالوں کو زور سے کھینچتی

ہے اور اس کی کمر پر مکوں کی برسات کر دیتی ہے۔۔

بدر نڈھال سا زمین کے ساتھ منہ لگائے وہی پڑا رہتا ہے۔۔

روجی بدر کے اوپر سے اٹھ کر اپنے کپڑوں کو اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے

ہے گہری پرسکون سانس لیتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔

بدر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو ایک بار خود ہی جا کر منہ کے

بل زمین پر گر جاتا ہے۔۔

دروازے پر کھڑے ہوئے گارڈ بدر کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگا کر

ہنس رہے تھے

بدر لڑکھڑاتے ہوئے زمین سے اٹھتا ہے اور گاڑی کے اندر ڈرائیونگ
سیٹ پر جا بیٹھتا ہے۔

کیونکہ یہ اس کے ساتھ پہلی مرتبہ ہوا ہوتا تو وہ غصہ بھی کرتا
یہ عام سی بات ہے اس کے لیے روحی کے ہاتھوں پٹنا
اور اپنی ذلیل مٹی کروانا آج روحی نے زبان سے نہیں بلکہ اپنے
ہاتھوں سے کام لیا۔

بدر گاڑی کے شیشے میں اپنی حالت دیکھ کر ایک
زوردار چیخ مارتا ہے۔۔

اس کی چیخ کی آواز حویلی کے اندر موجود سارے لوگ
کو حال میں بیٹھے ہوئے چپائے کی چکیوں کے منہ لے رہے تھے۔
وہ سن کی کوئی ریکٹ نہیں کرتے ہیں سوائے سلطانہ بیگم کے
اس نے پھر سے بدر کو مارا آپ لوگ روحی اور بدر کی
شی کروانے کے چکروں میں ہیں وہ بچپارہ لڑکا تو پوری زندگی
روحی سے مار کھا کھا کر ہی گزار دے گا۔

ابھی بھی وقت ہے سوچ لیں روحی کو اپنے گھر کی
بہو بنانا ہے یا نہیں میری ماننے تو کوئی اچھی سی معصوم سی
شریف لڑکی کو لے آئیں روحی جیسی چڑیل کو نہیں۔
سلطانہ بیگم کی بات پر سب لوگوں نے ہوا میں بلند آواز میں
تہقہہ لگایا۔۔

سلطانہ بیگم منہ پھولا کر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے واپس بیٹھ
جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



پہلی ماں دیکھی ہے جو اپنی بیٹی کی برائی خود کر رہی ہے
ہیرا بیغم کہتی ہیں۔۔

ہمیں روجی ہر حال میں قبول ہے ہمارے گھر کی بہو بننے کے
لیے بدر کے لیے اس سے بہترین انتخاب ہو ہی نہیں سکتا ہے
ان کی وجہ سے ہی تو ہمارے گھروں میں رونقیں ہیں
اور یہ روجی کا بدر کو مارنا کوئی بڑی بات تھوڑی ہے بچپن سے
پہتا آ رہا ہے اس سے وہ اب تو اسے عادت ہو گئی ہے جب تک روجی
کے ہاتھوں اپنی عزت ناکروالے بدر کو سکون کہاں آتا ہے۔
حمدان صاحب ہنستے ہوئے کہتے ہیں۔۔

اس لیے بیغم فخر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
ان کی لڑائی کوئی لڑائی ہوتی ہے ابھی لڑے ہیں ابھی ٹھیک ہو جائیں
گے دونوں اس لیے آپ چائے پیے غصہ ناپیے۔۔
فیروز صاحب اپنی بیوی کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہتے ہیں۔
روچی اگر تو لڑکا ہوتی تو تو اس وقت زندہ نا ہوتی
یہ بات یاد رکھنا ہمیشہ۔۔

شرم نہیں آتی ہے تجھے بچپن سے تو مجھے مارتی آرہی ہے
اب تو میرا لحاظ کر لے دس دن بڑا ہوں میں تجھ سے
بدر اپنے حال پر روتے ہوئے کہتا ہے۔

کس نے منت کی تھی تمہاری دس دن پہلے اس دنیا میں آنے کی
نا آتے اس میں اور نا ہی میرے ہاتھوں پٹتے تم۔۔

ابھی گاڑی چلاؤ میرے منہ مت لگو تم ویسے بھی یہ شکل دیکھتا

ہی کون ہے اور اگر کوئی غلطی سے دیکھ ہی لیتا تھا

تو آج کے بعد نہیں دیکھے گا میرے پیارے سے کزن

بندر سکندر۔۔ گاڑی چلاؤ رہتے نہیں تم فتنے حنان

نا اترایا کرو میرے سامنے اتنا پتا ہے نا تمہیں زہر لگتے ہو تم

مجھے۔۔۔ روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے

تو تم بھی مجھے کوئی شہد نہیں لگتی ہو ڈائین کہیں کی

بدر منہ چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

لگتا ہے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی ہے

ادھر آؤں۔۔ روحی غصے میں کہہ کر اسے اشارہ کرتی ہے

وہ بدر کے بالوں تک پہنچ پاتی اس سے پہلے ہی

بدر گاڑی کو اچانک سے ہی فل اسپید میں اسٹارٹ

کردی روحی نے جلدی سے اپنی سیٹ بیلٹ لگائی

اور اسے روز سے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا

بندر گاڑی آہستہ چلاؤں ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی

بدر ویسے تو اسے مار نہیں سکتا تھا یہ واحد طریقہ تھا روحی

کو ڈرانے کا اس لیے وہ فل اسپید میں گاڑی دوڑاتے ہوئے

اپنی یونیورسٹی کی طرف بڑھنے لگا بدر اور روحی ایک ہی یونیورسٹی

میں پڑھتے تھے آج ان کا فٹ بال میچ یونیورسٹی میں ہی تھا۔۔

کچھ ہی منٹوں بعد وہ لوگ یونیورسٹی پہنچ چکے تھے بدر کے
چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ روحی کے چہرے کی ساری
ہوائیں اڑ گئیں تھیں۔۔

بدر گاڑی سے اتر کر اپنے کپڑے اور اپنا حولیہ درست کر رہا تھا
لیکن اس کی نظر روحی پر ہی ٹپکی ہوئی تھی وہ اس وقت
لمبی گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔

بدر اپنے بالوں کو ٹھیک کر کے آنکھوں پر گوگل لگائے روحی کی
طرف آتا ہے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر بیٹھ
ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

کتے ذلیل انسان آج جو تو نے کیا ہے اس کے بعد تو اپنے زندہ
رہنے کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا شروع کر دے
آج تیرا خون کر کے رہوں گی میں۔۔ روحی گاڑی سے اتر کر ایک لمبی
گہری سانس لے کر خون کو نارسل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

پہلے خود کو تو سنبھال لے پھر مجھے مارنے کی دھمکیاں دینا روحی باجی۔
بدر مزے لیتے ہوئے کہہ کر اکیلا ہی یونیورسٹی کے اندر داخل
بھاگ جاتا ہے۔۔

بندر کی گنڈی سڑی ہوئی اولاد آج تم سروں اور انشاء اللہ میرے
ہاتھوں ہی سروں گے۔۔

روحی خود کو کمپوز کیے اپنے بالوں والا سیٹ کیے یونیورسٹی کے اندر داخل ہوتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 02

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی اور بدر اپنی یونیورسٹی پہنچ چکے تھے میچ کی ساری تیاریاں
مکمل طور پر ہو چکی تھیں صرف روحی اور بدر کا ہی انتظار کیا جا رہا تھا کیونکہ
یہ دونوں ہی اپنے گاؤں کو ریپرزنٹ کرنے والے ہیں۔
روحی نے گھر میں جھوٹ بولا تھا لیکن وہ سچ میں کھیلنے والی ہے
اکسیلی دو سردوں کی ٹیم میں۔
یہ بہت بڑی اور بے حد خوبصورت یونیورسٹی ہے
دو گاؤں میں ایک۔
ہی یونیورسٹی ہے کیونکہ یہ یونیورسٹی بنائی تو
حمدان سکندر اور فیروز خان نے ہے یہ جس زمین پر بنائی گئی ہے۔
وہ دشمن گاؤں کی زمین تھی یونیورسٹی کے لیے بیسٹ لوکیشن
تھی لیے مجبوراً انہیں اپنے دشمن گاؤں کو بھی اس میں آنے کی
اجازت دینی پڑتی ہے۔
یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں لڑکے اور لڑکیاں موجود تھے روحی کے
کھیلنے کا پوری یونیورسٹی کو پتا تھا۔
دوسرے گاؤں کے لڑکے بھی زیادہ تر صرف اسے کھیلتے ہوئے
دیکھنے کے لیے آئے تھے۔

S
a
l
e
h
a
🦋
I
q
b
a
l
🦋
N
o
v
e
l
s
❤️

۔ روحی اور بدر اپنی یونیورسٹی کو کراس کرتے ہوئے بیک سائیڈ

والے گراؤنڈ کی طرف بڑھ رہے ہیں

بدر اپنا جیکٹ اتارتا ہوا اپنے ہاتھ میں پکڑ رہا تھا

S اور روحی اپنے بالوں میں پونی ٹیل بنا کر اپنا دوپٹہ اچھے سے اپنی

a کمر پر باندھ رہی تھی۔

l دونوں گراؤنڈ میں پہنچ گئے تھے روحی اور بدر کو دیکھ کر آدھی

e سے زیادہ یونیورسٹی شور مچانے لگ جاتی ہے۔

h تو ہو جائے مقابلہ۔۔؟؟ بدر روحی سے پوچھتا ہے

a ہو جائے۔۔!! روحی گراؤنڈ میں بالکل سامنے دشمن گاؤں کے وڈیرے

b کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

a زیادہ کچھ نا سہی پر بس اس گھٹیا انسان کی اکسٹر توڑنی ہے میں نے

l آج ہر چیز کو اس نے اپنا غلام سمجھا ہوا ہے۔

N روحی کو لڈ نظروں سے ملک زمان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

o ہو جائے گا کرایم پارٹنر ٹینشن نہیں لینی اور جو میں نے تجھے جیسے

v سیکھا یا تھا بالکل ویسے ہی کرنا ہے۔۔

l بدر روحی کا منہ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے

s تو روحی بھی ہنستے ہوئے بدر کو حوصلہ دیتی ہے اور دونوں گراؤنڈ کے

اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

روحی کے اندر جاتے ہی ایک لڑکی بھاگتے ہوئے اس کے لیے اسپوٹ

شوز لے کر آتی ہے اور اسے پہنا بھی دیتی ہے۔

ہاتھوں میں ہانف گلوڑ پہنا کر وہ انہیں میچ کے لیے آگے کرتی ہے۔

روحی کا کر بلکل اپنے دشمن ملک زمان کے سامنے کھڑی

ہو جاتی ہے۔

لڑکی ہو لڑکیوں والے کام کرو یہ میچ و میچ کرنا ہم لڑکوں سے تمہارے

بس کی بات نہیں ہے بچہ جاؤں گھر پر جا کر برتن دھو اور روٹیاں

پکاؤ۔۔ ملک زمان اپنے دوست کو تالی مارتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر تہقہ لگا

کر زور زور سے ہنس پڑتا ہے۔

آنکھ آپ کو میری منکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں گھر جا کر یہ

سارے کام

کر لوں گی اور گر میں نے نا بھی کیے تو کوئی بات نہیں میرے گھر پر

برتن دھونے اور روٹیاں پکانے کے کیے نوکر موجود ہیں۔

روحی بھی ہنستے ہوئے کہتی ہے تو سامنے والے کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

روحی ہنستے ہوئے کہہ کر ایک دم ہی کولڈ فیس میں آ جاتی ہے

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کے کہنے پر زمان کو غصہ آگیا تھا وہ غصے میں روحی کی

طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ بدر روحی کے سامنے اس کی ڈھال اس کا

بوڈی گارڈ اس کا بیسٹ فائرینڈ بن کر اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

اگر ہارے ڈر لگ رہا ہے تو سیدھا سیدھا بول دو

بہانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں ملک زمان۔!!!

۔ روجی کی ٹیم میں جو بھی لوگ تھے وہ چہرے پر ماسک لگائے ہوئے تھے
کیونکہ وہ سب کے سب اسی کے بوڈی گارڈز بھی اصل میں وہ اس کے
بابا کے گارڈز تھے جب روجی نے اپنے بابا کو ملک زمان کا بتایا تھا تو انہوں
نے ہی اسے میچ کھیلنے کا مشورہ دیا تھا۔

اور اپنے گارڈز کو ساتھ کے جانے کا روجی اور بدر میچ کھیلنا شروع ہو گئے تھے۔
ملک زمان کھیل کھیل کے بہانے بار بار روجی کے قریب آنے کی اسے
ہاتھ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن بدر اور اس کے گارڈز اسے پاس بھٹکنے تک نہیں دیتے ہیں
اور ہر بار اسے منہ کے بل زمین پر گراتے ہیں۔

کھیل تو وہ دشمن ٹیم کو ہرانے کے لیے رہے تھے لیکن بدر اور روجی
اپنی مستیوں میں ایک

دوسرے کو ہرانے میں لگ جاتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں چلتا ہے۔

میچ کو مکمل ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگتا کیونکہ ہر کوئی
روجی کی ٹیم میں پلیئر ہی تھا روجی اور بدر اپنی مستیوں میں
لگے ہوئے تھے۔

اور وہ دونوں مزے مزے میں پورا میچ کر کے جیت کو
اپنے نام کرتے ہیں۔

جب کھیل کروہ لوگ ادھر ادھر دیکھتے ہیں تو ان کی نظر زمین پر
پڑے ہوئے لال سرخ منہ ہوئے منہ پر پڑتی ہے جیسے بال مار مار کر
لال کیا گیا تھا۔

اور روجی اور بدر کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے
اور ساتھ ساتھ گراؤنڈ میں موجود باقی لوگوں کا بھی سب کو اپنے اوپر
بہشتا ہوا دیکھ کر ملک زمان کھڑا ہو کر دوڑتے ہوئے روجی کی طرف
بڑھتا ہے وہ اس تک پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی روجی کے گارڈز اسے واپس
گڈنوں کے بل زمین پر بیٹھا دیتے ہیں۔۔

روجی اور بدر ہاتھ میں فٹبال پکڑے ہوئے زمان کے سامنے جا کھڑے
ہوتے ہیں۔۔۔

روجی زمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بعد کے انجیام سے نامیں کبھی ڈری ہوں اور نا ہی کبھی ڈرو گی
تمہیں زمین پر گڈھنوں کے بل پوری یونیورسٹی کے سامنے بیٹھانا
میری ضد تھی جیسے میں نے آج مکمل کر لی ہے۔
اب ایک اور ضد ہے جیسے پورا کرنا چاہتی ہوں اور آج ہی یہاں سب
کے سامنے اسے پورا کروں گی۔

روجی کہتے ہوئے بدر کو اشارہ کرتی ہے بدر یونیورسٹی کے اندر جاتا ہے
اور ایک لڑکی کو گاؤن میں ملبوس اپنا سر سے لے کر پیر
تک ڈھکا ہوا اسے اپنے

ساتھ باہر لے کر آتا ہے اور لا کر روجی کے پاس کھڑا کر دیتا ہے۔
ملک زمان کے چہرے کی ہوائیاں ایک پل میں اڑ جاتی ہے اس
لڑکی کے چہرے کو بتا دیکھے ہوئے ہی
پہچان تو لیا ہو گا تم نے اسے ملک زمان۔؟؟

اگر نہیں تو میں انٹرو کرواؤں گیا۔؟ روجی جھک کر ملک زمان کے
چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر نہیں چاہتے ہو کہ میں پورے گاؤں کے سامنے اس لڑکی کی سچائی اور
تمہاری اصلیت رکھو تو شرافت سے اس کے پیروں میں اپنا سر رکھ کر

اس کی اپنے گناہ کی معافی مانگو

روجی سرگوشی نما انداز میں ملک زمان کی آنکھوں میں اپنی گرین آنکھیں
ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ملک زمان غصے میں نامیں سر ہالادیتا ہے۔

اودو تو نہیں کرنا چاہتے ہو ٹھیک ہے پھر تم اپنا چہرہ دیکھاؤں۔۔۔ روجی
کہہ کر اس لڑکی کے چہرہ سے نقاب اتارنے لگتی ہے۔

نہیں رکوم۔م۔ میں معافی مانگتا ہوں مت دیکھاؤ اس کا چہرہ۔۔

ملک زمان کہہ کر اپنا سر اس کے پیروں میں رکھنے ہی والا ہوتا
کہ روجی پھر بول پڑتی ہے۔

صرف سر ہی نہیں اس کے پیروں میں رکھنا جو اس کے ساتھ کیا
کے اسے دہراتے ہوئے اس کی معافی بھی مانگتی ہے۔

چلو شاباش اب جلدی سے شروع ہو جاؤں اس سے پہلے کے
میں اسٹارٹ ہوں۔

اپنے گاؤں کی لڑکیوں کی عزت کرنے کے بجائے تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو
بتا دوں کیا میں سب کو۔

روجی زمان کی آنکھوں میں اپنی گرین آنکھیں ڈال کر کہتی ہے۔

تم اچھا نہیں کر رہی ہو روجی میری بے عزتی کرنا تمہیں بہت بھاری
پڑے گا روجی فیروز خان ---

ملک زمان اسے لال سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے
منکر مت کرو تم میری ملک زمان سستی چیزیں خریدنا میں پسند
بھی نہیں کرتی ہوں

تم اپنی منکر کرو جواب تمہارے ساتھ ہوگا اس کے بعد تم اپنی گاؤں
میں کیا کسی بھی گاؤں میں منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔

"ملک زمان" روجی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے اور

روجی کہہ کر دو قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے

اور زمان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے ہنکپاتے ہوئے اپنے

گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اس لڑکی کے پیروں میں اپنا

سر جھکاتا ہے زمان اپنا اعتراف کر رہا تھا تو بدر اس کی ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔

زمان جیسے ہی سر اٹھاتا ہے اور اس لڑکی کی طرف دیکھتا ہے

جس کے چہرے سے اب نقاب ہٹ چکا تھا زمان فوراً

تیش میں آ جاتا ہے۔

اور غصے میں کھڑا ہونے لگتا ہے کہ بدر ٹانگ اڑا کر اس دوبارہ

زمین بوس کر دیتا ہے۔۔

یہ کیا ہے سب۔۔؟؟؟ زمان دھارتے ہوئے کہتا ہے

زمان اس لڑکی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اصل میں

لڑکی نہیں لڑکا تھا۔۔

سب کا برقع میں موجود لڑکا دیکھ کر ہنس ہنس کر بڑا حال
ہو گیا تھا۔

وہ ہم تمہیں بتائیں گے ملک زمان کی یہ سب کیا ہے۔۔۔
فیروز خان پولیس کمشنر کے یونیورسٹی میں یونیورسٹی میں داخل
ہوتے ہوئے کہتے ہیں انہیں دیکھ کر گارڈز سارے انکے طرف چلے
جاتے ہیں اور ان کے پیچھے جا کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔
روحی بھی مسکراتے ہوئے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اپنا بابا کی طرف
جا کھڑی ہوتی ہے۔

اہم تو ہو گیا کام۔۔۔؟؟ فیروز خان پوچھتے ہیں تو بدر اپنے فون میں بنائی ہوئی
ویڈیو فیروز خان کے سامنے مسکراتے ہوئے کرتا ہے اور کہتا ہے
"جی ہو گیا کام" فیروز خان کے چہرے پر فالتحانہ
مسکراہٹ چھانے لگتی ہے اس۔۔۔ ویڈیو کو دیکھتے ہوئے۔۔۔
شبابش بچوں آج تم دونوں نے میرا سر فخر سے ایک بار
پھر اونچا کر دیا ہے۔

فیروز خان دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔
اب تمہیں تمہاری اصل جگہ میں دیکھاؤں گا۔
فیروز خان اس گاؤں کے اور یہاں کے آس پاس کے چار گاؤں کے
پولیس کمیشنر ہوتے ہیں چار گاؤں کی زمینداری ان کے سر پر ہوتی ہے
جیسے کبھی کبھی روحی اور بدر مسل کر ہلکا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔۔۔

چلو تمہاری لیے خاص طور پر سواری کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے
بہت شوق ہے نا تمہیں معصوم لڑکیوں کی زندگیاں تباہ کرنے کا اب میں تمہاری

زندگی کو عذابِ نابینا تو میرا نام بھی فیروز حنان نہیں
فیروز حنان اپنے آدمیوں کو اسے لے جانے کا کہتا ہے اور خود بھی
ان کے جانے لگتے ہیں تو روجی اپنے باپ کی شرٹ پکڑ کر انہیں
روک دیتی ہے۔۔۔

کدھر بابا میرے پیسے دیں جو ڈیل ہوئی تھی ہماری منری میں
کام نہیں کرتے ہوں میں۔۔
بابا ہیں آپ میرے لیکن بزنس میں لو س نہیں کرواتی ہوں میں
روجی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اور میں بھی۔ بدر بھی اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھتا ہے۔
بلکل بلکل احسر کار ہمارے گاؤں کے ڈیکٹیو، گنڈے، پولیس ٹرینرز
کھلاڑی، سب کچھ آپ لوگ ہی تو ہیں۔

اپنی تعریف سنتے ہوئے روجی اور بدر ایک دوسرے سے اپنی پشت ٹیکائے
دونوں اپنے ہاتھ سے گن کا نشانہ باندھے ہوئے گولی چلا کر
دھوا اڑاتے ہیں ان کا۔

بلکل چاچو احسر کار فینس ڈیکٹیو ہیں اور انڈر کوور پولیس آفیسرز
ہم لوگ یہ چھوٹے موٹے کیس سول کرنا کوئی بڑی بات
نہیں ہے ہمارے لیے اور ویسے بھی میں نے بہت جلد پولیس
آفیسر بننا ہے تو مجھے بڑا مسزہ آتا ہے قسم سے یہ سب کرتے ہوئے
چاہیے تو آپ جھلے مجھے پیسے نادیں۔

جلدی پولیس والا بننا ہے الیہ سب تو کچھ بھی نہیں ہے میرے لیے

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اتراتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میرے لیے بڑی بات ہے میں مفت میں کوئی نام نہیں کرتی ہوں اور نا

کی کرنا چاہتی ہوں۔

اور یہ پولیس ولس بننے کا میرا کوئی دادہ نہیں ہے مجھے میرے کام کے

پیسے دیں بات ختم۔۔

روحی اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے میرے لیے ہر وہ کام ضروری

ہے جس میں مجھے پیسے دیے جائیں گے۔

پیسوں کے علاوہ آپ کون ہیں اور کیا ہے آئی دونٹ کیس چاہے

وہ میرے بابا کے کام کا حصہ کو یا پھر کسی اور کے

جو میرا کام نہیں ہے وہ میں مفت میں کبھی نہیں کروں گی۔

اس لیے جلدی سے بابا میری فیس دیں اور تم جو دو دن پہلے

مجھ سے اپنا بریک اپ کا کام کروایا تھا۔

اس کے پیسے نکالوں تم رہتے نئی تم ایسے فٹے حنان

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے گندا سامنہ بنا کر کہتی ہے۔

بدر مکہ بنا کر روحی کو مارنے لگتا ہے پر فیروز حنان کی نظریں

اپنے اوپر دیکھ کر وہ رک جاتا ہے۔

اچھا اچھا لڑنا بند کرو کبھی تو بنا لڑے بھی رہے لیا کرو تم دونوں

فیروز حنان اپنی جیب سے والٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے

یہ لو تم دونوں کی فیس اور یہ لو ایکسٹرا پیسے باسل آنے والا ہے

بلکہ پہنچنے ہی والا ہے اس کے لیے مٹھائی لے جانا اسے بچپن میں
یہاں گاؤں کی جلیبیاں بہت پسند تھی گھر میں ابھی تک نہیں
منگوائیں ہیں۔

ابھی تازی بنی ہو گی تو ہے حباؤ اور گھر چلے حباؤ تم دونوں کی مائیں
تپی پڑی ہیں تم دونوں پر پہلے ہی بہت اگر باسل کے آنے کے بعد گئے
تو مصیبت جھیلنے کے لیے تیار رہنا تم دونوں۔۔
فیروز صاحب دونوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں اور کہہ کر
اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

افس بابا جو آئے نہیں ہیں اب تک مجھے تو میرے لیے کسی مصیبت
سے کم نہیں لگ۔

رہے ہیں کیوں ان انکل کو میرے سر پر سوار کر رہے ہیں آپ لوگ
میں ان کا نام سن سن کر تھک گئی ہوں یہاں تک کہ اب
انہیں دیکھنے

کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے میرے اندر۔۔۔

روحی باسل کا نام سن سن کر تنگ آچکی تھی۔

میری پیاری پھینسی گڑیا باسل سے ملنے کے بعد تمہارے زبان پر بھی

اسے کا نام ہی چھاپا رہے گا وہ ہے ہی اتنا کمال کا

پاکستان کے ٹاپ 5 جج میں سے ایک ہے 14 سال وہ اپنے گھر سے

دور رہا ہے۔

صرف اور صرف اپنے بابا کے سپنے کو پورا کرنے کے لیے

اس لیے اس کی اتنی آؤں بھگت کرنا تو ہستی ہے۔۔

اب تم دونوں گھر جاؤں اور بدر جلیبی لے جانا مت بھولنا اپنے

بھائی کے لیے۔۔

فیروز صاحب کہہ کر یونیورسٹی سے پیچھے کی طرف لگے ہوئے

بڑے سے دروازے کی طرف باہر کی جانب بڑھنے لگتے ہیں۔۔

بدر اور روحی دونوں ملک زمان کو پولیس کی گاڑی میں جاتے ہوئے

دیکھ کر اپنی کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔

یہ کامیابی کا جشن ہے یا آنے والی مصیبتوں کو خود اپنے ہاتھوں سے

دعوت نامہ بھیجنا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

بدر بڑے غور سے پولیس کی گاڑی میں سوار فیروز خان کو دیکھ رہا تھا

جس طرح سب ان کے آنے پر ان کے راستہ بنا رہے تھے۔

بدر کا فیروز خان کی طرح ایک بہادر اور نیڈر پولیس آفیسر بننے کا سہمہ تھا۔

اور اس کے ساتھ کھڑی ہوئی لڑکی کا سہمہ امیر ہونے کا اس کے چہرے پر

پیسوں کو اپنے ہاتھوں میں دیکھ کر جو چمک تھی وہ اس

وقت بیان نہیں ہو سکتی تھی۔

میری گرین بڑی بڑی آنکھیں پیسوں کو دیکھنے کے لیے ترس گئیں تھیں

ناحبانے کب سے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں میں پیسوں کو کھول کر 5 ہزار کے 4 نوٹوں کو

لاپچی عورت پیسوں کے لیے تو کچھ بھی کر سکتی ہے نا شرم آتی چاہیے
تجھے اگر میں تیرے ساتھ نا ہوتا تو آج یہاں اس گراؤنڈ میں ایک
چیمپین کی طرح کھڑی نا ہوتی۔

چل سے میری فیس جو میں تجھے ایک ہفتے سے تجھے زرو فٹبال
سیکھا رہا ہوں دے میری فیس۔۔

بدر روجی کے ہاتھوں میں سے پیسے کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔
وہ ابھی کھینچ ہی رہا تھا کہ روجی اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں
جکڑے ہوئے اسے زور سے زمین پر پھینک دیتی ہے۔

بدر جیسے زمین پر گرتا ہے اس کے پیسے زمین پر گر جاتے ہیں روجی بدر کو
اٹھانے کے بجائے بدر کے پیسوں کو اٹھاتی ہے۔

اؤ۔۔۔ میرے پیسے ہیں یہ۔۔۔ بدر زور سے چیختے ہوئے کہتا
تیرے نہیں ہیں یہ میرے ہیں بریک آپ فیس ہے یہ
میری اگر شرافت

میں مجھے میرے پیسے دے دینا ورنہ آج یہ جو میں نے تیرا ناک توڑا
ہے اگلی بار میں تجھے منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی
میں تجھے اور دے گاڑی کی چابی مجھے۔۔۔

روجی اس کے کوٹ کی جیب میں سے گاڑی کی چابی نکال کر
بدو کی ٹانگ پر پیر رکھتے ہوئے

اس کے اوپر سے گزر کر گاڑی میں سوار ہو کر یونیورسٹی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔
روجی کی بچی تجھے گاڑی چلانے نہیں آتی ہے میری گاڑی توڑ دے گی

بدر زمیں پر اٹھتے ہوئے دوڑتے ہوئے گاڑی کے پاس آکر کہتا ہے۔

آتی ہے مجھے گاڑی چلانا۔۔۔

روحی تھوڑی دیر تو گاڑی سہی چلاتی ہے پر پھر جا کر آگے اس سے

گاڑی کی اسپینڈ تیز ہو جاتی ہے۔۔

یہ کیا ہوا گیا ہے اس کو ابھی تک تو یہ ٹھیک چل رہی تھی

یہ روکے گی کیسے۔۔۔ روحی گاڑی کا بریک لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو لگتی نہیں ہے گاڑی سے زیگ میں روڈ پر چلاتے ہوئے بریک لگانے

کی کوششوں میں سیدھا جا کر سامنے والی سفید رنگ کی نئی نیوالی

سامنے سے آتے ہوئے گاڑی میں جا مارتی ہے۔۔

روحی کی گاڑی کا بریک لگا بھی تو کسی کی تباہی پر۔۔۔

روحی گاڑی سے باہر نکل کر اپنی گاڑی دیکھتے ہوئے حیرانگی سے منہ

کھول کر بدر کے رد عمل کا سوچتے ہوئے روحی ایک چپکی لیتی ہے

اور پھر غصے میں سامنے والی گاڑی کی طرف دیکھتی ہے

جس میں ایک آدمی آنکھوں پر بلیک کلر کے گوگل لگائے

کانوں میں بلو تھو تھ لگائے گردن ٹیڑھی کیے بلیک کلر کی گاڑی

کے سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

روحی تیسری غلطی نہیں ہے پاکستان میں لڑکیوں کی کوئی نہیں ہوتی ہے

گاڑی چلاتے ہوئے ساری غلطی لڑکوں کی ہی ہوتی ہے وہ خود جان

بوجھ کر سامنے آتے ہیں تب ہی ہماری گاڑی ان کی گاڑی سے

نکراتی ہے۔۔

روحی اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے کہتی ہے اور اپنی دونوں ہاتھ کمر
پر ہاتھ رکھ کر گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف مڑتی ہے۔
اوائے انکل گاڑی سے باہر آئیں۔!! روحی اپنی سانسوں کو نارمل کرتے ہوئے اشارہ
کرتے ہوئے باہر آنے کا کہتی ہے۔

روحی کے اشارہ پر گاڑی میں سوار شخص اپنی گاڑی کا دروازہ
اپنے ایک ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ کھولے اپنا الٹا پیر گاڑی سے باہر
رکھے پھر پوری طرح گاڑی میں سے باہر نکلتا ہے آنکھوں پر چشمہ لگائے
ہوئے کانوں میں بلو تھو تھ لگائے لئے ہاتھ میں برینڈڈ گھڑی پہننے
ہوئی پیروں میں اسٹورپس شوز پہننے ہوئے سفید کلر
کی شرٹ کے شروع کے دو

بٹن کھلے ہوئے بازوؤں کہنیوں تک فولڈ ہوئی گاڑی سے باہر نکل کر
آنکھوں سے تھوڑا سا چشمہ نیچے کیے اپنی گاڑی کی حالت دیکھتا
ہے اور پھر اپنے سائیڈ پر کھڑی ہوئی لڑکی کو
جو اپنے دل پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی بڑی بڑی گرین آنکھیں کھولے ہوئے
اپنے سامنے شخص کو بڑھتی دھڑکنوں کے ساتھ دیکھے جا رہی تھی۔
سامنے کھڑا ہوا لڑکا اپنے سینے سے پر اپنے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے
روحی کو حیران دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر تاڑ لیا ہو تو منہ بند کر لو۔۔ اپنی آنکھوں سے گولڈ ہٹائے اسے کھلے
ہوئے ہٹنوں کی جگہ پر شرٹ میں لگائے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی اسکی بات پر جلدی سے اپنی آنکھوں کو بند کیے خود کو کمپوز کرتی ہے اور ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے دوبارہ سامنے کھڑے ہوئے شخص کی بلیک کلر کی ڈارک آنکھوں میں دیکھتی ہے۔

روحی اپنی ٹھہرک پن کو کنٹرول کرتا بھی یہ کوئی بینڈ سم لڑکا نہیں ہے اول تو لڑکا ہی نہیں ہے بلکہ انکل ہے یہ انکل روحی سامنے کھڑے ہوئے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔ اور پھر ایک گہری سانس لیتے ہوئے سامنے کھڑے ہوئے کو کھڑی کھڑی سنانا شروع ہو جاتی ہے۔

آنکل میری گاڑی ٹھوکی آپ نے اگر گاڑی چلانے نہیں آتی ہے تو سڑک پر نکلتے کیوں ہیں آرام سے گھر میں بیٹھے۔

روحی سامنے کھڑے ہوئے آدمی پر چڑھائی کرتے ہوئے کہتی ہے یہ انکل کس کو بولا تم نے۔؟؟ ایک آئبر واٹھا کر اس کی گرین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

آپ ہی کو بولا ہے اگر کانوں سے یہ ٹن ٹنیاں نکالیں گے تب ہی تو میری کوئی بات سنائی دے گی آپ کو انکل۔

روحی بھی اپنے ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے ایک آئبر واٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

الحمد للہ مجھے ان ٹن ٹنیاں کے ساتھ بھی سنائی دیتا ہے لیکن تم نے مجھے یہ انکل کس کھاتے میں بولا ہے بی بی۔؟؟؟

ایک قدم روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

مجھے انکل لگیں تو آپ کو انکل ہی بولو گی نا انکل۔!!!

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اوائے۔۔؟؟ غصے میں کہتے ہوئے مزید ایک قدم آگے بڑھایا

پر شاید اس بات سے انجان کہ سامنے والی لڑکی اس سے پاگل اور لڑاکا ہے۔

کیا اوائے انکل۔۔؟؟ شرم نہیں آتی ہے آپ کو پہلے مجھے اور میری بلو

کوزخی کیا اور اب مجھے ہی تڑی دیکھا رہے ہیں۔۔

روحی بھی غصے میں کہتی تھی۔۔

تمیز لڑکی کون سی بلو کیسی بلو۔۔؟؟ مزید غصہ میں اپنی ڈارک

بلیک کلر کی آنکھیں غصے میں دیکھاتے ہوئے بولا

میری بلو اور کون سی بلو یہ اتنی بڑی گاڑی دیکھائی نہیں دے رہی ہے آپ کو

جس کا منہ ہی توڑ دیا ہے آپ نے۔۔

روحی گاڑی پر پڑے ہوئے ڈینٹ کی طرف دیکھتے ہوئے روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

بدر نے یہ ڈینٹ دیکھ لیا سین ٹو سیم وہ میرے منہ پر بھی

ایسا ہی ڈینٹ دے گا۔۔

روحی مزید رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔۔

انکل مجھے لگتا ہے کہ آپ بہرے ہونے کے ساتھ ساتھ اندھے بھی ہو گئے

ہیں اس لیے آپ کو میری بلو اور اس کا یہ خوبصورت سازخی منہ دیکھائی

نہیں دے رہا ہے۔۔

شرم نہیں آتی ہے آپ کو ایک تو اس معصوم کوزخی کیا اور اوپر سے مجھے

ہی اکشر دیکھا رہے ہیں۔۔

مجھے یہ بلو اور اس کے منہ پر یہ ڈینٹ دیکھائی تو دے رہا ہے

لیکن شاید تمہیں میں نظر نہیں آ رہا ہوں

تمہیں میں کس انگل سے انگل نظر آرہا ہوں۔۔؟؟

اپنے ہاتھوں اور دانتوں

کو بھینچتے ہوئے بامشکل خود کے غصے کو ضبط کیے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

سوری انگل مجھے انگلوں کے اینگلز ناچنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور

زیادہ غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے نقصان کی بھرپائی

کریں اور حنائیں یہاں سے

پہلے ہی صبح سے میرا موڈ بہت خراب ہے

میں منہ نہیں لگنا چاہتی ہوں آپ کے۔۔

تو مجھے بھی تمہارے منہ لگنے کا کوئی شوق نہیں ہے

روح کی بات کاٹتے ہوئے غصے میں دیکھتے ہوئے سچ میں بول پڑتا ہے۔

انگل میری بات مت کاٹیں اور شرافت سے میرے نقصان کی بھرپائی کریں

ورنہ میں پولیس کو بلا لوں گی۔۔

روح بھی غصے میں دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

چلیں نکالیں 20 ہزار روپے اور حنائیں جا کر گھر میں بیٹھ جائیں

ورنہ پھر کسی اور کا نقصان کرتے پھریں گے آپ۔۔

روح اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر فنل کانفیڈنس کے ساتھ کہتی ہے۔۔

اوائے پاگل سمجھ رکھا ہے گاڑی تم نے ٹھوکی میری گاڑی چلانا تمہیں

نہیں آتا ہے اور اسلٹا تم مجھ سے ہی پیسے مانگ رہی ہو

جنگلی بلی۔۔۔ غصے میں ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے

روح کو گاڑی سے پن کیے گاڑی پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا

روح نے اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے ہوئے جلدی سے اپنی

آنکھیں بند کر لی۔

لیکن میری یہ گاڑی بہت بڑی ہے اس پر زارا سی چوٹ

بھی بہت بڑی لگتی ہے انکل۔"

روحی نے سامنے کھڑے ہوئے شخص کو غصہ چڑھانے کی قسم

کھائی ہوئی ہے۔

جلدی جلدی سے پیسے نکال لیں اور مجھے دیں تاکہ میں اسے ریپیئر کروا

سکوں اور اس کے اصل مالک کو دے دوں ورنہ وہ اس کی یہ حالت

دیکھ کر وہ میری جان کے لے گا۔

روحی گاڑی پر پڑے ہوئے ڈینٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے پر سامنے کھڑا ہوا شخص اس کی

بات با آسانی سے سن لیتا ہے۔

کتنے پیسے۔۔؟؟ اپنے پینٹ کی جیب سے والٹ نکالتے ہوئے پوچھا

20 ہزار روپے۔ روحی فوراً سے کہتی ہے۔۔

20 ہزار اس چھوٹے سے ڈینٹ کے اور تم نے جو یہ میری گاڑی کی

لائٹ کا ستیاناس کیا ہے اس کا کیا۔۔؟؟

یہ میں نے آج ہی خریدی تھی اور یہ آج ہی تباہ کر دی ہے تم نے

لڑکی۔۔

آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں شرافت سے پیسے دے رہے

تھے ن اتو دے دیں کس بات کا گھمنڈ اور غصہ کر رہے ہیں آپ مجھ پر

روحی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اب کی بار روحی

اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil

Episode No 03

By Saleha Iqbal ... 

اور کیا کیا کہو گی پولیس کو۔۔؟؟ روحی سے چند قدم دور
کھڑا ہو کر برابر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
یہ ہی کہ آپ نے میری گاڑی کو مارنا ہے اور سنان سڑک پر
میری گاڑی کو ٹکرماری کر مجھے ڈرانے کی کوشش بھی کر رہے ہیں آپ۔۔
دیکھیں کیسے گھور رہے ہیں آپ مجھے۔!!
روحی اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی کی بات پر وہ اپنی آنکھیں بند کیے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی
کوشش کرتا ہے۔
لڑکی بات سنو میری اپنی گاڑی کو راستے سے ہٹاؤ اور جاؤ یہاں سے
میں پہلے ہی تھکا اور سیزر بہت ہوں اس وقت مجھے
خود پر غصہ کنٹرول کرنا نہیں آ رہا ہے اس لیے بہتر ہو گا
کہ تم مجھے تنگ مت کرو اور جاؤ یہاں سے جلدی سے چلو نکلو
جانے کا اشارہ کرتے ہوئے غصے میں کہا
پہلے نقصان کی بھرپائی کریں اس کے بعد ہی میں کہیں بھی جاؤں گی
ورنہ میں تو یہاں سے ہلنے والی بھی نہیں ہوں۔
آپ کا یہ چھوٹا سا ڈبہ ہے اس پر کوئی خسروچ بھی آگئی تو کوئی
مسئلہ نہیں ہے۔

S
a
l
e
h
a

I
q
b
a
l

N
o
v
e
l
s


اور ویسے بھی آپ کا یہ چھوٹا سا ڈبہ ہوگا کتنے کا 2 سے 4 لاکھ کا
میری والی گاڑی آپ کے اس ڈبے سے بہت زیادہ
مہنگی ہے۔۔

ڈبہ ڈبہ بولنا بند کرو میری گاڑی کو یہ چھوٹا سا ڈبہ حباتی
بھی ہو کتنے کا ہے۔۔

ہاں حباتی ہوں میں بتایا تو ہے ابھی آپ کو 2 سے 4 لاکھ کی ہوگی
اور کتنی مہنگی ہو سکتی ہے یہ گاڑی۔۔

روحی کہتے ہوئے اس گاڑی کے پاس کا کھڑی ہوتی ہے اور غور سے
اس کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

ویسے کتنے کی گاڑی ہے یہ آپ کی آنکھ۔۔؟؟

روحی گاڑی کے ٹوٹے ہوئے لائٹ کے شیشے کو جھک کر دیکھتی ہے
اور انگلی سے کانچ ہٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

1 کڑوڑ۔۔۔ روحی کے پیچھے کھڑا ہو کر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اس کی بات سن کر روحی کو تو جیسے سانپ سو نگھ جاتا ہے

1 کڑوڑ میں کتنے 0 ہوتے ہیں پتا بھی ہے تمہیں آئی بڑی تم مجھے

بتانے والی۔

ہاں پتا ہے مجھے سب پتا ہے مجھے روحی کہتے ہوئے اپنے بالوں

کو ٹھیک کرتے ہوئے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

پر سامنے کھڑے ہوئے انسان کی طرف دیکھ کر وہ اپنے ہاتھوں کو
مسلے ہوئے واپس اپنی گاڑی کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔
اچھا بس ٹھیک ہے یہاں آپ مجھے سبق پڑھانے آئیں ہیں جو
کر رہے تھے وہ کریں اور جائیں۔۔

روحی بیزارگی سے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔
سامنے کھڑا ہوا شخص اپنے والٹ سے 20 ہزار نکل کر روحی کی
گاڑی پر زور سے رکھتا ہے اور اپنی گاڑی میں
دوبارہ جانے لگتا ہے پر جاتے جاتے رک جاتا ہے۔
کوشش کرنا کہ اپنی یہ شکل مجھے دوبارہ نہ دیکھے ورنہ تمہاری
ایسی کی تیری کردوں گا میں۔۔

دھمکی دے رہے ہیں آپ انکل۔۔؟؟ روحی اس کی طرف قدم
بڑھاتے ہوئے غصے میں پوچھتی ہے۔

مطلب تم خود ہی ڈھونڈ کو بی بی میری بات کا میرے پاس تمہارے
جیوائے تو وقت نہیں ہے جو تمہیں اب مطلب بھی سمجھتا پھیرو
تمہیں یہاں میں سبق دینے نہیں آیا ہوں میں۔۔

کہہ کر آنکھوں پر چشمہ لگائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنی گاڑی
میں واپس جا بیٹھتا ہے۔۔

بڑھا کھوسٹ کہیں کے۔۔ روحی غصے میں کہتی تھی اور گاڑی
سے پیسے اٹھائے فوراً گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

فوراً سے گاڑی کو اسٹارٹ کیے سیدھا سامنے والی گاڑی کے سائیڈ

میسر پر زور سے مار کر وہاں سے جانے لگتی ہے۔۔

پاگل لڑکی۔۔ گاڑی میں سوار غصے میں چیختے ہوئے کہتا ہے۔

پاگل ہونگے آپ اور آپ کا خاندان انکل مجھ سے دوبارہ

پنگامت لینا بھی گاڑی کا شیشہ توڑا ہے اگلی بار انشاء اللہ اس کی

جگہ آپ کا حسین چہرہ ہوگا۔۔

روحی اپنی گاڑی کی کھڑکی سے منہ باہر نکال کر غصے میں

چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

سفید گاڑی میں سوار آدمی کو اس وقت تقریباً ہارٹ اٹیک

آچکا تھا وہ گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے

ہر نہیں نکلتا اور اپنی گاڑی اسٹارٹ کیے سکندر حویلی کی طرف بڑھنے

لگتا ہے۔۔

اور روحی اپنی گاڑی میں سوار اسی گاؤں کے دوسرے

کوٹنے پر اپنی دوست کے گھر جا پہنچتی ہے۔۔

دروازے پر جا کر گاڑی روک کر وہ اپنے ہاتھوں میں اتنے سارے

پیسے دیکھ کر خوشی سے بھرپور آوازیں لگاتے ہوئے سیدھا گھر

میں جا گھستی ہے۔

اسلام وعلیم انکل۔۔ روحی حال میں بیٹھے ہوئے وجدان اختر کو

دیکھتے ہوئے اسے سلام کرتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو روحی۔۔ وجدان صاحب مکر اتے ہوئے

روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں۔؟؟ روحی اوپر جانے کے بجائے
ان کے سامنے آ بیٹھتی ہے۔

میں ٹھیک ٹھاک تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ وجدان صاحب اور روحی
کے بابا آپس میں دوست بھی ہیں دونوں ایک ہی پولیس اسٹیشن
میں کام کرتے ہیں۔۔

جی انکل میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔ انکل میں مہرین کو اپنے ساتھ
شہر کے جاؤں مجھے شاپنگ کرنی ہے۔۔
شہر۔۔؟؟ وجدان صاحب پوچھتے ہیں۔

جیسے انکل گاؤں میں شادی ہے نار خانہ آنٹی کی بیٹی کی
وہ جو ہمارے گھر میں کام کرتی ہے ان کی بیٹی کی شادی ہے پر وہ
لوگ اس کے لیے اچھا لہنگا نہیں لے پارہی ہیں

اور وہ اچھا لہنگا پہننا چاہتی ہے تو بس اس لیے میں نے آج بہت
سارے پیسے اکٹھے کیے ہیں کیا میں اور مہرین شہر چلے جائیں۔؟
روحی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

پنے گھر والوں سے پوچھا ہے تم نے۔۔؟؟ میں نے سنا تھا کہ باسیل
آ رہا ہے احبازت مل گئی کیا تمہیں اس کے آنے پر گھر سے باہر
جانے کے لیے۔۔

انکل میرا موڈ ناخراب کریں پہلے ہی صبح سے باسیل باسیل
سن کر میرا دماغ مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے اب میں مزید نہیں
کرنا چاہتی ہوں۔

روحی صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔
اچھا غصہ مت کرو اور چسکی جاؤ لیکن شام ہونے سے پہلے واپس آ جانا۔
وہ جان صاحب روحی کا ادا اس منہ دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔
شکریہ انکل۔۔ روحی کو جیسے ہی احبازت ملتی ہے وہ سیدھا دوڑتے
ہوئے مہرین کے کمرے میں جاتی ہے جو دوسری
منزل پر بنا ہوا تھا۔۔

روحی جیسے ہی مہرین کے کمرے میں داخل ہوتی ہے
تو سامنے لڑکی کو ڈانس کرتے ہوئے دیکھ کر وہ قہقہہ لگائے۔ بنا نارہ پائی۔۔
روحی کے قہقہہ کی آواز پر مہرین اپنے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا
کر اس کی طرف دیکھتی ہے
اور اس کی طرف قدم بڑھا کر اسے ڈانس کرتے ہوئے اپنی
باہوں میں بھر لیتی ہے۔
اور روحی کے ساتھ کپل سانس کرنا شروع ہو جاتی ہے۔۔
"کب تو آئے گا اتنے بتا دے۔"

مجھے بلا لے یا اپنا پتا دے
کب تو آئے گا مجھ کا بتا دے"
گانا گاتے ہوئے روحی کو گول گھوما کر اپنی طرف کھینچتی ہے
ایک ہاتھ کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر رکھتی ہے۔

کتنی کرکیا رہی ہے تو یہ میرے ساتھ بے شرم چھپچھوری
چھوڑ مجھے۔۔ روحی اپنا مہرین سے چھوڑا کر اپنے گلے سے اپنا
دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتی ہے اور خود سیدھا بیڈ پر جا کر لیٹ جاتی
ہے۔ ہیرز مسین پر تھے اور آدھے خود اوپر اپنے سر کے نیچے
اپنی بازوؤں رکھ کر روحی چھت پر لگے ہوئے چمکتے نقسلی
ستارے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

مہرین بلیک۔۔ کلر کے سادے سے کرتے میں روحی کے ساتھ
گانا گاتے ہوئے کپل ڈانس کرنے میں مگن اس کے چھوڑنے کے
بعد بھی وہ ڈانس ہی کر رہی تھی۔۔

یار کب آئے گا میرے سپنوں کا راحب۔ کیوں تڑپا رہا ہے مجھے
اتنا۔۔

مہرین رو تلو سامنہ بنا کر روحی کے پاس آکر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔
اس نے کہا ہے کہ میں بس ایک۔۔ دو اور جہنم کے راؤنڈ کھالو
پھر آ رہا ہوں۔۔

کیا مطلب وہ پہلے ہی جہنم میں پہنچ گیا ہے نہیں یار
اسے وہاں تو میں نے پہنچانا تھا۔۔

مہرین اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے روحی اس کی شکل دیکھتی
ہے اور خود بھی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھتے ہوئے ہوا میں بلند آواز
میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

اوائے چل میرے ساتھ شہر جانا ہے شاپنگ کرنے کے لیے
روحی بیڈ سے اترتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا لینا ہے۔۔؟؟ مہرین بیڈ پر بیٹھے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی
شادی کا جوڑا۔۔!! روحی مختصر سا جواب دیتی ہے۔

تو شادی کر رہی ہے کون ہے وہ کہاں کا ہے وہ ہینڈسم تو ہے نا
امیر ہے کہ نہیں۔۔؟؟

مہرین ایک ساتھ ناحبانے کتنے سوال کر لیتی ہے۔
افسوس میں شادی نہیں کر رہی ہوں۔۔

وہ رخسانہ آنٹی کی بیٹی کی شادی ہے وہ شادی کا جوڑا نہیں
خرید پارہی ہے تو میں نے سوچا کہ میں ان کے لیے اچھا سا
جوڑا خرید لوں۔۔

تو بس اس لیے آج میرے ہاتھ پیسے لگے ہیں
س لیے چل کچھ مت پوچھ بس چپ چپ چل انکل سے میں نے
پوچھ لیا ہے انہوں نے کہا ہے جاؤں جلدی
واپس آجانا۔۔۔

روحی ایک ہی سانس میں سب بول دیتی ہے۔
پر تیرے گھر پر تو تیرا آج کزن آرہا ہے وہ کیا نام ہے
اس کا۔؟؟؟ باسیل ہاں باسیل سیکندر۔۔۔؟؟؟
مہرین روحی کے بیزار منہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یار بس خاموش ہو جا صبح سے باسیل نامہ سن سن کر میں
تھک گئی ہوں۔

جن سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی ان سے پہلے ہی نصرت ہو رہی
S ہے مجھ میری ماں کی زبان پر بس ایک ہی نام ہے صبح سے
a
l
e
h
a
♂
I
q
b
a
l
♂
N
o
v
e
l
s
♥

باسیل آرہا ہے۔۔ باسیل آرہا ہے یہ کرلو وہ کرلو۔۔
روحی چپڑتے ہوئے کہتی ہے۔ اور کا حبا کر گیلری میں کھڑی
ہو جاتی ہے۔۔

کیوں بلا وحبہ کسی سے نصرت کر رہی ہے۔۔
مہرین روحی کے پاس آکر کہتی ہے۔۔
اگر شروعات ہی نصرت سے کی جائے کسی بھی رشتے کی
تو وہ محبت کو کبھی دل میں بھٹکنے تک نہیں دیتی ہے۔

لیے میری حبان اسے انجانے میں اس سے نصرت کا اظہار
مت کر ایسا ناہو یہ وقت تیری فتبولیت کا نا کسی اور کی دعا کی
فتبولیت کا ہو اور شاید کوئی تیرے اور اس
انسان کے ایک ہو جانے کے کہیں دعا نا کر رہا ہو۔۔
مہرین روحی کا منہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے
اسے سمجھاتی ہے۔۔

پاگل نہیں ہوں میں جو کسی انکل سے پیار کر بیٹھوں گی
اور ویسے بھی پیار ہمیشہ ان سے کیا جاتا ہے جو آپ کے پاس
ہو آپ کے قریب ہو ان سے نہیں جن سے

کبھی ملاقات نا ہوئی ہو۔ اور ملاقات ہونے سے پہلے ہی
نفسرت کی شروعات ہو گئی ہو۔۔

روحی دوبارہ گیلری سے نیچے گارڈن میں مالی کو کام کرتے ہوئے
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ تو وقت بتائے گا کہ وہ یہاں تجھے خود سے نفسرت کروانے
کے لیے بھیجا گیا ہے یا پھر محبت کی ایک نئی داستان
کی شروعات کرنے کے لیے۔

داستان روح باسیل "کہنے میں ہی کتنا اچھا لگ رہا ہے
سچ اگر یہ روح واقع میں اس باسیل کے لیے ہی اس دنیا میں
بھیجی گئی ہو تو پھر کیا کرے گی میری جان

اس سے پیار کرے گی یا پھر نفسرت۔ مہرین روح کو اپنے باہوں
میں سائیڈ سے قید کیے اس کے کندھے پر سر ٹیکائے
ہوئے کہتی ہے۔

روحی مہرین کی باتوں پر سوچ میں پڑ جاتی ہے اور مہرین اس کے
حنا موش چہرے کو دیکھ کر مزے لیتی ہے۔۔

آگر روح باسیل کے لیے اس دُنیا میں بھیجی گئی ہے تو روح کو
ناچاہتے ہوئے بھی باسیل کا بنا پڑے گا۔

لیکن اگر باسیل روح کے لیے نابنا ہوا تو پھر۔۔ پھر کیا ہوگا
روحی مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مہرین روحی کی بات پر حنا موش ہو جاتی ہے اسے اس بات کا
کیا جواب دوں کچھ سمجھ نہیں آتا ہے۔۔

باسیل انکل ہے اور مجھے اپنے لیے انکل منظور نہیں ہے اور حنا
طور پر وہ شخص جس کی غنیر موجودگی ہی میرے لیے
توہین بن گئی ہے۔۔

انکل یہاں پر کچھ دنوں کے لیے آرہے ہیں اور پھر وہ واپس
چلے جائیں گے۔۔

اس لیے تو میرے دماغ میں کچھ بھی فضول مت ڈال کیونکہ یک
سرفہ محبت سے نفرت ہے مجھے بے حد نفرت میں کسی ایسے
شخص سے محبت نہیں کرنا چاہتی جو بدلے میں مجھ سے محبت نہ کرے
روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی سمجھدار کب سے ہو گئی ہے تو۔۔؟؟ مہرین حیرانگی سے
پوچھتی ہے۔۔

سمجھدار تو میں بہت ہوں لیکن ہر وقت فضول کی چغلیں
مار کر لوگوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



لوگوں کو میرا مذاق کرنا میرے بیوقوف ہونے کی وجہ لگنے
 لگ گئی ہے اس میں میں کیا کر سکتی ہوں۔۔
 روجی مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 اب چل واپس گھر بھی جانا ہے ورنہ امی گھر میں سب کے
 سامنے مجھے مذاق بنا کر رکھ دیں گی۔
 ہم چل لیکن میں پیزا کھاؤں گی۔ مہرین انگلی اٹھا کر کہتی ہے۔
 میں تجھے اسٹنگ بھی پیلاؤں گی بابا میں انکل باسیل انکل
 کے لیے جلیبی کے پیسے دیئے ہیں۔
 سس کہ ہی پیزا کھائیں گے اپن دونوں۔۔ چل اب۔۔۔
 روجی کہہ کر مہرین کا ہاتھ پکڑے ہوئے اسے اپنے ساتھ
 لے جاتی ہے۔۔
 مہرین گاڑی چلاتی ہے اور روجی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔ اور
 دونوں شہر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔
 روجی کے شہر سے نکلنے کے بعد باسیل بھی گھر پہنچ چکے تھے
 گھر والے دروازے پر کھڑے ہوئے اس کے ویلکم کی تیاری
 کر کے کھڑے ہوئے تھے۔۔
 باسیل کی گاڑی سیکندر حویلی میں جیسے ہی داخل ہوتی ہے
 دور سے گاڑی کو دیکھ کر سب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی
 فیروز حنان اور حمدان سکندر بھی اپنا اپنا کام چھوڑ کر باسیل کے
 لیے واپس آ گئے تھے۔۔

S

a

l

e

h

a

butterfly

I

q

b

a

l

butterfly

N

o

v

e

l

s

❤

باسیل کی گاڑی جیسے جیسے قریب آرہی تھی لوگوں کے چہروں
کے رنگ اس کی ٹوٹی ہوئی گاڑی کو دیکھ کر بدلتے جا رہے تھے۔
باسیل سیندر سفید کلر کی شرٹ میں ملبوس تھا لیکن اس وقت
وہ غصے سے لال سرخ ہوا پڑا تھا۔

کان اور گردن بالکل لال سرخ ہوئے پڑے تھے۔
باسیل اپنے غصے کو کنٹرول کو کنٹرول کرتا ہوا گاڑی سے باہر
نکلتا ہے اور مسکراتے ہوئے سب گھروالوں سے ملتا ہے
سارے اس سے اس کی گاڑی کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے
لیکن اس وقت اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
وہ اس سے کچھ نہیں پوچھتے ہیں۔

باسیل سب کے ساتھ حویلی میں حمدان سکندر والی سائیڈ
پر قدم رکھتا ہے اور جیسے ہی رکھتا ہے وہ دروازے پر پل کے لیے رک
جاتا ہے۔۔

باسیل دروازے کی دہلیز پر کھڑے ہوئے اندر نظریں دوڑاتا ہوا
پوری حویلی کو دیکھتا ہے

حیرانگی سے دیکھتا بھی کیوں نہیں پورے 14 سال بعد وہ
اس حویلی میں واپس آیا تھا اپنے ماں باپ کے گھر
اپنے آبائی گھر میں دہلیز سے آگے قدم بڑھانا مشکل ہو رہا تھا
باسیل کے لیے لیکن وہ اپنی ہر مشکل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
اس کا سامنا کرنے والوں میں سے ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

باسیل آجاؤں۔۔ حمدان سیکندر مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر
ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اندر کی طرف اپنا قدم
بڑھاتا ہے۔۔

روحی کہاں ہے۔۔؟؟ سلطانہ بیغم فیروز صاحب سے پوچھتی
ہے کیونکہ ابھی تک بدر بھی واپس نہیں لوٹا تھا۔
وہ بیچارہ لوٹتا تو تب ناکب اسے کوئی سواری ملتی تپتی دھوپ میں
ٹوٹی ہوئی ناک کے ساتھ وہ پیدل حویلی تک اک سفر طے
کر رہا تھا۔۔

حویلی گاؤں کے بلکل بیچ میں تھی اور یونیورسٹی گاؤں کے
کونے پر۔۔ بدر کو جو راستے میں سواری مل رہی تھی وہ اس
پر بیٹھنے سے انکار کر رہا تھا۔
اس لیے وہ پیدل ہی روحی کو کوسے ہوئے بل رہا تھا۔۔
بدر کو پہنچتے ہوئے واپس تقریباً 2 گھنٹے لگ گئی تھے دھوپ اب
ہلکی ہونے شروع ہو گئی تھی کیونکہ آسمان پر بادل
چھانے لگ گئے تھے۔

بدر لڑکھڑاتے ہوئے حویلی واپس پہنچ گیا تھا اپنے والے حصے میں
سجباتے ہی وہ اندر داخل ہوتے ہی سیدھا زمین پر ڈھیر ہو جاتا ہے۔
اور لمبی گہری سانس لینا شروع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ
روحی کو بلند آواز میں کوسنا بھی

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

S

♥

بدر حنا موش کو جاؤ کیوں بد دعائیں نکال رہا ہے تو اسے شام کا
وقت ہونے لگا ہے۔۔

ہیرا بیغم زمین پر گرے ہوئے بدر کے پاس آکر اسے
اٹھاتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ای وہ چٹیل ہے ڈائین ہے چلاک عورت ہے ایک نمبر کی وہ

مجھے یونیورسٹی میں چھوڑ کر اکیلی چلی گئی تھی اور گاڑی

بھی ساتھ لے گئی ہے جبکہ اسے گاڑی چلانے بھی نہیں آتی ہے

بدر رو تلو سامنہ بنا کر کہتا ہے۔۔

منکر کو رہی ہے اسکی۔۔؟؟ ہیرا بیغم تجس سے پوچھتی ہے

مجھے میری گاڑی کی منکر ہو رہی ہے امی

پتا نہیں وہ اس کے ساتھ کیا کرے گی۔۔

بدر ہیرا بیغم کے گلے لگ کر کہتا ہے۔۔

وہ بھائی آنے والے تھے پہنچنے نہیں ہیں کیا اب تک وہ۔۔؟

بدر جلد ہی خود کو کمپوز کیے ہوئے پوچھتا ہے

آگیا ہے!! ہیرا بیغم کہتی ہے۔

سلطانہ بیغم باسیل کے کھانے کا انتظام اپنی طرف کر رہی تھی

میں یہاں ہوں۔۔!!! باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

باسیل کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے بدر جیسے ہی اسے دیکھتا ہے
باسیل بلیک کلر کے کرتے میں ملبوس بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ
کیے ہوئے اٹھ ہاتھ میں گھڑی پہننے ہوئے سفید گوری رنگت کالے رنگ
میں کمال لگ رہی تھی۔۔

سب سے زیادہ جو اس کی پر سینیلیٹی پر چمک رہا تھا وہ
اس کے ماتھے پر لگے ہوئے پرانے زخم کا نشان کو اس کے چہرے پر
کمال کا لگ رہا تھا جو ہوا کی وجہ سے ماتھے پر کبھی
بالوں میں چھپ جاتا ہے تو کبھی دیکھائی دینے لگتا ہے۔۔
دوڑتے ہوئے اس کے پاس جاتا ہے اور جا کر باسیل کے گلے
لگ جاتا ہے۔۔

بھائی میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔!!!
بدر رو تلوسی شکل بنا کر کہتا ہے۔۔

میں نے سب کو بہت یاد کیا ہے بدر۔۔ کیا ہے۔۔؟؟

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے پر اس کے چہرے پر سچی ہوئی
مسکراہٹ زبردستی کی لگ رہی تھی۔۔

بدر جا کر تم بھی نہالو پھر چلتے ہیں سلطانہ کی طرف اس نے
کھانا تیار کر لیا ہوگا باسیل بھی بھوکا ہے۔۔

ہیرا بیغم بدر کے پاس آکر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

حمدان صاحب کام کی وجہ سے دوبارہ گھر سے باہر جا چکے تھے۔

ٹھیک ہے امی میں ابھی آتا ہوں بدر کہہ کر جلدی سے اپنی کمرے

کی طرف بھاگتے ہوئے جاتا ہے۔

باسیل اور ہیرا بیغم حویلی کے دوسری طرف جانے لگتے ہیں باسیل

ہیرا بیغم کے پیچھے پیچھے چل کر حویلی کے

دوسرے حصے میں آ جاتا ہے۔

سلطانہ بیغم نوکروں کے ساتھ اکیلی کچن میں لگی ہوئی تھی باسیل کے لیے

کھانا بنا رہی تھی۔۔

کیونکہ ان کی صاحبزادی کا کوئی آتا پتہ نہیں تھا۔

باسیل گھر میں داخل ہوتا ہے تو فیروز خان اور سلطانہ

بیغم دونوں اس کے پاس آ جاتے ہیں۔

اور اسے لے کر اپنے ساتھ ڈائینگ روم میں بیٹھ جاتے ہیں

روحی بھی واپس آ گئی تھی ہاتھوں میں شاپنگ بیگ پکڑے ہوئے

امی۔ روحی خوشی سے بھرپور لہجے میں

آواز لگاتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم روحی کی آواز پر فوراً سے جلدی سے ڈائینگ روم

سے نکل کر باہر آتی ہے اور اپنے پیر سے جوتی نکال کر

روحی کی طرف بڑھتی ہے اسے مارنے کے لیے لیکن اس کے ماتھے

سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

Dastane Rooh E Basil

Episode No 04

By Saleha Iqbal ... 

روحی کے سر سے خون نکلتا ہوا دیکھ کر سلطانہ بیغم کے ہاتھ
سے ان کی جوتی گر جاتی ہے وہ منکر مندی سے روحی کی طرف
بڑھتی ہیں اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے منکر مندی
سے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر اس کی چوٹ دیکھتی ہیں۔۔
یہ کیا ہوا پاگل لڑکی یہ چوٹ کیسے لگوائی کتنا خون
آ رہا ہے تیرے سر سے روحی۔۔!!! سلطانہ بیغم اپنے دوپٹے سے
روحی کے ماتھے سے خون صاف کرتی ہے۔۔
اوو۔۔ امی آپ کی آنکھوں میں میرے لیے نمی۔۔
روحی روتلو سامنہ بنا رک کہتی ہے۔۔
تو کیا تجھے چوٹ لگنے پر ہنسومیں۔؟؟ گئی کہاں تھی تو کب
سے تیرا انتظار کر رہے تھے ہم لوگ۔۔
سلطانہ بیغم روحی کی بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے
بس ہو گیا ختم پیار میں بھی تو وہی سوچوں میری چوٹ پر میری
ماں کیسے تڑپ سکتی ہیں۔
روحی غصے والا منہ بنا کر کہتی ہے پر سامنے اپنی ماں کو غصے
میں دیکھ کر وہ کچھ کو کنٹرول کر لیتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر فیروز خان اور ہیرا بیگم بھی باہر آجاتے ہیں
سوائے باسیل کے وہ اندر صوفے پر بلیک کلر کے کرتے میں ملبوس ٹانگ
پر ٹانگ رکھے ہوئے باہر سے آنے والی آوازیں سن رہا ہوتا ہے۔۔

گئی کہاں تھی تو۔۔؟؟ سلطانہ بیگم غصے میں کہتی ہیں
وہ امی میں مہرین کے گھر گئی تھی پہلے پھر اس کے ساتھ
شہر گئی تھی کپڑے لینے کے لیے

روحی ڈر کا گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہوئے کہتی ہے
شاہنگ کرنے گئی تھی تو۔۔؟؟ سلطانہ بیگم کھلے ساندی کی
طرح روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ بس اسے سینکھ مارنے ہی والی تھی کہ فیروز خان نے
روحی کی آج پچت کر والی وہ روحی کے سامنے آکر اس کا رخ
اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے ماتھے پر لگی ہوئی چوٹ
کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اپنی جیب سے اپنا رومال نکال کر وہ روحی کا ماتھا صاف
کھر رہے ہوتے ہیں اور بے حد پیار اور فخر مندی سے اس کی طرف
دیکھتے ہیں۔

بابا۔۔ روحی روتے ہوئے اپنے بابا کے سینے سے جا لگتی ہے۔
فیروز صاحب کے سفید رنگ کے قمیض پر روحی کے ماتھے سے
نکلتا ہوا خون کے جاتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

l

s



سب میری شہزادی ایسے نہیں روتے ہیں۔

فیروز صاحب بھی روحی کے نائک میں اس کا ساتھ دینے لگے
جاتے ہیں اور اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگے جاتے ہیں۔
سلطانہ بیغم دیکھ نہیں رہے ہیں آپ میری بیٹی کو چوٹ لگی ہوئی ہے

اوپر سے آپ اسے ڈانٹ رہی ہیں۔۔

فیروز صاحب سلطانہ بیغم کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہتے ہیں
لیکن سلطانہ بیغم کی آنکھیں دیکھ کر وہ خود ہی اپنا

رخ موڑ لیتے ہیں۔۔

بابا اچھے سے نائک کریں ناٹنکی بھی کرنے نہیں آرہی ہے آپ کو
جلدی سے اچھی اچھی سے تسلیاں دیں مجھے تاکہ امی جائیں
جلدی سے یہاں سے۔۔۔

روحی تھوڑا سا اٹھا کر اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور پھر دوبارہ فیروز خان کے سینے پر سر ٹیکائے زور زور سے
رونے لگے جاتی ہے۔۔

بس میری بیٹی بس۔۔ فیروز صاحب روحی کے بالوں میں
ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہیرا بیغم دور کھڑی اپنے دونوں ہاتھ باندھے ہوئے روحی اور اس

کے بابا کے نائک پر ہنس پڑتی ہے۔۔

حپٹریل کی بچی ڈائین مسٹنڈوں سے بھی زیادہ موٹی گینڈی

سانڈھی عورت میری گاڑی کی ایسی کی تیزی کردی تونے۔۔

بدرغے میں اپنے پیرزمین پر پٹکتے ہوئے گھر میں داخل ہوتا ہے

وہ غصے میں تپا ہوا تھا لیکن جیسے ہی روجی کے

سر پر چوٹ دیکھتا ہے وہ وہ جاتا ہے۔۔

سانڈھی عورت یہ کیا ہوا تیرے ساتھ۔۔ بدرفلو منلو میں

کہہ دیتا ہے لیکن سامنے کھڑے ہوئے تینوں گھر کے بڑے

انفراد روجی سمیت بدر کو اس وقت کاٹ کھانے والے انداز سے

دیکھ رہے تھے۔۔

شینوں کی نظریں اپنے آپ پر محسوس کرتے ہوئے بدر ایک قدم

پیچھے کی طرف بڑھتا ہے اور پیچھے سے آتے ہوئے

حمدان صاحب سے جا ٹکراتا ہے۔۔

بدر فوراً سے پلٹ کر پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اور اپنے بابا

کو دیکھتے ہی سلام کر دیتا ہے۔۔

اسلام و علیکم بابا۔۔ بدر کہتا ہے پھر روجی بھی ایک نظر اپنی

ماں کی طرف دیکھتی ہے اور پھر زور سے روتے ہوئے

حمدان صاحب کے سینے سے جا لگتی ہے۔۔

تایا ابو۔۔ روجی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تایا ابو مجھے چوٹ لگی ہے لیکن امی پھر بھی مجھے ڈانٹ رہی ہیں۔
روحی صرف اور صرف حمدان صاحب ہی تھے جنہیں اپنی ماں
کی شکایت لگا سکتی تھی۔۔

کیونکہ وہ واحد شخص تھے جن کی حکومت حویلی میں اور
پورے گاؤں میں چلتی ہے۔۔

روحی کو کچھ بھی چاہیے ہوتا ہے وہ سیدھا اپنی خواہشات کا ٹوکرا حمدان
صاحب کے پاس ہی ہمیشہ لے کر جاتی تھی۔۔
کیونکہ روحی کی ہر بات اس کی ہر خواہش سلطانہ بیگم کو
بے تکلی لگتی ہے اور وہ فیروز صاحب کو کبھی بھی اسے
کچھ لینے نہیں دیتی ہے۔۔

روحی کی بات حمدان صاحب نے کبھی بھی نہیں ٹالی روحی کو
جو بھی چاہیے ہوتا وہ اس کی ایک منرمانش پر اسے ہمیشہ
لا کر دیتے ہیں اسے

کیا ہو گیا ہے میری گڑیا کو۔۔؟؟ حمدان صاحب روحی کا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتے ہیں۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔؟؟ روحی کے ہر لگی ہوئی چوٹ کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

وہ میں آج مہرین کے ساتھ شہر گئی تھی بدر کی گاڑی میں

بدر کی گاڑی مہرین چلا رہی تھی لیکن اچانک سے ایک بچہ سامنے آگیا
تھا اسے بچا تے ہوئے ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔

S
a
l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



بچہ سامنے آگیا ہوتا بچے کو لگی تو نہیں نا۔۔ اس کے ساتھ

اس کے ماں باپ نہیں تھے کیا۔۔

حمدان صاحب پریشانی اور تجسس سے پوچھتے ہیں۔

S نہیں وہ انات ہوتا ماں باپ نہیں تھے اس کے ساتھ اکیلا ہی وہ

a ننگے پیر سڑک پر پھیر رہا تھا وہ بچپارا۔۔

l روجی رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے۔

e تو تم اسے یہاں کے آتی یا پھر اسے انات ہالے میں جما کر وادیتی

h a میرا نمبر دے آتی میں خود اس کے حشرچے ہے لیے ان سے بات

I کر لیتا۔۔

q حمدان صاحب روجی کے ماتھے سے نکلتے ہوئے خون کی طرف

b دیکھتے ہوئے کہتے ہیں اور پھر خود ہی اپنا رومال نکال کر

a اس کی چوٹ پر رکھ دیتے ہیں۔۔

l کسی سب میں کتے کے بچے کے لیے آپ یہ سب کرتے۔۔؟؟

N روجی تجسس سے پوچھتی ہے۔

o کتے۔۔ کتے کا بچہ۔۔ گالی سے رہی ہو میرے سامنے۔؟؟

e حمدان صاحب تھوڑا غصے میں کہتے ہیں۔

l ارے نہیں تایا ابو سچ میں کتے کا چھوٹا سا بچی سڑک پر اکیلا

s اپنے ننھے ننھے پیروں کے ساتھ پھیر رہا تھا تو اسے

اپنے ننھے ننھے پیروں کے ساتھ پھیر رہا تھا تو اسے

بچانے کے چکر میں ہمارا ایکسڈنٹ ہو گیا۔۔

دیکھتی ہی رہ جاتی ہے روحی کے جسم سے اس وقت باسیل کو
دیکھتے ہوئے جیسے روح ہی منرار ہو گئی ہے۔

باسیل بھی اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے رک جاتا ہے

روحی بلا چہرہ دیکھ کر اسے یاد آ جاتا ہے کہ یہ وہ صبح والی

ہی لڑکی ہے باسیل بولنے ہی لگتا تھا کہ روحی جلد ہی خود کو

کمپوز کیے باسیل کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

اسلام و علیکم انکل۔ کیسے ہیں آپ بیوی بچے ٹھیک ہیں آپ

کے۔؟؟ روحی ایک قدم باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے

اسے معصوم سامنے بنا کر کچھ نا کہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھ لیتا ہے اور ٹیڑھی سسائل کرتے ہوئے اس کی

طرف دیکھتا ہے۔

انکل تجھے کہاں سے وہ آنکل لگ رہا ہے بد تمیز لڑکی۔۔

سلطانہ۔ بیغم روحی کے بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

امی مارے تو مت نا۔۔ روحی اپنی بازوؤں ملتے ہوئے کہتی ہے

باسیل غصے میں بس روحی کو گھورے جا رہا تھا وہ نا اس کے

سلام کا جواب دیتا ہے اور نا ہی کچھ بولتا ہے بس گھور رہا ہوتا ہے۔۔

روحی کو اس کے چہرے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا
پر وہ اس وقت اسے کچھ بھی کہہ کر اپنی لیے مصیبت کھڑی نہیں
کرنا چاہتی تھی۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s

چلو بچوں آجاؤ ڈنڈن تیار ہے کھانا کھاتے ہیں اس کی باتیں تو کبھی
ختم نہیں ہو گئی ہمیں ہی بولتی رہے گی یہ تو۔۔۔

سلطانہ بیغم بدر اور باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی سلطانہ بیغم کی باتوں پر اپنا سر جھکا لیتی ہے اور واپس
سے شاپنگ بیگز اٹھانے لگتی ہے پر

مانے سے رخسانہ آنٹی اور ان کی بیٹی گھر جانے کے لیے کچن
سے باہر آرہی تھیں۔۔

رخسانہ آنٹی نورین یہ منٹ روکیں۔۔ روحی کی بات پر
سب لوگ ڈائیٹنگ ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے اس کی طرف دیکھنے
لگ جاتے ہیں۔۔

نورین یہ آپ کے لیے ہیں۔!! روحی بیگز ان کی طرف بڑھاتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

میرے لیے۔۔؟؟ بہت ہی دھیمے سے لہجے میں معصومانہ انداز
میں روحی تو کبھی اس کے بیگز کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
جی آپ کے لیے آپ کی شادی کا چھوٹا تحفہ میری طرف
سے امید ہے آپ کو پسند آئیں گے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے بیگز نورین کی طرف بڑھاتی ہے۔

نہیں روحی بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی حمدان صاحب اور

فیروز صاحب نے نورین کی شادی کا پورا خرچہ

اٹھایا ہوا ہے اور مسزید بوجھ نہیں بن سکتے ہیں آپ لوگوں پر

رخسانہ آنٹی بیگز واپس روحی کی طرف بڑھاتی

ہوئی کہتی ہیں۔۔

پر وہ بابا اور تایا ابو نے آپ لوگوں کے کیے کیا ہے اس میں

میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے اس لیے میں بھی کچھ کرنا چاہتی تھی

کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو آپ ہے لیے میں یہ کے آئی

پلرز زریہ لے لیں نا۔۔

روحی انسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سب لوگ خوش ہو جاتے ہیں

روحی کو مسکراتے ہوئے اور فخریہ انداز میں دیکھتے ہیں

سوائے ایک کے وہ سڑے ہوئے انڈے کی طرح روحی کو

دیکھ رہا تھا۔

روحی بھی بیگز زبردستی نورین کے ہاتھ میں پکڑا دیتی ہے

اور جیسے ڈاننگ ٹیبل کی طرف دیکھتی ہے

تو باسیل کی آنکھوں سے اس کی آنکھیں ٹکڑاتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



جو اس وقت اپنی کالی آنکھوں سے روحی کو غصے میں
گھورے جا رہا تھا اپنے ہاتھوں کی سخت مٹھیاں بنائے وہ ٹیبل ہے
اوپر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔

اور صرف روحی ہی نہیں بلکہ بدر بھی اسے گھور رہا تھا کیونکہ
وہ جہاں بیٹھا ہوا تھا وہاں پر بنی ہوئی کھڑکی سے باہر صاف
اس کی گاڑی ٹوٹی پھوٹی ہوئی حالت میں نظر آرہی تھی۔۔
روحی جلدی سے اپنا منہ واپس موڑ لیتی ہے نورین کی طرف
جو روحی سے کچھ بھی لینے میں ہچکچا رہی تھی۔۔

نورین رکھ لیں نا اسے اور اپنی شادی پر پہنیے گا اسے آپ اتنی
زیادہ پیاری ہیں یقیناً یہ رنگ آپ پر بہت کھلے گے
روحی نورین کے گالوں کو دباتے ہوئے پیار سے کہتی ہے
شکریہ آپ کا روحی بی بی۔۔ نورین کہتی ہے۔
روحی بی بی نہیں صرف روحی میرے ساتھ فور میلیئر کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔

یہ سب ان لوگوں کے کیے رکھیں اور مجھے بس ایک عام انسان
کی طرح ہی ٹریٹ کر لیں بہت بڑی بات ہے میرے لیے۔۔
روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے
نورین اور رخسانہ آئی دونوں اپنا کام کر کے واپس اپنے گھر
ٹائم پر چلی گئیں تھیں۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی بھی سب کے ساتھ کھانا نہیں کھاتی اور سیدھا اپنے روم
میں بھاگ جاتی ہے شاور لے کر فریش ہو کر اپنے رات کے
سادے سے

گھیرے رنگ کے کرتے میں ملبوس اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے
سامنے بیٹھے ہوئے اپنے ماتھے کی پٹی لگا رہی تھی پر اس کا دماغ
میں باسیل چل رہا ہوتا ہے۔۔
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نے کسی انجبان شخص سے پیسے
نکلوائیں اور وہ بندہ ہی مجھ پر بھاری پڑ گیا ہے اگر امی کو اور ابو
کو بتادیا انہوں نے میرا تو گھر سے باہر جانا ہی بند کر دیں گے
یہ سب میرا۔۔

روحی اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں مجھے خوبصورت لگنے کے لیے
میک اپ کی ضرورت نہیں ہے میری یہ گرین آنکھیں ہی
کافی ہے میرے ہیرو کے دل پر بجلی گرانے کے لیے
پر ہے کہاں وہ اللہ جی 18 سال 3 مہینے اور 22 دن کی ہو گئی
ہوں میں اپنے رانجھے کو ڈھونڈنے کے لیے پورا گاؤں چھان مارا
ہے میں نے لیکن ہے کہاں وہ کہیں نظر نہیں آرہے ہیں
روحی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے اپنا رخ آسمان کی طرف موڑتے
ہوئے کہتی ہے۔۔۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اور کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہو جاتی ہے اور اور جا کر بالکنی کے
دروازے کھول کر ریٹنگ پر ہاتھ رکھ کر وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے
ایک لمبی گہری اور پرسکون سی سانس لیتی ہے۔۔

S
a اس دنیا میں رات سے زیادہ خوبصورت اور کچھ بھی نہیں ہے
l
e لوگ جتنی مرضی روشنیوں میں رہ لیں جو سکون انہیں
h
a اس آسمان کے نیچے ستاروں کی چادر کے نیچے ملے گا وہ اور
a
کہیں مل ہی نہیں سکتا ہے۔۔

I
q
b لیکن اللہ جی یہ سب بھی تو اپنے بندے کے ساتھ
a
l زیادہ اچھا نہیں لگتا ہے؟؟

م
N
o مجھے لگتا ہے جب میری لائف کا ویلن مجھے اس دنیا سے زبردستی
اٹھا کر شادی کرنے کے لیے یہاں سے دور لے جائے گا اور جب
v
e میں روتے ہوئے آسمان کو دیکھوں گی اور اپنے گھر والوں
l
s کو یاد کروں گی تو پھر وہ مجھے آکر اپنی باہوں میں
چھپا کر چپ کروائیں گا۔۔

اففف۔۔۔۔۔ اففففف۔۔۔۔۔ روحی کہتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر

شرما جاتی ہے۔۔

لیکن اللہ جی اے بھیجیں گے کب جب میں بڑھی ہو جاؤں گی
مجھے کون سا ہیرو چاہیے جو گھوڑے پر سوار ہو کر میرے پاس
آئے اور مجھے فیری ٹیل کی کہانیوں کی طرح اس دنیا سے لے کر
دوسری دنیا میں چلا جائے۔۔

مجھے تو ایسا بندہ جو کھڑوس ہو لیکن دل کا صاف ہو جو مجھ پر
غصہ کریں لیکن کبھی مجھ سے ناراض نا ہو مجھے کوئی پرنس چارمنگ نہیں
بلکہ ایک عام انسان چاہیے میرے بابا اور تایا ابو ہی طرح
لیکن وہ امیر ہونا چاہیے لازمی ورنہ میری پوری زندگی تو ایسے ہی
لوگوں کو ٹھگتے ہوئے ہی گزر جائے گی۔۔

اوکے اللہ جی میں نے آپ کو اپنے بندے کی حنا میوں اور خوبوں
کے بارے میں لسٹ بتادی ہے آپ اس کے مطابق کچھ اچھا سا
ابھی مٹی سے بنادیں۔۔۔

روحی آسمان کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے
اور کہہ کر جیسے ہی نیچے دیکھتی ہے تو

گارڈن میں باسیل پیش اپس کر رہا ہوتا ہے۔۔

بس اللہ جی ان جیسے انسان کو میری زندگی میں کبھی نہیں
لکھنا کھڑوس اور ایگو سے بھرے ہوئے لوگوں سے نفرت ہے مجھے
خوبصورت ہونے کا کیا فائدہ جب بندے ہی سیرت ہی نا اچھی ہو
ایک ملاقات میں ہی اور ملاقات سے پہلے ہی یہ مجھے خود سے
چپڑا کر واپس لے لیں۔۔

روحی گھری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے اور واپس اندر اپنے بیڈ کی
طرف بڑھتی ہے پر رک جاتی ہے۔

اگر انہوں نے گھر میں کسی کو پیسے کے بارے میں بتا دیا تو
میں تو گئی۔۔

روحی کہہ کر جلدی سے بیڈ پر پڑا ہوا اپنا گیرے کلر کا شیفون کا
سادہ سا دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے کمرے میں سے نکل کر
سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سیدھا حال سے باہر کی طرف جاتی ہے
دوپٹہ ہاتھ میں ہی لٹکا ہوا تھا جو فرش کی صفائی کرتا جا رہا ہے
پیروں میں ملٹی رنگ کا خوبصورت ساخہ پہننے ہوئے
روحی حال سے باہر نکل کر حویلی کے پچھلی سائیڈ پر باسیل کی
طرف بڑھتی ہے۔

روحی جیسے ہی حویلی سے باہر نکالتی ہے دوپٹہ ہاتھ سے کھینچ کر
اچھے سے اپنے دونوں کندھوں پر ڈال دیتی ہے۔
اور سب گارڈز کو بنا دیکھے ہوئے وہ باسیل کے پاس جلدی جانے کے
لیے قدم بڑھاتی ہے۔۔

اور جلدی جلدی چلتے ہوئے وہ حویلی کے پیچھلی طرف بنے ہوئے
گارڈن ایریا میں جہاں جھولے لگے ہوئے تھے
ایک طرف سائیڈ پر درختوں کی چھاؤں کے نیچے اور بیچ میں
کرسی اور ٹیبل کے دو سیٹ رکھے ہوئے تھے۔

گارڈن ایریا حویلی کے پیچھے تھا کیونکہ آگے سب ٹائٹلز لگی ہوئی تھی۔

اور صرف دیوار کے ساتھ ساتھ پھولوں کی کیاریاں بنائی ہوئی تھی۔۔

گھر کی ساری گاڑیاں دروازے کے سامنے حویلی کے سامنے

ہی کھڑی کی جاتی ہے تاکہ کبھی بھی کسی کو بھی دیر نا ہو جائے

S کہیں بھی جانے کے لیے وقت کے پابند سب تھے اس حویلی میں

a سوائے روحی اور بدر کے وقت کی پابندی سے

l دور دور تک کوئی رشتہ نہیں بھتا ان دونوں بھتا۔۔

e روحی باسیل کو بھی بھی پیش اپس کرتے ہوئے دیکھ کر ایک

h لمبی گہری سانس لیتی ہے اور اس کی طرف بڑھتی ہے۔

a جو کانوں میں بلوتھو تھ لگائے فل بلیک کلر کے ٹراؤزر پہنے ہوئے

I ایک سرسبز کر رہے تھے۔۔

q باسیل کا پورا دھیان اپنی ایک سرسبز کرنے پر بھتا وہ

b ہمیشہ سے ہی رات کو سونے ہی اپنی ایک سرسبز کرتا بھتا

a صبح میں ٹائم بامشکل ہی ملتا بھتا اسے۔۔

l باسیل اس وقت کسی سے فون پر بات کر رہا بھتا اور پیش اپس

N کرنے میں لگا ہوا بھتا۔۔

o روحی باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے باسیل کی نظر روحی کے

v گورے پیروں میں پہننے ہوئے ملٹی رنگ کے خسر پر جاتی ہے

e اور اس کے پیس پر بنے ہوئے انگلیوں کے اوپر بننے ہوئے پر

l اور کچھ پل کے لیے باسیل کی نظر وہی رک جاتی ہے۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



نظر روجی کے پیروں پر کانوں میں آوازیں کسی امریکن
لڑکی کی اور بوڈی کی موومنٹ بھی مسلسل چل ہی رہی تھی باسیل
بنار کے پیش اپس کیے بارہا ہوتا۔

باسیل کو نا اٹھتے ہوئے دیکھ کر روجی خود ہی گڈھنوں کے بل زمین پر
بیٹھ جاتی ہے۔

اسلام و علیکم انکل۔۔؟؟؟ روجی سادے بالکل سادے چہرے
کے ساتھ منہ پر کچھ بھی نا لگائے ہوئے نیچرل سوفٹ پنکس لپس
کے ساتھ باسیل کے پسینے سے تر چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔
باسیل کے کانوں میں امریکی لڑکی کی باتیں آوازیں آنے کے
باوجود روجی کی آواز اس کے کانوں تک پہنچ چکی تھی۔۔
انکل ایسے منہ پر۔ تو اگنورنا کریں مجھے۔۔ روجی معصومانہ انداز
میں کیوٹ سامنہ بنا کر کہتی ہے۔

Jenny I'll talk to you later

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دیتا ہے اور بناروجی
کے چہرے کی طرف دیکھے ہوئے وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔
جی بھی باسیل کے پیچھے کھڑی ہو جاتی ہے باسیل اپنے کانوں سے بلوتھو تھو
نکال کر ٹیبل پر پھینکتا ہے اور کرسی پر بیٹھ کر انرجی ڈرنک
کا کین کھول کر پورا پی جاتا ہے۔

انکل آپ کو پتا ہے کسی کے سلام کا جواب نادینا کتنی

زیادہ غلط بات ہوتی ہے۔۔؟؟

روحی باسیل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کسی کا نقصان کر کے اس سے جھوٹ بول کر زبردستی کے پیسے نکلو کر

اور مزید نقصان کر کے اس کا وہاں سے الٹی سیدھی باتیں بول کر حبانہ

کیا یہ سب ابھی باتوں میں شمار ہوتا ہے۔۔

باسیل کہہ کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اس کی

نظر سب سے پہلے اس کے ماتھے پر لگی ہوئی

پٹی پر حباتی ہے باسیل وہ دیکھ کر دوبارہ اپنا منہ موڑ لیتا ہے

اگر میں آپ کو کہتی کہ مجھے 20 ہزار کی ضرورت ہے

تو کیا آپ کسی انجان انسان کو 20 ہزار روپے دے دیتے کیا۔۔۔

روحی کی نظریں مسلسل باسیل پر پی تھی لیکن اس کی نظر روحی

پر بس سرسری سی ہی گئی تھی۔۔

روحی کے پاس اپنے آپ کو سہی ثابت کرنے کے لیے

باتوں کی کوئی کمی نہیں تھی اس کے پاس ہر سوال کا جواب

ہمیشہ سے ہی تیار رہتا ہے۔

روحی ہی بات سن کر باسیل بنا جواب دیے حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

♥ حد ہو گئی ہے میں کیا پاگل ہوں یا چپٹیل ہوں میں میری طرف

دیکھ بھی نہیں رہے ہیں اور نائی کوئی جواب دے رہے ہیں۔

روحی بھی باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 06

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہو جاتا

ہے روجی کو دوڑنا پڑ رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے۔

باسیل کو کمرے میں جاتا دیکھ روجی رک جاتی ہے

ایسے تو اچھا نہیں لگے گا اتنی رات کو کسی مرد کے کمرے میں

جانا۔!!!

روجی اپنے آپ سے کہتی ہے اور باسیل کے کمرے کی طرف

دیکھنے لگ جاتی ہے نیچے حال میں کھڑی ہوئی ہے۔

اتنے میں اس کی تائی امی کے گھر کام کرنے والی عورت باسیل

کے لیے چائے کا کپ پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جانے

لگتی ہے کہ روجی انہیں روک دیتی ہے۔

کہاں جا رہی ہے۔؟؟ روجی راستہ روکتے ہوئے کہتی ہے

وہ باسیل صاحب کے لیے چائے لے کر جا رہی ہو انہوں

نے کہا تھا پورے 9 بجے چائے ان کے کمرے میں پہنچا دی جائے

پورے 9 بجے۔؟؟ روجی بات دہراتی ہے۔

انسان ہیں یا مشین اتنا وقت کا پابند کون ہوتا ہے

روجی سیڑھیوں سے اوپر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا یہ مجھے دے دیں میں لے جاتی ہوں وہ کیا ہے نا ان سب کا

دماغ تو میں خراب کرتی ہوں۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



آج میں نئے بندے پر

تجربہ کرنا چاہتی ہوں درندہ رات کو نیند نہیں آئے گی مجھے

کہ میری حویلی میں کوئی پرسکون نیند سو رہا ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کام والی کے ہاتھ سے چائے کی ٹرے

لیے سیڑھیوں سے اوپر جانے لگتی ہے۔

روحی آج یا تو آریا تو پار جو ہو گا وہ ہو جانے دے یا تو میں اس کھڑوس

کو منالوں گی یا میں پھر میں ہی نہیں رہو گی۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہے

اور باسیل کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا دیکھ کر وہ کچھ

پل کے لیے وہی رک جاتی ہے۔۔

روحی اچھا تو نہیں لگ رہا ہے کسی کے کمرے میں اتنی رات کو جانا

لیکن اپنی عزت نفس بچانے کے لیے یہ تو کرنا ہی پڑے گا

گھر والوں کو تھوڑی ناپتا ہے میں گھر سے باہر کیا کرتی پھیرتی ہوں

اگر پتا لگ گیا تو میں تو گئی نا۔۔

کوئی بات نہیں کی جا پہلی اور آخری بار۔۔

روحی خود کو ہمت دیتے ہوئے باسیل کے کمرے کے دروازے کے

سامنے جا کر دروازے کو ناک کرتی ہے۔۔

آج۔۔ صوفے پر سائیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ناگلوں پر لیپ ٹاپ

رکھے ہوئے اسے پر مصروف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

l

I

q

b

a

l

l

N

o

v

e

l

s



اتنا ضرور کا چیز کا ہوتا ہے لوگوں میں کچھ سمجھ نہیں آتا یہ
مجھے تو۔۔

روحی باسیل کو دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے
اس کے سامنے جا کھڑی ہوتی ہے اور چائے کا کپ باسیل
کی طرف بڑھاتی ہے۔

باسیل سر اٹھ آکر اوپر دیکھنے سے پہلے ہی اس کی نظر
روحی کے پیروں پر دوبارہ جاتی ہے۔

تمہیں میرے کمرے میں آنے کے لیے کس نے کہا ہے
باسیل بنا روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

میں چائے لائی تھی آپ کے لیے۔!! روحی کا چائے کپ باسیل
کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تم سے چائے لانے کو نہیں کہا تھا جو کام تمہارا نہیں ہے
وہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل روحی طرف بنا دیکھے ہوئے اس کے ہاتھ سے چائے
کا کپ پکڑتا ہے۔۔

آپ پیدائشی طور رومناغ سے فناغ تھے یا یہ بیماری اب جا کر
آپ کو لگی ہے۔؟؟

روحی باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتی ہے۔۔

کیا ااا۔۔؟؟ باسیل روحی کی بات پر حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

S
a
l
e
h
a



I
q
b
a
l



N
o
v
e
l

s



کیا کیا۔۔؟؟ اچکے نخرے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں

روحی غصے میں باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل غصے میں کمپوٹر کی اسکرین زور سے بند کے روحی کے سامنے

کھڑا ہو جاتا ہے اور غصے میں اس کو

گھورنے لگ جاتا ہے۔۔

ابھی ابھی بھی تو آپ میرے طرف دیکھ رہے ہیں اگر پہلے ہی شرافت

سے دیکھ کر بات کر لیتے تو کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے۔

اللہ اللہ۔۔ روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی شرافت سے ابھی کے ابھی واپس چلی جاؤ اور میرا

دماغ مزید خراب مت کرو

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

بات سنیں انکل آپ میری مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے

رات کے اس وقت سونے سے پہلے میں آپ کی شکل دیکھوں لیکن

جو بات میں آپ سے کرنے آئی تھی وہ تو میں کر کے جاؤ گی

روحی کہہ کر صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کیے ہوئے بیٹھ جاتی ہے

اور مسلسل باسیل کو غصے میں گھورتی ہوئی

گہری گہری سانس لے رہی تھی۔۔

روحی اٹھو شرافت اور جاؤں یہاں سے تم آج صبح سے میرے

دماغ کی اور میرے موڈ کی ایسی کی تیری کر چکی ہو۔

اچھا بس ٹھیک ہے نا غصہ ختم کریں اور ہم ہماری ایک نئی
شروعات کرتے ہیں دیکھیں اگر ہم ابھی سے لڑائی کریں گے تو آپ کے
مرنے تک میں آپ سے لڑتی ہی رہوں گی ہمیشہ

میرے مرنے تک۔۔۔؟؟ باسیل کی بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے
ہاں نا ہم دونوں میں سے پہلے ایکسپانری ڈیٹ تو آپ کی ہی آئے گی
میں تو آپ سے بہت زیادہ چھوٹی ہوں۔۔

اتنی جلدی میں تھوڑی سا مرو گی۔۔!!! روجی صوفے سے اٹھ کر
باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے پر جیسے ہی سر اٹھا کر اس
کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے تو

گنداسا منہ بنا کر فوراً سے سر نیچے کر لیتی ہے۔
روجی میرے ہاتھوں سے زائیم ہونے والی حرکتیں مت کرو
باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔

ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا ہے کہ آج کل کے مرد اور لڑکے
کیا کھاتے ہیں پتا نہیں کیوں یہ سب اتنے لمبے لمبے ہوتے ہیں۔۔

روجی صوفے کے اوپر کھڑی ہو کر اپنے دوپٹے ٹھیک کرتے ہوئے
باسیل ہے سامنے کھڑی ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر
باسیل کی ڈارک بلیک آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔

سنیں دیکھیں اب ہم دونوں ایک چھوٹی سی نئی شروعات کرتے ہیں۔

ہم غصہ نہیں کریں نا انکل۔۔

روحی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

تو پھر اسلام و علیکم انکل۔۔

باسیل جواب دینے سے پہلے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اور روحی کو غصے میں گھور کر دیکھتا ہے۔۔

اسلام و علیکم کیا ہوا اسلام کا جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں آپ انکل۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئے بولی

"و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مغفرہ"

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بالکل اللہ تعالیٰ آپ کی مجھ سے مغفرت کر دئے رکھے آمین

روحی مسکراتے ہوئے اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے صوفے سے واپس

نیچے اتر جاتی ہے۔

"آمین ثم آمین" باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

مطلب اب ہمارے بچ سب ٹھیک ہو گیا ہے تو اب مجھے آپ سے

وہ بات کر لینی چاہیے۔

کیا چاہیے کیا کرنے آئی ہو۔۔؟؟ باسیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ماشاء اللہ کتنے ہینڈسم نوجوان لڑکوں کی طرح شاید آپ نہادھو

لیے ہیں اس لیے۔

وہ انکل وہ میں آپ سے کہنے آئی تھی کہ

ایک قدم باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ میں نے سوچا کہ میں آپ سے پہلے ہی اکیلے میں بات کر لیتی ہوں

اس سے پہلے آپ میری عزت کا جنازہ سب کے سامنے نکالیں۔

روحی اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

وہ تو میں تمہارا نکالوں گا بچو تم صبر کرو زارا

شرم نہیں آتی ہے تمہیں لوگوں کو لوٹتے ہوئے۔؟؟

باسیل صوفے سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا

انکل ایسے نہیں کہتے ہیں دیکھیں میں آپ کو پیسے جلد ہی واپس

کردوں گی لیکن آپ پلرز امی کو کچھ مت بتانا پلرز انکل پلرز۔۔

روحی رونے والا منی بنا کر ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

I اووو۔۔ پہلے تو ارادہ نہیں بھتا لیکن اب میں ضرور بتاؤں گا اور ایک کی

q چار لگا کر بتاؤں گا تم زارا صبر کرووو۔۔ روحی بی بی۔۔

a باسیل ٹیڑھی سائل کرتے ہوئے روحی کی روح تک کو حبلانے کی

l کوشش کرتے ہوئے بولا۔

باسیل کی مسکراہٹ دیکھ کر روحی کا پارہ تو چپڑھ گیا

N بھتا لیکن وہ پھر بھی خود کو کمپوز کر گئی۔۔

v شرم کریں کیا فائدہ آپ کے باہر کے ملک سے پڑھ کر آنے کا

e حرکتیں تو آپ محلے کی آنٹیوں والی کر رہے ہیں۔۔

s روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے باسیل کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے کہتے رک جاتی ہے کیونکہ

سامنے بیٹھے ہوا باسیل جو کہ اب کھڑا ہو چکا بھتا اس کا پارہ مکمل

طور پر ہائی کر کی تھی روحی۔۔۔

انکل غصہ تو مت کریں دیکھیں آپ پہلے ہی بڑھے ہو گئے ہیں اس عمر
میں غصہ کریں گے تو جھریاں بھی ابھی سے شروع ہو جائیں گی
آنا آپ کے چہرے پر۔۔

روحی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو یہ سب کہنے سے
روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی ابھی کے ابھی میرے کمرے سے باہر نکل جاؤں اس سے پہلے کہ
میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے ساتھ کچھ کر بیٹھوں چلی جاؤ
یہاں سے۔

باسیل غصے میں روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں کہتا ہے۔۔
اچھا نامیں حبار ہی ہوں انکل۔۔ روحی پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

انکل نہیں ہوں میں میں صرف صرف 31 سال کا آدمی ہوں
روحی فیروز خان اگر تم نے مجھے ایک بار اور انکل کہانا تو تمہارے
ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔

اور ہو کے جتنا ہو کے جب تک میں یہاں ہوں مجھ سے دور
رہنا کیونکہ میں نا ہی تمہاری شکل دیکھنا چاہتا ہوں اور نا
ہی تمہاری آواز سننا چاہتا ہوں۔۔

روحی حنا موٹی سے اسکی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے
اس کی باتیں سن رہی تھی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی آنے لگ گئی تھی۔

حبار ہی ہوں میں اور میں بھی اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپ
کو اپنا چہرہ نا دیکھاؤ اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے
بڑھوں کی شکل دیکھنا کا۔

روحی کہہ کر کمرے میں سے جلدی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔
بڑ۔ بڑھا۔؟؟ باسیل غصے میں جا کر ڈرینگ ٹیبل کے شیشے کے
سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔

اور اپنے دونوں ہاتھ ہاتھ ڈرینگ ٹیبل پر رکھے ہوئے گہری سانس لیتے
ہوئے خود کو شیشے میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔

کہاں سے میں اسے بڑھا لگ رہا ہوں۔؟؟

باسیل خود کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یقیناً یہ لڑکی آندھی ہی ہے جو ان اور بوڑھے لوگوں کا منرق اسے
دیکھائی نہیں دیتا ہے۔

بڑھے۔۔ بالکل بڑھے ہو گئے ہیں لیکن اکڑ ہے کہ جانے کا نام ہی نہیں
کر رہی ہے مجھ جیسی پیاری اور خوبصورت سی لڑکی کو

دوبارہ شکل نا دیکھانے کا کہا ہے ہوتے کون ہے مجھے آرڈر دینے والے
روحی صرف اپنے دل کی بات سنتی ہے

اس کے علاوہ وہ کسی سے گھنٹہ نہیں ڈرتی ہے۔

روحی سیڑھیوں سے اوپر چھت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
زمین پر پیر پٹھکتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی جیسے ہی چھت پر حباتی ہے بدر اوپر چھت پر ہی ہوتا ہے۔

لگارے میں نے کچھ نہیں سنا ہے۔۔!! روحی بدر کی طرف دیکھتے

ہوئے اپنی طرف کی چھت پر لکڑی کی بنی ہوئی 2 اسٹیپ والی سیڑھی

پر چڑھتی ہے اور اپنے والے ایریا میں چھلانگ مار کر

اتر کر حباتی ہے۔۔

اوائے کیا ہوا ہے تجھے۔۔؟؟ بدر اسے آوازیں لگاتا رہتا ہے لیکن روحی

اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے اور چھت سے واپس نیچے

اپنے کمرے میں پہنچ جاتی ہے۔۔

کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیے وہ ٹیپ میں ہلکی سی آواز

پر رونے والا سیڈ سا میوزک لگائے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر

پھیلتی ہے اور منہ کے بل بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔

کافی دیر وہ منہ چھپائے ہوئے ہی لیٹی رہتی ہے پر پھر اچانک سے

اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

منہ لال سرخ ہو چکا تھا چہرے پر بال پوری طرح بکھر

چپکے تھے۔۔

مجھے تو رونا بھی نہیں آرہا ہے میں نے تو سوچا تھا اتنی

بے عزتی کے بعد آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہ گئے پر یہ تو آہی

نہیں رہے ہیں باہر۔۔

چلو خیر کوئی بات نہیں میری بے عزتی تو ہوتی رہتی ہے
اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔

نوڈلز ہی کھا لیتی ہوں بنا پر امی تو کچھ بنا کر نہیں دیں گی مجھے
روحی خود سے کہتے ہوئے صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھائیں وہ منہ سے
ڈانس کرتے ہوئے ہنستے مسکراتے ہوئے
کچن میں جاتی ہے اور اوپر والے کیمینٹ میں سے نوڈلز کے
4 پیکٹ نکال کر ایک بول کو فل منہ تک پانی بھر پر چولہے
پر چڑھاتی ہے۔۔

اور پیکٹس کو کھولتے ہوئے پاج کے ابلنے کا انتظار کرتی ہے
اور ساتھ میں گانا بھی گن گنا رہی ہوتی ہے۔

بدر روحی کو دیکھنے کے لیے اس کے کمرے میں جا رہا ہوتا ہے
لیکن اسے کچن میں ہنستا ہوا دیکھ کر وہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔
خیریت بڑی خوش خوش لگ رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو
کسی کے مرنے کا جنازہ جیسے تو ہی اٹھا کر آئی تھی
ایسا منہ بنایا ہوا تھا تو نے۔۔

بدر شلف پر ٹیک لگائے روحی کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
صحیح کہہ رہا ہے بلکل ایسے ہی ہوا ہے اور جانتا جب میں نے
اس جنازہ کو کندھے سے نیچے رکھا تو آخری دیدار کے لیے منہ سے
جیسے ہی کفن اتارا تھا اصل برا تو مجھے تب لگا تھا کیونکہ

وہاں پر تو جو نہیں بھتا۔

روحی کی بات پر بدر سیریس ہو کر غصے میں اس کے منہ کی
طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اصل برا تو مجھے تب لگا تھا جب میں نے تیرا سوچ کر جنازہ پر
روئی تھی پر تو کجخت مرنے کے بجائے اپنی جانوں مانو کو
چھت پر بیٹھ کر پیاں دے رہا تھا۔

میرے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا تو نے
روحی نولڈز کو پیکٹ سے نکال کر بول میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے
پاگل عورت۔۔۔ بدر غصے میں کہتا ہے۔

عورت کس کو بولا ہے۔۔۔ روحی بھی غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔
اس وقت گھر کے سبھی لوگ حمدان صاحب والی سائیڈ
پر ان کے کمرے موجود روحی اور بدر کو شادی کے بارے میں
بتانے کی باتیں کر رہے تھے۔

بدر گھٹیا انسان کتے کی شکل کے تیری ہمت کیے ہوئی مجھے
عورت بولنے کی۔۔۔؟؟

روحی کیچن سے ظنکل کر کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے میں کہتی ہے۔
کتے کی شکل کا میں۔۔۔؟؟ بدر اپنی طرف شہادت کی انگلی سے
اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



ہاں تم اور صرف اور صرف۔۔!! روحی اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کہہ کر واپس کیچن میں جانے لگتی ہے تو بدر

روحی کے بالوں کو پیچھے سے پکڑ لیتا ہے۔

بدر چھوڑ میرے بال۔۔؟ روحی اس کے اپنے بالوں میں ہاتھ کو

پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

پہلے مجھ سے معافی مانگ۔۔!!! بدر بالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے

تجھ سے معافی مانگتی ہے میری جوتی چھوڑ میرے بال

روحی غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتی ہے

اچھا میں بھی نہیں چھوڑو گا۔ بدر کہہ کر اور زور سے اس کے

بالوں کو کھینچتا ہے۔

نہیں چھوڑے گا۔؟ روحی کہتے ہوئے پلٹتی ہے اور زور سے بدر کے

بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیتی ہے۔

روحی میرے بال چھوڑ۔۔ بدر غصے میں کہتا ہے

پہلے تو میرے بال چھوڑ۔۔ روحی بھی غصے میں کہتی ہے

چھوڑ ساند میرے بالوں کو۔۔۔ بدر دوسرے ہاتھ سے بھی روحی کے

بالوں کو پکڑے ہوئے کہتا ہے۔

کتے تجھے کہہ رہی ہوں میرے بالوں کو اور تو اور زور سے پکڑ رہا ہے

تو پھر یہ لے تو۔۔ روحی کہہ کر ایک زور سے مکہ بدر کے

منہ پر مارتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



تو بدر سیدھا زمین بوس ہو جاتا ہے۔

روحی جلدی سے اس کی پیٹھ پر اپنا گڈھنا چھاتے ہوئے

بدر کے بالوں کو دوبارہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے زور زور سے

اسے پیٹنا شروع کر دیتی ہے۔۔

بدر کو روحی مار رہی رہتی تھی کہ اتنے میں گھر میں چاروں لوگ

واپس آ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ باسیل بھی

روحی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ سلطانہ۔ بیگم دروازے سے ہی زور سے آواز لگاتی

ہے تو روحی بدر کے اوپر سے ہٹ کر سائیڈ پر زمین پر گر جاتی ہے۔

اپنی ماں کو دیکھ کر روحی کی حالت بگڑنے لگ گئی تھی

اور ان سب میں باسیل کو دیکھ کر وہ مسزید بوکھلانے لگ گئی تھی۔

روحی اور پاس زمین پر پڑے ہوئے بدر کو دیکھ کر سب لوگ

ہنس پڑتے ہیں سوائے سلطانہ۔ بیگم اور باسیل کے

باسیل کے چہرے پر پل کے لیے مسکراہٹ سہی ہے روحی کی نظر خود

پر دیکھ کر وہ فوراً سے سیریس اور غصے والے منہ میں واپس آ جاتا ہے۔

سلطانہ۔ بیگم پیر میں پہننا ہوا آخر نکال کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے

غصے میں روئی کو گھورتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی

اس کی بڑھ رہی تھی کہ روحی جلدی سے اٹھ کر اسپڈ مار کر

سیڑھیوں سے اوپر بھاگ کر جانے لگتی ہے پر

سلطانہ بیگم کی آواز پر اس کے قدم رک جاتے ہیں اور وہ
واپس پہلی سیڑھی سے نیچے پیر رکھتی ہے اور پلٹ کر پہلے بدر کی
طرف دیکھتی ہے جو زمین پر سرے منہ پڑا ہوا تارو جی کی اسے
دیکھ کر ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

پر اپنی ماں کو دیکھ کر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔
شرافت سے واپس یہاں آکر بیٹھ جاتا جی۔۔۔!!!
سلطانہ بیگم صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے
تو رو جی بھی جلدی سے پہلے بدر کے پاس جاتی ہے اور اسے اٹھا کر
اپنے ساتھ صوفے کی طرف کے آتی ہے۔۔

بدر کی حالت اتنی بگڑ چکی تھی کوئی اس کے منہ کی طرف دیکھے
اور اسے ہنسی نا آئے یہ ناممکن تھا۔

ہیرا بیگم حمدان اور فیروز صاحب نے جب اس کی شکل
دیکھی تو تینوں اپنا رخ موڑ کر ہنسنے لگ جاتے ہیں۔۔

رو جی بدر کا لاکر صوفے پر بیٹھا دیتی ہے اور اس کے بالوں میں
ہاتھ مار کر اس کے کھبے کی طرح کھینچنے کی وجہ سے اٹھے ہوئے
بالوں کو واپس بیٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔

رو جی ٹھیک کر ہی رہی تھی کہ بدر نظر اٹھا کر رو جی کی طرف
دیکھتا ہے جو اس کی حالت پر ہنسی جاتا رہی تھی۔

آج رات میں ہر حال میں تیرا قتل کر کے رہوں گا رو جی کی بچی

کہنا بھی تھا مجھ سے نہیں ہو سکتا

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی بدر کی بات کاٹ کر گندہ سامنہ بنا کر کہتی ہے

تم دونوں کو انسان مسل ہی نا حبا ئے کوئی انسانوں والی خود

کی کوئی حسرتیں ہیں نہیں اور انسان سے شادی کریں گے دونوں

سلطانہ۔ بینم غصے میں کہتی ہے تو روحی اور بدر دونوں

اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔

کسی معصوم کی زندگی برباد کرنے کا ہم سوچ نہیں سکتے ہیں تم دونوں

کی شادی کسی سے کروا کر اس لیے

سلطانہ۔ بینم کہتے ہوئے رک حباتی ہے اور فیروز صاحب اور باقی

سب کو دیکھنے لگ حباتی ہے۔۔

اس لیے کیا۔۔؟؟ روحی تجس سے پوچھتی ہے

اور بدر بھی تجس سے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے دیکھنے

لگ حباتا ہے سلطانہ۔ بینم کو

اس لیے ہم سب نے تم دونوں کی شادی کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سلطانہ۔ بینم کہہ دیتی ہیں اور کہہ کر زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولتی ہیں۔

روحی اور بدر کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا وہ نا تو بل رہے

تھے اور نا ہی کچھ بول رہے تھے۔۔

گھر کے سارے افراد ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں تو کبھی ایک

دوسرے کے منہ کی طرف اور ان کے کچھ بولنے کا انتظار

کر رہے ہوتے ہیں۔

S

a

l

e

h

a



l

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



Dastane Rooh E Basil

Episode No 06

By Saleha Iqbal ... 

روحی اور بدر دونوں بت بنے ہوئے ایک دم حنا موش سے اپنے اپنے
ماں باپ کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔

کچھ بولو گے بھی کہ نہیں یو ہی بت بنے ہوئے بیٹھے رہو گے تم دونوں
ہیرا بنیم روحی اور بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

روحی اور بدر ایک دوسرے کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہیں پہلے دو
تو دیکھتے رہتے ہیں پھر دونوں ایک ساتھ قہقہہ لگا
کر بلند آواز میں ہنس پڑتے ہیں۔۔

ایک اور زور سے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دے کر مارتے
ہیں اور پھر سے دونوں ایک جیسے نارمل ہو جاتے ہیں۔

امی کیا ہوا گیا ہے آپ کو میری شادی کرنی ہے تو کسی انسان سے
تو کریں جانور سے کیوں کر رہے ہیں۔۔

روحی بدر کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں امی میری شادی کرنی ہے تو کریں لیکن کسی انسان سے تو
کریں چپڑیل سے کریں کر رہی ہیں۔۔

بدر روحی کی انگلی کو انگلی سے پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

امی بابا خیریت ہے یہ اچانک سے ہماری شادی کی بت کہاں
سے آگئی ہے۔۔؟؟

روحی سیریس ہو کر پوچھتی ہے۔۔

تو شادی تو تمہاری کرنی ہے نابا سبیل بھی آیا ہوا ہے اس لیے سوچا

اب کر دیتے ہیں ویسے بھی ہمارے گاؤں میں شادیاں جلدی

یو جاتی ہیں یہ تو پتا ہی ہے تمہیں۔۔

سلطانہ: بیغم صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے کہتی ہے۔

جی جانتی ہوں میں امی اس لیے ہی میں پوچھ رہی ہوں خیریت ہے۔

انکل آئیں ہیں اس وجہ سے ہماری شادی کروائی جا رہی ہے کیا۔۔؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔!! سلطانہ: بیغم مختصر سا جواب دیتی ہیں۔

میری شادی انکل سے ہو رہی ہے کیا۔۔؟؟ روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

روحی کیا بکواس کر رہی ہے۔۔؟؟ سلطانہ: بیغم غصے میں کہتی ہے

امی میں کوئی بکواس نہیں کر رہی ہوں اگر بتادیں میں بوجھ

ہو گئی ہوں آپ لوگوں پر تو چلی جاتی ہوں یہاں سے

ہر بات پر آپ مجھ پر صرف غصہ کرتی رہتی ہیں میرے کچھ کہنے سے

پہلے ہی کرنے سے پہلے آپ ہر بات پر مجھے وارننگ

دیتی رہتی ہیں۔۔

روحی کی آنکھیں اب نم ہونے لگی تھیں لہجے میں غصہ

بھت لیکن وہ چاہ کر بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔

روحی بدر تمیزی سر کرو اپنی ماں سے۔

فیروز خان بھاری آواز میں کہتے ہیں۔۔

بابا میں بد تمیزی نہیں کر رہی ہوں اور ناہی میں کرنا کا سوچ سکتی ہوں

لیکن یہ اب کہاں کی سمجھداری ہے کہ آپ لوگ بنا پوچھے

کسی کی بھی زندگی کا فیصلہ خود کر لیں گے۔

روحی کھڑی ہو کر چاروں کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ ہم تمہارے بڑے ہیں اور ہم لوگ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

حمدان صاحب صوفے سے اٹھ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔

تایا ابو بڑے ہونے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ آپ اپنے

فیصلے کسی پر بھی مسلط کر دے اپنے آپ کو بڑے ہونا کا

نام دے کر۔۔

اور اگر ایسا ہی ہوتا ہے تو مجھے اپنے لیے آواز اٹھانا آپ نے ہی سیکھائی ہے۔۔

مجھے بولنا آتا ہے اور یہ صرف میں اپنے لیے نہیں ہم دونوں کے

کیے ہی کہہ رہی ہوں۔۔

ہماری دوستی کو کوئی اور رشتے کا نام مت دیں ورنہ بہت

کچھ بگڑ جائے گا۔۔

مثلاً۔۔؟ باسیل کھڑے ہو کر پوچھتا ہے

مثلاً رشتے ایک رشتہ خراب ہوتا ہے تو اس کا اثر باتوں پر

بھی پڑھتا ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے
 اور کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر پھر رک جاتی ہے۔
 ضروری نہیں ہوتا ہے کہ وہ رشتہ خراب ہی نکلے شاید ان چاہے
 رشتے میں جبر کر آپ اور بھی بہت سے رشتوں کو مضبوط کر لو۔
 باسیل روحی کی متوجہ ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے
 سیڑھیوں کی طرف روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔
 شاید۔۔؟؟ اپنی زندگی کو ایک شاید کی نظر کر دوں۔؟؟
 روحی برابر غصے میں باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 نہیں کوئی تمہیں یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ
 تم اپنی زندگی شاید کی نظر کر دو یقین کرو بڑوں کے فیصلے
 پر انشاء اللہ سب اچھا ہوگا۔
 باسیل پر سکون لہجے میں کہتا ہے پر روز کا غصہ اس کے سر
 چپڑھنے لگا ہوتا۔
 باسیل اور روحی کو دیکھ کر سب لوگ کھڑے ہو جاتے
 ہیں سلطانہ بیگم روحی کو کچھ کہنے لگتی ہے پر فیروز صاحب
 اور ہیرا بیگم اسے روک دیتے ہیں۔
 باسیل کو بات کرنے دوا ب اسنے ہی اس گاؤں کے اور اس
 گھر کے فیصلے کرنے ہیں۔
 حمدان صاحب بھی ان کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



بدر بھی اٹھ کر اپنے باپ کے پاس اکھڑا ہوتا ہے لیکن منہ سے ایک
لفظ نہیں بولتا ہے۔۔

مجھے بڑوں کے فیصلے پر یقین ہے اور مجھے ان کی کوئی بھی بات
ماننے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے مٹر باسیل لیکن
اپنی زندگی کا فیصلہ مجھے کرنا آتا ہے اگر کوئی روز زبردستی مجھ
سے کچھ کروائے گا تو مجھے اس کا جواب بھی دینا آتا ہے۔۔ روجی ایک
قدم قدم باسیل کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اور رہی بات آپ کی بات مان ماننے کی آپ تو جانے والے ہیں
کچھ دنوں کے مہمان ہیں آپ۔۔

مہمان بن کر ہی رہے جن کے لیے آپ یہاں آئیں ہیں آپ ان کے
ساتھ رہے اور ان کی ہی بات ماننے مجھ سے سے مت الجھیں
روجی غصے میں باسیل کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

گاؤں کی لڑکی ضرور ہوں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ
میں کمزور لڑکیوں میں سے ہوں

بدر سے شادی نہیں کروں گی وہ میرا دوست ہے میرا کزن ہے
اور میں اس سے صرف دوستی تک کا ہی رشتہ رکھنا

چاہتی ہوں زبردستی میری زندگی کا حصہ مت بنائیں میں اسے
روجی کہہ کر جانے لگتی ہے پر خود ہی رک جاتی ہے۔

ایک بات اور مٹر مجھے ناکمزور مرد نہیں پسند ہیں جو لڑکا اپنے
لیے اسٹینڈ نہیں لے سکتا ہے تو وہ میرے لیے کیا کبھی کوئی اسٹینڈ لے گا۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی کی بات پر بدر شر مندگی سے اپنا سر جھکا لیتا ہے
اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا جاتا ہے۔
لڑکا کمزور ہے یا اسٹورنگ تمہارے قسمت میں لکھ دیا ہے اسے اب
کوئی بھی نہیں بدل سکتا ہے۔۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔
آپ میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے ہوتے کون ہیں۔۔؟؟
روحی غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔
تمہاری زندگی کا ہی نہیں اب اس پورے گاؤں کا فیصلہ کرنے والا
اب یہ ہی ہے۔

باسیل سکندر اب اس گاؤں کا مقدر لکھے گا جو یہ فیصلہ
کرے گا اب وہ ہی ہوگا۔۔

حمدان صاحب بلند آواز میں کہتے ہیں۔۔
باسیل کی نظریں مسلسل اپنے سامنے کھڑی ہوئی روحی پر ہی
ٹپکی ہوئی تھی۔۔

روحی کے چہرے پر غصہ اس کی بند مٹھی کو دیکھ کر وہ
حیران ہو رہا تھا۔

بک بک کرنے والی لڑکی ہر وقت ہنسنے بولنے والی ہر وقت غیر سنجیدہ
رہنے والی اپنے آپ کو لے کر اتنی سنجیدہ کیسے ہو سکتی ہے
باسیل کو یہ بات حیران کر رہی تھی۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



یہ گاؤں کا مقدر لکھنے آئے ہیں تو گاؤں کا لکھیں میرا بننے کی

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

روحی تلخ لہجے میں باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور تم

روحی بدر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

میں کیا تم سے کوئی لڑکی شادی نہیں کرے گی اگر ہمیشہ ہی تم

ایسے بت بنے ہوئے کھڑے رہے شرافت سے اپنے لیے بولنا سیکھ لو

ہمیشہ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر مت چلایا کرو تم بدر

روحی بے حد تیش میں کہتی ہے۔۔

روحی بس حنا موش فیصلہ ہو گیا یہ تیری اور بدر کی شادی کا

جب بدر کو کوئی مسئلہ نہیں ہے ورنہ کسی کو کوئی بھی مسئلہ

نہیں ہے تو پھر تمہیں کیا ہے۔۔؟؟

سلطانہ بیغم ہی تھی جو اس سے سوال کر رہی تھی اس پر

غصہ کر رہی تھی باقی سب بھی حنا موش تھے۔

امی۔۔؟؟ روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر سر اٹھا کر باسیل کی

طرف دیکھتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

میں شادی نہیں کروں گی بات ختم مزید مت بڑھائیں۔۔

روحی غصے میں کہہ کر وہاں سے بھاگ کر اوپر اپنے کمرے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔

روح۔۔۔ سلطانہ بیغم روحی کے پیچھے جانے لگتی ہے پر فیروز

صاحب ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روک لیتے ہیں۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

زور زبردستی نہیں کر سکتے ہیں بچوں کے ساتھ زندگی انہوں نے
گزارنی ہے تو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ بھی انہیں ہی
کرنا پڑے گا۔۔

فیروز صاحب سلطانہ بیگم کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتے ہیں
کیونکہ انہیں سلطانہ بیگم کا روجی پر زبردستی کرنا نا پسند
پسند تھا اور نا ہی اب پسند ہے۔۔

فیروز صاحب کے لیے روجی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے وہ ہر
فیصلہ میں ہمیشہ روجی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔
چاہے وہ کوئی بے وقوفی ہی کیوں نا کر رہی ہو روجی بچے بابا ہمیشہ
اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔

اور ابھی بھی وہ اپنی بیٹی کے لیے اپنے بھائی اور اپنے سب سے
اچھے دوست کو ناراض کرنے سے بھی ہچکچاہے تھے۔۔

فیروز روجی ہمیں بھی بہت عزیز ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب
نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے لیے کیے ہوئے فیصلوں میں درست
ثابت ہو۔۔

سحمان صاحب فیروز کی طرف متدم بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
بدر بار بار اپنے فون کی طرف دیکھے حبابا ہوتا ہے ان سب واقع
کوئی منرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔

روجی کی اور بدر کی خوشی ہمیں بھی زیادہ عزیز ہے فیروز بھائی

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l



بھائی لیکن ہم لوگ ان کے لیے کچھ برا تھوڑی ناسوچے گے

بچے ہیں ہمارے۔۔۔

ہیرا۔ بیغم بھی فیروز صاحب کی طرف رخ موڑے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن حمدان۔۔؟؟ لیکن ویکن کچھ نہیں چاچو جو فیصلہ ہونا تھا

وہ ہو گیا ہے بدر اور روجی کی شادی کا فیصلہ ہو چکا ہے

اور جو فیصلہ ہو گیا ہے وہ ہی ہو گا۔۔

بائیل فیروز حبان کی بات کاٹتے ہوئے ان کی طرف قدم بڑھائے

سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے بانی کے جگ میں سے اپنے

لیے پانی کا آدھا گلاس بھر کر منہ سے لگاتے ہوئے خود بیچ میں بول

پڑتا ہے۔۔۔

ٹھیک کہہ رہے ہو بائیل اس حویلی میں جو فیصلہ ہو

جاتا ہے ہر کوئی ہمیشہ اس پر ہی قائم رہتا ہے لیکن میری بیٹی

کی زندگی کا فیصلہ میں کسی کو بھی کرنے کی اجازت نہیں

دے سکتا اگر وہ خود اس کی اجازت نادے۔۔

فیروز صاحب دو ٹوک لہجے میں بائیل کی طرف دیکھتے کہتے ہیں

اور کہہ کر سیدھا اوپر کی جانب بڑھنے لگتے ہیں اور اپنے

کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

حبا تو وہ روجی کے کمرے میں رہے تھے لیکن اس وقت وہ نہیں

جاتے ہیں اور اپنے کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بدر بھی جس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا فون پر ایک میج
آتے ہی وہ بھی جلدی سے باہر کی طرف بھگتا ہوا جاتا ہے
اور اپنے کمرے میں لا جاتا ہے۔

باسیل کے فون پر بھی کال آ جاتی ہے وہ بھی اپنے کمرے کی
جانب بڑھنے لگتا ہے۔

حمدان صاحب اور ہیرا بیگم کچھ دیر سلطانہ بیگم کے ساتھ بیٹھ
کربات کرتے ہیں اور پھر وہ بھی چلے جاتے ہیں۔
روحی بھی اب رو کر سو گئی تھی اب اسے گانوں کی بھی
ضرورت نہیں پڑی تھی رونے کے لیے
آنسوؤں خود بخود بہنے لگ گئے تھے۔

.....

مسیح ہو چکی تھی باسیل حمدان صاحب کے ساتھ گاؤں کی پنچائت
میں گئے ہوئے تھے۔

بدر اور ہیرا بیگم اپنے والے ایریا میں ناشتہ کر رہے تھے۔
اور دوسری طرف سلطانہ بیگم اور فیروز صاحب سلطانہ بیگم
آج خود ناشتہ بناتی ہیں کیونکہ نورین کی آج مہندی تھی
اس لیے وہ دونوں کان پر نہیں آئے تھے۔

روحی جلدی ہی اٹھ کر خود ہی ڈرائیور کے ساتھ بدر کے
بغیر ہی یونیورسٹی چلی جاتی ہے اور بدر بعد میں اکیلا جاتا ہے۔

کل رات کے ہوئے واقع کے بعد فیروز صاحب اور سلطانہ بیگم
کوئی بار نہیں کرتے ہیں آپس میں فیروز صاحب بھی پولیس
اسٹیشن کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

پورا دن ایسے ہی گزر جاتا ہے ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم
آپس میں اپنے اپنے دل بہلانے کے لیے زبردستی کی باتیں
کرتی رہتی ہیں۔۔

روحی رات کو مہرین کے ساتھ واپس آتی ہے مہرین اور روحی کی
نورین کی مہندی میں جانے کی پوری تیاری تھی۔

تیار تو سب گھر والے ہی تھے اور سب تیار ہو بھی چکے تھے۔۔

روحی آتے ہی سب کو سلام کیے بنا مسکرائے سیدھا اپنے کمرے میں

جاتی ہے اور مہندی میں جانے کے لیے تیاری شروع
کرتی ہے۔۔

دوسری طرف باسیل کے علاوہ بھی سب تیار ہو چکے تھے

وہ لیپ ٹاپ پر اپنے کام میں مصروف ہوا پڑا تھا اسے وقت

کا دھیان ہی نہیں تھا۔

مہندی کے فنکشن میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

لیکن پچھائیت میں نورین کے والد سے ملاقات پر انہوں نے آنے کے

لیے زبردستی کی تھی اس لیے مجبوراً باسیل کو

جانا پڑا تھا۔۔

S
a
l
e
h
a
I
a
l
N
o
v
e
l
s



سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں جا چکے تھے حمدان صاحب اور ہیرا بیگم۔

فیروز صاحب اور سلطان بیگم

بدر اور مہرین مہرین ضد کر کے بدر کے ساتھ جاتی ہے۔

روحی اور بدر کی آپس میں سارا دن کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ

پورا دن بدر سے ناراض رہی بدر نے بات کرنے

کی کوشش بھی کی تھی لیکن روحی نے کوئی بات نہیں کی

روحی اپنے کمرے میں تیار ہی ہو رہی تھی

نیوی بلیو کلر کی لونگ منراک پیروں تک پہنچی ہوئی تھی پھر

تک اس کے نظر نہیں آ رہے تھے۔

چہرے پر سوفٹ سا گولڈن میک آپ کیے آنکھوں کو وہ ہمیشہ

کاجل کے بغیر رکھتی تھی پر آج اس نے اپنی گرین آنکھوں میں

ہلکی سی کاجل کی لائن لگائی تھی جو اس کی آنکھوں کی

خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔

ہوٹوں پر میٹ ہلکی سے لائٹ کلر کی لال رنگ کی سرخی لگائی تھی

گالوں کو پنک کلر کے بلش اور ہائلائٹر سے اور مزید

چہرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی کانوں میں بڑے بڑے

جھمکے پہننے ہوئے تھے گلے میں ایک باریک سی سونے کی چین

جس پر اردو میں روح لکھا ہوا تھتا وہ پہننے ہوئے ہاتھوں

میں ایک ہاتھ میں سمپل سی رنگ پہن کر اور دوسرے ہاتھ میں

ایک بڑی سی گولڈن کلر کے شیشے والی انگوٹھی پہن کر وہ آج اپنی

خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



اپنے ماتھے پر مانتا ٹیکا سجائے ہوئے لمبے پوری کمر تک کے بالوں کو
ہلکا سا کلز کیے ہوئے وہ مکمل طور پر تیار ہو چکی تھی۔

بس پیروں میں ہیلز پہننا باقی تھی گورے پیروں میں
گولڈن کلر کی ہائے ہیلز پہنے ہوئے آحمر میں اپنے دونوں کندھوں
پر دوپٹہ سیٹ کیے وہ اپنے ہاتھ میں موبائل پکڑے ہوئے
کمرے سے باہر نکلتی ہے۔۔

باسیل بھی سفید رنگ کے کارٹن کے قمیز شلوار پہننے ہوئے
اوپر ڈارک براؤن کلر کا جیکٹ پہن کر الٹے ہاتھ میں گھڑی پہننے ہوئے
وہ بھی گھر سے باہر نکل رہا تھا۔۔

باسیل کی نظریں بھی مسلسل اپنے فون پر ٹپکی ہوئی تھی
اور دوسری طرف روجی بھی مہرین کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
اسے فون ملا رہی تھی۔۔

آج پورا دن گزر چکا تھا کہ کسی نے بھی روجی کی آواز
سنی تھی دیری کی وجہ سے انہیں وقت ہر حبان پڑا اور روجی کو
وہ ساتھ لے کر جاتے۔۔

مہرین کی بچی کہاں ہے تو ہر طرف ڈھونڈ لیا ہے میں نے تجھے
مجھے چھوڑ کر چلی گئی نا تو بس ٹھیک ہے اب وہی سے
جہنم بھی چلی جانا۔۔

روجی اسے واٹس اپ پر واٹس میج کرتے ہوئے موبائل پر
ہی نظریں گاڑھے ہوئے وہ گھر سے باہر نکلتی ہے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



اور سیدھا جا کر باسیل کی کمر سے جا نکراتی ہے جیسے ہی روحی
 سراٹھ آکر باسیل کو دیکھتی ہے تو اپنی
 ہی فرائڈ میں اٹک کر زمین پر سر کے بل گرنے لگتی ہے پر باسیل
 جلد ہی روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گرنے سے
 بچا لیتا ہے اور اسے زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی
 سیدھا جا کر باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے۔۔
 باسیل کا ہاتھ روحی کی کمر پر ہی ہوتا ہے روحی جیسے ہی سراٹھا
 کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتی ہے اپنے آپ کو اس سے دور
 کرنا بھول جاتی ہے اور وہ بھی باسیل کی آنکھوں میں
 دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
 باسیل بھی روحی کی گرین آنکھوں میں کا جمل دیکھ کر روحی کے ماتھے
 پر سجا ہوا ماتھا ٹیک دیکھ کر باسیل کچھ پل کے لیے
 ساکت ہو جاتا ہے۔
 انکل اگر تازنا ہو گیا ہو تو چھوڑیں ہمیں۔۔ روحی باسیل کی
 آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 روحی کی بات پر باسیل دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ روحی کو
 چھوڑ دیتا ہے اور دور ہو کر اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگا جاتا ہے۔
 روحی بھی باسیل کی طرف دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس
 لیتی ہے اور ڈرائیور کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



گھر میں ناہی کوئی گاڑی تھی اب اور ناہی کوئی ڈرائیور
ساری گاڑیاں کہاں گئی وہ امی اور بابا کی دوسری والی گاڑی
امی اور بابا تو بلیک والی گاڑی میں گئے ہیں نا۔

^a اودووو۔۔۔ روحی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھنے لگ جاتی ہے
^I یہ دوپٹہ پہننے کے کیے ہوتا ہے گلے میں لٹکانے کے لیے نہیں۔۔
^q باسیل زمین پر لگتے ہوئے دوپٹہ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہتا ہے
^b
^a میرا دوپٹہ میری مرضی ہر چیز آپ ہے حاب سے نہیں
^l
 ہو سکتی ہے۔۔

بڑھنے لگتی ہے وہ گاڑی کو کراس کر کے گاڑی کی طرف بڑھ پاتی
اس سے پہلے ہی بائیل نے اسے کلائی سے پکڑ کر
اپنی گاڑی میں بیٹھا دیا۔

انکل۔۔؟؟ روجی غصے میں کہتی ہے۔

باسیل گاڑیوں کو باہر سے لوک۔ کیے خود دوسری طرف سے آکر

گاڑی میں سوار ہو جاتا ہے۔۔

جو کرنا ہے وہ میرے سامنے کرو کسی اور غیر مرد کے سامنے

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

باسیل گاڑی میں سوار ہو کر زور سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے

کسی مطلب ہے کیا میں شوق سے بغیر دوپٹے کے مردوں کے

سامنے جاتی ہوں۔۔؟؟

روجی کا پارہ مکمل طور پر چپڑھ چکا تھا اسے پہلے ہی باسیل

پر غصہ آیا ہوا تھا اور اب مزید یہ سب اسے اور غصے

میں پاگل کر رہا ہے۔

سیٹ بیلٹ لگاؤں۔؟؟ باسیل روجی کی بات کا جواب دیے بغیر

دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا ہے دروازہ کھولیں گاڑی کا

روجی بھی غصے میں کہتی ہے۔۔

گاڑی کا دروازہ نہیں کھولے گا چپ چاپ بیٹھی رہو باسیل اپنی

سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں لگاؤں گی میں نے کہا نا نہیں جانا ہے کہیں سمجھ۔۔۔

روجی کہہ ہی رہی تھی کہ اچانک سے باسیل اس کے

سامنے بلکل روجی کے چہرہ کے متربیہ آجاتا ہے

روجی فوراً سے ہی اپنی پلکیں جھکالتی ہے اور اپنے ہاتھوں میں

اپنے منراک کو زور سے پکڑ لیتی ہے۔۔

S باسیل جھٹکے سے اپنی سیٹ بیلٹ کو کھول کر روجی کی طرف بڑھتا

a ہے جیسے ہی اس کے سامنے جاتا ہے۔

l روجی کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر وہ دوپل کے لیے اس کا

e چہرہ اور چہرے پر سجا ہوا ماتھا ٹیکا دیکھ کر وہ مسکرا دیتا ہے۔۔

h روجی کی سانسیں خنک ہو رہی تھی باسیل کو اتنا متربیہ دیکھ

a کر اس سے نظریں اٹھا کر دیکھا بھی نہیں جبار ہاتا۔۔

I لیکن باسیل کو دور کرنے کے لیے وہ جیسے ہی اپنی پلکیں اٹھاتی ہے تو

q لکچھ بھی کہنے سے پہلے وہ بھی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یک دم

b خاموش ہو جاتی ہے اور بس آنکھوں میں دیکھے جبار ہی تھی۔

a پر جلد ہی اپنے ہاتھ پر خود ہی چوٹی کاٹتی ہوئی خود کو ہوش میں

N واپس لاتی ہے۔۔

o باسیل بھی خود کو کمپوز کیے جلد ہی روجی کے آگے سے دور

v ہو جاتا ہے اور اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اس کی سیٹ بیلٹ کو

e لگاتا ہے اور گاڑی کی کھڑکی کھول کر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

l گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے۔۔



Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 08

By Saleha Iqbal ... 🦋

S
a روجی رات کے 10 بجے صوفے پر اپنا لال ناک اور سونا ہوا ماتھا
l
e بیٹھی ہوئی تھی چاروں طرف اس کے گھر والے سبھی جا ہو
h ہوئے تھے سوائے باسیل کے وہ نیچے نہیں بٹھا وہ اپنے کمرے میں
a ہی چائے کی چکیوں کے ساتھ اپنے کام میں مصروف تھا۔
I روجی کا ماتھا اور ناک لال سرخ ہوئے پڑے تھے
q سیدھا دیوار میں جا کر جو بجی تھی۔
b سلطانہ بیگم روجی کے ماتھے کی سیکائے کر رہی تھی کیونکہ ہلکی
a ہلکہ ہلکی سوجن ہو رہی تھی۔
l روجی رو بھی رہی تھی اور غصے میں بدر کو گھور بھی
N رہی تھی بدر کو ہنستے ہوئے دیکھ کر وہ مزید زور شور سے رونا
o شروع کر دیتی ہے۔
v
e باسیل بھی بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہننے ہوئے ہاتھ میں کھالی
s پانی کی بوتل پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر
♥ رہا تھا ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے روجی کے رونے کی آواز
پورے حویلی میں سنائی دے رہی تھی۔

روحی رونا تو بسند کرو لڑکی ٹھیک ہو جائے گا یہ

سلطانہ، بیغم روحی کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

امی یہ تو ٹھیک ہو جائے گا پروہ میری تصویریں بنا کر بنس رہا ہے مجھ پر۔۔

روحی اور زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر۔۔ حمدان صاحب بدر کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں

تو وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں ڈال دیتا ہے۔

باسیل بھی آتا ہے اور سیدھا کچن سے اپنے لیے پانی کی دوسری

لیے بدر کو اشارہ کر کے بلاتے ہوئے اوپر واپس بلا جاتا ہے۔

روحی باسیل کی طرف دیکھ کر مزید زور سے روتی ہے تو باسیل کے

قدم پل کے لیے ٹہر جاتے ہیں پروہ پھر بھی نہیں پلٹتا ہے

اور اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

5 منٹ میں کپڑے بدلوا اور چھت پر پہنچو۔۔۔

باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں بوتل پکڑے

ہوئے بھت کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر بھی باسیل کی بات مان کر جلدی سے کمرے میں جاتا

ہے اور خود بھی ایک نیوی بلیو کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہن کر ہنستے

ہوئے بھت پر بلا جاتا ہے۔۔

چھت پر باسیل باکسنگ بیگ پر زور زور سے باکسنگ کر رہا تھا

بدر اسے دیکھ کر باسیل کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے۔

روحی رونا تو بند کرو لڑکی ٹھیک ہو جائے گا یہ

سلطانہ، سینگ روحی کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ای سی یہ تو ٹھیک ہو جائے گا پر وہ میری تصویریں بنا کر ہنس رہا ہے مجھ پر۔۔

روحی اور زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر۔۔۔ حمدان صاحب بدر کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں

تو وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں ڈال دیتا ہے۔

باسیل بھی آتا ہے اور سیدھا کچن سے اپنے لیے پانی کی دوسری

لیے بدر کو اشارہ کر کے بلاتے ہوئے اوپر واپس بلا جاتا ہے۔

روحی باسیل کی طرف دیکھ کر مزید زور سے روتی ہے تو باسیل کے

قدم پل کے لیے ٹہر جاتے ہیں پر وہ پھر بھی نہیں پلٹتا ہے

اور اوپر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

5 منٹ میں کپڑے بدلو اور چھت پر پہنچو۔۔۔

باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں بوٹل پکڑے

ہوئے بھت کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر بھی باسیل کی بات مان کر جلدی سے کمرے میں جاتا

ہے اور خود بھی ایک نیوی بلیو کلر کا ٹراؤزر شرٹ پہن کر بیٹے

ہوئے بھت پر بلا جاتا ہے۔۔

چھت پر باسیل باکسنگ بیگ پر زور زور سے باکسنگ کر رہا تھا

بدر اسے دیکھ کر باسیل کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے۔

بدر کے ہاتھ میں موبائل دیکھ کر باسیل اپنے ہاتھ سے ایک گلوں اتارتا ہے اور بدر کی طرف باکسنگ گلوں ٹیبل سے اٹھ کر پھینکتا ہے

بدر فون کو بند کر کے ٹیبل پر رکھتا

اور جوش و خروش سے گلوں پہننے لگ جاتا ہے۔۔

باسیل باکسنگ بیگ کو چھوڑ کر بدر کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

بدر بھی باکسنگ کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔۔

باسیل اسے مارنے کا اشارہ کرتا ہے بدر مارنے ہی لگتا ہے اس سے پہلے

باسیل ایک زور سے پیچ بدر کے منہ پر دے مارتا ہے۔

بدر سیدھا زمین بوس ہو جاتا ہے۔

اٹھو۔۔ باسیل کو لڈ فیس کے ساتھ سخت لہجے میں کہتا ہے

بدر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

باسیل بھی ایک اور مکہ بدر کے مارنے سے پہلے ہی اب کی بار پہلے اس

کے پیٹ میں پھر اس کے منہ پر دے مارتا ہے بدر ایک بار پھر سے

زمین بوس ہو جاتا ہے۔۔

بھائی۔۔ بدر غصے میں زمین بوس ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

باسیل اس کے منہ سے خون نکلتا دیکھ کر

سامنے پڑے ہوئے ٹیبل پر جا بیٹھتا ہے بالکل بدر کے سامنے

اور اپنے گلوں اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

غصہ آرہا ہے۔۔؟؟ باسیل پر کون لہجے میں پوچھتا ہے۔

یہ غصہ تمہیں تب آنا چاہیے تھا جب تمہارے گھر کی لڑکی کی
کو کوئی غیر مرد دیکھ رہا تھا۔۔

باسیل کی نظر اپنے ہاتھ پر آئے ہوئے پسینہ پر تھی
بھائی روجی کی وجہ سے مجھے مارہے ہیں وہ ایسی ہی ہے وہ پورے
گاؤں میں ایسے ہی پھیرتی ہے۔

اسے دیکھنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں ہے
بدر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آج یہ ہمت سب کر رہے تھے مجھے تو یہ ہی نظر آ رہا تھا
باسیل کھڑا ہو کر بدر کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اسے اٹھانے کے
لیے۔۔

بدر بھی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے کی کوشش کرتا ہے
اور اٹھ کر اس کے سامنے اکھڑا ہوتا ہے۔

آئندہ یہ نہیں ہونا چاہیے مجھے برداشت نہیں ہے کہ میرے گھر
کی کسی کی عورت پر کسی بھی غیر مرد کی نظر پڑے
باسیل بدر کے ہاتھ سے گلوں اتارتے ہوئے دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

تو آنکھوں پر پٹی باندھے کی ضرورت آپ کو ہے اس
کے لیے کسی پر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔

روجی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔

روحی کی بات پر باسیل فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے
بدر اپنے منہ سے نکلتے ہوئے خون کو صاف کرتے ہوئے روحی کو
دیکھنے لگ جاتا ہے۔

روحی کچھ۔ مت بول چپ ہو جا۔ بدر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوں
اگر آپ کو اتنا ہی مسئلہ ہے میرے دوپٹے سے تو بہتر ہوگا
آپ کے کیے مجھے دیکھنا چھوڑ دیں کیونکہ اپنے آپ کو میں
ہر گز کسی کے لیے نہیں بدلوں گی۔

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی بس ہر یار حنا موش ہو جا۔۔ بدر روحی کا بازو
پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے مسلسل روحی کی آنکھوں میں
دیکھتا ہے۔۔

آپ کی نظر میں باکردار اور اچھی لڑکی میں نہیں ہوں یہ بات تو
مجھے سمجھ آ چکی ہے باسیل صحابہ لیکن میں گندی لڑکیوں
میں سے بھی نہیں ہوں۔۔

روحی بدر کو ہٹاتے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔
میں نے تمہیں ایسا کچھ نہیں کہا ہے روحی غلط الفاظ مت استعمال
کروں۔۔

باسیل بھی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا

آہ۔۔ میں وہ ہی کہہ رہی ہو جو آپ کہہ رہے ہیں آپ کھلے الفاظ میں

S نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے میں خود کہہ رہی ہوں۔

a روجی بھی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

l روح۔۔ باسیل اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

e باسیل میں نے پردے میں رہ کر دیکھا ہے یہ لوگ پردے میں رہتے

a والی لڑکیوں کو زیادہ گندی نظروں سے دیکھتے ہیں

I اور ایک باکردار پاک صاف لڑکی کو بھی دیکھا ہے میں نے

q اپنے آپ کو ہمیشہ چھپا کر رکھتی تھی وہ اسے بھی ان لوگوں

b نے اب کہیں واقع میں منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا

a روجی کے لہجے میں ہلکی سی نمی آنے لگ گئی تھی۔

l باسیل اور بدر ایک دم حنا موشی سے اس کی باتیں سن

N رہے تھے۔۔

o اگر آپ کو میرا اس طرح رہنا نہیں پسندنا تو قسم کھا کر

e میں گھنٹہ فراق نہیں پڑتا ہے اس بات کا

l آپ کی خواہش کے مطابق میں چلنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

s ویسے بھی مجھے میرے بابا نے باہمت لڑکی بنایا ہے انہوں نے مجھے

کسی سے ڈرنا نہیں سیکھایا ہے۔

تو نا تو میں کسی سے بھی ڈرتی ہوں اور نا ہی ڈرو گی
چاہیں وہ آپ ہوں یا پھر کوئی اور غیر مرد روجی کسی سے بھی
نہیں ڈرتی ہے۔۔

S

اور آپ کو جو کہنا بہت وہ میرے منہ پر کہیں میری وجہ سے بدر
پر ہاتھ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

l

e

روجی بدر کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

h

اور ساتھ ہی ساتھ بدر اور میری شادی کروانا کا ایک چھوٹا سا

a



خواب آپ نے دیکھا ہے نا اسے ابھی سے ہی توڑ دیں

I

کیونکہ آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے میں نہیں آئی ہوں

q

b

اس دنیا میں۔۔۔

a

روجی واپس باسیل کی طرف قدم بڑھا کر مسکراتے ہوئے

l



کہتی ہے۔۔

N

مجھے اپنی خواہشات پوری کرنی آر کر وانی اچھے سے

o

آتی ہیں روجی۔۔۔ باسیل بھی روجی کی طرف قدم بڑھاتا

v

e

ہوا سر جھکائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

l

اور مجھے لوگوں کی مجھ سے منسلک امیدیں اور خواہشات

s



کو توڑنا اچھے سے آتا ہے۔۔

روجی بھی مسکراتے ہوئے برابر جواب دے رہی تھی۔

بدر اور میری شادی کسی حال میں نہیں ہوگی

میں کرواں گا میں ہر حال میں اب کرواں گا۔

باسیل روجی کی بات کاٹ کر خود بیچ میں بول پڑتا ہے۔

میں نہیں کروں گی۔۔ روجی بھی فوراً اس کی بات کا جواب دیتی ہے۔

چیلنج کر رہی ہو تم مجھے۔۔؟؟ باسیل اور روجی

اب دونوں ہی ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کی نظروں سے دیکھ

رہے تھے۔۔

اب تو کر دیا۔۔!!! روجی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

ناہی میں اپنا رہن سہن بدلوں گی اور ناہی میری اور بدر کی

شادی ہوگی کیونکہ ایسا ہم دونوں ہی نہیں چاہتے ہیں۔

بدر اور میں بچپن کے دوست تھے اور ہم ہمیشہ اچھے دوست

ہی رہیں گے۔۔

روچی بدر کے پاس جا کر اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر

باسیل کے غصے سے لال ہوتی ہوئی گردن اور کانوں کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

انگل میں جانتی ہوں آپ کو مجھ پر اس وقت بہت زیادہ غصہ

آ رہا ہے۔۔ لیکن سچ کہوں نا مجھے زارا منرق نہیں پڑتا آپ کے غصے سے

لیکن ابھی آپ کو ایک دھماکہ دار ہمارے چیلنج کا ٹریلر دیکھاتی ہوں۔

روحی کہتی ہے اور بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ سیدھا
واپس نیچے حال میں لے جاتی ہے جہاں ابھی تک سب لوگ
بیٹھے ہوئے تھے۔

امی بابا تایا ابوتائی امی ہمیں کچھ کہنا ہے آپ لوگوں سے
روحی بدر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتی ہے۔۔
کیا کہنا ہے۔۔؟؟ سلطانہ بیغم کہتی ہیں
امی ایک سیکنڈ روکیں نا پہلے انکل کو آنے دیں۔۔
روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کوئی بھانجی مت مارنا میں تیرا قتل کر دوں گا
بدر سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔
چپ کر حبا خود کو۔ اور تجھے اس مصیبت سے نکلنے کے لیے
اور اس فتنے خان کا گھمنڈ توڑنے کے لیے یہ ضروری ہے۔۔
روحی سیڑھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
باسیل چھت سے واپس نیچے آگیا ہوتا۔۔

اووو۔۔ انکل آگئے۔۔ روحی کہہ کر واپس بڑوں کے سامنے پلٹتی ہے
امی بابا میں نے اور بدر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے
ہم دونوں کو ہی شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے
روحی کی بات پر باسیل کے بڑھتے ہوئے قدم وہی رک جاتے ہیں

بدر بھی اپنی سانس روکے ہوئے روجی کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔
روجی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اسے دیکھ کر اور اس کی بات
سن کر سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے
سوائے بدر اور باسیل کے

روجی گردن موڑ کر پہلے بدر کو اور باسیل کی طرف دیکھتی
ہے۔ اور ہنستے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیتی ہے باسیل روجی کو بے حد
حیرانگی سے اسے کی طرف ہی دیکھے جا رہا تھا۔

یہ ہوئی نابات میری گڑیا کی۔ سلطانہ بیغم روجی کی طرف
بڑھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور آکر اس کا ماتھا چوم لیتی ہے۔
سب لوگ روجی اور بدر کو گلے سے لگائے ہوئے

انہیں پیار کرنے لگ جاتے ہیں۔
باسیل بھی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بدر اور روجی کی طرف
قدم بڑھاتا ہے۔

مبارکباد نہیں دیں گے کیا مجھے انکل۔؟؟ آپ ہی کی وجہ سے یہ
سب ممکن ہوا ہے مبارک ہو آپ کو بھی۔

روجی اور باسیل کی نظریں ایک دوسرے پر ہی جمی ہوئی تھی دونوں
پلکیں جھکانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

دونوں کے بیچ میں کھڑا ہوا بیچارہ بدر اپنے آپ کو اس وقت ذبح
ہوتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



Dastane Rooh E Basil

Episode No 09

By Saleha Iqbal ... 

روحی رات کو حویلی میں برب پھوڑ کر صبح صبح حویلی سے یونیورسٹی
لے لیے نکل جاتی ہے کیونکہ بدر ہوا اس کے ساتھ کریں گا وہ ناف تا بل برداشت
ہوگا اس لیے وہ پکے ہی اپنی جان بچا کر
حویلی سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔
یونیورسٹی میں اکیلی صبح کے 7 بجے وہ گراؤنڈ میں
اکیلی فوٹ بال کھیل رہی تھی۔
دماغ میں اس کے باسیل کی باتیں چل رہی تھی۔
جن سے وہ آزاد ہونا چاہتی تھی پر وہ ہو نہیں پارہ تھی۔۔
روحی بال کو باسٹک میں اچھالتی ہے کہ پیچھے ایک زور
دار چیز کے زمین پر گرنے کی آواز آتی ہے
روحی جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے تو بدر بیگ زمین پر پھینکے
ہوئے ہاتھ میں لکڑی پکڑے ہوئے روحی کی طرف
بڑھ رہا تھا۔۔

اووو۔۔ روحی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر گراؤنڈ میں دوڑ لگاتی
ہے بدر کے ہاتھ لگنے سے پہلے ہی وہ بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی کی بچی شرافت سے سرا دھر۔۔۔ بدر ہانپتے ہوئے
گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

روحی گراؤنڈ میں ایک سائیڈ پر لگے ہوئے جھولے کے پیچھے
جا کھڑی ہوتی ہے خود کو بدر سے بچانے کے لیے۔۔

روحی کو سانس چڑھ گئی تھی وہ بھی تھک گئی تھی اب مزید بھاگنے
کی ہمت اس میں بھی نہیں تھی۔۔

بدر لکڑی نیچے پھینک۔۔ پہلے میری بات سن پھر غصہ کرنا

روحی اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ

گر گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر زمین پر گر جاتی ہے۔

بدر بھی لکڑی پھینک کر زمین پر روحی سے

تھوڑے سے فاصلے پر آکر لیٹ جاتا ہے۔۔

دیکھ میں جانتا ہوں کہ میں ہینڈسم ہوں کسی بھی لڑکی کا

پہلی نظر میں مجھ پر دل آ جاتا ہے۔

لیکن اگر تجھے مجھ سے پیار ہو گیا ہوتا تو پہلے مجھے بتانا

چاہیے ہوتا کہ سرے عام سب کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر شادی

کا بولنا چاہیے ہوتا۔۔

اوو بندر زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے پیار۔۔

روحی کہتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

کوئی پیار ویاہ نہیں کرتی ہوں میں تجھ سے ہاں وہ والا
نہیں کرتی لیکن ایک۔ بہن بھائی والا ضرور کرتی ہوں تجھ سے پیار
میں۔۔

a ہم دونوں کی دوستی ہماری لڑائیاں جھگڑے ایک دوسرے کو
gالی دینا مجھے یہ سب کچھ کرنا بہت اچھا لگتا ہے تیرے ساتھ
h بچپن کا میرا ساتھی میرا بہترین دوست
aمیرے ہر اچھے بڑے کام میں میرا ساتھ دینا والا کبھی جج نا کرنے
I والا اور باہر کی دنیا میں میرا بوڈی گارڈ بن کر مجھے
q سب سے دور محفوظ رکھنا والا میرا بہترین دوست ہے تو بدر
b روجی کی باتوں پر بھی بدر اٹھ کر روجی کی کمر سے پیٹھ لگائے
a ہوئے بیٹھ جاتا ہے۔۔

میں ہماری اس دوستی کو ہمیشہ نا ایسے ہی برقرار رکھنا چاہتی
ہوں بدر کسی اور رشتے کی وجہ سے میں اپنی زندگی
کا سب سے خوبصورت رشتہ نہیں کھونا چاہتی ہوں۔
روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔
میں چاہیے تجھ سے جتنا مرضی لڑ لوں جتنا مرضی ہم دونوں ایک
دوسرے کے بال نوچنے میں جانتی ہوں تو مجھے کبھی چھوڑ
کر نہیں جائے گا اور ہمیشہ میرا ساتھ دے گا۔

بڑوں نے کیا ہے فیصلہ یقیناً انہوں نے کچھ اچھا سوچ کر ہی

کیا ہوگا لیکن ان کا تو وہ صرف فیصلہ ہوتا ہے

S آگے کی زندگی ان کے فیصلے کے مطابق نہیں چل سکتی ہے

a وہ تب ہی اچھی گزر سکتی ہے جب وہ دو لوگ دل سے اس رشتے

l میں بندھنے کے لیے خود تیار ہوں انہیں زبردستی

e h اپنا نک سے ایک اچھے اور خوبصورت سے رشتے سے نکال کر

a ایک نئے رشتے میں باندھنا یہ کہاں کی سمجھداری ہے۔۔

I صحیح کہہ رہی ہے۔۔

q بدر روجی کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتا ہے۔

b ہمارا رشتہ پہلے ہی حبڑ چکا ہے دوستی کا لڑائی کا

a ایک دوسرے کو پیٹنے کا اور روٹھ جانے پر منانے کا ہمارے درمیان

N اب کسی اور رشتے کی کیا چیز کی گنجائش نہیں ہے اسے

o مضبوط کرنے کے لیے ناحبانے کیوں یہ بات گھر والے

v سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔

e l بدر کہتے کہتے اپنا سر جھکا لیتا ہے۔۔

s وہ ابھی نہیں مان رہے ہیں لیکن وہ ایک دن یہ بات ضرور

مانے گے یہ روجی اور بدر بہترین دوست ہیں دنیا کے سب سے اچھے

کزن ہیں لیکن اس سے بڑھ کر روجی اور بدر کچھ اور نہیں ہو سکتے ہیں۔

روحی اپنی محنت کی داستان خود لکھے گی کسی کے

فیصلے سے وہ خود کو برباد نہیں کرے گی اور نا ہی اپنے دوست کو

تو اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے ہیں۔

روحی بدر کے پاس واپس زمین پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

حبا نتا ہے کیوں۔۔؟؟ کیونکہ تو مجھ سے بہتر لڑکی ڈیزور کرتا ہے

ہاں میں مانتی ہوں کہ کافی معاملات میں تو مجھ سے بہتر ہے بہتر

نہیں بہترین ہے۔۔

تو ایک اچھی لڑکی ڈیزور کرتا ہے یا مجھ جیسی پاگل لڑکی

نہیں اگر تیری میری شادی ہو گئی تو پوری زندگی تو مجھ سے

پٹتا ہی رہے گا۔۔

میں یہ نہیں چاہتی ہوں تیرے لیے مجھے اچھے سے جاننے والا

تو ہے اور تجھے میں اور تیرے لیے سب سے اچھا ہے

ہی ہو گا کہ ہم دونوں ہمیشہ دوست رہیں اور کچھ نہیں

مطلب انڈا ریکٹ تو مجھے ریجیکٹ کر رہی ہے۔۔؟؟

بدر سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں میں صرف اپنی دوستی کو بچانے کی کوشش کر رہی ہوں

اور اس میں تو مجھے ریجیکٹ کرے گا وہ بھی سب کے سامنے

چل خیر کوئی بات بات نہیں بجزاتی اور روحی ویسے بھی ہمیشہ
ایک ساتھ ساتھ رہتے ہیں کیا فرق پڑ جائے گا اگر تھوڑی
اور ہو جائے گی تو۔۔۔

بدر روحی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے
ویری فنی۔۔ روحی منہ چڑھا کر کہتی ہے۔

بتا اب کرنا کیا ہے۔؟ بدر ہنستے ہوئے ایک اسٹمنٹ سے پوچھتا
ہے۔۔۔

کچھ نہیں بس کتے کی لڑنا ہے گاؤں کے سامنے بھی اور گھر
والوں کے سامنے بھی ابھی ہم صرف بال نوچتے ہیں ایک
دوسرے اگلی لڑائی میں تجھے ماروں گی اور تو مسر جائے گا۔
ہاں روک ایک سیکنڈ سوچنے دے مجھے۔۔

روحی کہتے ہوئے سامنے لگے ہوئے جھولے پر جا بیٹھتی ہے
بدر اس کے پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ والے جھولے پر
بیٹھ جاتا ہے۔

اوائے کیا سوچ رہی ہے۔۔؟؟ بدر اس کے کنفیوز منہ کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پورے گاؤں کے سامنے تو مجھے شادی والے دن چھوڑ کر چلا

جائے گا اور پھر ہماری شادی نہیں ہوگی۔۔

بات ختم۔۔ روجی ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے

پاگل ہو گئی ہے پورے گاؤں کے سامنے شادی والے دن چھوڑ کر چلا

جاؤں میں تجھے یہ کہہ رہی ہے تو۔۔؟؟

بدر کھڑے ہو کر کمر پر ہاتھ رکھ کر اے غصے میں کہتا ہے۔۔

ہاں۔۔!! روجی بھی کھڑی ہو کر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

زبردست اگر دولہا ہی نہیں ہوگا تو ہماری شادی کیسے ہوگی پھر۔۔

بدر اور روجی تالی مار کر کہتے ہیں۔۔

بلکل نا ہو گئی ہماری شادی اور نا ہی جیتے کا چیلنج تمہارا

وہ فٹے حنا بھائی کچھ دنوں بعد وہ بھی چل جائے اور

میری حنا چھوٹ جائے گی ان سب جھنجھٹوں سے پھر ہوگی

روجی اور اس کی مستیاں

بدر پر جو شلجے میں ہنتے ہوئے کہتی ہے۔

میری زندگی میں عذاب ہی طرح نازل ہوا ہے باسیل سکندر

اگر وہ نا ہوتا تو وہ میں اپنی بدنامی اپنے ہاتھوں سے نا کروار ہی ہوتی۔۔

روجی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میں سوچ رہی ہوں تیرا قتل کر دیتی ہوں نار ہے گا تو

اور نا ہی ہو گی ہماری شادی کیا لگا میرا پلین۔۔؟؟؟

S روجی ایکسائیڈ ہو کر بدر کی طرف ہنستے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

a بہت ہی بکواس فضول اور گھٹیا قسم کا تیری طرح
l

e بدر روجی کو مکہ مانے کا اشارہ کرتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

h اوئے۔۔؟؟ روجی بھی غصے میں کہتی ہے۔
a

اوئے۔۔۔ بدر اس سے زیادہ بلند آواز میں بولا

I ہاں۔۔ روجی کا لہجہ کافی نرم ہو گیا تھا
q

b ہاں۔۔۔ "بدر بھی اسی کی طرح نرم لہجے میں کہتا ہے۔

a یار ایک کام کر تو جب شادی والے دن مجھے چھوڑ کر جائے گا
l

نا اس دن تو کسی اور سے شادی کر لینا۔۔

N روجی بدر کی طرف منہ کرتے ہوئے بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتی ہے
o

کیا ااا۔۔؟؟؟ م۔م۔ میں ک۔۔۔ بدر سے بوکھلاتے ہوئے بولا نہیں

e
l حبا رہا تھا۔۔

s ارے ہاں نا زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے میں حبا نت

ہوں کسی ماں کے ساتھ پورا دن لگا ہوتا ہے اسے ماں سے شادی کا

کہہ رہی ہوں۔۔

اچھا تجھے پتا چل گیا تھا۔ بدر سر جھکا کر کہتا ہے۔

سچ میں کسی سے لگا ہوا ہے۔۔؟ روجی حیران ہو کر پوچھتی ہے۔

میں نے تو صرف تیرا مارا تھا لگ گیا نشانے پر آہ کتنا گھٹیا

انسان ہے تو کمینے مت کیا کر ایسا اگر کسی کے ساتھ سیرس

والا پیار ہو گیا اور پھر اس نے تجھے چھوڑ دیا تو سر بجائے گا تو

اوائے مرے میرے دشمن۔۔۔!! روجی کی بات پر بدر چپڑ کر بولا

ہاں ہاں بھری جوانی میں مار لے تو مجھے کتے کمینے

روجی بدر کو لات مارتے ہوئے کہتی ہے۔

یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

بدر اور روجی کی کلاسز کٹاؤم ہو چکا تھا وہ دونوں الگ الگ

کلاس میں الگ الگ سیجیکٹس لیتے تھے۔۔

روجی مہرین کے ساتھ اپنی کلاس میں موجود تھی بار بار

گھڑی کو دیکھ رہی تھی اس کا میچ تھا۔

لیکن ابھی Law ki study کی کلاسز شروع ہونے والی تھی۔

روجی بیزار سے بیٹھی ہوئی تھی مہرین اس کے چہرے پر

بیزار سے صاف محسوس کر رہی تھی۔

بس میں حبار ہی ہوں اس سے زیادہ میں یہاں نہیں بیٹھ سکتی ہوں

کوئی پڑھانے تو آ نہیں رہا ہے ایسے ہی بیٹھایا ہوا ہے۔

روجی اپنی بکس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ بکس بیگ میں ڈال ہی رہی تھی کہ اتنے میں سر کلاس میں
آجاتے ہیں۔۔ خاموش ہو جاؤں سب اپنی اپنی جگہوں پر
واپس بیٹھ جاؤں۔۔

حکمانہ لہجے میں ایک آواز میں سب کو واپس جگہ پر
بیٹھا دیتے ہیں۔۔

روحی بیٹھ حباب تو سر آگئے ہیں مہرین اکا دوپٹہ کھینچتے ہوئے
کہتی ہے تو روحی بھی بیٹھ جاتی ہے۔۔

اسٹوڈنٹس آپ کے Law Teacher آچکے ہیں کچھ دنوں کے
لیے یہ آپ لوگوں کو اس کی اسٹڈی کروائیں گے جو بیسک
ہیں وہ سمجھائیں گے۔۔

ٹیچر سب اسٹوڈنٹس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔
روحی ان کی بات سنتے ہوئے ڈیسک پر اپنے بازوؤں رکھے ان پر اپنا
سر ٹیکائے ہوئے کھڑکی سے باہر گارڈن میں لگے ہوئے
درختوں کو دیکھنے لگ جاتی ہے جو ہوا سے مل رہے تھے اور پتے
زمین پر گر رہے تھے۔۔

چھپلو کھڑے ہو جاؤں سب لوگ تمہارے نئے ٹیچر ہیں اس یونیورسٹی
کے اصل مالک بھی ہیں بدتمیزی تو تم لوگ کرنے کے بارے میں انہیں
دیکھ کر سوچ بھی نہیں سکتے ہو۔۔

کیونکہ وہ صرف یونیورسٹی کے ہی نہیں پورے گاؤں کے
مالک بھی ہیں۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v



ٹیچپر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن باقی سب کے چہرے
کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔

S اور ان سب میں ایک لڑکی جو سب سن کر بھی اسے نہیں سن
a پارہی تھی روجی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں بند
l کر لیتی ہے۔
e

h اور ٹھنڈی ہوائیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگ جاتی ہے۔
a چلو شباش کھڑے ہو جاؤ سب لوگ تم لوگوں کے نئے
b ٹیچپر باسیل سکندر آگئے ہیں۔
I

q باسیل کا نام سن کر کلاس میں موجود لوگ ایک دوسرے کی شکل

b دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں سوائے

a روجی کے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہوئے ہلکی ہلکی سی نیند کی
l

گہرائیوں میں کھونے لگ گئی تھی۔
b

N باسیل بلیک کلر کے فل سوٹ بوٹ میں ملبوس بلیک کلر کی

o شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھولے

v ہوئے ہاتھ میں چشمہ پکڑے ہوئے جیسے وہ لہراتے ہوئے
e

l کلاس میں داخل ہو رہا تھا۔

s باسیل جیسے ہی اندر داخل ہوتا ہے اس کی طرف دیکھ کر سب
♥

لڑکے اپنی سانسیں روک لیتے ہیں۔

کیونکہ باسیل کے بارے میں سب لوگ پہلے سے ہی جانتے ہیں۔

سب لوگ کھڑے ہوئے تھے لیکن روجی نے باسیل نے
کلاس میں داخل ہوتے ہی سب کو انگلی سے واپس بیٹھنے کا
اشارہ کرتا ہے۔۔

سرے ٹیچر کو باہر جانے کا ٹیچر کے جانے تک ہی سب لوگ
بیٹھ جاتے ہیں لڑکے اپنی نظریں جھکائے ہوئے اپنی
اپنی کتابوں میں دیکھنے لگ جاتے ہیں۔
اور لڑکیاں چھپتے ہوئے شرماتے ہوئے باسیل کو دیکھ
رہی تھی۔۔

مہرین بھی بار بار نظریں جھکاتی ہے اور پھر اٹھا کر
باسیل کو دیکھتی ہے۔۔

باسیل چشمہ کو ٹیبل پر رکھے ہوئے وہاں پڑی ہوئی
کتابوں میں سے ایک کتاب کو اٹھا کر اسے ایک نظر ڈال کر
اسے دیکھتا ہے اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے
کمر کے پیچھے لگائے ہوئے اسٹوڈنٹس کی طرف قدم بڑھانے
لگا جاتا ہے۔

باسیل جس جس کو کراس کرتا وہ اس کی پروفیسور کی خوشبو
پر اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

چاہیے وہ لڑکا ہو یا پھر لڑکی بریسنڈ امیریکن پروفیسور کی خوشبو
تھی ہی اتنی کمال کی سوفٹ تھی پر کمال کی تھی۔

میں نے سنا ہے آپ لوگوں کو رولز توڑنے کا بہت شوق ہے سب کو
پوری کلاس ہر وقت کچھ ناکچھ کرنے کے لیے

کلاس کو بنک کر کے اپنی مرضی کے مطابق باہر چلی جاتی ہے۔
بائیل کی بات پر سب لوگوں کی سانسیں خشک ہونے لگ گئی تھی۔

Law, rules

اب یہاں پر صرف میرے چلیں گے انہیں توڑنے کے بارے میں اگر
کسی نے سوچا بھی تو یاد رکھنا بائیل سکندر

اپنے گھر والوں جیسا بالکل نہیں ہے حمدان سکندر اور فیروز
حنان جیسا اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔

اور جو میں ہوں وہ اگر تم لوگ نادیکھو اس کے لیے ضروری
ہے تم لوگوں کے لیے کہ میری نظر میں

کبھی مت آنا کل سے سب لوگ وقت پر یونیورسٹی آئیں گے
اور جو نہیں آرہے ہیں وہ چاہیں اس گاؤں کے ہو

یا دوسرے گاؤں کے انہیں یہاں یونیورسٹی تک لے کر آئیں گے
بائیل کہتے ہوئے واپس کلاس میں موجود ٹچپر ٹیبل کے

لاس جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

کل ٹھیک 8 بجے سب لوگ یونیورسٹی پہنچ جانے چاہیے
کل سے آپ لوگوں کی پڑھائی اور ڈھنگ کا انسان بننے کی ٹریننگ
شروع کر دی جائے گی۔

S
a
l
e
h



I
q
b

a
l



N
o

v
e

l
s



شرافت سے صاف سترے کپڑے پہن کر بالوں کو کٹوا کر سب لوگ

8 بجے یونیورسٹی پہنچ جانا جو نہیں آئے گا اسے میں خود لاؤ

گاؤں کا مستقبل بنانا ہے تو کل سے اس کی شروعات تو کرنی پڑے گی۔

کل سے میں آپ لوگوں کو Law بھی سیکھاؤں گا اور اسے

چلاتے کیسے ہیں وہ بھی سیکھاؤں گا لیکن کہہ کر نہیں پریکٹیکل

کر کے۔۔۔

باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ اس کی نظر سوتی ہوئی روحی

پر پڑتی ہے۔۔

اگر کسی نے کلاس میں سونے کی یا اس کو چھوڑ کر جانے کوشش

کی تو اس کے ساتھ اچھا نہیں ہوگا۔۔

پینلٹی کے طور پر ننگے پیر وہ پورے گروانڈ کے 10 چکر سخت

دھوپ میں لگائے گا۔۔

چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی سب کو سزا ملے گی

باسیل روحی سے نظر ہٹا کر باقی سب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی نظر کچھ لڑکیوں پر پڑتی ہے جو ٹائٹ پینٹ کے ساتھ

فراک اور کرتیاں پہن کر گلے میں چھوٹا سانا ہونے

کے برابر دوپٹہ ڈال کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

اگر آج کے بعد میں اپنے گاؤں کسی بھی لڑکوں کو ایسے کپڑوں

میں دیکھا تو یاد رکھنا لڑکیوں تم لوگوں کو دوبارہ

اس گاؤں میں کوئی نہیں دیکھ پائے گا۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



باسیل لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا تو وہ لوگ ڈر کر اپنے
ہاتھ کی مٹھیاں بھینچنے لے جاتی ہیں۔

باسیل اپنی وحشت زدہ ڈر سے بھری ہوئی نظریں لڑکیوں سے
ہٹا کر اب لڑکوں کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی بات پر ہنس رہے تھے
اور اگر میں نے کسی مرد کی نظر کسی بھی لڑکی پر دیکھی جن
سے ان کا کوئی تعلق کوئی رشتہ نہیں ہے وہ
دن اس کا اس دنیا میں آخری دن ہوگا اور اس کی موت کو
عبرت ناک منظر دیا جائے گا تاکہ اس کی طرح
کی حرکت دوبارہ
کوئی بھی کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

باسیل اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات پر
سب لوگ فوراً سے ہی دوبارہ اپنی نظریں جھکا لیتی ہیں۔
سب لوگ اس کی بات کو اچھے سے سن کر سمجھ چکے تھے لیکن
روحی مست کو کورسور ہی تھی اس کے
کانوں میں باسیل کی آواز آرہی تھی لیکن آنکھیں کھول کر
اس میں باسیل کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔
امید کرتا ہوں کہ میری بات اچھے سے سب لوگوں کو
سمجھ آگئی ہوگی۔

آج کے لیے Law کلاس کا انٹروائٹنا ہی بھتا باقی کی کلاس
بافتاندگی کے ساتھ کل سے شروع کریں گے۔

جواب سنائی نہیں دے رہا ہے مجھے کوئی۔۔ باسیل ٹیبل پر سے
چشمہ اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

S جی سر۔۔ سب لوگ ایک آواز میں زور سے کہتے ہیں تو روجی بھی
a ڈر کر اٹھ جاتی ہے۔۔

l باسیل ایک نظر روجی کے ڈرے ہوئے چہرے پر دیکھتا ہے اور
e مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔

h روجی کی نظر باسیل پر پڑتی اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے
a باہر نکل گیا تھا۔

I روجی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے
q اور پھر گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے جہاں 12:58 منٹ ہو رہے تھے
b 1:45 منٹ پر بیچ شروع ہو جائے گا۔۔

l روجی کلاس میں کسی بھی ٹیچر کی موجودگی دیکھے بغیر ہی
N مہرین کی بات ان سنی کر کے کلاس سے باہر بھاگتی ہوئی جاتی ہے۔

v لیکن پہلے پر نسیل کے روم میں ہانڈے لینے کے لیے۔۔
e روجی پر نسیل کے دروازے کے باہر کھڑی ہوئی اپنے آپ کو کمپوز کیے

l نارمل کیے مسکراتے ہوئے پر نسیل کے روم کا
s دروازہ نوک کرتی ہے۔۔

♥ آجباؤں۔۔ اندر سے بھاری آواز آتی ہے۔۔

باسیل اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے روجی کی چونٹی کاٹنے والی
جگہ کو مسل رہا تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ کب آئیں۔۔؟؟ میں نے کیوں نہیں دیکھا

آپ کو آتے ہوئے ہر وقت تو میں پوری یونیورسٹی میں دندناتی

پھرتی ہو پھر آپ پر نظر کیوں نہیں پڑی میری۔۔

روحی ایک ساتھ اتنے سارے سوال کر دیتی ہے کہ سامنے والا

غصے میں مزید پاگل ہوتا جا رہا تھا۔

خیریت۔۔ یہاں کیوں آئیں ہیں۔۔؟؟ روجی پوچھتی ہے۔

ہم تمہاری یاد آرہی تھی کافی دیر میں نے سکون سے

رہ کیا تھا اب اپنا سکون برباد کرنا چاہتا تھا میں اس

لیے یہاں آیا ہوں۔۔

فکر مت کریں آپ کو سکون سے میں ویسے بھی رہنے

نہیں دوں گی پر آپ یہاں کیوں آئیں ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں بولتی ہے۔

تم پر نظر رکھنے کے لیے آیا ہوں۔۔ باسیل مختصر سا جواب دیتا

ہے۔۔

مجھ پر نظر ثانی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ کہیں پیار ویاں تو نہیں ہو گیا ہے آپ کو

انکل مجھ سے اس لیے مجھ پر نظر رکھنے کے لیے آئیں ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کے غصے کو مزید ہوا دیتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی مجھ پر اتنا برا وقت نہیں آیا ہے روجی کے میں

تم سے پیار کروں۔۔!!!

باسیل واپس بک شیلف کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

پیار کہہ کر تھوڑی نا کروایا جاتا ہے انکل اگر مجھ سے پیار ہو گیا

ہے تو بتادیں مجھے میں بدر کے بدلے آپ سے شادی کر لوں گی۔

روحی ہنستے ہوئے باسیل کے پاس آکر بک شیلف سے سائنڈ ٹیک لگائے

ہوئے ٹیڑھی کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

ہٹو یہاں سے تم نے ویسے ہی میری زندگی کو عذاب کر رکھا

ہے تم اس شادی کر لی میں نے تو میں بہت

جبلد دربار پر کالے کپڑوں میں بیٹھا ہوا ملوں گا سب کو

باسیل روجی کا ہاتھ پکڑ کر اسے سائنڈ پر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

سنیں ایکیجن کریں باسیل سکندر امریکہ سے Law کی پڑھائی

کرنے والا ہینڈسم نو جوان ایک لڑکی کے پیار میں دربار پر کالے

رنگ کے جوڑے میں ملبوس زمین پر پلر سے سر ٹیکائے

ہوئے بیٹھا۔ ہوا کیسا لگے گا۔۔

انکل صرف ایکیجن کریں نا۔۔!! روجی ہنستے ہوئے انسٹ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل اپنی پرنسپل کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے روجی کی بات سن کر

سچ میں ایکیجن کرنے کے جاتا ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 10

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل کرسی پر بیٹھے ہوئے روجی کی باتوں پر غور کر کے خود کو
واقع ہے میں دڑگاہ والے روپ میں دیکھتا ہے اور دیکھ کر فوراً
سے اپنی گردن جھٹک کر روجی کو غصے میں گھورنے لگ جاتا ہے۔
کیا چاہیے کیوں آئی ہو یہاں۔؟؟
باسیل کرسی سے اٹھ کر بک شلیف کی طرف بڑھتے
ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو سمجھے میں ابھی ابھی آئی ہوں پہلے نہیں آئی تھی میں
ٹھیک ہے اب آپ میرے سر ہیں اور میں آپ کی اسٹوڈنٹس
اس لیے یہ انکلوں والا غصہ مت کریں مجھ پر
انکل ٹھیک ہے۔۔

روجی باسیل کا رخ اپنی طرف موڑ کر اس کے چہرے کی
طرف بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے دیکھتی ہے۔۔
باسیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی کے ابھی روجی کے
ساتھ کچھ کر دے اس کے انکل کہنے پر
اسلام و علیکم انکل میرا مطلب ہے سر
و علیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ مغفرہ

باسیل چپڑ کر جواب دیتا ہے اور بک شلیف سے ایک دوسری بک
نکلانے لگ جاتا ہے۔۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

اتنا لمبا جواب دینی کی ضرورت نہیں تھی چھوٹا سادیتے
میں پھر بھی سمجھ جاتی۔۔

کیا چاہیے کیوں آئی ہو یہاں۔۔؟؟ باسیل روجی کی طرف
دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔
چھٹی چاہیے گراؤنڈ میں میرا بیچ ہے تو وہاں سب
میرا انتظار کر رہے ہونگے اگر میں وہاں نہیں گئی تو میری بڑی
بدنامی ہو جائے گی۔۔۔

باسیل روجی کی بار سننے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے
ایک بک ٹیبل پر رکھتا ہے اور دوسری آٹھ آکر اسے کھول کر
دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

روجی باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے اور اس کے بالکل
پیچھے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

تو مجھ سے کیا چاہتی ہو بی بی۔۔؟؟ باسیل پلٹ کر روجی کی
طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"2 ہزار روپے۔۔!! روجی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا!۔۔؟؟؟ کرنٹ کھا کر پلٹتا ہے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی
کتابیں سیدھا زمین پر جا گرتی ہے۔۔

پاگل ہو گئی ہو میں تمہارا بینک۔ ہو جو جب دل کیا مجھ سے

پیسے لینے آگئی ہو۔۔

باسیل غصے میں روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سیرے پہلے والے پیسے بھی تم نے ابھی تک مجھے واپس نہیں کیے

ہیں اور اب تم اور لینے آگئی ہو۔۔

باسیل غصے میں روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا

وہ چپین دے تو دی تھی میں نے آپ کو بیچ دیتے وہ سل جاتے

پیسے آپ کو۔۔

روجی بھی غصے میں باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی

اور رہی بات شرم کی تو وہ تو مجھے کبھی چھو کر بھی نہیں گزری ہے۔۔

روجی اپنے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

آنکل دے دیں نا پیسے میں واپس کر دوں گی آپ کو

روجی رو تلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

آنکل نہیں ہوں میں آنکل بول بول کر میری عزت کا جنازہ

نکال دیا ہے تم نے اور اگر میں نے تمہیں پیسے دے بھی دیے

تو مجھے واپس کب ملیں گے کب بی بی۔۔؟؟ باسیل

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔

یہ ہی کوئی 4 سے 5 سالوں میں لوٹا دوں گی جب میرا شوہر
کمانے لگے۔ جائے گا اسکی کمائی میرے ہاتھ جیسے ہی لگے گی
میں آپ کے پیسے واپس کر دوں گی آپ کو
رہنے دو ہو گئی تمہاری شادی کوئی پاگل ہی ہو گا جو تم سے شادی
کرے گا۔

باسیل اپنا جیب سے والٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔
ہاں اور وہ پاگل ہے آپ کا بھائی جس کی زندگی برباد ہونے کی وجہ ہیں
آپ۔۔

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ویسے انگل میں کچھ اور بھی سوچ رہی تھی۔۔

مت سوچو بی بی کچھ مت سوچو تمہاری سوچیں مجھ پر ہی
بھاری پڑ رہی ہیں۔۔

باسیل کہتا ہوا کرسی پر جا بیٹھتا ہے اور سامنے سے کچھ فائلز
اپنی طرف کھینچ کر ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے ہوئے ایک
سپ لیتا ہے۔۔

انگل میں آپ کے لیے ایک آفسر لائی ہوں سنا چاہیں گے
روحی باسیل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیسی امر۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے
دیکھیں مجھے سب کے سامنے پوچھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے
لیکن میں نے سوچا کہ آپ سے اکیلے میں ہو وہ لیتی ہنس
کہیں آپ شوکڈ سے سر ہی نا جائیں۔۔

اچھا۔۔؟؟ باسیل چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کرکری سے
پشت ٹیکائے مزے لیتے ہوئے روحی کو دیکھ رہا تھا۔

وہ۔۔ وہ۔۔ وہ میں پوچھنا چاہتی تھی کہ آپ مجھ سے شادی کریں گے

کیا۔۔؟؟ ہاتھ میں پکڑا ہوا چائے کا کپ دوبارہ

منہ کو لگنے سے پہلے ہی خود خوشی کرچکا تھا۔۔

ہاں نادیکھیں کسی پاکستانی سے شادی کرنے سے بہتر ہے

کہ میں کسی امریکن بڈھے سے شادی کرلو

اگر میں یہاں پر ہی رہی تو امی ابو میری اور بدر کی شادی

پکا کروادیں گے اور اگر کبھی کچھ ایسا ہوا کہ نا ہو پائی

تو وہ میری شادی کسی ماوراء کروادیں گے

پہلے تو وہ پاکستانی شوہروں کی طرح میرا ساتھ دے گا

لیکن پھر امی سے ہار پر وہ مجھے باہر پڑھائی کے لیے جانے

نہیں دے گا اور میرا دل توڑ دے گا۔۔

تو مجھ سے کیا چاہتی ہو بی۔۔؟؟ باسیل اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

تو وہ۔۔ سب کہہ رہے تھے کہ آپ یہاں کچھ عرصہ رہنے کے لیے

آئیں ہیں گاؤں کو آج کے زمانے سے بنانے کے لئے اور

پھر ان سب نے بعد آہ یہاں سے واپس امریکہ چلے جائیں گے۔

تو آپ مجھ سے شادی کر لیں اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں

ایہ تو تمہاری فرمائش ہے آس میں میرے لیے آفر کیا ہے۔۔؟؟

اچھا تو میں نے ابھی تک آپ کو آفر نہیں دی روکیں سوچنے

دیں مجھے۔۔

روحی کہہ اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

اتنے میں اس کی نظر سامنے پڑی ہوئی ٹیبل پر چائے کی پلیٹ

ہر جاتی ہے۔۔

تو آپ کے کیے آفر یہ ہے کہ میں آپ مجھ سے شادی کر لیں

گے تو میں آپ کے کیے ہر زور خود چائے بنا کر لاؤں گی۔۔

روحی پر سکون سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے چائے بنانی آتی ہے روحی آفر میں مزہ نہیں آیا ہے کچھ

اور بولو۔۔

باسیل روحی کی شکل دیکھ کر مزے لیتے ہوئے بولا

اچھا مزہ نہیں آیا۔۔ روحی منہ لٹکا کر کہتی ہے

آفر تو میں نے اپنے لیے سوچیں تھی انکل سے شادی کر لوں گی تو

باہر کے ملک چلی جاؤں گی کچھ دنوں میں انکل

ایکسپائر کام تمام پر یہاں تو بات ہی الٹی پڑ گئی ہے۔۔

روحی کو کنفیوز منہ دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔

اچھا تو پھر رہنے دیتے ہیں شادی کو میں بدر سے ہی کر لیتی ہوں

آہ اپنے کیے بھی کوئی آنٹی ڈھونڈ لیجئے گا اور اگر اس میں میری

کوئی مدد چاہیے ہو تا بتا دینا میں کروں گی آپ کی مدد

بہت آنٹیوں کو جانتی ہوں میں کواری بھی اور بیوہ بھی کسی سے

بھی سیٹنگ کروادوں گی میں آپ کی

سیٹنگ کروانے میں میں بیت ایکسپرٹ ہوں۔۔

روحی کرسی سے اٹھ کر اپنا زمین پر رکھا ہوا بیگ اٹھا کر

واپس کندھے پر ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں چلتی ہوں انکل پیسوں کے لیے شکر یہ آپ کا اللہ آپ کو خوش

رکھے اور مزید بوڑھا کرنے سے پہلے آپ کے

ہاتھ پاؤں لال کر دیں۔۔

روحی کی بات نہیں بنی اس شوکڈ میں وہ بے فضول کا بولے

ہی حبار ہی تھی۔۔

باسیل کو اب اس کی باتوں پر غصہ نہیں آ رہا تھا

روحی کہہ کر افسردہ سامنے لیے ہوئے آفس سے باہر نکل جاتی ہے

روحی کے نکلتے ہی باسیل کا ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ لگتا ہے۔۔

باسیل کو لگتا تھا کہ روحی چلی گئی ہے لیکن وہ ابھی بھی باہر

کھڑی ہوئی اس کے قہقہوں کی آواز پر مسکرا رہی تھی۔

چلو ایک بات تو اچھی ہوئی کہ یہ مسکرا رہے ہیں
میری بات نہیں بنی تو کیا ہو گیا انکل ہنسے تو سہی۔۔
روحی خود سے کہہ کر مسکراتے ہوئے وہاں سے سیدھ گراؤنڈ میں
میچ کھیلنے چلی جاتی ہے۔۔

....

ایک ہفتہ گزر چکا تھا روحی اور بدر کی شادی کی تیاریوں کو
باسیل بھی گاؤں کی ریوڈ لنگ کروا رہا تھا۔
ہسپتال اور بچوں کے لیے کھیل کا میدان اس میں جھولے
بڑوں کے لیے کام کی جگہ وہ اس کچھ ایک ساتھ شروع کروا چکا
تھا یونیورسٹی کا ماحول بھی اور گاؤں کا ماحول بھی
کافی بہتر ہو چکا تھا۔

باسیل کا ڈر پورے گاؤں کے لوگوں میں پھیل چکا تھا
ہر کوئی ہر وقت اس کے غصے کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور عورتیں
اس کی اچھائیوں کی کیونکہ وہ صرف مردوں کے لیے کمائی کا
ذریعہ نہیں بنا رہا تھا وہاں کی عورتوں کے لیے بھی کر رہا تھا۔
اب کوئی بھی لڑکا کسی بھی لڑکی کو چاہے وہ اس گاؤں کی ہو
یا کسی بھی اور گاؤں کی انہیں نظر اٹھا کر دیکھنے
کی ہمت کوئی بھی نہیں کرتا ہے۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں دھوم دھام سے شروع ہو گئی تھی۔
آج ہلا دی اور مہندی کی رسم تھی فیروز صاحب نے بھی پولیس
اسٹیشن سے چھوٹی لی ہوئی تھی۔۔

S حمدان صاحب کا کام تو ویسے ہی با سبیل سنبھال چکا تھا۔۔
a حویلی کے دونوں طرف شادی کے شور سے آوازیں گونجتی
l
e پھر رہی تھی۔۔
h

ہلا دی اور مہندی ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے سب ٹینشن میں
کمان کرنے کے بجائے کام بگاڑ ہی رہے تھے۔۔

I
q ہلا دی اور مہندی کی رسمیں کرنے کے لیے اور شادی کے لیے بھی حویلی
b
a کا پیچھے والا گروانڈ ایریا سجایا گیا تھا۔۔

تقریباً ساری تیاریاں ہو چکی تھی گھر کے سارے افراد تیار
ہو چکے تھے روجی کو پچھلے ایک ہفتے سے

o
v شادی کی وجہ سے شہزادیوں والی عزت مل رہی تھی۔۔
e روجی اپنے کمرے میں رات کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی۔
l
s مہرین بھی روجی کے پاس اسے تیار ہونے میں مدد کر رہی تھی

پارلر والی بھی روجی کو سنبھالنے میں لگی ہوئی تھی۔

پیلا اور گرین کلر کر برینڈیڈ لہنگا ہوئے گرین آنکھوں پر گولڈن

میک اپ کیے ہوئے ہونٹوں پر لال سرخی لگا کر گالوں کو

ہلکا ہلکا لال رنگ۔ میں رنگے ہوئے ہاتھوں کو کہنیوں سے مہندی
 لگائے ہوئے جو حد سے زیادہ لال رنگ کی ہو چکی تھی
 ہاتھوں میں گجبرے پہنائے ہوئے کانوں میں جھمکے پہننے ہوئے
 جن میں موتیوں کی چپین بالوں سے جوڑا ہوا ہوتا۔۔
 بالوں کو کھلا ہوا ان۔ میں ہلکے ہلکے کلرز کیے
 کچھ کلز کی ہوئی لٹیں روحی کے چہرے پر گرائی ہوئی تھی۔
 مہندی سے لگے ہوئے ہاتھوں میں گجبرے پہنائے ہوئے
 پیرو میں سونے کی ہی پائیل پہنائے ہوئے وہ اس کی ماں کی
 ہی پائیل تھی۔۔
 سفید گورے پیروں پر لال گہرے رنگ کی مہندی لگائے ہوئے
 پیروں میں گولڈن سونے کی پائیل پہن کر ان میں گولڈن ہیلز
 پہن بکڑ سر پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے روحی اپنے آپ
 کو مکمل طور پر تیار دیکھ کر بے حد خوش ہو رہی تھی۔۔۔
 اپنی خوبصورتی پر رشک ہو رہا تھا روحی کو
 لیکن کل شادی والے دن کا سوچ کر اس کے ہاتھ پاؤں بھی پھولنے
 لگ گئے تھے۔۔

لیکن روحی خود کو کمپوز کیے ہوئے جا کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔
 ہائے میری کمر۔۔ شادی کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s

مہرین ساری پار لروالیوں کو باہر چھوڑ کر دروازے کو بند کیے

ہوئے روجی کے پاس آتی ہے۔۔

شادی کی ہر تیاری باسیل خود کروا رہا تھا اور بہتر کروا رہا تھا۔

باسیل سفید کلر کے سوٹ میں ملبوس بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کیے

ہوئے مہندی کی رسم کی تیاریاں کروا رہا تھا۔۔

لڑکی کل سب ٹھیک تو ہو گا نا۔؟؟ مہرین پوچھتی ہے۔

ہاں کل سب ٹھیک ہو گا میں نے اپنی بدنامی کروانے ک پوری

تیاری کر رکھی ہے۔۔۔

روجی کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

کاش یار کل بدر سے تو شادی کر لیتی تمہاری سچ میں لوو

میرج ہو جاتی جب سے تم دونوں کی شادی کی تیاریاں

شروع ہوئی ہیں بدر کافی بدلہ ہوا لگ رہا ہے۔۔

تم دونوں پہلے کی طرح نہیں لگتے ہو۔۔

مہرین روجی کی طرف دیکھتے ہوئے افسردگی سے کہتی ہے۔

اور اسی لیے میں مزید اپنے اور اس کے رشتے کو

حسراب نہیں کرنا چاہتی ہوں اس لیے کل وہی ہو گا جو ہم نے سوچا

ہے میری اور بدر کی شادی نہیں ہوگی کسی قیمت پر نہیں

روحی پکے ارادے سے کہتی ہے اتنے میں دروازہ پر دستک ہوتی ہے

روحی اور مہرین دھڑکتے ہوئے دل سے دروازے کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہیں۔۔

سلطانہ بیغم فون پر بات کرتے ہوئے اندر آتی ہے انہیں فون پر

کرتے ہوئے دیکھ کر روحی اور مہرین سکون کاانس لیتی ہیں۔۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا

سلطانہ بیغم روحی کے ماتھے پر اور پھر گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔

پیچھے سے ہیرا بیغم بھی آ جاتی ہیں وہ بھی روحی

کو دیکھ کر رونے والی ہو جاتی ہیں۔

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم دونوں سینٹی ہوئی پڑی تھی۔

امی تائی امی مت روئیں نادونوں میں رو دوں گی پھر

ہرامیک آپ بھی خراب ہو جائے گا روحی رونے والی شکل بن

کر کہتی ہے اور کہہ کر تینوں گلے لگ جاتی ہیں۔۔

چلو مہمان آگئے ہیں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں دولہا بھی

اسٹج پر بیٹھے ہوئے تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

ہیرا بیغم کہتی ہیں اور دونوں مائیں روحی کا ہاتھ پکڑ کر

اسے حویلی سے باہر کی طرف لے جانے لگتے ہیں۔

بدر اسٹیج پر سفید کمر کے سوٹ میں ملبوس اوپر کالے رنگ کا

جیکٹ پہننے ہوئے اسٹیج پر بیٹھ کر روجی کے

انتظار میں اور کل کے بارے میں سوچ سوچ کر ٹینشن لے رہا تھا۔

S فیروز صاحب اور حمدان صاحب بھی گارڈن ایریا میں

a

l مہمانوں سے ملاقات کر رہے تھے۔۔

h باسیل بھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا بلیک کمر کرتا پہننے ہوئے

دُلٹے ہاتھ میں گھڑی پہن کر بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کر رہا تھا۔



I بلیک سوٹ پر بلیک کمر کا ہی کوٹ پہن کر

q

a اپنا فون اٹھائے وہ بھی گارڈن ایریا کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

b

a روجی بھی گھر سے باہر نکل رہی تھی اور باسیل بھی

l

ارے میری انٹری پر پھول تو برسائیں۔۔۔



N امی مجھے نہیں پتا میرے ہر قدم رکھنے پر مجھ پر پھولوں کی

o

v برسات ہونی چاہیے۔۔

e

l روجی ضد کرتے ہوئے کہتی ہے تو سلطانہ اور ہیرا۔ بیغم دونوں

s

ہنس پڑتی ہے اور روجی کو دو منٹ کے لیے حویلی کے دروازے



رہی کھڑا کر کے دونوں

گارڈن ایریا میں داخل ہوتی ہیں اور حمدان اور فیروز صاحب کو

روجی کی فرمائش بتاتی ہیں۔

مہرین پہلے ہی اندر چلی جاتی ہے روجی کی انٹری کی ویڈیو

بنانے کے لیے۔۔

روجی حمدان صاحب والے دروازے پر اکیلی کھڑی ہوئی لہنگے

سکس خود کو دیکھ کر ان کے انتظار میں ڈانس کرنے لگ جاتی ہے۔۔

روجی جیسے ہی ڈانس کرتے ہوئے پلٹتی ہے سیدھا باسیل سے

جاکر جاتی ہے۔

باسیل اپنے دھیان میں اندر سے چلتا ہوا آ رہا تھا روجی کو

س نے دیکھا ہی نہیں تھا اور جب دیکھا تو اس سے نظریں ہٹ

مشکل ہو رہا تھا۔۔

روجی باسیل کی باہوں میں کھڑی ہوئی پہلے اس کی

آنکھوں میں ہنسنے پر اس کے ماتھے پر لگی ہوئی کافی عرصہ پورانی

چوٹ کے نشان پر جاتی ہے۔۔

روجی کی نظر اس پر ٹک جاتی ہے اور باسیل کی روجی کے

چہرے پر اس کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں کھو ہی گیا تھا۔

دونوں دنیا جہاں کے خوف سے دور ایک دوسرے کو

دیکھتے ہوئے ایک دوسرے میں کھو چکے تھے۔۔

انکل یہ آپ کے چہرے پر کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔

روٹی اپنے مہندی والے ہاتھ باسیل کے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہتی ہے

باسیل کی ناک۔ میں اس کی ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی کی

خوشبو پر باسیل اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ روجی کو خود سے دور کرتا ہے

باسیل جیسے ہی روجی کو خود سے دور کرتا ہے

پیچھے سے سلطان۔ بیغم اور ہیرا۔ بیغم دونوں ایک ساتھ آرہی ہوتی ہیں۔۔

روجی کی نظر بھی اب باسیل کے ماتھے پر نشان پڑ ہی ٹیکی

ہوئی تھی۔۔

روجی آجباؤں فرمائشی دلہن تمہاری انٹری کروائیں۔

ہیرا۔ بیغم ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماشاء اللہ کتنے ہیمنڈم لگ رہے ہو۔ سلطان۔ بیغم باسیل کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

باسیل جو ابامسکرا دیتا ہے پر کچھ نہیں کہتا ہے۔۔

چلیں پھر روجی سلطان۔ بیغم روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روجی کی نظر باسیل سے ہٹنے کا نام ہی نہیں رہے تھی۔

سنیں۔۔؟؟ روجی اپنی ماں اور تائی کے سامنے کھڑی ہو کر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہیں۔۔!!! باسیل روجی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

کالا رنگ۔ چچتا ہے آپ پر بس اس رنگ کے ساتھ ناک پر رکھا ہوا

غصہ نہیں سج رہا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

میری شادی ہے مسکرا دیں تھوڑا تاکہ مجھے بھی تسلی ہو جائے

کہ آپ کو مسکرانا آتا ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے مسکرانا نہیں آتا ہے۔۔ باسیل مختصر سا جواب

دیتا ہے۔۔

جھوٹ۔۔!! مسکرانا تو ہر انسان کو آتا ہے بس دیکھانے کا انداز

طریقہ نہیں آتا ہے کچھ لوگوں کو اور آپ ان میں سے ایک ہیں

روحی مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم دونوں اس کی بات پر ہاں میں سر ہلاتے ہو

ہنس پڑتی ہیں۔۔

ایسی بات ہے تو تم مجھے مسکرانا سیکھا دو تم تو ہر وقت ہی

ہنستی رہتی ہو ماشاء اللہ پی ایچ ڈی کر رکھی ہے تم نے

تو ہنسنے بھی ویسے بھی۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بلکل میں آپ کو مسکرانا بھی اور کھل کر ہنسا بھی سیکھا دوں گی

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر ہنستے ہوئے

سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم کے ساتھ گارڈن ایریا میں

چلی جاتی ہیں۔۔

روحی کے جباتے ہی باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر
اپنی بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
روحی جیسے ہی گارڈن ایریا میں داخل ہوتی ہے اس کا منہ تو
کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

پورا گارڈن لائنوں سے جگمگا رہا تھا روحی کے ہر ایک بڑھتے ہوئے قدم ہر
پیروں کے نیچے بھی اور روحی کے اوپر بھی پھولوں کی برسات
ہوتی جا رہی تھی۔

روحی کے چہرے سے ہنسی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
اور بدر کے چہرے پر آنے کا نام
بدر اور روحی کی ساتھ رسم کرنے والے تھے اس لیے وہ
دونوں ایک ساتھ ایک اسٹیج پر بیٹھتے ہیں روحی کو آدھے راستے
سے حمدان اور فیروز صاحب اسٹیج تک لے جاتے ہیں اور بدر
کے پاس لے جا کر بیٹھا دیتے ہیں۔

بدر بھی اپنا جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیتا ہے۔
روحی بدر کے چہرے پر مایوسی صاف محسوس کر رہی تھی۔
روحی کے بیٹھنے کے بعد باسیل بھی آ جاتا ہے گارڈن ایریا
مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور سب کی نظر اس وقت باسیل
روحی اور بدر کر ہی ٹپکی ہوئی تھی۔

بدر کیوں ٹینشن کے رہا ہے کل سب ٹھیک ہو گا مت لے ٹینشن

میں ہوں نا میں سب سنبھالوں گی۔۔

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے یا حد سے زیادہ ہے ٹینشن ہو رہی ہے مجھے

اس وقت اگر کل ویسا نا ہوا جیسا ہم نے پلین کیا ہے تو۔۔؟؟

بدر بوکھلاتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہہ رہا تھا اس سے

بولا بھی نہیں حبا رہا تھا۔۔

بدر سر پر سوار مت کر جو کل ہو گا وہ دیکھا جائے گا اس وقت

کل کی ٹینشن مت لے اور اس وقت کو سب کے مسکراتے ہوئے

چہروں کو دیکھ کر یہ پل انجوائے کر۔

روحی اس کے ذہن سے ٹینشنیں نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

ہم۔۔ بدر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے

اور ایک لمبی گہری سانس لے کر اپنے آپ کو ٹینشنوں سے

آزاد کرتا ہے۔۔

روحی اور بدر کی ہلا دی کی رسم شروع کر دی گئی تھی سب ایک

ایک کر کے رسموں میں شامل ہو رہے تھے۔۔

سوائے باسیل کے اسے اسٹیج پر آنے کا موقع اور وقت ہی نہیں

ملتا ہے ایک کام مکمل کرتا ہے تو دوسرا پہلا ہی تیار ہوتا ہے۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 11

By Saleha Iqbal ... 🦋

بدر اور روجی کی ہلدی کی رسم ہو چکی تھی اب مہندی کی
رسم شروع ہو گئی تھی باہر گارڈن ایریا میں بیچ میں ڈانس فلور
سیٹ کیا ہوا ہے جس پر ڈانسرز جھومر ڈال رہے تھے۔
میوزک کی آواز لاؤڈ تھی ہر طرف ہنسنے کی بولنے کی آوازیں سنائی
دے رہی تھیں۔۔

حمدان اور فیروز صاحب مہمانوں میں بڑی ہوئے پڑے تھے
باسیل کے فون کر بار بار کنسٹرکشن سائڈ دے کالز آرہی تھیں۔
روجی کے نظر بار بار باسیل پر ہی ٹپکی ہوئی تھی وہ بار بار
اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

روجی جیسے ہی اپنی نظریں باسیل سے ہٹا کر بدر پر کرتی ہے
وہ جب دوبارہ روجی باسیل کی طرف اتنے میں باسیل اس کی نظروں
سے کیسا سب کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہوتا۔
روح نظریں دوڑا کر سے ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے
پر وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آتا ہے۔

امی مجھے بھی ڈانس کرنا ہے میں جاؤ۔۔؟؟ روجی اپنی ماں سکی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں جاؤں تمہاری ہی شادی ہے کر لوں جا کر ڈانس۔۔

روحی کو جیسے ہی احبازت ملتی ہے وہ بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے
اپنے ساتھ ڈانس فلور پر جھومسر ڈالتی ہوئی عورتوں میں
شامل ہو جاتی ہے۔۔

روحی مہرین کو بھی اشارہ کر کے اپنی طرف بلواتی ہے اور وہ بھی
ہنستے ہوئے آکر ان کے ساتھ ڈانس کرنے لگ جاتی ہے۔
ہر کوئی خوش مسکراتے ہوئے اس پل کو اپنی آنکھوں میں بارہا ہوتا تھا۔
باسیل کو بار بار فون آنے کی وجہ سے وہ کنسٹرکشن سائٹ
پر جاتا ہے۔۔

وہاں پر جیسا پہنچتا ہے تو سامنے کھڑے ہوئے لڑکوں کو
دیکھ کر وہ گاڑی کو ہنستے ہوئے پیچھے ہی تھوڑے فاصلے پر
روک دیتا ہے اور اپنی سفید گاڑی سے نکل کر اپنی گاڑی میں رکھی
ہوئی گن اٹھا کر وہ ان کی لڑکوں کی طرف بڑھتا ہے۔
اور تھوڑی سے فاصلے پر حبار کتا ہے کیونکہ زمین پر بیچ میں لائن
آچپکی تھی۔

سامنے کھڑا ہوا لڑکا کچھ آدمیوں کے ساتھ اور کوئی نہیں
ملک زمان ہتا کو آج ہی فیروز صاحب کی غیر موجودگی میں
جیل سے نکلا جا چکا تھا۔۔

S

a

l

e

h

a

u

I

q

b

a

l

u

N

o

v

e

l

s

h

آتی رات جو مجھے یہاں بلوانے کی کوئی خاص وجہ ملک زمان۔؟؟

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر زمان کے وجود پر

نظریں گاڑھ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں وہ آج ہی جیل سے رہائی ملی تھی اور آج ہی مجھے پتہ چلا

کے کوئی بہادر انسان اس گاؤں میں یہاں پر بڑی بڑی بلڈنگیں بنا رہا

ہے تو سوچا ملاقات کر لوں میں آکر اس سے۔۔

آخر کار دشمنوں پر نظر رکھنا تو دشمن کا فرض ہوتا ہے۔۔

زمان بھی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ملاقات ہو گئی ناب جاوید یہاں سے نہیں روک کر یہاں کا

منظر اچھے سے اپنی آنکھوں میں قید کر لو کیونکہ بہت جلد بہت

کچھ بدلنے والا ہے میرے گاؤں میں اور سب سے پہلے جو بدلے گی

وہ یہ لائن ہے جیسے میں دیوار بناؤں گا۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر فاتحانہ مسکراہٹ

دے کر وہ وہاں سے جانے کے لیے پلٹ جاتا ہے۔۔

سنا ہے روحی کی شادی ہو رہی ہے۔؟؟ زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے

روحی کا نام سن کر باسیل پلٹتے ہی زور سے مکہ زمان کے

منہ پر دے مارتا ہے

زمان ہل میں زمین بوس ہو چکا ہو جاتا ہے۔۔

میرے گھر کی عورت کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

S
a

l

e

h

a

l

I

q

b

a

l

N

o

v

e

l

s

s

♥

باسیل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے تو پیچھے کھڑے زمان کے آدمی
باسیل کے سر پر بندوق تان دیتے ہیں وہ لوگ نشانہ باندھ کر
باسیل کی طرف گولی چلانے لگتے ہیں پر پیچھے سے آتی ہوئی پولیس
کی گاڑی کو دیکھ کر جھٹ سے گسٹیں نیچے کر لیتے ہیں۔۔

ملک زمان بھی لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا ہو رہا ہوتا ہے کہ باسیل ایک
لات زور سے اس سے سینے پر مار کر اسے سر کے بل
دوبارہ زمین بوس کر دیتا ہے۔۔

باسیل لائن کر اس کر کے دوسرے گاؤں میں اپنے قدم رکھتے ہوئے
جاتا ہے جہاں جانے کی اجازت نہیں تھی کسی کو
لیکن باسیل جانتا ہے اور ملک زمان کابلوں سے گھسیٹتے ہوئے
اپنے گاؤں میں لاتا ہے اور لا کر پولیس
والوں کی طرف دھکا دے دیتا ہے۔۔

پولیس والوں نے باقی لڑکوں کو بھی اور ان کے پاس موجود
اصلیہ کو بھی برآمد کر لیا ہوتا۔

جب یہ جان جائے گئے تھے کہ کوئی بہادر انسان اس گاؤں میں
آچکا ہے تو تمہیں خود کو اس سے دور رکھنا چاہئے ہوتا تھا کہ
اس کے مسل کر اس کے گھر کی عورتوں کے بارے میں
بکواس کرنی چاہیے تھی۔

باسیل اپنا کوٹ اتار کر کالے کرتے کی بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے
بھاری آواز میں کہتا ہے۔

گھر کی عورت۔۔۔؟؟؟ زمان کہتا ہوا ہنس پڑتا ہے زور زور سے
اپنے آپ کو پولیس کے ہاتھوں سے نکلوا کر باسیل کے سامنے آکر
منہ میں جما ہوا خون تھوک کی شکل میں زمین پر۔ پھینکتا ہے۔۔
تمہارے گھر کی عورت نے سرے عام میری بے عزتی کی
تھی مجھے پیروں میں گرایا ہوتا۔۔

جب تک میں بھی اسے سرے عام طور پر بے عزت نا کردوں
تو میرا نام بھی ملک زمان نہیں
زمان کی بات پر اب باسیل ہنس پڑتا ہے۔
تمہاری اوقات نہیں ہے اسے پیروں میں سر کے تاج کبھی پیروں
میں دیکھیں ہیں۔۔

باسیل زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے
جو تم نے کیا ہوتا اس کے بعد روح کی جگہ میں اس
وقت میں ہوتا تو

ہماری ملاقات آج یہاں نہیں ہو رہی ہوتی روح
نے تمہیں صرف تمہاری اوقات
دیکھائی ہے باقی کی منزل میں طے کروائیں گا تمہیں ملک زمان
باسیل کہتے ہوئے بالکل زمان کے سامنے آکھڑا ہوا ہوتا۔۔

ایک گاؤں کے سربراہ اوپر سے پاکستان کے جج پر
حملے کی کوشش کرنے کی وجہ سے تمہیں سزائے موت کی
سزا دی جاتی ہے۔۔

دن تھر ڈڈگری کا ٹوہر تمہیں دیا جائے گا۔

باسیل کہہ زمان کو رہا ہوتا پر نظریں پولیس والوں پر جمی ہوئی تھی۔
اور یہ ٹارچر میرے گھر کی کا نام لینے کی سزا کے طور پر
تمہیں مبارک ہو۔

اگر اس بار یہ باہر نکل آیا تو یاد رکھنا میں تم لوگوں کو جہاں بھیجو
گا وہ تمہاری سوچ ہے۔

ہر دن بد سے بد تر ٹارچر دیا جائے ایسے ناکھانے کے لیے کچھ
اور نا ہی پینے کے کیے کچھ ملنا چاہیے ایسے اور جب ہمارے دشمن صحاب
موت کے دروازے پر کھڑے ہوں تو۔ ان کی حاضری میری
قدموں میں لگنی چاہیے۔

باسیل۔۔۔؟؟؟ زمان غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔
غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کیونکہ یہ سب بیکار ہے اس
وقت تمہارے لیے

باسیل کہتا ہوا لائن کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔۔
بہت گھمنڈ ہے نا تم لوگوں کو یہ لائن کوئی بھی کرا اس نہیں
کر سکتا ہے۔۔

باسیل لائن کے پر پیر ہوا میں اٹھائے ہوئے کہتا ہے۔۔
آج میں یہ لائن کرا اس بھی کروں گا اور تمہارے گھر میں بھی گھسوگا۔
ویسے میں نے بھی سنا ہے کہ تمہاری بھی ایک چھوٹی بہن ہے۔۔

میری رُوح کی عمر کی ہی ہوگی جب تم میرے گھر تک گھس
کر میرے گھر کی عورتوں کو دیکھنے کی اور ان کا نام لینے کی
ہمت کر سکتے ہو تو ایک نظر مجھے بھی تمہارے گھر پر ڈال لینی
چاہیے۔۔

باسیل سکندر۔۔۔۔۔ زمان حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے
اووو۔۔ غصہ آرہا ہے کیا فائدہ غصہ کرنے کا جب تم میرا
کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے ہو۔

باسیل زمان کے سامنے آکر کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ میں پہنی
ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ادھی رات وہ گئی ہے تمہاری بہن سوئی تو نہیں ہوگی ناملاقات ہو
جبائے گی نامیری اس سے۔۔؟؟

باسیل خبردار اگر میری بہن پر اپنی نظریں ڈالی
تو میں تمہیں زندگی زمین میں گاڑھ دوں گا۔۔۔
زمان اپنے آپ کو پولیس سے چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے
چیختے ہوئے کہتا ہے۔۔

آہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ تو میرے کرنے کے بعد ہی ہوگا کہ تم مجھے
زندہ گاڑھ پاتے ہو یا نہیں۔۔۔؟؟

باسیل کہہ کر اپنی گاڑی سے اپنا کوٹ اٹھائے گاڑی میں جا بیٹھتا
ہے اور اسی لائن کو کرا اس کرتے ہوئے سیدھا دوسرے
گاؤں میں چلا جاتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

روحی بدر اور سب لوگ تھکاوٹ سے چور اپنے اپنے کمروں میں

موجود بیڈ پر لیٹے ہوئے آرام کر رہے تھے۔۔

کھانا سب لوگ باہر گارڈن میں ہی کھا لیتے ہیں روحی کے چہرہ پر

کوئی ٹینشن کچھ بھی نہیں تھ لیکن مہرین ٹینشن میں آدھی ہوتی

حبار ہی تھی جیسے روحی کی جگہ شادی اس کی ہے۔۔

روحی مزے سے بیڈ پر بیڈ کر اوٹن سے ٹیک لگائے ہوئے چہرے پر

ماسک لگا کر ہاتھ میں پوپ کورن پکڑے ہوئے ٹی وی پر

مووی دیکھ رہی تھی۔۔

اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی مہرین ٹینشن میں مبتلا

بار بار گھڑی کی طرف دیکھے حبار ہی تھی۔

کیا ہوا تجھے اتنی ٹینشن میں کیوں ہے تو۔۔؟؟ روحی مہرین کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یار تجھے سچ میں کل کے لیے ٹینشن نہیں ہو رہی ہے میرا تو

سوچ سوچ کر حال برا ہو رہا ہے۔۔

روحی اپنے چہرے سے ماسک ہٹائے پوپ کورن کو اپنی گود

سے ہٹا کر اپنے سامنے رکھتی ہے۔۔

اور مہرین کی طرف رخ موڑ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے سمجھاتی ہے۔۔

یار تو کس چیز کی ٹینشن لے رہی ہے کہ لوگ ہیں یہ دنیا ہے

S
a

l
e

h
a

l
q

b
a

l
N

o
v

e
l

s
l

s
h

یہ سب بھول جاتی ہے جب کوئی اس سے بڑھ کر مصالحہ دار بات
ان کے کانوں میں پڑتی ہے۔

ہاں کچھ دنوں کے لیے میں انکی باتوں میں شامل ہو گئی
لیکن کچھ دنوں بعد یہ سب بھول جائیں گے اور پھر سب
ٹھیک ہو جائے گا۔

تجھے یقین ہے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔؟؟
مہرین روجی کے ہاتھوں میں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
منکر مندی سے بولی۔

ہاں سب ٹھیک ہو جائے گا ٹینشن مت لے اس شادی کو کسی اور
کی شادی سمجھ ہر انجوائے کر کیونکہ یہ روجی کی
شادی تو نہیں ہے اور نا ہی کبھی ہونے والی ہے۔
روچی منرض کر اگر کل تیری شادی ہو جاتی ہے تو کیا کرے گی
تو۔۔؟؟

مہرین تجس سے حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
تو کیا کروں گی میں۔۔؟؟ روجی اس کا سوال دہراتی ہے
مجھے بھی نہیں پتا کہ کیا کروں گی میں اگر میری قسمت میں واقع
میں کل میرا کسی کا ہونے لکھا ہوا ہے تو
اپنی قسمت سے میں لڑ تو نہیں سکتی ہوں نا جو ہو گا وہ دیکھ
جائے گا۔

روچی ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولی
مجھے لگتا ہے نا جانے کیوں کل جو ہو گا وہ کسی سے بھی دیکھا
نہیں جائے گا۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



مہرین دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔۔

چپل چھوڑ بند کر اس کو کل تیری شادی ہے پارلر کے جھنجھٹ میں
کل تھک جائے گی تو شادی کے بعد ہی اب تو یہ ایکشن مووی
دیکھنا۔۔

S سو حبا چپ کر کے اب تو پورپ کورن بھی دے مجھے اب۔۔

a
l مہرین روجی کے ہاتھوں میں سے ریموٹ بھی اور پورپ کورن کے حباتی ہے۔

e ٹی وی اور لائٹس بند کیے کمرے میں لیپ آن کیے ہلکی سے روشنی

h کر کے دونوں سو حباتی ہے۔۔

a
دوسری طرف بدر کا بھی ٹینشن سے برا حال ہوا پڑا ہوتا آنکھوں سے

I نیند دل سے سکون سب غائب ہوا پڑا ہوتا بدر ہوتا۔

q
b باسیل اور حمدان اور فیروز صاحب کے ریکشن کے بارے میں سوچ

a سوچ کر ہی وہ آدھا ہوتا حبا رہتا۔۔

l باسیل دوسرے گاؤں کی طرف گاڑی تو ضرور موڑتا ہے لیکن وہاں

N حباتا نہیں ہے واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

o
v حویلی پہنچ کر گاڑی کو باہر پارک کیے وہ اندر کی جانب داخل

e ہوتا ہے تو سب لوگوں کو آدھی رات کو اکھٹا دیکھ کر

l وہ حیران ہو کر ان کے پاس آ بیٹھتا ہے۔

s
♥ خیریت ہے رات کے اس کی وقت آپ سب لوگ

جمع ہوئے ہیں۔؟؟

باسیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم سے بات کرنی ہے۔۔؟؟ حمدان صاحب کہتے ہیں اور سب لوگ ایک

دوسرے کی شکلوں کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

روحی سے شادی کر لوں تم باسیل۔!!! حمدان صاحب

کہتے ہیں تو باسیل حیرانگی سے صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھتا ہے

یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا آپ۔؟؟ روحی اور بدر کا

کل نکاح ہے۔۔!! باسیل حمدان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

روحی اور بدر کل شادی نہیں کرنے والے ہیں

روحی نے بدر کو شادی سے بھاگ جانے کا کہا ہے وہ لوگ

ناکرنے کی پوری تیاری کر چکے ہیں۔۔

میں نے اور سلطانہ نے خود یہ بات سنی ہے روحی کے منہ سے۔۔

ہیرا بیگم کہتی ہیں۔

بدر۔۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ

میں اٹھ کر بدر کے کمرے کا رخ کرنے لگتا ہے پر فیروز صاحب

اسے روک دیتے ہیں۔

روحی کو سنبھالنے والے صرف تم ہو باسیل اب ہم لوگوں

نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی ہے کبھی کامیابی اور کبھی

ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہوتا۔

لیکن اب جو وہ کرنے کا سوچ رہی ہے اس سے اس کا خود کا

کتنا نقصان ہونے والا ہے یہ بات وہ نہیں سمجھ رہی ہے۔

لیکن چاچو اس نے اس شادی کے لیے خود ہاں کی تھی

تو اب وہ ---

باسیل خود کہتے کہتے رک جاتا ہے اور ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اسے روجی کی بات یاد آ جاتی ہے چیلنج والی

پاگل لڑکی۔۔۔ باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل عزت کی حفاظت کی خاطر یہ تمہیں کرنا پڑے گا

روجی کچھ بھی کرے گی لیکن بدر سے شادی نہیں کرے گی

وہ ایک بار جو ٹھکان لے وہ کیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھتی ہے۔

روجی کے لیے تم انتخاب بہترین ہو لیکن اگر تمہیں بھی

یہ منظور ہو تو ---

حمدان صاحب دھیمے لہجے میں کہتے ہیں۔۔

باسیل ان کی اور سب کے افسردہ اور ٹینشن میں گھیرے

ہوئے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اور

اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگتا ہے پر سیڑھیوں پر پہنچتے ہی

وہ رک کر پلٹتا ہے اور سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شادی کی تیاریاں جاری رکھیں نکاح کل ہی ہوگا عزت سے بڑھ

کر باسیل سکندر کے لیے بھی اور کچھ نہیں ہے۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوا سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے

کی جانب بڑھ جاتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

سب لوگ پیچھے سکون کا سانس لیتے ہیں اور ایک دوسرے
کو دیکھ کر مسکرانے لگ جاتے ہیں۔۔

باسیل بھی کمرے میں جا کر سیدھا بیڈ پر لیٹ جاتا ہے اور
چھت کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور ایک لمبی گہری سانس
لیے خود کو پرسکون کرتا ہے۔۔

یہ باتیں سن کر روحی کے رد عمل کا سوچ کو وہ اپنی آنکھوں
پر ہاتھ رکھتا ہے اور کچھ دیر ایسے ہی لیٹے ہوئے وہ

نیند کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے اسے پوزیشن میں
لیٹے ہوئے۔۔

صبح ہو چکی تھی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی
اندر باہر لوگ ہی لوگ موجود تھے اور سب میں ہڑبڑی مچی ہوئی تھی۔
روحی کے نکاح کا جوڑا بھی آچکا تھا اس کے میک آپ
کرنے کے لیے پارلر والی بھی آچکی تھی۔

روحی ٹینشن میں کمرے میں بادو پٹے کے بکھرے ہوئے حویلیے
میں ادھر ادھر ٹھہلتی جا رہی تھی کیونکہ بدر کا
فون نہیں لگ رہا تھا

یہ اچھی بات ہے یا بری اس کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا مہرین بدر
کو دیکھنے کے لیے حویلی کے دوسرے حصے میں بھی جاتی ہے
پر بدر اسے کہیں بھی نہیں نظر آتا ہے۔

روحی بدر نہیں نظر آرہا ہے کہیں بھی پتا نہیں اب ہے وہ
یا چلا گیا ہے۔

مہرین ٹینشن میں روحی کو آکر بتاتی ہے اور روحی کے دل کی دھڑکنیں
تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔

اب کیا ہوگا کہاں ہے وہ۔؟؟ روحی ٹینشن میں منہ
ادھر ادھر چلنے لگ جاتی ہے۔۔

یار اسے ڈھونڈ کہا جا سکتا ہے وہ روحی مہرین ہے ہاتھ
پکڑ کر روتلو سامنہ بنا کر کہتی ہے۔

روحی۔۔؟؟ سلطانہ بیغم اندر آتے ہوئے کہتی ہیں
تمہاری پارلر والی آگئی ہیں تیار ہونا شروع ہو جاؤں
میری گڑیا۔۔

سلطانہ بیغم روحی کو مسکراتے ہوئے اس کی ٹھوڈی پکڑ کر
اسے پیار سے کہتی ہے۔

جی امی۔۔! روحی اپنی بڑھتی ہوئی ڈھڑکنوں کو نارمل کرتے ہوئے
مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم کہہ کر چپکی جاتی ہے اور پارلر والیاں روحی کو تیار
ہونا شروع کر دیتی ہے۔۔

روحی کی دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی
چہرے پر ڈر اور ٹینشن صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



گھر میں ہر کوئی تیار کر چکا تھا باہر نکاح کا سیٹ آپ بھی
مکمل طور پر ہو چکا تھا۔

کھانا وغیرہ ہر چیز تیار ہو چکی تھی باسیل بھی نکاح
کے لیے تیار ہو رہا تھا سفید کلر کا کارٹن کا شلوار قمیض پہنے ہوئے
اوپر نیوی بلیو کلر کر کوٹ پہن کر ہاتھ میں گھڑی پہن کر پیروں
میں نیوی بلیو کلر کے جوتے پہننے ہوئے آئینہ میں اپنا برینڈڈ
ہیوسٹوم لگائے ہوئے باہر جانے کے مکمل طور ہو چکا تھا باسیل اپنے آپ کو
تیار ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھ رہا تھا
اور ایک لمبی گہری سانس لے کر خود کو دیکھتا ہے
اور دیکھ کر کمرے میں سے باہر چلا جاتا ہے۔
روحی بھی لال سرخ رنگ کے لہنگے میں ملبوس اوپر گولڈن کلر کا
گوٹے کا کام کیے ہوئے چہرے پر سونف اور خوبصورت سا
برائیدل میک آپ کیے ہوئے ہاتھوں میں چپڑیاں اور سونے کے
کسنگن پہن کر گلے میں گولڈن کلر کا سونے کا بے حد خوبصورت سا
نیک لیس پہننے ہوئے مکمل طور پر دلہن کے جوڑے میں ملبوس
بے حد خوبصورت سی دلہن بن کر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے
نظریں جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔

پنے آپ کو دلہن کے روپ میں اب تک اس نے خود دیکھا ہی نہیں

اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے وہ نظریں جھکائے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی

پارلروالی روجی کے پیروں میں ہیلز اور دوبارہ سے

سونے کی پہنا رہی تھی۔

روجی۔۔ مہرین گیسٹ روم میں تیار ہونے کے لیے

S چکی جاتی ہے مہرین کے آتی ہے روجی نظر اٹھ کر اس کی طرف دیکھتی ہے

اور جاکر جلدی سے اٹھ کر اس کے گلے سے

لگ جاتی ہے۔

آپ لوگ۔۔ جابائیں میں باقی کا دیکھ لوں گی اگر کچھ ہوا تو۔

مہرین پارلروالیوں کو کہہ کر انہیں کمرے سے باہر بھیج دیتی ہے۔

روجی کیوں رو رہی ہے۔۔؟؟ مہرین روجی کو

واپس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین مجھے بدر سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔

روجی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو تیری شادی بدر سے نہیں ہو رہی ہے تو نے خود تو کہا تھا

سب پلین کیا ہوا تو ہے۔ مہرین اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

مہرین مجھے پتا نہیں کیوں بیت ڈر لگ رہا ہے

یہ دیکھ میرا دل پھٹ کر باہر آجائے گا اتنی تیزی سے یہ دھڑک رہا

ہے۔۔

روجی مہرین کا ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کا کچھ پتا چلا کہیں دیکھا وہ تجھے۔۔؟؟ روجی روتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



مہرین نامیں سر ہلا دیتی ہے اور روجی پھر دوبارہ

زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

مہرین وہ مل نہیں رہا ہے سب کو پتا چل جائے گا کہ وہ کہیں
نہیں ہے ایسا نا ہو کہ گھر والے میری کسی اور سے شادی کروادیں گے۔

روجی کہتے ہوئے زور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

پورے کمرے میں اس کے رونے کی آوازیں گونج رہی تھی۔

تو تو مت یار مل جائے گا بدر۔۔

مہرین اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روجی چپ ہو جایاں میک۔ آپ خراب جائے گا۔

مہرین اسے رونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری زندگی خراب ہونے جا رہی ہے تجھے میرے میک۔ آپ کی

پڑی ہوئی ہے بد تمیز لڑکی۔

میں نے شادی کرنے ہے ابھی ابھی میں نے گاؤں کی گنڈی بنا ہت

بہت سارے پیسے جمع کرنے تھے اور باہر کے ملک جا کر

کسی گورے سے میں نے شادی کرنی تھی مجھے گاؤں کے لڑکے

سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔

روجی زور سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی چپ ہو جا کوئی سن کے گاتیری بکواس۔۔

مہرین اسے چپ کرواتی ہے پر وہ اور زور سے رونا لگ جاتی ہے۔
میں بکواس نہیں کر رہی ہے میں نے سچ مچ میں ابھی گنڈا گردی
کرنی تھی پورے گاؤں میں

میں تو اپنی گینگ بھی بنانے لگ گئی تھی پر اب میری S
a
l
e
h
a
کروار ہے ہیں یہ سب کچھ سالوں میں پھر اپنے بچوں پر ہی گنڈا
گردی کر پاؤں گی بس۔۔۔

میرا سپنہ توڑ دیا ان لوگوں نے مس مس تو جا کر ایک ڈھونڈا
تھتا میں نے وہ بھی ٹوٹ گیا۔۔

روحی روتے ہوئے بولی اور بول کر پھر دوبارہ رونے لگ جاتی ہے
مہرین اس کی باتیں سن کر ہنس رہی تھی۔۔
مت ہنس چپٹیل مت ہنس مجھ پر پلرز میں پہلے ہی بہت زیادہ
ٹینشن میں ہوں میں اسی کھڑکی سے کود کر اپنی جان دے دوں
گی ورنہ۔۔

روحی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
بدرکتا کمینہ ایسے غائب ہوا کہ مجھے بھی کہیں نظر نہیں آ رہا ہے
اب میرا کیا بنے گا کس گھٹیا ذلیل گندی شکل والے میرا سی
جیسے انسان سے یہ لوگ میری شادی کروائیں گے۔۔

روحی کے آنسوؤں رکنے کا نام ہی نہیں کے رہے تھے اور سامنے والی کی ہنسی۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 11 part 02 "

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی۔۔۔ سلطانہ بیغم زور سے دروازے سے آواز لگا کر پکارتی ہے
روحی اندر کرسی پر بیٹھے ہوئے سسکیاں لے رہی تھی۔

مہرین روحی کو چھوڑ کر جلدی سے جا کر دروازے کو کھولتی ہے
سلطانہ بیغم روحی کے رونے کی آواز پر حیران پریشان ہو
کر اس کے پاس آجاتی ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے میری گڑیا کو کیوں رو رہی ہے۔؟؟

سلطانہ بیغم روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
ٹیشو پیپر ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کر روحی کے آنسوؤں صاف کرتی ہے۔
امی میں نے شادی نہیں کرنی ہے۔۔ روحی اپنی ماں کے پیٹ سے
لپٹ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی ایسے نہیں کہتے ہیں سب مہمان اچھے ہیں ساری
تیا ریاں ہو چکی ہیں۔

امی آپ کو میری نہیں پڑی ہے آپ کو لوگوں کی فکر ہے
آپ کبھی تو میری بھی بات سن کر اسے سمجھنے کی کوشش
کیا کریں کیوں ہمیشہ لوگوں کا کہہ کر میرا منہ بند کروادیتی ہیں آپ۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
N
o
v
e
l
s



ہو کر اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا نہیں ہے روجی مجھے تمہاری فکر ہے اور سب سے زیادہ ہے
میری گڑیا لیکن اس دُنیا میں رہنے کے لیے عزت کو
بھی تو ہمیں ہی برقرار رکھنا پڑے گا۔

سلطانہ بیغم روجی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار
سے کہتی ہیں۔۔

عزت بیٹی کی خوشیوں سے زیادہ ضروری ہے آپ لوگوں کے لیے؟
روجی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

بیٹی کی عزت سب سے زیادہ ضروری ہے اس کے ماں
باپ کے لیے اسی طرح بیٹی کو بھی تو اپنے ماں باپ کی عزت
کی پرواہ کرنی چاہیے۔۔۔

مطلب۔۔؟؟ روجی سلطانہ بیغم کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتی ہے
مطلب یہ کہ آج ایسا کچھ بھی مت کرنا جس سے تمہارے

ماں باپ کی تمہارے خاندان کی عزت میں کمی ہے ان کے سر اٹھانے
کی وجہ بننا سر جھکانے کی کبھی نہیں۔

سلطانہ بیغم روجی کو واپس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے
کہتی ہیں۔۔

کسی میرا ہونا شرمندگی ہے آپ سب کے لیے۔
روجی اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے
پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔!! سلطانہ بیغم روجی کے آنسوؤں

صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

اگر نہیں ہوں تو امی آپ لوگ بار بار مجھے شرمندگی ناکروانا

ہماری بے عزتی ناکروانا یہ سب کیوں کہتے رہتے ہیں۔۔

امی آپ لوگوں کی بیٹی ہوں پر میں بھی ہوں تو ایک انسان نا

جذبات احساسات اپنے لیے سہی عنلط اچھا برا یہ سب

تو مجھے خود ہی دیکھنا پڑے گا۔۔

ن۔۔ سلطانہ بیغم کچھ بولنا چاہتی ہیں پر روجی انہیں روک

دیتی ہے۔۔

رک جائیں امی ایک سیکنڈ۔۔ روجی دوبارہ کھڑی ہو کر

لہنگے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو اس بات کی فکر ہے نا کہ میں شادی کے اسٹیج پر

کوئی تمنا شانا کر دوں شادی سے انکار کر کے

میں انکار نہیں کروں گی میں آج شادی کروں گی اس سے انکار

نہیں کروں گی لیکن میں اس سے آج کے بعد بات کبھی

نہیں کروں گی امی آپ کو عزت چاہیے بیٹی نہیں آپ کو عزت

ہی ملی گی اب روجی نہیں

کہتے ہوئے آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں تیزی سے بہہ جا رہے تھے۔

روحی۔۔؟؟ سلطانہ۔ بیغم اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہیں
لے جانے آئیں تھیں نا مجھے چلے چلتے ہیں آپ کو آپ کی عزت
دیتی ہوں میں آج جو شاید آج سے پہلے میں کرنے
میں اور دینے میں ناکام رہی۔۔۔

روحی اپنے چہرہ پر سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔
سلطانہ۔ بیغم بھی کچھ نہیں کہتی ہیں روحی کا ہاتھ پکڑ کر
اسے نیچے لے جاتی ہیں ایک طرف سے سلطانہ۔ بیغم اور دوسری
طرف سے مہرین دونوں روحی کا لہنگا پکڑے ہوئے
اسے گارڈن ایریا میں نکاح کے لیے بنائے گئے سیٹ آپ
پر کے جاتی ہیں۔۔

ہیرا۔ بیغم کا ہاتھ پکڑ کر روحی گارڈن میں ڈیکوریٹ کیے ہوئے
نکاح کے اسٹیج پر روحی کو لے جا کر بیٹھا دیتے ہیں۔
روحی ایک بار بھی نظر اٹھا کر کاہلی طرف بھی نہیں دیکھتی ہے
آنکھیں نمی سے بھری ہوئی تھی۔۔

ہاتھ میں لگی ہوئی مہندی پر اس کے آنسوؤں بار بار گرے
جدا ہے تھے جنہیں مل کر وہ انہیں صاف کر رہی تھی۔۔
آس پاس کے لوگ روحی کی تصویریں لینے لگے جاتے ہیں
تھوڑی ہی دیر بعد نکاح خواہ مولوی صاحب بھی آ جاتے ہیں
نکاح پڑھوانے کے لیے حمدان صاحب اور فیروز صاحب دونوں
باسیل کی طرف ہوتے ہیں اور سلطانہ۔ بیغم ہیرا۔ بیغم مہرین
روحی کی طرف ہوتے ہیں۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی ایک لہری ساس لے لرا بھی نظریں اٹھانی ہی تھی کہ
 سامنے سے آتے ہوئے بدر کو دیکھ کر وہ حیران رہ جاتی ہے۔۔
 باسیل سکندر ولد حمدان سیکندر کیا آپ کو روحی فیروز
 ولد فیروز خان کے ساتھ 10 لکھ حق مہر یہ نکاح قبول ہے۔۔؟؟؟
 روحی کی نظر بدر پر تھی پر جیسے ہی باسیل کا نام کانوں میں
 پڑتا ہے روحی گردن موڑ کر پھولوں کی لڑلیوں کی بنی ہوئی
 خوبصورت سی دیوار کے دوسری طرف باسیل کو دیکھتی ہے
 جو اسے ہی دیکھ رہا تھا بالکل خاموش سا
 امی۔۔ روحی سر اٹھا کر سلطانہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 اور کہہ کر اٹھنے لگتی ہے۔۔
 روحی بیسیٹھی رہو تم نے کہا تھا کہ نکاح کرو گی کوئی تمنا نہیں
 سلطانہ بیگم روحی کے کندھ پر ہاتھ رکھے ہوئے کہتی ہیں۔
 امی پر یہ غلط ہے زبردستی انہیں مجھ سے مت باندھے۔۔۔
 قبول ہے۔۔!!
 روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل نکاح کو قبول کر چکا تھا۔۔
 باسیل کی آواز پر روحی دوبارہ فوراً پلٹ کر ایک دوسرے کو
 دیکھتے ہیں۔۔
 مولوی صاحب مزید 2 چار پوچھتے ہیں دونوں بار باسیل روحی
 کو دیکھتے ہوئے نکاح قبول کرتا ہے۔۔
 پیپیر زپر سائن نہیں کرتا ہے ابھی مولوی صاحب اب روحی کی
 طرف آکر اس کا نکاح پڑھوانے لگتے ہیں۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر غصے میں بدر کو دیکھتی ہے
جوا سٹیج سے نیچے بلیک کمر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے
سر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔۔

S روحی فیروز خان ولد فیروز خان کیا آپ کو 10 لاکھ حق مہر کے
a ساتھ باسیل سکندر ولد حمدان سکندر سے یہ نکاح مقبول ہے۔۔؟؟
l مولوی صاحب پوچھتے ہیں پر روحی کوئی جواب نہیں دیتی ہے
e وہ غصے میں بدر کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔
h باسیل بھی روحی سے نظریں ہٹا کر سر جھکائے اپنے ہاتھوں
a کو آپس میں ملنے لگے جاتا ہے اسے لگتا ہے کہ روحی
I نکاح سے انکار کر دے گی پر۔۔۔
q مقبول ہے۔۔
b

a مولوی صاحب مسزید 2 بار اور روحی سے پوچھتے ہیں
l
N دوسری بار جواب دینے سے پہلے اس کے سامنے اس کے بابا اکھڑے
o
v ہوتے ہیں۔۔

e روحی انہیں دیکھ کر سر جھکا لیتی ہے اور دھیمے لہجے میں
l
s کہہ دے دیتی ہے۔۔

مقبول ہے۔۔!!!

مقبول ہے۔۔!!!

روحی کے کہنے پر باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

مبارک ہو آپ دونوں کا نکاح ہو چکا ہے اب ان کاغذات پر دستخط کر
کے اپنے رشتے کو مضبوط کر لیں۔۔۔

مولوی صاحب کے کہنے پر بیچ میں سے پھولوں کی دیوار ہٹا
دی جاتی ہے۔۔

باسیل حمدان صاحب اور فیروز صاحب کے ساتھ روحی کی طرف قدم

بڑھاتا ہے اور اس کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے غصے میں چور

بامشکل بیٹھی ہوئی تھی۔۔

باسیل کہہ نظر اس کی بند مٹھی ہر جاتی ہے وہ ان پر ہاتھ رکھ کر

روحی کے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

روحی باسیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر دیکھ کر جھٹ سے اس کی طرف

دیکھتی ہے اپنی غم اور غصے سے بھری ہوئی نظریں باسیل

کی آنکھوں سے ملاتی ہے ہر جھٹ سے واپس جھکا بھی لیتی ہے

نظریں بھی اور اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ بھی چھوڑا لیتی

ہے۔۔

بچوں ان پر سائن کرد اور ساتھ ساتھ اپنے رشتے کی مضبوطی

کے لیے دعا بھی مانگو اللہ تعالیٰ سے

مولوی صاحب کہتے ہیں اور نکاح کے کاغذات باسیل کے سامنے

کرتے ہیں۔۔

یا اللہ میں نے اس رشتے کو مقبول تو کر لیا ہے مجھے اسے ہمیشہ

نیبھانے کی اور صحیح سے چلانے کی توفیق دینا۔

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

یا اللہ روحی جیسی پاگل لڑکی سے میرے دل اور دماغ کی حفاظت
فرمانا۔

یا اللہ روحی کو مجھ سے کم لڑنے کی اور میری عزت کرنے کی توفیق
دینا۔ آمین۔۔!!

باسیل کہتا ہے اور سارے پیپیروز پرائسز کے روحی کی طرف
بڑھاتا ہے۔۔۔

روحی غصے میں پین کو اٹھاتی ہے اور سائن کرنے لگ جاتی ہے
وہ بس ابھی کے ابھی اس سٹویشن سے نکالنا چاہتی تھی۔

یا اللہ مجھے ان کا جینا حرام کرنے کی توفیق عطا کرنا
یا اللہ میں نے ان کو اتنا پاگل کرنا چاہتی ہوں کہ یہ خود ہی اپنا سر
دیواروں میں مارتے ہوئے پاگل خانے پہنچ جائیں۔

یا اللہ مجھے اس انچا ہے رشتے کو نیچھانے کی ہمت دینا جو ہو گیا ہے
اسے کوئی بدل نہیں سکتا پر آگے جو ہو گا اس میں میرا ساتھ
دیجیے گا آمین۔۔!!!

روحی بھی آخری سائن کرتے ہوئے پین واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
دعا کے لیے سب لوگ ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور دعائے خیر کرنے
لگ جاتے ہیں۔۔۔

سب لوگ دعا مانگ کر روحی اور باسیل کو مبارکباد دیتے ہیں

صرف گھر والے ہی نہیں مہمان بھی سارے آکر روجی اور باسیل
کو مبارکباد دیتے ہیں۔۔

روجی کی نظریں بدر پر جمی ہوئی تھی بدر ہچکچاتے ہوئے آتا ہے
پہلے باسیل سے گلے ملتا ہے اور پھر روجی کی
طرف قدم بڑھاتا ہے۔

روجی کے سامنے ٹیبل پر حبا بیٹھتا ہے
اور اس کے نظریں چراتے ہوئے وہ اسے نکاح کی مبارکباد
دینے ہی لگتا ہے کہ روجی غصے میں بول پڑتی ہے۔۔
بدر چکا حبا یہاں سے ورنہ تو مجھ سے اس لہنگے کے جوڑے میں
بھی پٹ حبا ے گا میں تیرا حشر کر دوں گی بدر
چلا حبا یہاں سے تو۔۔
روجی غصے میں کہتی ہے سبھی گھر والوں کو اس کی
آواز بآسانی سنائی دیتی ہے۔

روجی سوری۔۔ بدر اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس سے معافی مانگتا ہے

بدر۔۔؟؟ روجی غصے میں کہتی ہے تو باسیل بھی بول پڑتا ہے

بدر حباؤ۔۔!! باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

بیچ میں مت بولیں آپ انکل ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت

آپ پر آرہا ہے نامیں آپ کا منہ یہی پر ہی نوچ لوں گی۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
l
s
❤

کو مبارکباد دیتے ہیں۔۔

روحی کی نظریں بدر پر جمی ہوئی تھی بدر ہچکچاتے ہوئے آتا ہے

پہلے باسیل سے گلے ملتا ہے اور پھر روحی کی

طرف قدم بڑھاتا ہے۔

روحی کے سامنے ٹیبل پر جا بیٹھتا ہے

اور اس کے نظریں چراتے ہوئے وہ اسے نکاح کی مبارکباد

دینے ہی لگتا ہے کہ روحی غصے میں بول پڑتی ہے۔۔

چکا چاہیاں سے ورنہ تو مجھ سے اس لہنگے کے جوڑے مس

بھی پٹ جائے گا میں تیرا حشر کر دوں گی بدر

چلا چاہیاں سے تو۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے سبھی گھر والوں کو اس کی

آواز با آسانی سنائی دیتی ہے۔

توری۔۔ بدر اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس سے معافی مانگتا

بدر۔۔؟؟ روحی غصے میں کہتی ہے تو باسیل بھی بول پڑتا ہے

بدر جاؤ۔۔!! باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

میں مت بولیں آیے انکل ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت

روحی باسیل کو بالکل دھیمے لہجے میں دبے دبے الفاظوں میں

غصہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی بھی جواباً دانت بھینچتے ہوئے روحی کو دیکھتا ہے۔۔

بدراٹھ کر جانے لگتا ہے پر روحی کا کرتا پکڑ کر اسے روک دیتی ہے۔

سُکدھر۔۔؟؟ بیٹھ جاؤ ابھی یہاں چپ کر کے ورنہ میں تمہارا

بھی حشر نشر کر دوں گی۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے تو بدر بھی ہنستے ہوئے ایک گہری سانس لے کر

روحی کے پاس صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

کچھ دیر بعد مہمان کھانے کے بعد واپس جانے لگتے ہیں روحی

کو بھی باسیل کے کمرے میں مہرین کے ساتھ بھیج دیا ہوتا

وہ لوگ حویلی میں انٹر ہوتے ہی دونوں ایک دوسرے کی شکل

دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہیں اور

سیڑھیوں سے اوپر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

مہرین۔۔؟؟ روحی سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہوئے روحی کو آواز

لگا کر کہتی ہے۔

بول۔۔!! مہرین تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

مجھے ایک مضبوط لوہے کی راڈ لاکر تو دے "دونوں باسیل کے کمرے

کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

کیا کریں گی اس کا۔؟؟ مہرین تجسس سے پوچھتی ہے۔

مجھے کسی کو آج رات قتل کرنا ہے کر تو میں اپنی زبان سے
بھی ان کا قتل کر سکتی ہوں لیکن راڈ کو دیکھ کر وہ مجھے جواباً کچھ نہیں
بولیں گے۔۔

روحی اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے
کتی بیوہ ہو جائے گی آج ہی ابھی تو نکاح ہوا ہے تیرا "مہرین روحی کی
بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بڈھے شوہر سے تو بہتر ہی ہے ناکہ میرا کوئی شوہر ہو ہی نا
آج رات باسیل سکندر اور کل بدر سکندر کا دونوں کا میں اس
دنیا سے رخصت کروں گی اور میں ضرور کروں گی تو حباب کر روڈ
لا کر دے مجھے۔۔

روحی اسے بھیج دیتی ہے اور خود ہی کمرے میں داخل ہو جاتی ہے
کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولتی ہے پورا کمرہ پھولوں سے
سجا ہوا تھا بیڈ پر خوبصورت سے سبز سجائی ہوئی ہے ہر طرف
پھولوں کی خوشبوؤں پھیلی ہوئی تھی۔

روحی کمرے کا دروازہ تو کھول دیتی ہے پر اندر جانے کی
ہمت نہیں ہو پا رہی تھی اس کی لیکن روحی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔
اندر داخل ہوتے ہی وہ کمرے کا دروازہ پیچھے سے بند کر دیتی ہے۔

اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتی ہے۔
اور ہاتھوں میں لہنگا پکڑ کر بیڈ کی طرف بڑھتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



یہ سب کتنا خوبصورت لگ رہا ہے لیکن میری شادی ایک انکل سے

کیوں ہوئی اللہ جی اور ان جیسے کھڑوس معذور

کنجوس آدمی سے ہی کیوں آپ میرے لیے کوئی انگریز بھی تو

بھیج سکتے تھے نا اللہ جی

روحی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر کوئی بات نہیں اللہ جی میں خود ہی ان کو سیدھا کر دوں گی

میں ان کا جینا حرام کر دوں گی اور مجھ سے شادی پر افسوس

بھی اگر میں نے نا کروایا تو میرا نام بھی روحی نہیں۔۔

روحی اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لیکن اللہ جی مجھے یہ کھڑوس شوہر نہیں چاہیے ہتا

مجھے نہیں پتا شوہر بدل کر دیں ایک تو اتنی چھوٹی سی عمر

میں آپ نے میری شادی کر دی اور کی بھی تو کس سے

ایک بڑھے سے۔۔۔

روحی کہتی ہوئی وہی زمین پر صوفے کے پاس گڈھنوں

کے بل بیٹھ کر اپنا منہ گڈھنوں میں چھپائے ہوئے زور زور سے

رونے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل گھر والوں سے باہر گارڈن ایریا میں ہی سب مہمان سے مل

رہا تھا جو خاص خاص دوسرے گاؤں سے آئیں تھے ان سے

مل کر انہیں رخصت کر رہے تھے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے آنکھوں میں آنسوؤں
آنسوؤں سے گال بھی بھیگے ہوئے ناک سے نتھلی کانوں میں پہننے
ہوئے جھمکے کے پاس لٹک رہی تھی۔۔

روحی نے ہاتھوں میں لہنگا پکڑے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

انکل مانا کے میں جوان ہوں بہت زیادہ خوبصورت ہوں لیکن
اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ میری ایک بڑھے سے ہو جائے۔۔
روحی کہتے ہوئے ایک بار پھر سے رو پڑتی ہے اور حبا کر صوفے پر
بیٹھ جاتی ہے۔

ہو گئی بکواس۔۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے ایک
آنکھیں واٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

نہیں ابھی کہا ابھی تو میں نے شروع کی ہے ابھی تو میں نے
پوری رات آپ کو کو سنا باقی ہے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے کہتی ہے۔
کہاں تھی میں آپ نے تو مجھے لائینیں ہی بھلا دی ہیں
روکیں زارا لائینیں سوچ لوں دوبارہ پھر دوبارہ سے رونا شروع
کرتی ہوں۔۔

روحی کہہ کر اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔
باسیل نامیں سر ہلاتے ہوئے صوفے کے سامنے پڑے ہوئے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤

باسیل مہمانوں کو رخصت کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا
تھا ایک ہاتھ میں جیکٹ اور موبائل پکڑے ہوئے کمرے کی طرف آ رہا تھا
اور آکر دروازے کے باہر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

روحی کے رونے کی آوازیں سن کر باسیل ایک لمبی گہری سانس
لیتا ہے وہ پلٹ کر واپس جانے لگتا ہے پر حویلی میں داخل ہوتے
ہوئے اپنے ماں باپ کو دیکھ کر وہ کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔۔

روحی کی طرف بنا دیکھے وہ جلدی سے ہی دروازے کو
بند کرتا ہے اور پھر پلٹ کر روحی کو دیکھتا ہے جو صوفے کے
پاس زمین پر گڑھنوں کے بل بیٹھے ہوئے رو رہی تھی۔۔

باسیل ایک نظر کمرے کی ڈیکوریشن اور پھولوں سے سجی ہوئی
سج کو دیکھتا ہے اور پھر زمین پر بیٹھی ہوئی روحی کو
اپنا جیکٹ اور موبائل بیڈ پر پھینکتا ہے بازوؤں کی کف
لنکس کھول کر بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرنے لگ جاتا ہے

اور روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔
کیا ہو گیا ہے کیوں رو رہی ہو تم۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف دیکھتے
ہوئے بازوؤں کو فولڈ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔ آ۔۔ آپ سے شادی جو ہو گئی ہے اب میں نے پوری زندگی رونا
ہی پڑے گا مجھے۔۔ روحی بنا سرائٹھائے

روتے ہوئے ہی کہتی ہے۔۔

نہیں انکل زارا شرم نہیں آئی آپ کو مجھ سے اپنے سے چھوٹی عمر
کی لڑکی سے شادی کرتے ہوئے۔؟؟

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

ٹیبِل سے ایک گلاس میں پانی ڈال کر سائیڈ صوفے پر حبا
بیٹھتا ہے۔۔

ہاں یاد آگئی۔۔!!! ابھی میں پھر سے رونا شروع ہو رہی ہوں

جب تک میرا ہتھیار بھی آجائے گا۔۔

روحی کہہ کر دوبارہ رونا شروع ہو جاتی ہے۔۔

آپ نے میری زندگی برباد کر دی ہے مجھے گورا چٹا امیر جوان شوہر

چاہیے تھا لیکن مجھے گورا چٹا امیر بڈھا شوہر مل گیا

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں سچ میں تیزی سے بہنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ہائے رے میری قسمت اللہ جی میں نے کیا غلطی کی

ہے کہ ایسا شوہر میرے متھے لگا دیا۔۔

روحی باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے

باسیل زور سے روحی کی انگلی پر ہاتھ مار کر خود سے دور

N کرتا ہے اور صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور روحی کو غصے میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ اللہ کتنی بڑی ناٹنکی ہو تم رونا تو مجھے چاہیے رو تم

رہی ہو آخر کار میرے متھے تم جیسی لمبی زبان والی چپٹیل

لگی ہے اور رو تم رہی ہو۔۔؟؟

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی کے سامنے

آکر اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

S
a

l
e
h

I

q
b

a
l

h

N

o

v

e

l

s

h

چپٹیل کس کو بڈھا شوہر۔۔؟؟ روجی اپنا لہنگا ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
 صوفے پر چپڑھ کر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 بڈھا۔۔ خبردار مجھے بڈھا کہا نا نگیں توڑ دوں گا میں تمہاری
 باسیل غصے میں اپنی آنکھیں چھوٹی چھوٹی کیے روجی کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آئے بڑے میری ٹانگیں توڑنے والے ہاتھ تو لگا کر دیکھائیں آپ کی
 بڈھی بڈیوں میں اتنا دم نہیں ہے جتنا مجھ میں ہے مار مار
 کر میں آپ کا حشر کر سکتی ہوں۔
 روجی بھی غصے میں اپنی آنکھیں بڑی بڑی کیے باسیل کو دیکھتے ہوئے
 کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔

پہلے تم صوفے سے نیچے اترو پھر زارا دوبارہ بولنا جو تم بول رہی تھی۔۔
 باسیل اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے سے نیچے اتارتے ہوئے کہتا ہے
 روجی باسیل کے کندھے تک بھی نہیں آرہی تھی۔
 باسیل کمر پر ہاتھ رکھ کر روجی کو نظر جھکا کر دیکھتے ہوئے
 ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے اور کھڑکی سے باہر ایک
 سرسری سی نظر اٹھاتا ہے۔۔

روجی معصوم سی شکل بنا کر سر اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔۔
 انکل میں تھک گئی تو رو رو کر مجھے پانی تو دے دیں۔
 روجی کہہ کر واپس صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔
 باسیل روجی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے
 ہوئے روجی کے لیے گلاس میں پانی ڈالتا ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



شکریہ آپ کا انکل۔۔!! روحی پانی کا گلاس باسیل کے ہاتھوں سے
پکڑے ہوئے کہتی ہیں۔

روح۔۔؟؟ باسیل اس کے انکل کہنے پر اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

اچھا ناشوہر تو آپ ابھی میرے تازے تازے بنے ہیں

اس سے پہلے تو آپ میرے لیے انکل ہی تھے نا تو اچانک سے تھوڑی

نا بدل لوں گی میں خود کو اپنے لیے

روحی پانی پیتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پانی پی لو پہلے زبان بعد میں چالینا کوئی نہیں یہ کہیں پر

گم ہو جائے گی۔

باسیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

الماری جیسے ہی کھولتا ہے اس میں خود کے کپڑوں سے زیادہ روحی

ہے کپڑے دیکھ کر وہ حیران ہو جاتا ہے۔۔

Only For Rooh Don't touch Basil!!!!

الماری میں نیچے ڈرار پر لکھا ہوا تھا باسیل اسے پڑھ کر

جیسے ہی ڈرار کھولتا ہے فوراً اسے اسے بند بھی کرتا ہے اور اپنی

آنکھیں بند کیے وہ جلدی سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ

لیے الماری کو بند کر دیتا ہے۔۔

انکل۔۔ روحی ہنستے ہوئے لہنگا اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے باسیل

کی طرف آتی ہے وہ جیسے ہی الماری

بند کر کے پلٹتا ہے روحی کو دیکھ کر فوراً الماری سے جا لگتا ہے۔

چپڑیلوں والی حرکتیں کر رہی ہو اور پھر کہتی ہو تمہیں چپڑیل نا بولو میں۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بولو کیا ہے۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے

اچھا چلیں ہماری شادی تو ہو گئی ہے اب کیا کر سکتے ہیں

ایک۔ اب۔ آپ۔ میری منہ دیکھائی دیں۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور ہاتھ باسیل کی طرف بڑھاتی ہے۔

کیا۔۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف پلٹتا ہے اور اس کی طرف

ایک۔ قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس منہ کی منہ دیکھائی بی بی زبردستیوں کی شادیوں کی

کوئی منہ دیکھائی نہیں ہوتی ہے اور ایسی شکلوں کی تو

واقعہ میں ہی نہیں ہوتی ہے آئی بڑی منہ دیکھائی والی حباؤں حبا کر

منہ دھو کر آؤں منہ دھونے کے بعد اندر سے جن نکلے

گایا چپٹیل اس کے بعد سوچوں گا منہ دیکھائی دینی ہے یا منہ

چھپا کر مجھے یہاں سے بھاگنا ہے۔۔

باسیل ٹیڑھی سسائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر پھر سے پلٹ جاتا ہے

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اور اپنی ہاتھ سے گھڑی نکال کر ڈریسنگ ٹیبل

پر رکھ دیتا ہے۔

بدتمیزی کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ۔۔؟؟ روحی غصے میں باسیل

کا بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتی ہے۔

اور ویسے بھی زبردستی کی شادی میری ہوئی ہے آپ تو منہ سے

وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی ان گندی نظروں سے مجھے

تاڑے حبا رہے تھے آپ انکل۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

خبردار جو تم نے مجھے انکل کہا شوہر ہوں میں تمہارا شوہر

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آہو دو۔۔ شوہر زبردستی کے شوہر ہیں آپ میرے میں پڑے ہوئے ڈھول

جیسے مجھے بچانے اچھے سے آتا ہے۔۔

ڈھول تو تم ہو ہر وقت بولتی رہتی ہو پر کوئی نا مجھے تمہارا منہ بند

کروانا آتا ہے اچھے سے۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے دانت بھینچتے ہوئے بولا

ہمم۔ آئے بڑے میرا منہ بند کروانا آتا ہے بات سنیں

آپ میری اگر مجھ سے سب کے سامنے عزت کروانی ہے نا تو

ہر روز خود ہی شرافت سے میرے ہاتھ میں پیسے تھ دینا

ورنہ قسم کھا کر کہتی ہوں ایسی کی تیری کر کے رکھوں گی

سب کے سامنے میں آپ کی ہر دن عزت کا جنازہ نکلوانے کے

لیے تیار رہنا آپ۔۔

روحی بھی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

بڑی ہی کوئی لالچی بیوی ہو تم ابھی ابھی شادی ہوئی ہے ہماری

بیویوں والی سرکستیں کرنے کے بجائے الٹا شوہر کو ہی دھمکی

دے رہی ہو تم۔۔

باسیل مزید روحی کے قریب آکر اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

h

I

q

b

a

l

h

N

o

v

e

l

s

h

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 12

By Saleha Iqbal ... 🦋

شوہر میری مرضی کا ہوتا تو ضرور میں بیویوں والی حسرتیں بھی

کرتے پر کیا کروں آپ کو دیکھ کر مجھے شادی شدہ والی

اس لیے سوری یہ شرمناک وغیرہ مجھ سے نہیں ہوگا۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے

دور کر کے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں زبان چلانے کے علاوہ اور آتا بھی کیا ہو گا زندگی عذاب میں

بستلا ہو گئی ہے میری تو تم سے شادی کر کے

اللہ صبر دیں مجھے اس چپڑیل کو برداشت کرنے کے لیے

باسیل اپنی کمیز کے بٹن کھول کر اپنا ٹروزر شرٹ اٹھا کر

واش کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آمین۔۔ پیچھے سے روحی اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے ہنستے ہوئے

کہتی ہے تو باسیل پکڑ کر روحی کو گھورتے ہوئے

واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

روحی بھی جلدی سے جاکر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر مہرین

کو چپکے سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کہاں سر گئی ہے۔۔ راڈ لینے بھیجی تھی بنانے لگ گئی کسا۔؟؟

S
a
l
e
h
a

I
q
b
a
l

N
o
v
e
l
s
♥

روحی دروازے سے باہر کی طرف چپکے سے جھانکی مارتے ہوئے کہتی ہے
مہرین کو نا دیکھ کر وہ مایوسی سے واپس اندر آجاتی ہے اور
کمرے کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔

روحی واپس اندر آکر صوفے پر پھینکا ہوا اپنا دوپٹہ اٹھا کر
اسے اوڑھتے ہوئے کمرے سے باہر جانے ہی لگتی ہے کہ اتنے میں
باسیل آجاتا ہے اور اسے لہنگا پکڑ کر باہر جاتے
ہوئے دیکھتا ہے۔۔

روکو۔۔؟؟؟ باسیل واش روم کے دروازے میں کھڑا ہوا
روحی کو آواز لگاتا ہے۔۔

کدھر۔۔؟؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ٹھوک لگ رہی ہے کھانے لینے جا رہی ہوں۔!! روحی کہہ کر پھر سے
باہر جانے لگتی ہے۔۔

ایسے باہر جاؤں گی رات کے اس وقت اس حویلی میں
بھول گئی کیا شادی آج ہی ہوئی ہے تمہاری شادی والی رات کو
لڑکیاں کمرے سے باہر نہیں نکلتی ہے۔

کیوں شادی والی رات کو رات کو لڑکیوں کے پیروں میں
چھالے پڑ جاتے ہیں یا وہ لسنگری ہو جاتی ہیں جو باہر نہیں
جاسکتی ہے۔

S

a

l

e

h

a

h

I

q

b

a

h

N

o

v

e

l

s

h

روحی بیٹھ جاؤں چپ کر کے میں لے کر آتا ہوں تمہارے لیے کھانا
چینج کر لو جا کر تم۔۔۔

باسیل نارسل لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر کمرے سے باہر نکل
جاتا ہے۔

اتنے اچھے تو نہیں ہیں یہ پھر کیوں اچھا بن رہے ہیں۔۔۔؟؟
روحی دروازے سے باہر باسیل کو حباتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے
میرے پاس تو کپڑے نہیں ہیں... یا ہیں۔۔۔؟؟
روحی کہتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتی ہے اور الماری کو
کھول کر جیسے ہی دیکھتی ہے اس کا خود کامنہ کھلے کا
کھلا رہ جاتا ہے۔۔۔

شادی کے بعد اتنے سارے کپڑے ملتے ہیں۔۔۔؟؟
روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

Only For Rooh Don't touch Basill..

میرے لیے کیا ہے اس میں۔۔۔؟؟ روحی کہہ کر ڈرار کھولتی ہے
اور وہ بھی جھٹ سے بند کر دیتی ہے۔۔۔

باسیل لکھیں گے تو وہ تو دیکھیں گے ہی نا انفامی۔۔۔

روحی ڈرار کی چپانی نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اور اپنے لیے کپڑوں میں سے کپڑے نکال کر سادی سابلک کلر
کا شلوار قمیض نکال کر واش روم میں گھس جاتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
I
N
o
v
e
l
s
❤

جب تک روجی کپڑے بدل کر آتی ہے باسیل بھی کھانے کی
ٹرے لے کر آجاتا ہے۔۔

روجی منہ ہاتھ دھو کر حبیلوری وغیرہ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھ کر ہاتھوں پر اور منہ پر لوشن لگا رہی ہوتی ہے

باسیل کے قدموں کی آواز سن کر جلدی سے روجی صوفے پر

سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر دروازے پر جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

مجھے دیں۔۔!! روجی باسیل کے ہاتھ میں سے ٹرے لیتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ ایک منٹ یہاں پر روکیں زارا۔۔؟؟

روجی کہہ کر کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر آتی ہے

اور آکر دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں۔؟؟ باسیل روجی کی طرف دیکھتے

ہوئے گنداسا منہ بنا کر کہتا ہے اور اندر آنے کے لئے روجی کو

کراس کرنے ہی والا تھا کہ روجی باسیل کے سامنے

آکھڑی ہوتی ہے۔

ہاں جی کدھر۔؟؟ روجی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے

چہرے سے بال ہٹاتی ہے۔

اپنے کمرے میں اور کدھر۔؟؟ ہٹو آگے سے باسیل روجی کو

کراس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پر روجی اسے اندر جانے ہی نہیں دیتی ہے دروازے پر ہاتھ رکھ

کر باسیل کا راستہ روک دیتی ہے۔۔

کس لیے۔۔؟؟ روجی دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سونے کے لیے اور کس لیے اندر جاؤں گا آدھی رات کو کشتی لڑنے

سے تو رہا میں ہٹو میرے آگے سے چو یا سی جب دیکھو

راستہ روک لیتی ہو میری کسی دن پیرویر کے نیچے آگئی نا

تم دنیا سے ہی نکل لو گی ہٹو ہٹو آگے سے اب میرے

آپ آج کی رات اندر آکر تو دیکھائیں۔۔

کہتے ہوئے دروازے کے پاس پڑا ہوا سائیڈ ٹیبل پر

پھولوں سے بھرا ہوا اس ہاتھ میں پکڑے ہوئے

دروازے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

یہ کیا بد تمیزی بد معاشی ہے ماروں گی تم مجھے شرم نہیں آتی

ہے اپنے نئے نویلے شوہر کو اس سے ماروں گی تم۔؟؟

باسیل اس کے ہاتھ میں اس دیکھتے ہوئے بولا۔۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں اب پھر بتا رہی ہوں نہیں آتی

ہے مجھے شرم شرم کبھی مجھ چھو کر بھی نہیں گزری

آپ نے آج رات اس کمرے میں قدم رکھا تو یاد رکھنا میں اسی

واس سے آپ کا دماغ کھول دینا ہے۔۔

روجی کو ہوا میں کرتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے تیاری تو میں نے آپ کو راڈ سے ڈرا کر کمرے سے باہر
نکلنے کی کی تھی لیکن چلیں کوئی بات نہیں راڈ نا سہی
یہ واس سہی دماغ تو یہ بھی کھول ہی دے گا اچھے سے انسان کا
روحی۔۔؟؟؟ باسیل غصے میں کہتا ہے

کوئی روحی وحی نہیں اس کمرے میں نہیں آئیں گے آپ بات ختم
میں آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہنا چاہتی ہوں
روحی کہہ کر غصے میں کمرے کے دروازے کو باسیل کے منہ پر
بند کر دیتی ہے۔

باہر کھڑا ہوا باسیل منہ کھولے ہوئے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا
چچ۔۔ واہ مجھے میرے ہی کمرے میں سے باہر نکل دیا
باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔
ہیٹل کہیں کی۔ اب کہاں جاؤں میں۔۔

گیسٹ روم میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔ باسیل خود سے معصومانہ
انداز میں کہتا ہوا نیچے کے فلور پر بنے ہوئے گیسٹ
روم میں چلا جاتا ہے

اور جا کر سیدھا بیڈ پر سرے منہ لیٹ جاتا ہے۔۔
روحی بھی روتے کھانا کھا کر وہی صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی
سو جاتی ہے۔۔

صبح ہو چکی روحی باسیل کو کمرے میں سے نکالتے ہی
کھانا کھا کر سو جاتی ہے۔

سوئی وہ صوفے پر ہی تھی پر اس وقت انگڑائیاں وہ بیڈ پر لے رہی تھی

روحی کو لیٹا یا بیڈ پر سرہانے ہٹا ہر اس وقت وہ بیڈ کے

بلکل بیچ و بیچ ٹیر ہی میڈر ہی ہوتی ہوئی انگڑائیاں لیتی جبار ہا ہتا۔

انگڑائیاں لیتے ہوئے روحی اٹھ کر بیٹھتی ہے اور اپنے چہرے پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی ہے پر

اسے ابھی بھی نیند آرہی تھی روحی کی تھکاوٹ کی وجہ سے ابھی

بھی آنکھیں نہیں کھلتی ہے اور وہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے اپنا

سر بیڈ پر جھکا لیتی ہے اور اپنی آنکھیں کھولتی ہے

روحی جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتی ہے اس کی نظر سیدھا

صوفے پر بیٹھے ہوئے باسیل پر جاتی ہے

جو سفید رنگ کے کارٹن کے کرتے میں ملبوس ہاتھ میں چائے

کا کپ پکڑے ہوئے ٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے روحی کو دیکھ

رہا تھا روحی کی کھلی آنکھوں کو دیکھ کر وہ ہوا میں

اپنا دوسرا ہاتھ ہلاتا ہے جیسے دیکھ کر روحی جلدی سے

سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیڈ پر سدھر اودھر اپنا

دوپٹہ دیکھنے لگ جاتی ہے۔

گڈ مارٹنگ وانٹی۔۔!!! باسیل چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے
اپنی ٹانگوں سے لیپ ٹاپ اٹھا کر ٹیبل پر بند کر کے
رکھتا ہے اور روجی کی طرف قدم بڑھاتا ہے روجی اپنی بھی گڈنوں کے
بل بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی چہرہ پر بال بکھرے ہوئے تھے۔۔
باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر روجی جلدی سے اپنا دوپٹہ
ٹھیک کرتی ہے۔۔

آنکھل آپ اندر کیسے آئے میں نے تو دروازے کو بند کیا ہوا تھا
روجی باسیل کو دیکھ کر پھر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔

یہ میرا کمرہ ہے اس کمرے کے دروازے مجھے کھولنے آتے ہیں۔
تم جلدی سے تیار ہو جاؤں میں بھی یونیورسٹی حبار ہا ہوں
تمہیں بھی ساتھ کے جاؤں گا۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کہتا ہے اور صوفے
پر رکھا ہوا اپنا نیوی بلیو کلر کا کوٹ اٹھاتا ہے
اور اسے پہننے لگ جاتا ہے۔

میں یونیورسٹی کیوں جاؤں گی۔۔؟؟ روجی بیڈ سے اترتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

کیونکہ آج تمہارا پیپر ہے تم نہیں جاؤں گی تو کیا میں جاؤں
گا تمہارے حصے کے پیپر دینے کے لیے۔

تو میں کیوں جاؤں پیپر دینے کے لیے ابھی تو میری شادی
ہو گئی ہے نا۔

روحی باسیل کے پیچھے کھڑی ہوئی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔
شادی ہو گئی ہے تو کیا ہوا۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

تو مطلب پاکستانی شوہر کہاں لڑکیوں کو اور حناں طور پر بیویوں

کو آگے پڑھنے دیتے ہیں آپ بھی تو پاکستانی شوہر ہیں۔

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے جھجھکتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں پاکستانی ہوں اور پاکستانی شوہر بھی لیکن پرانے زمانے کا

تکلیف نوسی انسان نہیں ہوں لڑکیوں کی پڑھائی سے مسئلہ نہیں ہے

ان کے آج کل کے فیشن سے مسئلہ ہے مجھے اس لیے تمہیں کوئی

بھی قسم کے بہانے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ابھی یونیورسٹی کے لیے تیار ہو جاؤں اور شام دلیہ بھی تو ہے

ہمارا۔۔۔۔۔ہممم۔۔۔۔۔

باسیل ان کا کنفیوز اور ٹینشن والا منہ دیکھ کر بامشکل

اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں نے تو کچھ بھی نہیں یاد کیا مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا ہے

میں پیپر میں کیا لکھوں گی آپ آج کا پیپر کینسل کر دیں

ہاں یونیورسٹی ہی آپ کی ہی میں تیاری کر لوں آپ پھر پیپر رکھ

لینا ہاں۔۔؟؟

S

a

l

e

h

a

h

I

q

b

a

l

h

N

o

v

e

l

s

h

روحی باسیل کے جیکٹ کا کونا پکڑ کر روتلو

سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

جی نہیں پیسیر ہوگا اور آج ہی ہوگا اور تم بھی حبا کر اپنے پیسیر

دوں گی کوئی بات نہیں نامیری حبان تمہارے لیے میں رول تو نہیں

نا چینیج کر سکتا ہوں۔۔

باسیل ہنتے ہوئے کہتا ہے اور روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچے لگ جاتی ہے۔

ہم۔۔ انکل بات سنیں میری میں حبانٹی ہوں آپ کو میری بجزاتی کروانا

کایہ جونیا نیا شوق چڑھ رہا ہے نامیں اس۔۔

روحی کہتے ہوئے پہلے تو رک جاتی ہے ہر پھر باسیل سے دور

ہوتے ہوئے بول پڑتی ہے۔

میں آپ کو آپ کے ان ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی انکل

اگر میری بے عزتی ہوئی تو چھوڑو گی تو میں آپ کو بھی نہیں

اگر میں پیسیر میں فیل ہوئی تو اس کے زمہ دار صرف آپ

ہو گئے وہ کیا ہے نامیری شادی ایک بڑھے انسان سے ہو گئی ہے

اور اس بات کا اسٹریس میں جھیل نہیں پار ہی ہوں اس لیے میرے

ایگزیمنر اچھے نہیں گئے میرے پاس تو بہانا تیار ہے۔

لیکن آپ کا جو حشر کروں گی آپ کو تو اس کے لیے کوئی بہانا بھی

نہیں ملے گا گندے بڑھے شوہر

روحی کے آخری الفاظ جیسے ہی مکمل ہوتے ہیں صوفے پر پڑی ہوئی
گدی زور سے ہوا میں اڑتی ہوئی اس کی طرف آ رہی ہے
روحی کو لگنے سے پہلے ہی گدی دروازے پر لگ کر سیدھا زمین
پر جا گرتی ہے۔۔

باسیل پہلے ہی نیچے چلا جاتا ہے اور کچھ دیر روحی بھی تیار ہو کر
کائی کلر کی لونگ شیٹوں کی فل کف والی فرائڈ بلکل سہیل
پر خوبصورت سی فرائڈ پہنے ہوئے پیروں میں گولڈن کلر کا خہ
پہن کر بالوں کو کھلا چھوڑ کر کانو میں ہلکے پھلکے سے ٹو پس
پہننے ہوئے گلے میں دونوں کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کیے
ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے سامنے صوفے پر باسیل
بیٹھا ہوا تھا ساتھ بدر اور حمدان صاحب
بیٹھے ہوئے رات ہے ولیم کی تقریب کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

باسیل کی مسلسل نظریں روحی پر ہی ٹیکی ہوئی تھی
روحی اسے چھوٹی چھوٹی سی آنکھیں کیے دیکھتی ہے اور حمدان صاحب
کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

السلام و علیکم تایا ابو۔۔ روحی کی آواز پر حمدان صاحب جلدی سے
اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اور روجی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور پیار سے بوسہ دیتے ہیں
روچی ان سے ہٹ کر بدر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔
ہیلو بھابھی جی۔۔ بدر مسکراتے ہوئے روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
جی دیور جی زارا 2 منٹ کے لیے باہر تو آنا کچھ بات کرنی ہے
آپ سے میں نے۔۔

روچی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔
جی ضرور۔۔ بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔
پیچھے بیٹھے ہوئے حمدان صاحب اور باسیل آگے کیا ہونے
والا یہ سوچ کر ہنس رہے ہوتے ہیں۔۔
ہیرا بیگم کیچن میں مصروف ہوتی ہے روجی ان کے پاس حبانے
سے پہلے بدر کے ساتھ حویلی کے باہر پیچھے گاڑدن
ایرا میں حباتی ہے جہاں کل رات شادی ہوئی تھی وہاں سے
اب سارا سامان اٹھالیا گیا تھا۔۔
بدر ہنستے ہوئے روجی کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے اسے لگتا
ہے روجی اسے اب کچھ نہیں کرے گی اس لیے وہ مست ہو
کر ہنستے ہوئے آ رہا تھا۔۔

روچی تھوڑی سی دوری پر حباتی ہے اور ایک دم تک حباتی ہے
کیا ہوا۔؟؟ بدر پوچھتا ہے تو روجی جھٹ سے پلٹتی ہے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
b
N
o
v
e
l
s
❤

اور ایک زور دار مکہ اس کے منہ پر دے مارتی ہے بدر زمین پر
 گرنے والا ہوتا ہے پر گرتا نہیں ہے روحی اپنے پیر سے
 خسہ نکال کر اس کی پیٹھ کی اچھے سے سیکائی کرنے لگ جاتی
 ہے جوتی زمین پر پھینکتی ہے تو بدر کو پھر سے بالوں سے
 پکڑ کر اسے زمین پر گراتی ہے اور اس کی پیٹھ میں گڈنا چھباتے ہوئے
 اس کے بالوں کو زور سے کھینچنے لگ جاتی ہے
 بدر کے منہ پر اور گردن پر روحی کے ناخنوں کے نشان پڑ جاتے ہیں
 وہ اتنا زیادہ اسے مارتی ہے۔
 حویلی کے بیک سائیڈ پر لگی ہوئی کھڑکی جو اکثر بند رہتی تھی
 آج وہ کھلی ہوئی تھی باسیل اور حمدان صاحب
 ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔
 باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی روحی کو دیکھتے ہوئے۔
 نادان ہے کچھ وقت لگے گا اسے میچور ہونے میں تم کوشش کروں
 گے تو جلد ہو جائے گی۔
 حمدان صاحب مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔
 میں نہیں کرنا چاہتا ہوں بابا ٹھیک ہے یہ جیسی بھی ہے
 میچور ہو گئی تو بامشکل بو کے گی اور ہنسے گی اب ہنسنے اور
 بولنے سے پہلے سوچتی نہیں ہے پھر ہر کام کرنے سے پہلے سوچ میں
 پڑ جائے گی۔

ٹھیک ہے جیسی بھی ہے بس خوش رہے کافی ہے۔۔

باسیل مسکراتے ہوئے روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں جیسے قبول ہمیں تو روجی ایسی ہی ہر حال میں بھی قبول ہے۔

ہمارے گھروں کی رونق ہے یہ۔ اس کی ہنسی سے ہی تو ہم سے

اچھے دن کا آغاز ہوتا ہے۔۔

ایک دن حنا موش ہوئی تھی اور پوری حویلی کو اپنے ساتھ حنا موش

کر گئے تھی ایسی حنا موشی ہمیں بھی نہیں چاہیے۔۔

حمدان صاحب باسیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں۔

ویسے تمہیں بھی خیر منانی چاہیے ایسا نا ہو کہ کسی دن بدر کی

جگہ تم بھی ہو سکتے ہو۔۔

حمدان صاحب اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتے ہیں تو باسیل جھٹ

سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

بابا۔۔ باسیل کے کہنے پر دونوں باپ بیٹے ہنس پڑتے ہیں۔۔

آجائیں ناشتہ تیار ہے بچوں کو بلائیں۔۔

ہیرا بیغم ڈائینگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر آواز لگاتی ہے

ان کی آواز پر حمدان صاحب کھڑکی سے باہر روجی اور بدر

کو آواز لگاتے ہیں اور خود ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

روجی بھی اسے ہاتھ جھاڑتے ہوئے ہنستے ہوئے اندر آتی ہے

اور اس کے پیچھے پیچھے بدر دیورا اور دروازے کا سہارا لیتے ہوئے

اندر داخل ہوتا ہے۔

اس کی حالت دیکھ کر سب کر بلند آواز میں قہقہہ لگتا ہے۔

پیچھے سے فیروز صاحب اور سلطانہ بیگم بھی گھر میں

داخل ہوتے ہیں۔۔

بدر کی شکل اس کے بھرے ہوئے بالوں جن کو اچھے سے

نوحا گیا ہو وہ کھبے کی طرح کھڑے ہوئے تھے بدر کے سر پر

انہیں دیکھ کر فیروز صاحب اور سلطانہ بیگم کا بھی قہقہہ ہوا میں

بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

اپنے باپ کے ہنسنے کی آواز پر روحی جلدی سے ان کے پاس

جباتی ہے اور اپنے بابا کے سینے سے جبا لگتی ہے۔

بدر بھی روتے ہوئے اپنی ماں کے پاس جباتا ہے اور ان کے گلے

سے لگ جباتا ہے۔

امی اس نے مارا ہے مجھے میرا منہ بھی منہ بھی نوحا ہے

بدر روتے ہوئے کہتا ہے تو اس کی بات پر ایک بار پھر سے قہقہہ

ہوا میں لگتا ہے۔۔

اسلام و علیکم امی۔۔ روحی دور سے ہی اپنے بابا کے

سینے سے لگے ہوئے اپنی ماں کو سلام کرتی ہے اور پھر ہیرا بیگم

کی طرف بڑھتی ہے۔

S

a

l

e

h

a

h

I

q

b

a

l

h

N

o

v

e

l

s

h

اوائے چھوڑ جا کر نہالے سپر بھی دینے جانا باقی کام نہ
کالا وہاں ہونا تیرا اور میرا بھی۔۔ روحی اپنی بات دھیمے سے کہتی ہے۔
چلا جا یہاں سے ورنہ اور پٹ جائے گا تو مجھ سے۔۔
روحی بدر کو ہیرا بیغم سے دور کرتی ہے بدر سپر پٹھکتا ہوئے
کمرے میں چلا جاتا ہے۔

تائی امی ادھر بیٹھیں۔۔

روحی ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے
سب لوگ بھی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں اور سب کی
توجہ اس وقت روحی ہر ہوتی ہے کہ وہ کیا بولنے والی ہے۔
تائی امی ساس کب بنے گی آپ۔۔؟؟
باسیل اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا وہ اپنا سر
جھکا کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ساس تو میں بن گئی ہوں نا تمہاری۔۔!!!

ارے تائی امی ووالی نہیں وہ کھڑوس والی جیسی گاؤں
میں موجود ہیں ویسی والی جو اپنی بہو کو پڑھائی کرنے نہیں
دیتی اور گھر سے نکلنے نہیں دیتی جو کہتی ہے گھر کا کام کرو والی ساس
کب بنیں گی آپ۔۔؟؟

روحی تجسس سے دیکھتے ہوئے جواب کا انتظار کر رہی تھی
میں بھلا کیوں اپنی لاڈلوں پر کوئی پابندی لگاؤں گی بھلا تم۔ تو
میری گڑیا ہو۔۔۔

ہیرا۔ بیغم روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پیارے کہتی ہے۔

ایسا نہیں ہوتا تائی امی 5 منٹ کے لیے وہ والی ساس بن
جائیں نا مجھے یونیورسٹی نہیں جانا ہے یہ زبردستی
لے کر جا رہے ہیں۔

میں نے پیپر نہیں دینا ہے تائی امی بن جائے نا وہ والی ساس
ہم۔۔ روحی روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔
روحی کی بات پر سب ہنس پڑتے ہیں۔

روحی بیٹا تعلیم ضروری ہے تعلیم حاصل کرنا سب پر
فرض ہے اور ہمارے گاؤں کی بیٹیوں کو مکمل طور پر علم حاصل
کرنے کی پوری اجازت ہے۔۔

حمدان صاحب پیارے روحی کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں۔
پر میں نے تو نہیں پڑھنا ہے۔۔

روحی معصوم سی روتلو سامنے بنا کر اپنے بابا کے پاس ان کا
بازوؤں پکڑ کر اس کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے بیٹھ جاتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 13

By Saleha Iqbal ... 🦋

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

سب لوگ سکون سے بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے سوائے روجی اور بدر کے وہ لوگ غصے میں ایک دوسرے کو گھورے جا رہے تھے۔

باسیل کی نظر بھی مسلسل روجی پر ہی ٹپکی ہوئی تھی۔

روجی چلو یونیورسٹی کے لیے دیر ہو رہی ہے۔!!

باسیل کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے

روجی پہلے باسیل کو پھر اپنے بابا کو دیکھ کر افسردہ سا منہ بناتی ہے اور پھر کرسی سے سلومو میں اٹھتی ہے۔

باسیل دروازے کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔

انگل روکیں زارا میں اپنا بیگ لے آؤں وہ میرے کمرے میں ہے روجی

کہہ کر بھاگنے لگتی ہے پر باسیل اس ہاتھ پکڑ کر اسے

زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

روجی سیدھا باسیل ہے سینے سے آگتی ہے زور اور باسیل

دونوں کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا اسٹارٹ ہو جاتی ہے

ایک دوسرے کی مٹریبی پر روجی جلدی سے خود کو

کچھوز کیے ہوئے اپنا آپ کو باسیل سے دور کرتی ہے۔

تمہارا بیگ اور چادر میں نے منگوا لی ہے۔

باسیل کہتا ہے اتنے میں ایک عورت گھر میں کام کرنے والی
روحی کا بیگ اور اس کی کالے رنگ کی گولڈن کام والی خوبصورت
سی چادر لے کر آتی ہے۔

باسیل اس عورت کے ہاتھ میں سے بیگ اور چادر پکڑ لیتا ہے
بیگ روحی کو پکڑاتا ہے جو اسے ہی گھورے حبار ہی تھی اور چادر
کھول کر خود اس کے سر پر اوڑھاتا ہے۔

اچھی لڑکیاں ننگے سر گھر سے باہر قدم رکھتی ہے۔
باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے اس کی اس حرکت پر
روحی نظریں جھکا لیتی ہے پر باقی سارے گھر والے
انہیں دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں۔

روحی کی حنا موٹی کو محسوس کر کے باسیل ایک نظر اس کے جھکے
ہوئے چہرہ پر ڈالتا ہے روحی باسیل کی طرف دیکھنے کے بجائے لمبے
لمبے ڈگ بھرتی ہوئی باسیل کی گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔

بدر نکلو تم بھی۔۔ باسیل بھاری آواز میں حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔
جی آ رہا ہوں میں بھائی۔۔ بدر جو اس کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے کہتا
ہے اور جلدی سے سارا جو س پی کر کھڑا ہو جاتا ہے
اور بھاگ کر اپنی گاڑی کی طرف جاتا ہے بیگ اس کا
پہلے ہی گاڑی میں موجود ہوتا ہے۔

گھر میں پڑھنے کی زحمت کبھی کی ہی نہیں اس لیے بیگ کا گاڑی
سے باہر کبھی نکالا ہی نہیں۔

باسیل گاڑی میں آبیٹھتا ہے پر روجی اپنا چہرہ چادر میں
چھپائے ہوئے کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔
روح۔۔؟؟ باسیل آواز لگاتا ہے پر وہ کوئی جواب نہیں دیتی ہے
اور مزید شیشے کی طرف اپنا رخ موڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔
باسیل ہلکی سی سسائل کرتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے۔
پہلے باسیل کی گاڑی پھر بدر کی گاڑی ایک کے پیچھے ایک
حویلی سے باہر نکلتی ہے۔

روحی سارے راستے حنا موش ہوتی ہے اور باسیل کی نظریں
روحی پر تو کبھی سامنے روڈ پر جہی ہوئی تھی۔

روحی ایک نظر اٹھ آکر بھی اس کی طرف نہیں دیکھتی ہے
لیکن یونیورسٹی کے دروازے پر پہنچتے ہی روجی
کی دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں صرف بیسیپرزی تو
ہیں جن سے روجی کو ڈر لگتا ہے۔

کیونکہ وہ جانتی ہے وہ اس سال ہر حال میں فیل ہونے والی
ہے اور اس کی ماں نے اسے نہیں چھوڑنا ہے جھوٹ بول کر یونیورسٹی
آتی ہے پر یونیورسٹی کے بجائے گراؤنڈ میں میچ کھیلنے
لگ جاتی ہے۔

سڑکوں پر لوگوں کو روک کر گنڈا گردی کرتی ہے اب گھر والوں
کو سب پتا چل جائے گا اس بات سے اس کی دل کی دھڑکنیں تیزی
سے بڑھ رہی تھیں۔۔

اچھا سنیں نا۔۔!! روجی یونیورسٹی کے اندر موجود لوگوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بولیں۔۔!! باسیل کے فون پر لگی ہوئی مس کال کو دیکھتے ہوئے روجی کو کہتا ہے۔۔

دیکھیں میں آج سے آپ کو تنگ نہیں کروں گی اور آپ کو
شوہروں والی عزت بھی دی دوں آپ بس پلزز میری پڑھائی سے
حباں چھوڑادیں۔۔

روجی معصوم سی رونے والی شکل بنا کر کہتی ہے۔

کیا۔۔؟؟؟ باسیل جھٹکے سے حیرانگی سے پکڑ کر روجی کو دیکھتا ہے۔۔
شوہروں والی عزت دوں گی۔۔؟؟ خیریت ہے یہ اچانک سے
اچھے بننے کا کیڑا کویں کاٹا ہے تمہیں۔۔؟؟

باسیل فون کو بند کیے روجی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے
اب تو کاٹ گیا ہے نا اب آپ کاٹے رہنے دیں ایسے ہی۔۔
مجھے۔۔ روجی اٹک اٹک کر بول رہی تھی اس سے بولا بھی نہیں
حبار ہا ہتا۔۔

میں نے پڑھائی نہیں کی ہے مجھے کچھ بھی نہیں آتا ہے دیکھیں
اگر میں فیل ہو گئی نا تو پورے گاؤں میں میری بے عزتی ہو جائے
گی اور پھر وہ بچے گندے منہ بنا کر مجھے چڑھائے گے اور اگر
اب میں فیل ہو گئی نا تو امی نے میرے شادی شدہ ہونے کا
لحاظ بھی نہیں کرنا ہے پھر ان کی جوتی ہوگی اور آگے آگے میں۔۔
روجی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے روتلو سامنہ بناتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
♥

باسیل روجی کی شکل دیکھ کر بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرنے

کی ایک چھوٹی سی ناکام کوشش کرتا ہے۔۔

تم فکر مت کرو کوئی بھی بچہ تمہیں منہ نہیں چڑھائے گا میں

دیکھ لوں گا ان بچوں کو

باسیل اپنے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور امی۔۔؟؟ روجی فوراً پوچھتی ہے۔۔

تمہاری امی کو بھی میں دیکھ لوں گا تم بس کا کر اپنا پیپر

دو جو آتا ہے وہ لکھ دو۔۔

باسیل کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آتا ہی تو نہیں ہے کچھ بھی مجھے وہ میں یونیورسٹی کا کہہ کر

گراؤنڈ میں بیچ کھینے کے لیے چلی جاتی تھی میں

روجی باسیل کے منہ ہی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے باسیل کو اس کا

منہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بس ابھی رو ہی دے گی۔۔

پھر تو تمہیں تمہاری امی کی جوتی سے میں بھی نہیں بچاؤں گا۔

باسیل ہلکی سی سائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں نا آپ بچالیں گے دیکھیں اگر آپ مجھے پیپر میں چیٹنگ کر دیں

گے تو میں بچاؤں گاؤں کے سامنے میری عزت بھی رہ جائے گی

اور امی کی جوتی سے بھی بچاؤں گی۔۔

اچھا۔۔ باسیل خاموشی سے اس کی باتیں سنتا تھا رہتا جو بس بولے

حبابہ تھے پل میں رونے والی شکل بنا لیتی ہے اور پل میں کھل

کر بننے بھی لگ جاتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



دیکھیں اگر میں فیل ہو جاتی ہوں جو کہ میں نہیں ہوگی کیونکہ آپ مجھے
پیپیر میں چیٹنگ کروانے والے ہیں۔

اگر میں ہو گئی تو اس میں آپ کی ہی بے عزتی ہوگی نا
ہم گاؤں کے سردار باسیل سکندر کی اکلوتی خوبصورت سی چھوٹی
سی نئی نویلی دلہن پیپیر میں فیل ہو گئی کیونکہ اس کے شوہر
نے جو کہ گاؤں کا سردار ہے اس نے اسے پیپیر میں چیٹنگ نہیں
کروائی اس لیے پتھ۔۔ پتھ۔۔ کیا لگے گاسب کو یہ سن کر
سب آپ پر ہی غصہ کرنے لگے۔۔

روحی آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔
تو بتائیں چیٹنگ کروائیں گے نا مجھے۔۔؟؟ روحی تجسس سے
سامنے بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بالکل بھی نہیں تم شرافت سے جاؤ اور جا کر پیپیر دو مجھے کام سے جانا
ہے اور رہی بات میری بے عزتی کی تو یہ گاؤں

پہلے ہی تہیں اور مجھے اچھے سے جانتا ہے کسی کی میرے سامنے
نظر نہیں اٹھتی ہے اور تم۔ ان کا زبان چلانے کا کہہ رہی ہو

باسیل سکندر اس گاؤں کا سردار اس کی وحشت زدہ آنکھیں کی
کافی ہے لوگوں کے وجود کو خاک کرنے کے لیے

اس لیے گاؤں کے سردار کی چھوٹی سی بیوی چپ کر کے مزید
اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نکالے بغیر۔

کوئی بھی قسم حرافات کیے

بغیر اندر حباؤ اور حبا کر پیپر دو اپنا ورنہ چاچی کی جوتی تو ہوگی

ساتھ میں اگر تم چمٹا نہیں پڑو اپنا چاہتی ہو خود کو اندر حباؤ

باسیل روجی کا غصے میں لال سرخ ہوا ہوا امنہ دیکھتے ہوئے اس

کی ٹھوڈی پکڑ کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ آپ جیسا شوہر کسی کو بھی کبھی بھی نادے جو اپنی بیوی

کو پیپر میں چیننگ بھی نہیں کروا سکتا ہے بڑھے کھوسٹ شوہر

روجی کہہ کر جلدی سے گاڑی میں سے باہر نکل جاتی ہے اور باسیل

کو دیکھتے ہوئے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرتی ہے۔۔

روجی یونیورسٹی کے اندر جاتی ہے پر جاتے جاتے رک جاتی ہے اور

دوبارہ گاڑی کے پاس آ جاتی ہے۔۔

آنکھ سنیں۔۔ روجی گاڑی شیشے میں ہاتھ رکھ کر

کہتی ہے۔۔

بولیں۔۔!! باسیل روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے لیے گجبرے لیں آئیں گے آپ۔۔؟؟

روجی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہیں۔۔!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اور روجی کے چہرے سے

ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔۔

اللہ اللہ انسان کبھی تو کسی کا دل رکھ ہی لیتا ہے نا کوئی موت

نہیں آجاتی ہے کسی کو آپ کا ویسے بھی اللہ

تعالیٰ سے ملنا کا ٹائم قریب ہی ہے اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ
آپ جانے سے پہلے لوگوں کو خود سے بے زار کر کے جائیں تاکہ آپ کے

جانے کے بعد کوئی آپ کو یاد نہ کرے۔۔

اچھا۔۔ ایک سیکنڈ رو کو زارا باہر آنے دو مجھے پھر کہنا جو کہنا
ہے تمہیں۔۔

باسیل گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتا ہے اور روجی اسے کھولنے
نہیں دیتی ہے۔۔

انکل آپ ایک نمبر کنجوس آدمی ہیں آپ جیسے آدمیوں کا اوپر
جا کر ایک الگ سے حباب ہو گا دیں لینا میں ایسی ایسی آپ کی
شکایتیں کروں گی اللہ تعالیٰ کو کہ وہ آپ کو آپ کے ان بالوں سے
پکڑ کر آپ سے میرے سارے حباب لیں گے۔۔

میں اس دُنیا میں تو آپ کا کچھ نہیں پل بگاڑ سکتی ہوں لیکن
میں وہاں پر آپ کو چھوڑنے والی نہیں ہوں۔۔

باسیل گاڑی کے دروازے پر زور دیتا ہوا اسے کھولنے کی کوشش کرتا
ہے ہر روجی اس کے کھولنے نہیں دیتی ہے۔۔

اور پانی بار مکمل کر کے فوراً سے ہی اندر یونیورسٹی میں بھاگ

جاتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل غصے میں اس کا نام لیتا ہے

روحی کے کانوں میں اس کی آواز پڑتی ہے پر وہ باسیل کو مڑ کر

دیکھے بغیر ہی اندر بھاگ جاتی ہے۔۔

یاد میری مدد فرما یہ تو واقع میں ہی چپڑیل اپنے مطلب کا کچھ نہیں

ملا تو اسٹا سیدھا بول کر چلی جاتی ہے۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہتا ہے اور اپنی گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے

یونیورسٹی میں جانے کے بجائے وہ یونیورسٹی سے باہر نکل

جاتا ہے۔۔

پیپر اسٹارٹ ہو چکا تھا روحی اور مہرین اپنی کلاس میں بیٹھے

ہوئے پیپر بھی لکھ رہی تھی اور ایک دوسرے کو دیکھے

بھی حبا رہی تھی۔۔

پیپر کے مکمل ہوتے ہی روحی سے پہلے مہرین کلاس سے باہر

نکل جاتی ہے اور حبا کر جھولے پر بیٹھی ہوئی

منزلے لیتے ہوئے انیسکریم کھا رہی تھی وہ کھا ہی رہی تھی کہ ایک

زور دار جوتی مہرین کی کمر میں آگتی ہے اور اس کے

ہاتھ سے اس کی انیسکریم زمین پر حبا گرتی ہے۔

مہرین جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے کمر دوپٹہ کمر پر باندھے ہوئے

مہرین کو گھور رہی تھی۔

روحی۔۔ مہرین غصے میں کہتی ہے

جی روحی کی جان ایک سیکنڈ میں آپ کی طرف ہی آرہی ہوں

کالی زبان والی عورت

روحی کہتی ہے اور دوسرے پیر سے بھی خسہ نکال کر ہاتھ میں

پکڑے ہوئے مہرین کی طرف بڑھتی ہے۔

بے شرم بد تمیز منحوس لڑکی زارا شرم نہیں آئی تجھے آئی تھی

اپنے منہ سے بکواس کرتے ہوئے۔۔

روحی مہرین کے پیچھے ہاتھ میں جوتی پکڑے ہوئے بھاگتی پھر رہی تھی۔

س چیز کی شرم۔۔؟؟ مہرین اپنے آپ کو بچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ذلیل انسان تو نے ہی یہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ بکواس

کی تھی ناداستان روح باسیل لکھی جائے گی باسیل شاید میرے

لیے ہی یہاں آئے ہونگے۔۔۔؟؟

روحی روک کر غصے میں کہتی ہے

ہاں تو دیکھ میری بات سچ نکلی ناباسیل کو اللہ تعالیٰ نے

تیرے لیے ہی بنایا تھا اس لیے آج تو اور وہ ایک ساتھ ہیں۔

مہرین ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کتنی اچھی جوڑی ہے تم دونوں اور دونوں کا نام بھی

ایک ساتھ کتنا پیارا لگتا ہے "روح باسیل" مہرین ہنستے ہوئے آہیں

بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں اور تیرے نام کے ساتھ ڈائین مہرین کتنا اچھا لگتا ہے

کالی زبان والی چھپکلی کی شکل کی عورت

روحی کہتی ہے اور کہہ کر زمین پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

یار۔۔ مہرین بھی روحی کے پاس آکر اس کے پاس زمین پر بیٹھ

جاتی ہے۔۔

یار ایسے تھوڑا ناسیہ سب ہوتا ہے۔

کل تک میری جس سے ٹھیک اے بات رک نہیں ہوتی تھی

آج وہ میرا شوہر ہے۔۔

روحی کی آنکھیں نم ہوئے لگ گئی تھی۔۔

روحی روتے نہیں ہے یار جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے

وہ ہی ہوتا ہے۔۔

مہرین اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے۔

میں جانتی ہوں مہرین ہر یہ سب ایسے اچانک سے تو نہیں ہوتا ہے

ناوہ کھڑوس ہے انہوں نے مجھے منہ دیکھائی بھی نہیں دی تھی

اور ابھی گجبرے ل آکر دینے سے بھی منع کر دیا تھا

ایسا شوہر ہوتا ہے کیا کسی کا کل شادی ہوئی ہے ہر مجھے منہ دیکھائی

بھی نہیں دی تھی انہوں نے

اور تو نے مجھے راڈ بھی لاکر نہیں دی تھی میں نے پھر واس

سے انہیں کمرے سے باہر نکال دیا تھا۔۔

روحی رو رہی تھی اور مہرین کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا
روحی کی باتوں پر

تو نے باسیل بھائی کو انہی کے کمرے میں سے باہر نکال دیا تھا

روحی۔۔؟؟ مہرین تو ہنس رہی تھی پیچھے سے بدر کا

قہقہہ بھی ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

یار تو مجھے تو مارتی تھی پر تـ نے بھائی کو وہ بھی باسیل جیسے بھائی

کو انہی کے کمرے میں سے باہر نکل دیا۔۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی کے پاس آ بیٹھتا ہے۔۔

روحی کو ان کی ہنسی سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔

بدر۔ اگر شادی نہیں کرنی تھی اگر تیرا ارادہ پہلے ہی بدل گیا تھا

تو مجھے پہلے ہی بتا دیتا نا

یہ سب اچانک سے میری شادی باسیل ہے ساتھ وہ کیسے مجھ

سے شادی کے لیے مان گئے کل سے میں یہ سب سوچ سوچ کر

پاگل ہو رہی ہوں جواب میں جانتی ہوں لیکن پھر بھی

مجھے ان کی وجہ سمجھ نہیں آرہی ہے۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر مہرین کے گلے سے لپٹ

جاتی ہے۔۔

روحی مجھے ایک بات بتانی ہے تجھے۔

مہرین ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بول روحی اس سے دور ہو کر اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ بدر کے نا آنے کی وجہ کل رات میں تھی بدر اور میں

ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں وہ اس لیے کل رات شادی پر نہیں

آیا تھا۔۔

مہرین ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے تو روحی حیرانگی سے

ان کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

کیا ا۔۔؟؟ روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیا یہ سچ ہے بدر۔؟؟ روحی بدر سے

پوچھتی ہے۔۔

بدر جواب کچھ نہیں دیتا ہے بس ہاں میں سر ہلا دیتا ہے۔

واہ۔۔ روحی کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔

ارے یار کتنی اچھی بات ہے مجھے تم دونوں تو شروع سے

ایک ایک دوسرے کے ساتھ بیت اچھے لگتے ہو میری حبان

روحی خوشی سے کودتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین بھی خوشی سے روحی کے گلے سے لگ جاتی ہے۔

اچھا وہ انکل کہاں ہیں۔؟؟ روجی بدر سے پوچھتی ہے۔

وہ پنچائیت گئے ہوئے ہونگے آج اس لڑکی کی شادی ہو رہی ہے

پنچائیت والوں کے سامنے کروائی جا رہی ہے۔

تو وہی گئے ہوئے ہیں بھائی صبح بابا اور بھائی اسی بارے

میں بات کر رہے تھے۔

کس لڑکی کی شادی۔۔؟؟ روجی تجس سے پوچھتی ہے

اسی لڑکی کی جس کے ساتھ ملک زمان۔۔۔

بدر کہتا کہ تارک حباتا ہے۔۔

سکینہ کی شادی ہو رہی ہے۔۔؟؟ روجی حیرانگی سے پوچھتی ہے

ہاں۔۔ بدر مختصر سا جواب دیتا ہے

یہ تو بہت اچھی بات ہے کس کے ساتھ ہو رہی ہے اس کی شادی۔؟

روجی مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ۔۔ بدر حنا موش ہو جاتا ہے۔

کیا ہوا گیا ہے بول۔۔؟؟ روجی۔ انسٹ کرتی ہے پر بدر حنا موش ہو جاتا

ہے۔۔

سکینہ کی شادی وکی حیدر کے ساتھ ہو رہی ہے اسی گاؤں کا

آدمی ہے اس کی بیوی کا پچھلے سال انتقال ہو گیا تھا۔

اس کی شادی سکینہ سے کروائی جا رہی ہے۔۔

بدر ہچکچاتے ہوئے روجی کو بتا دیتا ہے۔۔

وہ جس کے 5 بچے ہیں۔؟؟ روجی حیرانگی سے کہتی ہے

وہ 43 سال کا آدمی ہے کیا ہو گیا ہے باسیل کو وہ ایک 20 سال لڑکی

کی شادی 43 سال کے 5 بچوں کے باپ

سے کروانے بار ہے ہیں پاگل ہو گئے ہیں کیا وہ۔؟

روجی تیش میں آگئی تھی وہ غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے

کہہ رہی تھی۔۔

بدر گاڑی کی چابی دے میں خود پنچائیت جاؤں گی۔۔

روجی ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے۔

روجی پاگل ہے کیا وہاں عورتوں کا جانا منع ہے۔۔

بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔

بدر چابی دے مجھے بکو اس مرمیر میرے ساتھ اس وقت

روجی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ۔۔ رک جات جاب۔۔ مہرین کہتی ہے ہر روجی کی آنکھوں میں

غصہ دیکھ کر وہ بھی حنا موش ہو جاتی ہے۔

بدر اسے گاڑی کی چابی دے دیتا ہے اور فوراً اسے اپنے خسر پہن

کر گاڑی میں سوار کوا کر گاؤں کی پنچائیت کی

طرف بڑھتی ہے۔

روجی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھی۔

باسیل پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں
سکی لڑکی کے ساتھ۔۔

روحی گاڑی کی اسپڈ تیز کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پنچائیت میں سب لوگ موجود تھے علی حیدر اور اس کے بچے

سکینہ بھی اور پنچائیت کے لوگ بھی حمدان صاحب

فیروز صاحب اور باسیل بھی کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے

سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔

نکاح شرع ہونے ہی والا تھا کہ علی حیدر کا نکاح ہو چکا تھا

اب سکینہ سے نکاح پڑھایا جا رہا تھا

مولوی صاحب پوچھتے ہی ہیں کہ علیہ کے جواب دینے سے

پہلے ہی روحی وہاں آجاتی ہے۔

سر سے دوپٹہ اتر کر کندھے پر بٹا روحی کی آواز ہر سب جھٹکے

سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔

سب مردوں کی نگاہ فوراً سے روحی کی طرف اٹھتی ہے

اور روحی کی نظر باسیل پر ہوتی ہے وہ غصے میں اس کی

طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔

باسیل کی نظر روحی سے بڑھ کر آدمیوں کی طرف اٹھتی ہے جو

اسے ہی دیکھے جا رہے تھے۔۔

نظریں نیچے۔۔؟؟ باسیل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے
تو سب لوگ جھٹکے سے روجی سے نظریں ہٹا کر اپنا اپنا سر جھکائے
ہوئے بیٹھ جاتے ہیں۔۔

سکینہ روتے ہوئے روجی کو دیکھ رہی تھی۔۔
روجی باسیل سے نظریں ہٹا کر سکینہ کی طرف بڑھتی ہے اور اس
کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگتی ہے
تو علی حیدر جلدی سے روجی کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔
میری بیوی کو کہاں لے کر جا رہی ہو تم لڑکی۔۔ علی حیدر روجی کو
نہیں جانتا تھا۔۔

بیرے سامنے سے ہٹ جائیں اور ابھی نکاح نہیں ہوا ہے بیوی نہیں ہے
آپ کی راستہ چھوڑیں میرا۔۔
روجی غصے میں کہتی ہے۔۔
میں نہیں ہٹو گا لڑکی یہ میری ہونے والی بیوی کے اس کا
ہاتھ چھوڑو تم۔۔۔

علی حیدر غصے میں روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے
وہ کہتا ہی ہے کہ گولی ہوا کو چیرتے ہوئے آتی ہے اور سیدھا علی
حیدر کے کندھے پر جا لگتی ہے

جس سے وہ پل کے اندر زمین بوس ہو جاتا ہے گولی کی آواز پر
روجی پکڑ کر دیکھتی ہے تو گولی چلانے والا اور کوئی نہیں باسیل ہی تھا۔"

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 14 part 01

By Saleha Iqbal ... 🦋

نظریں نیچے۔۔۔ باسیل ایک اور دھاڑ مارتے ہوئے کہتا ہے
گولی کی آواز پر جن لوگوں نے نظریں اٹھائی تھی
باسیل کی دھاڑ پر اب لوگ واپس نظریں جھکالیتے ہیں سوائے روجی
کے ہی وہ باسیل کی طرف غصے سے دیکھ رہا تھا۔
روجی ہاتھ چھوڑا اس کا ہوا ابھی کے ابھی واپس
گھر جاؤ۔۔

باسیل گن سے ہاتھ چھوڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔
میں کہیں نہیں جاؤں گی پہلے اس آدمی کو یہاں سے دور
بھیجیں یہ نکاح نہیں ہوگا۔
روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
پاگل ہو گئے ہیں آپ لوگ کیا ایک بڑھے انسان سے کیسے اس کی
شادی کروا سکتے ہیں۔

5 بچوں کا باپ ہے وہ پہلے ہی کچھ مہینوں پہلے ہی اس کی
بیوی کا انتقال ہوا ہے اب پھر سے انہیں شادی کرنے کی
آگ لگ گئی ہوئی ہے۔

روجی غصے میں اس آدمی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی
جو اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

روحی میں کہہ رہا ہوں واپس گھر جاؤ۔

باسیل اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے بھی کہا نامیں تب تک کہیں نہیں جاؤں گی جب تک اس

نکاح کے نا ہونے کا اعلان کیا جائے گا۔

روحی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو اس کے پیچھے چھپ

کر رہی تھی۔

رومت نہیں ہوگا تمہارا نکاح اس آدمی سے جب تمہاری کوئی غلطی

نہیں ہے تو تمہیں سزا بھی نہیں ملے گی۔

روحی سکینہ کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری غلطی ہے روحی باجی۔ سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل صاحب نے میرے لیے صحیح فیصلہ کیا ہے مجھے اس رشتے

پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری غلطی کیسے ہے۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ م۔۔۔ میں۔۔۔ اس۔۔۔ سے۔۔۔ ملنے کے لیے گئی تھی وہ مجھے پسند ہتا

پر مجھے یہ نہیں پتا ہتا کہ وہ میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔

سکینہ کہہ ہی رہی تھی کہ روحی ایک زور دار تھپڑ اس کے

منہ پر دے مارتی ہے۔

تو مطلب بد کردار تم خود ہی ہو تو پہلے مجھ سے جھوٹ کیوں

بولا۔۔؟؟ اگر غلط کرنے کی ہمت رکھتی ہو تو بولنے کی ہمت بھی رکھا کرو۔

روحی کی حرکت پر حمدان صاحب فیروز صاحب اور
باسیل تینوں فخر سے سینا چوڑا کیے ہوئے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھنے
لگ جاتے ہیں۔۔

کیونکہ اس نے وہ کیا جو وہ تینوں کرنا چاہتے تھے
ایک گندی مچھلی پورے تلاب کو گندا کرتی ہے یہ تھپڑاے
باقی مچھلیوں کو گندا کرنے سے روکنے کے لیے ہوتا۔
روحی باجی۔۔۔ میں تو اسے پسند کرتی تھی اس نے میرے
ساتھ غلط کیا ہوتا۔
سکینہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

پسندیدگی کیا تمہیں یہ کہتی ہے کہ آدھی رات کو
کسی سے ملنے کے لیے اپنے گھر سے دور اپنے ماں باپ سے جھوٹ
بول کر کسی غیر مرد سے ملنے جاؤ۔۔؟؟
لڑکی جھوٹ میں بھی بولتی ہوں اور تم سے کئی زیادہ جھوٹ
بولیں ہونگے میں لیکن میں نے کبھی اپنے ماں باپ کا
سر جھکا کر کسی غیر مرد سے ملاقات کرنے کے لیے کوئی جھوٹ
نہیں بولا۔۔

اپنے جھوٹوں پر شرمندگی تھی پر آج تمہاری وجہ سے
وہ مجھے نہیں رہی شکر ہے خدا کا
تم۔۔ سچ میں اس جیسا آدمی نہیں عذاب ہی ڈیزور کرتی ہوں
زندگی میں اللہ تمہارے لیے ہر دن عذاب بنائے
دعا ہے میری تمہارے لیے شادی مبارک ہو تمہیں سکینہ بی بی

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



روحی باجی مجھے معاف کر دیں میں نے آپ سے پہلے جھوٹ بولا

پلرز مجھے معاف کر دیں۔۔ سیکنہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اور ہاتھ مت۔ لگاؤ مجھے

روحی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

باسیل حمدان اور فیروز صاحب تینوں مسکرا دیتے ہیں

روحی کی اس حرکت پر باسیل گن فیروز صاحب کو واپس

دیتا ہے اور خود روحی ہے پیچھے چل پڑتا ہے۔۔

روحی جا کر غصے میں بدرہی گاڑی میں سوار ہوتی ہے

اور گاڑی اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ چلنے کا

نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

باہر آؤں۔۔ باسیل روحی کی گاڑی کا دروازہ کھول کر کہتا ہے

مجھے نہیں آنا ہے آپ جائیں یہ چل جائے گی۔۔

روحی گاڑی کو اسٹارٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی۔۔ باسیل اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور اس کی

گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے

اور روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔

روحی گاڑی سے نکلتے ہی باسیل سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر

پیدل چل پڑتی ہے۔۔

بدتمیزی لڑکی تمہاری وجہ سے م میں یہاں آئی کیا سوچا تھا

میں نے اور تم کیا نکلی۔۔

روحی واپس آؤں۔۔ باسیل گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتا ہے
میں نہیں آرہی ہوں انکل آپ گھر جائیں رات ہونے والی ہے
میں آجاؤ گی۔۔

روحی کہتے ہوئے رک جاتی ہے اور پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
آپ کو کہیں میں سکنہ جیسی تو نہیں لگ رہی ہوں
دیکھیں میں سچ کہ رہی ہوں میں گاؤں میں آدھی رات تک
باہر ضرور گھومتی رہتی تھی۔

لیکن میری پہنچ صرف گراؤنڈ تک ہوتی تھی میں وہاں پر
گاؤں کے بچوں کے ساتھ کھیلتی رہتی تھی اور بابا کے جب اسٹیشن سے
واپس آتے تھے تو وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جاتے تھے
میں اس کے علاوہ کبھی کبھی تھوڑی سی باغوں میں
سے چوری بھی کر لیتی لیکن بس اس سے زیادہ
میں اور کچھ نہیں کرتی تھی سچ میں۔۔۔

روحی کی باتیں سنتے ہوئے باسیل اس کی طرف غصے میں
قدم بڑھاتا ہے اور اس کے سامنے آکھڑا ہو کر اس کے منہ پر ہاتھ
رکھے ہوئے روحی کو منہ کر دیتا ہے۔۔

ایک ہاتھ روحی کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر
رکھے ہوئے وہ منہ کے ساتھ ساتھ روحی کی سانسیں بھی

بند کر رہا تھا۔۔

چپ ہو جاؤں لڑکی کتنا بولتی ہو تم میں نے کچھ کہا تمہیں۔؟؟

باسیل روجی کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

روجی باسیل کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے ہاتھ ہٹانے کا

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر آپ مجھے دیکھ تو ایسے ہی رہے تھے کہ میں بھی۔۔۔

بکواس مت کرو تھپڑ کھا لو گی مجھ سے تم شرافت سے گاڑی

میں جا کر بیٹھو یاد ہو تو آج رات ولیہ بھی ہے پہلے ہی رات ہو گئی

ہے۔

مجھے نہیں جانا آپ ہے ساتھ کہیں بھی میں اکیلی جاؤں گی

روجی رونے والی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

اکیلی کہیں نہیں جاؤں گی جہاں بھی جاؤں گی میرے ساتھ

ہی جاؤں گی تم۔۔

باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔

دیکھا یقین نہیں ہے آپ کو مجھ پر میں نہیں جاؤں گی آپ

کے ساتھ آپ بھی اس بڑھے آدمی کی طرح ہی ہے

گندے سڑے ہوئے۔۔

روجی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر پھر سے پیدل چلنے

لگ جاتی ہے۔۔

روجی۔۔ باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی شرافت سے جا کر گاڑی میں بیٹھ جاؤں

باسیل غصے میں کہتا ہے۔

میں نے نہیں بیٹھنا ہے آپ کچھ دیر مجھے اکیلا چھوڑ دیں میں

گھر واپس آ جاؤ گی اگر ایسے ہی گھر گئی تو میرا دماغ پھٹ جائے گا

روحی گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔ باسیل روحی کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

میں نہیں بیٹھوں گی جو کرنا ہے کر لیں۔۔ روحی بھی غصے کہتی ہے

اور چپاتی رہتی ہے پلٹ کر باسیل کو دیکھتی بھی نہیں ہے۔

سوچ لو جو میں نے کیا ناوہ تم برداشت نہیں کر پاؤں گی

باسیل رک کر روحی کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔ آپ پہلے کریں تو سہی پھر دیکھ لیتے ہیں میں برداشت کر

پاؤں گی یا نہیں۔۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ

کر پھر پلٹ جاتی ہے اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے

وہ آگے کی طرف قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر ایسے تو ایسے ہی سہی باسیل خود سے کہتے ہوئے

روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور اس کے قریب آ کر اسے جھٹکے

سے اپنی باہوں میں اٹھا لیتا ہے اور گاڑی کی طرف قدم بڑھانے

لگ جاتا ہے۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے نیچے اتاریں
روحی باسیل کی باہوں میں خود کو قید محسوس کر کے پرندے کی
طرح پھڑپھڑانے لگا جاتی ہے۔۔

ابھی سے پھڑپھڑانا شروع کر دیا ہے ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی
نہیں ہے تمہارے ساتھ اب جو کروں گا اس کے بعد کیا حال ہو گا
تمہارا۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف ایک نظر دیکھ کر اپنی گاڑی کی طرف
بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔ کیا۔۔ کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا کیا کرنا چاہتے ہیں۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
وہی جو ایک شوہر بیوی کے ساتھ کرتا ہے کچھ نیا نہیں کروں
گا میں تمہارے ساتھ ٹینشن مت لو

باسیل ٹیڑھی سسائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور روحی کو اپنی گاڑی
کے پاس لے جا کر کھڑا کرتا ہے۔

روحی کو گاڑی سے لگائے اپنے دونوں ہاتھ گاڑی پر رکھ کر اس کے راہ
فسرار کے راستے بند کر دیتا ہے۔

دیکھیں۔۔!!! روحی ادھر ادھر دیکھ کر باسیل کے چہرے
کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں اور کچھ کرنے کا سوچ بھی رہا ہوں کہو تو
بھی کر دوں یا پھر گھر چلیں۔؟؟

باسیل اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں منہ نوچ لوں گی آپ کا اگر آپ نے میرے ساتھ کچھ

الٹا سیدھا کیا تو۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے۔۔

نوچ لینا نوچ لینا میری جان۔ جو نوچنا ہے نوچ لینا منہ بھی اب تمہارا

ہے اور بندہ بھی لیکن اکیلے میں نوچنا

سب کے سامنے تمہیں ہی شرمندگی محسوس ہوگی۔

باسیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے تو روحی سے زور سے اس

کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔

باسیل بدتمیزی مت کریں آپ میرے ساتھ۔۔

روحی غصے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

باسیل۔۔؟؟ باسیل روحی کے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولا

خیریت ہو گئی آج انکل نہیں کہا میرا نام لیا ہے۔۔

باسیل بڑی بڑی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تنگ مت کریں آپ مجھے میرا ولیہ بھی ہے شاید آپ بھول گئے

ہیں چھوڑیں مجھے دور ہٹیں مجھ سے کوئی الٹی سیدھی

حرکت میرے ساتھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

روحی اس کے ہاتھ گاڑی سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے

پر وہ باسیل کے ہاتھوں کو ہلاتا تک نہیں پار ہی تھی۔

میں تمہارے ساتھ ہر اچھا کام کرنے کا حق رکھتا ہوں

اس لیے خود کو مجھ سے دور کرنے کی کوششیں مت کرو جو بھی ہو

وہ میں ہی ہوں اب تمہارے اس لیے درحبانے کی کوشش اور

ضرورت دونوں نہیں ہے تمہیں

کہہ کر جھٹکے سے روجی کے چہرے کی طرف جھک جاتا ہے۔۔

روجی اسے قریب دیکھ کر جلدی سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اور

زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

باسیل اس کی بند آنکھیں دیکھ کر روجی کی طرف دیکھتے ہوئے

اس کے ماتھے پر لب رکھ دیتا ہے۔

روجی اس کے لب اپنے ماتھے پر محسوس کر کے فوراً سے

اپنی آنکھیں کھول دیتی ہے اور اس کی آنکھیں باسیل کی آنکھوں

سے ٹکراتی ہے تو روجی جھٹ سے انہیں واپس جھکا لیتی ہے۔

باسیل مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی

سے دور کرتا ہے اور دروازہ کھول کر روجی کو گاڑی میں بیٹھا

دیتا ہے۔

روجی کو بیٹھا کر وہ بھی دوسری طرف سے آکر گاڑی میں

سوار ہو جاتا ہے باسیل کے بیٹھے ہی روجی کھڑکی کی طرف منہ کیے

سیٹ سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

باسیل ایک نظر روجی کو دیکھتا ہے جو آنکھیں بند کیے ہوئے
سوئی پڑی تھی۔۔

روحی نیند کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی اپنے سپنوں کی دنیا
میں کہیں دور کھو چکی تھی۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟ روحی لال رنگ کے شادی کے جوڑے میں
ملبوس آنکھوں میں نمی لیے باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔

وہی جہاں سے میں آیا ہوتا۔۔ سفید رنگ کے کارٹن کے
سوٹ اوپر نیوی بلیو کلر کا کوٹ پہنے ہوئے اپنے سوٹ کیس میں
کپڑے ڈال رہا ہوتا۔

تو میں۔۔؟؟ روحی باسیل کی بازوؤں پکڑ کر اس کا
رخ اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم یہی رہو گی جہاں اتنے سالوں سے رہ رہی تھی۔۔ باسیل کہہ کر
دوبارہ اپنے کپڑے سوٹ کیس میں ڈالنے لگ جاتا ہے۔
پر اب تو میں آپ کی بیوی ہوں آپ مجھے ایسے اکیلا چھوڑ کر
کیسے جاسکتے ہیں۔؟؟

روتے ہوئے غم اور دھیمے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

میں نے نہیں کہا تھا مجھ سے شادی کر لوں تم چاہتی تھی
تو میں نے کر لی باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چاہتی تھی کیونکہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں آپ بھی تو

مجھ سے پیار کرتے ہیں پھر کیوں حبا رہے ہیں۔؟؟

روحی روتے ہوئے باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔

میں پیار نہیں کرتا ہوں اور تم حبیبی لڑکی سے بالکل بھی نہیں

یہ سب تمہارے دماغ کا فظور ہے میرے نہیں۔۔

کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑ والیا اور نظریں چراتے ہوئے تلخ لہجے میں

کہتا ہے۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ بھی تو مجھ سے اس لیے

مجھ سے شادی کی ہے نا آپ نے۔

آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ کر گالوں کی رنگت کو بڑھا رہے تھے

میں تم سے محبت نہیں کرتا ہوں روحی فیروز

تم سزا کی حقدار نہیں تھی لیکن اب تمہیں بھی اس کا حصہ

بننا پڑے گا اور ایک لڑکی کے لیے اسے بڑی سزا اور

کیا ہو سکتی تھی کہ جس سے وہ شادی کرے اسے شادی والی

رات ہی جوڑ کر کہیں دور چلا جائے۔

باسیل سوٹ کیس پیک کر کے زمین پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اور کہہ کر کمرے سے نکلنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔

چھوڑ کر جانا ہے تو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جائیں جب بات بدنامی

کی ہے تو مجھے مکمل طور پر بدنام زمانہ کر کے جائیں

روحی باسیل کی پیٹھ دیکھتے ہوئے روتے ہوئے سخت لہجے میں بولی

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

میں تمہیں بدنام زمانہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل کہتے ہوئے پلٹتا ہے۔

تو پھر مجھے اپنے ساتھ لے جائے روجی باسیل کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے کر جاسکتا ہوں ہر روز تمہیں اپنی

آنکھوں کے سامنے دیکھنا مجھ سے برداشت نہیں ہو پائے گا۔

روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنا سوٹ کیس گھسٹتے ہوئے

کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

باسیل کے جاتے ہی روجی زمین پر بیٹھ کر زور زور سے رونا

شروع کر دیتی ہے۔۔

روجی۔۔۔؟؟؟ روجی۔۔۔؟؟؟ باسیل روجی کا ہاتھ ہلا کر اسے

اٹھاتا ہے جو گہری نیند میں سوئی پڑی تھی۔۔

روجی اٹھتی ہے اور اٹھتے ساتھ حیرانگی سے باسیل کو دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

آپ تو چلے گئے تھے پر یہاں کیوں ہیں۔؟؟ روجی گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے روجی کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

کیا ہوا گیا ہے ابھی تو تم ٹھیک سوئی ہوئی تھی اب اچانک

کیا ہو گیا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



وہ۔۔ روجی باسیل کو بتانے لگتی ہے پر پھر سے رک جاتی ہے

ٹانگیں میں توڑ دوں گی آپ کی اگر میرے ساتھ کچھ

ایسا کر کے گئے جیسا بدر کو مارتی ہوں اس سے کہیں زیادہ برا میں

آپ کو ماروں گی آپ کو سچ میں بالکل گنجا کر دوں گی میں

روجی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر گاڑی سے نکل کر حویلی کے اندر

بھاگ جاتی ہے۔۔

ا میں نے کیا کیا۔۔؟؟ باسیل اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

یہ لڑکی سچ میں پاگل ہے اور عنفتریب یہ مجھے بھی پاگل

کر کے رہے گی۔۔

باسیل خود کو کہتا ہے گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور حویلی میں

داخل ہوتا ہے تو سامنے صوفے پر ہیرا بیغم سے لپٹی ہوئی روجی

کو دیکھ کر وہ گنداسا منہ بنا کر ڈائیٹنگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے

اور اپنے لیے پانی کا گلاس آدھا بھر کر وہی کرسی پر

بیٹھ کر روجی کو دیکھتے ہوئے پانی پیتا ہے۔۔

روجی میری گڑیا تمہاری پارلر والی آگئی ہیں اوپر مہرین کے

ساتھ کمرے میں وہ تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔

ہیرا بیغم گردن جھکا کر روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پیارے کہتی ہیں۔

تائی امی ایک بات بتائیں کیا شام میں دیکھے ہوئے سپنے

سچ ہوتے ہیں۔؟؟

روحی ہیرا، بیغم کے کندھے سے ہٹا کر ان کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے کوئی سپنہ دیکھا ہے کیا۔؟؟ ہیرا، بیغم پوچھتی ہیں۔

جی تائی امی اور اس سپنے میں میں ہی رو رہی تھی اس لیے

بتائیں کیا شام کو دیکھے ہوئے سپنے سچ ہوتے ہیں۔؟؟

میں نے نہیں چاہتی کہ یہ سچ ہو یہ تو عنایت ہے نامیں لوگوں کے

سپنوں میں جا کر لوگوں کو ڈرا کر رولاتی ہوں یہاں تو میں

خود ہی رو رہی تھی۔۔

روحی رونے والا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

کس نے رولایا تھا تمہیں تمہارے سپنے میں۔؟؟

ہیرا، بیغم ہنستے ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

ایک گندی شکل والے انسان نما جانور اس نے ڈرایا تھا مجھے

پتا نہیں سمجھتا کیا ہے وہ خود کو تائی امی اتنی گندی میرا سیوں

جیسی اس کی شکل تھی ناک میں غصہ آنکھوں میں گھمنڈ

بس نخرے پر نخرے دیکھائے جا رہا تھا۔۔

آیا بڑا مجھے رولانے والا اگر سچ میں وہ میرے سامنے ہوتا

اگر وہ سپنہ نا ہوتا تو میں اسے بتاتی کہ روحی اصل میں کیا چیز

ہے رولا کر تو دیکھائیں مجھے میں نے ان کا حشر نشر

نا کر دیا تو میرا نام بھی روحی فیروز خان نہیں۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی اور باسیل جو اپنے
فون میں مگن تھا روحی کہ باتیں سنتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر کوئی چیز
ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر بوکھلاتے ہوئے وہاں سے
اٹھ کر جانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

تائی امی میرا دل ہے مجھے تیار ہونا چاہیے جا کر سب انتظار
کر رہی ہیں میرا انتظار کروانا کیس کو اچھی بات نہیں ہوتی ہے نا
میں چلتی ہوں تائی امی۔۔

روحی باسیل کے بڑھتے ہوئے قدم اپنی طرف دیکھتے ہوئے فوراً
سے اپنے ہاتھوں میں منراک پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر
بھاگ جاتی ہے۔۔

پیچھے سے ہیرا۔ بیگم کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔
امی۔۔ باسیل تھکے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی بیٹا تم اپنی خیر مناؤں اسے سدھارنے
اور بدلنے کی تم نے اس سے شادی کی تھی پر وہ تمہیں ہی ایک
انسان سے پاگل انسان بناتی ہوئی مجھے زیادہ نظر آرہی ہے۔
تمہارے کپڑے گیسٹ روم میں ہیں تیار ہو جاؤ بیٹا تم بھی
ہیرا۔ بیگم کہتی ہیں اور کہہ کر روز سے ہنستے ہوئے
باسیل کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔

باسیل بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گیسٹ روم میں
چلا جاتا ہے پہلے تھوڑی دیر آرام کرتا ہے اور پھر خود بھی ویسے
کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔۔

احمدان صاحب اور فیروز صاحب بھی پنچائیت سے سیکنہ کی شادی
کروا کر اسے رخصت کیے واپس آ جاتے ہیں۔

سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم بھی تیار ہو چکی تھیں۔ احمدان صاحب اور
فیروز صاحب بدر بھی حویلی آ کر تیار ہو گیا ہے۔

روحی اور مہرین تیار ہو رہی تھیں ابھی تک بدر اور باسیل
کے علاوہ سب لوگ ویسے حال جاتے ہیں۔

بدر اور باسیل دونوں حال میں بیٹھے ہوئے روحی اور مہرین کے
آنے کا انتظار کر رہے تھے

دونوں ہی انتظار کرتے کرتے غصہ میں پاگل ہو رہے ہیں۔۔

بھائی مجھے سمجھ نہیں آتا ہے کہ یہ ان لڑکیوں کو تیار ہونے میں
اتنا وقت کیوں لگتا ہے پر لڑکے بھی تو اتنی جلدی

تیار ہو جاتے ہیں۔۔

کپڑے پہنوجوتے پہنوبالوں میں کنگھا پھیروں لو ہو گئے ہم تیار

لیکن یہ عورتیں حد ہو گئی ہے انتظار میں آدھا کر دیا ہے

ہم لوگوں کو۔۔

بدر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم زیادہ نہیں بول رہے ہو بدر۔۔۔ مہرین سیڑھیوں سے نیچے
اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر مہرین کی آواز پر جیسے ہی پلٹتا ہے اسے دیکھتا ہے تو بس
دیکھتا ہی رہ جاتا ہے گیرے کلر کی لونگ۔ پیروں تک ڈیزائنر
میکسی کانوں میں گولڈن کلر کے لمبے لمبے سہارے والے اسیرنگ
پہننے ہوئے گلے میں نیک۔ لیس گولڈن کلر کا پہن کر ہاتھوں میں میکسی
پکڑے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے بدر کو دیکھتے ہوئے اتر رہی تھی۔
بدر کی نظر اور سانسیں دونوں ہی مہرین کو دیکھ کر
ایک دم رک گئی تھی۔

باسیل مہرین کی موجودگی پر خود اٹھ کر سیڑھیوں سے اوپر
جانے لگتا ہے وہ ایک نظر اٹھا کر مہرین کو دیکھتا
تک نہیں ہے اور سیدھا اوپر کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔۔
کچھ کہہ رہے تھے تم۔۔؟؟ مہرین بدر کے سامنے آکر کمر پر ہاتھ
رکھے ہوئے بدر کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
کتنی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔!!! بدر مہرین کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے تو مہرین بھی جھٹ سے ہنس پڑتی ہے۔
ماشاء اللہ سچ میں بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو میری جان
بدر مہرین کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔
دور۔۔ تمیز۔۔ بد تمیز۔۔ مہرین بدر کو خود سے دور کرتے ہوئے ہنستے
ہوئے کہتی ہے۔۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 14 part 02

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی کمرے میں تیار مہرون کلر کے لہنگے میں ملبوس گولڈن کلر
S کا لائٹ سوفٹ سامیک آپ کیے ہوئے گولڈن کلر کی حبیولری پہننے
a
l
e
h
a
پشت ڈیکائے ہوئے اپنے سر کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر اپنی آنکھیں بند
a
پچھلے دو گھنٹوں سے لگاتار تیار ہونے کی وجہ سے وہ تھک گئی
I
q
b
a
مہرین کے تیار ہونے کے انتظار میں صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی
a
سو گئی تھی۔۔
l
باسیل بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس کوٹ اتارے
N
ہوئے روحی کو سوتا ہوا دیکھ کر
o
v
e
l
s
دبے دبے قدم اٹھائے وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا
روحی گہری نیند میں سوئی پڑی تھی اسے باسیل کی موجودگی کا
احساس ہی نہیں ہوا تھا۔
باسیل اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوٹ کی جیب میں سے روحی
کے لیے گجبرے نکل کر آرام سے گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر اس کے
ہاتھوں میں پہننا رہا تھا۔

باسیل ایک ہاتھ میں گجبرے پہنا چکا تھا دوسرے ہاتھ میں پہنانے

کی وجہ سے روجی کے سر کے نیچے سے اس کا ہاتھ

نکلا کر اس کے سر کے نیچے آرام سے اپنا ہاتھ رکھ کر اسے گجبرا

پہنانے کی کوشش کر رہا تھا کہ روجی اپنی آنکھیں کھول لیتی ہے

اور باسیل کے چہرے کی طرف پھر اس کی گجبرا پہنانے کی

کوششوں کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

باسیل ایک ہاتھ سے نہیں پہنا پا رہا تھا روجی

خود اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے آگے بڑھاتی ہے تو باسیل جھٹ سے

روجی کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

باسیل روجی ہے چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتا ہے

اور اسے گجبرے پہناتا ہے اور وہی زمین پر گڑھنوں کے بل

بیٹھے ہوئے نظر اٹھا کر روجی کو دیکھتا ہے

جو نیند سے بھری ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

دونوں کچھ نہیں بولتے ہیں بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

چلیں۔۔؟؟ باسیل بات کرنے کی شروعات کرتا ہے۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔ روجی دھیمے لہجے میں کہتی ہے

جلدی واپس آجائیں گے پھر سو جانا آکر۔۔ باسیل

کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمارا بس حال میں پہنچ گئے ہیں

باسیل روجی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی باسیل کا پکڑ کر صوفے سے اٹھ جاتی ہے آنکھیں نیند سے
بھری پڑی تھی۔

روحی جیسے ہی کھڑی ہوتی ہے ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے
جیسے دیکھ کر باسیل مسکرا دیتا ہے۔

لیے سے آکر سو جانا وہاں سب انتظار کر رہے ہونگے اس لیے جانا ضروری ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی جانتی ہوں دیکھا دیکھنا ضروری ہے کیا کر سکتے ہیں

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھا وا۔۔؟؟ باسیل اس کے الفاظ دہراتا ہے

جی دیکھا وا ہی تو ہے آپ کا اور میرا شادی ہے بعد ایک ساتھ

رہنا ہر رسم کرنا جبکہ حقیقت ہم دونوں جانتے ہیں یہ سب ہم

پر زبردستی ملط کیا گیا ہے۔۔

اور زبردستیوں کے رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے یہ بھی

میں جانتی ہوں آپ کی وجہ تو نہیں پتا مجھ سے شادی کرنے کی

لیکن میری صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے میری امی

ان سب کیا ہوا وعدہ جو کرنا نہیں چاہتی تھی پر کر دیا میں نے

ان کے مجھ سے زیادہ ضروری ان کی عزت ہے انہوں نے بیٹی کے

بدلے عزت کو ترجیح دی اور مجھے چھوڑ دیا

اس لیے میں نے بھی ان سے وعدہ کیا تھا آپ سے یا کسی سے بھی

شادی سے انکار کرنا کرنے کا

ان کو دیکھانے کے لیے ان سے کیے وعدہ کے لیے یہ شادی تو کر لی
ہے پر اسے نیبھانے کا نامیرا کوئی ارادہ تھا اور نا ہی ہے
یقیناً آپ کا بھی نہیں ہوگا۔

اس لیے اکیلے میں اچھے بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ
دنیاوی دیکھاوے کو دنیا کے سامنے ہی رکھتے ہیں۔

روح کی باتوں کو باسیل ایک دم خاموشی سے سن رہا تھا
کوئی جواب نہیں دے رہا تھا بس روحی کو دیکھے حبارہا تھا
اور اس کی باتوں کو سن کر سر جھکا کر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔
آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔؟؟ روحی اس کے چہرے پر مسکراہٹ
دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روحی رشتے رشتے ہوتے ہیں ان میں مجبوریاں نہیں ہوتی ہیں
اور شادی جیسے رشتے میں مجبوریوں کی کوئی
جگہ نہیں ہوتی ہے۔

نکاح ہو گیا ہے ہمارا ہمیشہ ہے لیے ایک دوسرے سے نام حبڑ چکا ہے
وہ جو بھی ہو اب یہ حقیقت ہے کہ روح باسیل ایک ہو چکے ہیں
اور میں نے کسی مجبوری کی وجہ سے تم سے شادی نہیں کی ہے
باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارے لیے اسے قبول کرنا آسان نہیں ہے میں جانتا
ہوں پر میں اسے قبول کر چکا ہے۔۔

تمہیں جتنا وقت چاہیے اس رشتے کو قبول کرنے کا میں تمہیں دوں گا

لیکن اس کو مجبوری کا نام دے کر اس کی توہین مت کرو
بائیل اپنا کوٹ بیڈ سے اٹھاتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے کہتا ہے۔۔

مت قبول کریں اسے میں پاگل ہوں۔۔

روحی بائیل کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب تو میں نے کر لیا پیچھے نہیں ہٹنے والا ہوں میں۔۔ بائیل

مکراتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا

میں شادی کے بعد بھی گراؤنڈ میں میچ کھیلنے جاؤں گی پھر بھی

قبول کریں گے۔۔؟؟

روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

ہم۔۔ قبول ہے "بائیل آنکھوں سے اشارہ ہوئے کہتا ہے

میں آپ سے روز پیسے لوں گے۔۔؟؟ روحی اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے ایک اور بات کہتی ہے۔

لے لینا میرا سب کچھ تمہارا ہی ہے۔۔ بائیل سے اس جواب کی

امید نہیں کر رہی تھی وہ۔

میں آپ کو بیچ کھاؤں گی۔۔ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے

ہوئے بائیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

قبول ہے۔۔!!! بائیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کھانا نہیں بناؤں گی اور ناہی برتن دھوؤں گی۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a



N

o

v

e

l

s



روحی اپنے ہاتھ کسر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں اور ملازم رکھ لوں گا تمہیں کوئی کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کو سچ میں قبول ہوں۔ میں بہت بہت زیادہ بد تمیز ہوں

بہت نخرے والی ہوں میں آپ کو بہت تنگ کروں گی۔۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہاں قبول ہو ہر حال میں اب قبول ہو مجھے

باسیل روحی کے ہاتھوں کو نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اب چلیں۔۔ باسیل اسے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ اتنے اچھے تو نہیں ہیں پھر کیوں اچھے بن رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی اپنے لہنگے ہو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کسرے سے باہر

نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں ہمیشہ سے ہی اتنا اچھا ہوں تمہاری ان ہری آنکھوں کی وجہ

سے تمہیں کبھی کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا ہے

کیا کر سکتے ہیں۔۔

باسیل روحی کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آتا ہے اور گنداسا

منہ بنا کر کہتا ہے۔

انکل میری آنکھوں کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

سمجھ آئی ہے خود کی بڑی اچھی آنکھیں ہیں۔

روحی بھی منہ چڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اوائے میری آنکھوں کو بھی کچھ مت بولو اور میں انکل نہیں ہوں

کتنی بار بولا ہے سمجھ نہیں آتا ہے تمہیں

روحی سیڑھیوں سے نیچے اتر جاتی ہے اور باسیل دو سیڑھیاں

اوپر کھڑا ہو کر غصے میں کہتا ہے۔

انکل ویسے بہت غلط بات ہے اپنی اصل عمر چھپانا میں جانتی

ہوں آپ 40 سال سے اوپر کے ہیں

باہر کے ملک میں رہ رہ کر گوروں کو دیکھتے ہوئے آپ کو سرحبری

کردانی ریس چپڑھی تھی اس لیے آپ اپنے کو جوان دیکھانے

کے لیے خود کو 31 سال کا کہتے ہیں۔۔

روحی اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی دو منٹ کے لیے یہی کھڑی رہنا دو منٹ کے لیے صرف

باسیل روحی کی طرف لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آ رہا ہوتا ہے

وہ اس تک پہنچتا روحی پہلے ہی مہرین اور بدر کے پاس جا کھڑی

ہوئی تھی۔۔

روحی ادھر جا دلہن کے جوڑے میں اپنے ایک دن پہلے شوہر

سے مار کھاتے ہوئے اچھی لگے گی تو۔۔

بدر روحی کو دیکھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے

اوائے بدر کی شکل کے آدم خور انسان نام جانور

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے سمجھ آئی ہے۔

انہیں تو نے اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے۔۔

روحی کی بات پر باسیل رک جاتا ہے اور اپنا کوٹ پہننے لگتا
ہے اسے لگتا ہے کہ روحی اب میری تعریف کرنے لگی ہے
پر افسوس بچپارہ انکل۔۔

بڑھوں میں جو ان لوگوں سے زیادہ عقل ہوتی ہے سمجھ آئی
اول تیرے پاس تو وہ کبھی تھی ہی نہیں لیکن ان کے پاس ہے
5040 سال ایسے ہی جھگ مارتے ہوئے تو انہوں نے اس
دنیا میں نہیں گزارے ہونگے دیکھ ان کی شکل دیکھ کر لگتا ہے کہ
وہ تیری طرح کے بد تمیز بد دماغ اور گھمنڈی عورتوں پر
ہاتھ اٹھانے والے انسان ہونگے۔۔

حالانکہ ان کی سرحبری کی وجہ سے ان کے چہرے کے تاثرات بھی
کچھ صاف محسوس نہیں ہوتے ہیں لیکن پھر بھی تو دیکھ
کہیں سے بھی وہ بد تمیزی انان لگ رہے ہیں کیا۔۔؟؟
روحی بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے اور روحی اور بدر
دونوں حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔
سرحبری تو اچھے سے کی ہے بھائی کی دیکھ تب ہی تو یہ اتنے
گورے چٹے چکنے لگ رہے ہیں ورنہ ہم نے ان کی بچپن کی تصویر
دیکھی تھی کالے سے تھے یہ تو۔۔

بدر روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

صحیح کہہ رہا ہے تو تب ہی تو میں انہیں انکل کہتی ہوں
ان کی بچپن کی تصویر دیکھتے ہی یہ مجھے بچپن سے ہی کوئی بڑھی روح لگتے ہیں۔
روح بدر کے کندھے سے اپنا بازوؤں ہٹا کر تجسس سے
باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دونوں کی نظریں مسلسل باسیل کے منہ پر ہی ٹیکی ہوئی تھی
باسیل نے کب اپنے پیر سے جوتی نکال لی دونوں کو پتا ہی نہیں چلا
بدر باسیل کے ہاتھ میں جوتی دیکھ کر فوراً سے مہرین کا
ہاتھ پکڑ کر حویلی سے باہر دور لگاتا ہے اور اپنی گاڑی میں بیٹھ
کر حال کی طرف نکل پڑتے ہیں

پر روجی وہی پر ہی کھڑی ہوئی باسیل کے چہرے کو دیکھے جا رہی تھی
باسیل جوتی پھینک کر روجی کی طرف بڑھتا ہوا آتا ہے اور
آکر بالکل اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تھوڑے سے فاصلے پر
تمہیں کیا میں سچ میں اتنا بڑھا لگتا ہوں۔؟؟

باسیل حیرانگی اور تجسس سے پوچھتا ہے۔۔
آپ کا یہ نشان بہت خوبصورت ہے اچھا لگتا ہے آپ کے چہرے
پر ایسے چھپایا سر کریں اپنے بالوں میں
روحی باسیل کے ماتھے پر سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے کہتی ہے
اور ہٹا کر اس کی بات کا جواب دیے بغیر ہی حویلی سے
باہر نکل پڑتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

l

s

s



یہ میری بار کا جواب نہیں ہے روجی۔۔ باسیل پیچھے سے
 آواز لگاتے ہوئے کہتا ہے اور روجی کے پیچھے چل پڑتا ہے۔۔
 دونوں گاڑی میں سوار لڑتے جھگڑتے ہوئے ویڈنگ حال پہنچ چکے تھے۔
 وہاں پر سب لوگ ان کے استقبال کے لئے تیار کھڑے ہوئے تھے
 سب لوگ ان اک استقبال پھولوں سے کرتے ہیں۔
 ہر طرف روشنی ہی روشنی پھول ہی پھول خوشبو ہی خوشبو
 روجی اور باسیل کو آتا دیکھ کر مہمان بھی اٹھ کھڑے
 کو جباتے ہیں اور کافی سارے لوگ ان کی تصویریں بنانے
 لگ جباتے ہیں۔۔
 ہیرا۔ بیغم اور سلطانہ۔ بیغم دونوں روجی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے
 اسے اسٹیج کی طرف کے جباتے ہیں
 باسیل بھی حنا مہمانوں سے ملنے کے لئے چلا جاتا ہے
 کچھ دیر وہ بھی روجی کے پاس اسٹیج پر آ بیٹھتا ہے۔۔
 رات کے 2 بج چکے تھے لیکن ولیمہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں کے رہا تھا
 روجی بیٹھ بیٹھ کر پوری ہو چکی تھی۔
 نیند میں چور ہو چکی تھی وہ بس بھی جا کر آرام سے سونا
 چاہتی تھی لیکن ابھی بھی دور دور سے فنکشن کے ختم ہونے کے کوئی
 آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

e

l

s



انکل۔۔ روجی پاس بیٹھے ہوئے باسیل کو آواز لگاتی ہے

انکل گھر چلیں مجھے نیند آرہی ہے اور میں تھک گئی ان کپڑوں کو

پہن پہن کر۔ روجی معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

تھوڑی دیر میں یہ سب ختم ہو جائے گا پھر گھر چلیں گے روجی

باسیل مہمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اُمہوں نے نہیں جانا ہے یہ لوگ ولیمے پر صبح کا ناشتہ بھی کر کے جائیں

گے آپ مجھے گھر لے کر جائیں گے یا میں خود چلی جاؤں

روجی پاؤٹ سامنے بنا کر غصہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا میری ماں رو کو چلتے ہیں۔۔

باسیل نظر دوڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جاتا ہے اور اپنی امی

کو اشارہ کر کے آنے کا کہتا ہے ہیرا۔ بیغم عورتوں کے پاس بیٹھے

ہوئے باتیں کر رہی تھی۔۔

کیا ہوا بچوں۔۔ کیا ہوا روجی۔۔؟ ہیرا۔ بیغم روجی کی ٹھوڈی پکڑ کر

پیارے پوچھتی ہیں

تائی امی میں تھک گئی میں نے گھر جانا ہے۔۔

روجی سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل بیٹا اسے کے جاؤ تم گھر ہم لوگ یہاں پر سب دیکھ لیں گے

صبح اس کا پیپر بھی ہے کے جاؤ اسے

ہیرا۔ بیغم باسیل کو کہتی ہے تو وہ جانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے

اور خود حبا کر گاڑی نکالنے کے لیے باہر چلا جاتا ہے
 تائی امی میں تو تھک گئی ناب میں سپر کیے لکھوں گی دیکھیں
 میرے ہاتھ ان چوڑیوں اور کسنگنوں کی وجہ سے کیسے سوچھ
 گئے ہیں۔۔

S

a

l

روحی بس اب رونے ہی والی اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے
 ہسے چڑیاں کسنگن میک آپ کرنا نہیں پسند ہتا بلکل سادہ رہنا اور
 گلے میں اپنے نام کی حسین پہننا بس اس کا سچنا دھجنا اتنا سی ہی ہتا۔
 کوئی بات نہیں میری گڑیا عادت ہو جائے گی تمہیں اس کی

a

h

I

q

b

a

l

h

N

o

v

e

l

s

ہیرا بیغم روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 اور روحی کو مہرین اور سلطانہ بیغم حال سے باہر لے آتی ہیں
 روحی ایک نظر بھی اپنی ماں کی طرف نہیں دیکھتی ہے
 وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔
 سلطانہ بیغم کو اس کی بے رخی محسوس ہو رہی تھی پر وہ پھر
 بھی کچھ نہیں کہتی ہے۔

روحی گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنے پیروں سے ہیل اتار
 دیتی اور ایک ایک کر کے اپنی جیولری بھی اتارنے لگ جاتی ہے۔
 روحی کو اس وقت بے حد غصہ آ رہا تھا وجہ کچھ بھی نہیں تھی
 لیکن پھر بھی وہ غصے میں تھی۔

h

روحی صبر کر جاؤں گھر جا کر اتار لینا یہ سب

باسیل اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے پر دوپٹے سے روحی کا
چہرہ چھپا ہوا تھا باسیل کو اس کا چہرہ نہیں نظر آتا ہے۔

روحی ساری جیولری اتار گاڑی میں ڈرار میں ڈال دیتی ہے

اور بنا کچھ بولے اور باسیل کی طرف دیکھے ہوئے گاڑی کا شیشہ کھول کر

وہ سیٹ سے ٹیک لگائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند ہی گہرائیوں میں ڈوب جاتی ہے۔

باسیل اسے غصے میں دیکھ کر وہ بھی دوبارہ اس سے

کچھ نہیں کہتا ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ لوگ حویلی واپس پہنچ جاتے ہیں

باسیل اپنی طرف سے نکل کر روحی کی طرف کا گاڑی کا دروازہ

جیسے ہی کھولتا ہے روحی دروازے سے ٹیک لگائے ہوئے

سوئی پڑی تھی روحی فوراً سے گرنے والی ہوتی ہے

پر باسیل اسے گرنے سے بچا لیتا ہے ایک ہاتھ روحی کے کندھے پر اور

دوسرا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھے ہوئے اسے اٹھانے کی

کوششیں کرتا ہے پر روحی بالکل ہی گہری نیند میں سوئی پڑی تھی۔

اس کے کانوں میں باسیل کی آواز ہی نہیں آرہی تھی۔

روحی اٹھ جاؤ اندر جا کر سو جاؤ۔ باسیل تھوڑا جھک کر روحی کو

واپس سیٹ سے لگائے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی اٹھتی نہیں ہے پر ہلری ہے ایک بار ہلتی ہے اور پھر سے سو
جاتی ہے۔

باسیل اسے دیکھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے اور اس کی
سیٹ بیلٹ کھول کر اسے گاڑی سے باہر اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے
نکلتا ہے۔۔

روحی کی ہیلز اور حبیولری گاڑی میں ہی رہ جاتی ہے باسیل پیر سے
گاڑی ہے دروازے کو بند کرتا ہے اور اندر کی طرف
بڑھنے لگتا ہے۔۔

حال میں ہلکی ہلکی سی روشنی تھی ساری لائٹس بند تھی بس ایک
دوہی ان تھی جس کی روشنی میں وہ اپنے کمرے کی طرف
قدم بڑھا رہا تھا۔۔

باسیل روحی ہو اپنے کمرے میں لے جاتا ہے اور اسے لے جا کر اسے بیڈ
پر لیتا ہے

روحی کو لیٹاتے ہی باسیل خود اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر گہری
انس لینے لگ جاتا ہے۔

کہیں میں سچ میں بڑھا تو نہیں ہو گیا ہوں ابھی سے باسیل کہتے
ہوئے خود کو ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتا ہے۔

کوئی نہیں ہوا بڑھا میں چپڑیل ایسے ہی بکواس کرتی رہتی ہے۔

باسیل سوتی ہوئی روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کے سر سے دوپٹ

اتارنے لگتا ہے پر پھر رک جاتا ہے۔

بیڈ پر پیروں میں ایم کلر کی بیڈ شیٹ کا کفر ٹڑ روحی کے پیروں

سے نکل کر اس کے منہ تک اوڑھا دیتا ہے اور ایک گہری سانس

لیتے ہوئے خود الماری میں سے اپنا ٹراؤزر شرٹ

نکال کر واش روم میں گھس جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد واش روم سے شاور لے کر فریش ہو کر

جیسے آتا ہے روحی کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

سولایا اسے اوپر بھتا پر وہ بیڈ سے نیچے کفر ٹڑ میں لپٹی

ہوئی زمین گری ہوئی تھی۔

باسیل کا قہقہہ آج پہلی بار اس حویلی میں بلند آواز

میں لگا تھا۔۔

روحی پاگل زندہ بھی ہو یا نکل گئی۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے

روحی کے پاس زمین پر آتا ہے اور اس کے منہ سے کفر ٹڑ

اتار کر اس کے چہرے کو دیکھتا ہے جو ابھی بھی سوئی ہوئی تھی۔

باسیل ہنستے ہوئے اسے زمین سے اٹھا کر بیڈ پر دوبارہ لیٹاتا ہے

پر اس بار بیڈ پر بیچ میں کر کے اور آس پاس تکیہ

اور گدی رکھ دیتا ہے۔۔

اور ایک تکیہ اٹھا کر خود بھی جا کر صوفے پر لیٹ جاتا ہے۔۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی کے پیپرز مکمل ہو چکے آج گھر میں اس کی کھیر کی
رسم کی گھر میں تیاری ہو رہی تھی پر جس کی رسم تھی وہ ہی
ابھی تک کمرے میں سوئی پڑی تھی باسیل کو کام کی وجہ سے آج صبح
جلدی گھر سے جانا پڑ گیا تھا۔

باقی سب کو گھر میں حویلی میں اس طرف ہی موجود تھے
روحی۔۔۔ سلطانہ بیگم اسے اٹھانے کیلئے کمرے میں آتی ہے جو
پیپرز ختم ہونے کی خوشی میں وہ دیر تک سو رہی تھی
پر سلطانہ بیگم اسے ایک بار پھر سے نیند سے اٹھانے
کے لیے آچکی تھیں۔۔۔

روحی اٹھ جا آج تیری کھیر کی رسم ہے۔۔۔
سلطانہ بیگم کھڑکی سے پردے اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔
پردے جیسے ہی کھڑکی سے ہٹے ہیں ان کی روشنی سیدھا روحی
کے منہ پر آ لگتی ہے۔

امی مت تنگ کریں میں آٹھ جاؤں گی۔۔۔

روحی منہ تک کفر ٹڑاؤڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

روحی اٹھا جا جلدی سے۔۔۔ سلطانہ بیگم روحی کے سرہانے کھڑی
ہو کر کہتی ہے۔۔۔

امی میں اٹھ گئی ہوں آپ حنائیں میں آرہی ہوں۔

روحی بند آنکھوں سے منہ تک کفر ٹاڈاڑھے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں کہیں نہیں جا رہی ہو جب تک تو اٹھ نہیں جاتی ہے اٹھ جا اب

شرافت سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تیرے ساتھ۔۔

سلطانہ بیغم روحی کے ٹیبل پر بکھری ہوئی کتابیں سمیٹتے

ہوئے کہتی ہیں۔

روحی ان کی بات پر غصے میں اٹھ بیٹھتی ہے روحی لائٹ

آفسروسی کلر کا سمپل سائٹ سوٹ پہننے ہوئے چہرہ پر بکھرے

ہوئے بالوں سے غصے میں گہری گہری

سائیں لیتے ہوئے بیڈ سے اٹھتی ہے اور اپنی ماں کی طرف

بڑھتی ہیں۔۔

آپ کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں میں اب آپ کی بیٹی

نہیں ہوں اس لیے مجھے اٹھانے کی اور

میرا پھیلا ہوا سامان سمیٹنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

آپ کو چھوڑ دیں انہیں آپ۔

روحی ان کے ہاتھوں سے اپنی کتابیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی۔۔ سلطانہ بیغم اپنے کھالی ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

کیوں کیا ہوا غصہ آ رہا ہے آپ کو مجھ پر۔۔؟؟ روحی اپنی ماں

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی بیٹا میں تیری ماں ہوں میں تیرے لیے کچھ عنایت نہیں

سوچوں گی میری حبان --

سلطانہ: بیگم روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے کہتی ہے۔

پر روحی جلد ہی اپنا چہرہ ان کے ہاتھوں میں سے چھوڑا کر ان سے

دور ہو کر کھڑی ہو جاتی ہیں --

پرائی آپ نے وہ کر دیا ہے جو آپ کو نہیں کرنا چاہیے تھا اور میں

نے بھی آپ نے بیٹی کے بدلے دنیاوی عزت کو ترجیح دی

تو آپ ہی بیٹی نے آپ کا مان رکھ کر وہ کر دیا جو آپ نے

کہا تھا اب میں اس سے زیادہ آپ کے لیے اور کچھ نہیں

کر سکتی ہوں --

چسکی حنائیں آپ یہاں سے ابھی -- روحی اپنا بیگ صوفے سے

اٹھا کر اس میں اپنی کتابیں اٹھا کر ڈالتے ہوئے کہتی ہے --

روحی میرے لیے تو سب سے زیادہ ضروری ہے میری بیٹی ایسے نہیں

کہتے ہیں --

روحی کا بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

اگر میں ضروری ہوتی آپ کے لیے وہ کبھی بھی نہیں کرتی جو آپ نے

کیا ہے امی اب ہم دونوں کے لیے بہتر ہو گا۔

کہ آج کے بعد آپ مجھ سے کوئی بات مت کریں آپ کا میرا
 رشتہ میری شادی والے دن ہی ختم ہو گیا تھا میری ہر خوشی ہر غمی
 میں آپ کبھی شامل نہیں ہوگی اور بہتر ہوگا کہ اب ایسا ہی
 ہو میں بد تمیز تو پہلے ہی آپ کی نظر میں بیت ہوں
 مجھے سچ میں آپ اب بد تمیزی کرنے پر مجبور مت کریں کیونکہ ڈرتی
 نہیں ہوں میں کسی سے بھی اس لیے آپ چپکی حنائیں یہاں سے
 مجھے بد تمیزی کرنے پر مجبور مت کریں۔۔
 روحی تلخ لہجے میں سخت الفاظوں سے کہتی ہے اور باہر
 کی جانب اشارہ کرتی ہے۔
 سلطانہ بیغم کی آنکھیں اب غم ہونے لگی تھیں روحی کے
 تلخ لہجے کی وجہ سے
 کیا میری معافی مانگنے سے سب ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے
 تم نے باسیل کو اپنا شوہر قبول کر تو لیا ہے خوش ہو تم دونوں
 سلطانہ بیغم کہہ ہی رہی تھی کہ روحی بی بی سچ میں بول
 پڑتی ہے۔۔
 خوش ہیں۔۔؟؟ واقع میں آپ کو لگتا ہے کہ میں اچانک سے
 میرے شوہر کے بدل دینے پر جس سے بھی میری شادی کی جائے گی
 میں اس کے ساتھ خوش رہوں گی۔۔؟؟
 روحی اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ ٹیبل پر دے کر مارتی ہے۔

امی زندگی ڈراموں یا کہانیوں جیسی نہیں ہوتی ہے اور میری
تو بالکل بھی نہیں ہے۔

حوالی میں پیدا ضرور ہوئی ہوں لیکن۔۔۔ روجی کہتے کہتے
تک جاتی ہے۔۔

انہوں نے مجھے اپنی بیوی مقبول کر لیا ہے پر میں نے انہیں مقبول
نہیں کیا ہے اور نا ہی میں کروں گی وجہ۔۔؟؟

روجی غصے میں اپنی ماں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
آپ۔۔!!! صرف اور صرف امی آپ کیونکہ یہ رشتہ آپ نے
جوڑ دیا ہے زبردستی سے۔۔

پل میں میرا دل ہا بدل گیا پل میں نا کرنے والی شادی کو حقیقت
میں تبدیل کر دیا پل میں آپ لوگوں نے میری زندگی بدل گئی اب
آپ لوگ یہ امید کر رہے ہیں کہ میں اس انچاہیے رشتے کو
مقبول کر کے سکون سے پیار سے اسے نبھاتی رہوں۔؟

میں نہیں کرنے والی ہر گز نہیں کرنے والی میں اس رشتے کو
مقبول نہیں کروں گی چاہیے کچھ بھی ہو جائے آپ کو بھی احساس
ہونا چاہیے کہ اکثر آپ لوگوں کے کیے ہوئے فیصلے

کا آپ کی اولادوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے نا کہ آپ کی مجھ سے جان چھوٹ گئی۔

چاچی سے معافی مانگو۔۔!! باسیل ہاتھ چھوڑتا نہیں ہے
پر جھٹکے سے روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے کہتا ہے۔

میں معافی نہیں مانگو گی کسی سے بھی انکل جو انہوں نے کیا ہے
تھوڑی سزا تو انہیں بھی ملنی چاہیے۔۔
روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسی بات ہے تو تم مجھے مجبور کر رہی ہو تم سے زبردستی معافی
منگوانے کے لیے۔۔

باسیل اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔
جو سوچنا ہے سوچ لیں میں معافی نہیں مانگو گی چاہیے کچھ بھی
ہو جائے۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں ایک ایک
لفظ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے تم معافی مانگو گی اور بہت جلد
مانگوں گی کیونکہ تمہیں بڑوں سے بد تمیزی کرنے کی اجازت نہیں
دیتا ہوں میں۔۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھا کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے کہتا ہے دونوں ایک دوسرے کو غصے میں دیکھے جا رہے تھے۔

آپ کیوں یہ رو رہی ہیں تڑپ رہی ہیں آپ۔؟؟ امی چلی جائیں یہاں سے
روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے اور کہہ کر اپنا رخ موڑ
لےتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم روحی کی بڑھ رہی تھیں کہ لیکن دروازے پر
کھڑا ہوا باسیل انہیں روک دیتا ہے اور اندر آتے ہوئے انہیں
باہر جانے کا اشارہ کرتا ہے۔

روحی پلٹ کر انہیں جانتا ہوا دیکھتی ہے تو اس کی نظر باسیل
پر جاتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ روحی باسیل کو غصے میں
دیکھتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر باسیل کا ہاتھ پکڑ کر
اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور بالکل اپنے سامنے
لا کھڑا کرتا ہے۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا ناروحی کہ میں تمہیں جتنا وقت چاہیے
اتنا وقت دوں گا اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے
پھر کیوں ان کے ساتھ بدتمیزی کر رہی ہو تم۔؟؟
باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اپنی گرفت بڑھاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

آپ سے مطلب میری ماں ہے میں جو مرضی کروں جو مرضی
کہوں آپ میرا ہاتھ چھوڑیں۔

روحی اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بنا پلک جھپکائیں مسلسل ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے ہیں
 ایسی بات ہے تو اتنا میں بھی آپ کو ایک بات اپنے بارے میں بھی
 جن سے ایک بار نصرت ہو جاتی ہے مجھے ان سے دوبارہ
 محبت کرنا مشکل ہوتا ہے میرے لیے اگر معافی مانگ بھی لوں یا کر دوں
 پر دل میں اس کی پہلے جیسی عزت نہیں رہتی ہے
 سوچ آپ لیں جھوٹے رشتے نبھوانے ہیں مجھ سے یا انہیں ایسا
 ہی چھوڑ کر چھوڑ ہی دیا جائے۔۔؟
 روحی بھی باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے
 باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر باسیل کو کراس
 کرتے ہوئے الماری میں سے اپنے لیے
 کپڑے نکل کر واش روم میں شاور لینے چلی جاتی ہے۔۔
 معافی مانگو گی روحی میں مسگواؤں گا معافی اور پہلے جیسی
 ہی رشتے میں محبت بھی برقرار رہے گی۔۔
 باسیل واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
 اور کہہ کر صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے
 اس پر کام کرنے لگ جاتا ہے۔۔
 روحی شاور لے کر آ جاتی ہے واش روم سے نکلتے ہی اس کی
 نظر سامنے بیٹھے ہوئے صوفے پر باسیل پر پڑتی ہے۔

جو کالے رنگ کے شلوار قمیض پہنے ہوئے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ

کیے ہوئے صوفے کی سائیڈ سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے

ایک ٹانگہ صوفے پر فولڈ کیے ہوئے ایک ہاتھ لیپ ٹاپ پر تو دوسرا

ہاتھ لیپ ٹاپ پر رکھے ہوئے اسی پر ہی نظریں جمائے ہوئے

بیٹھا ہوا تھا۔۔

روحی باسیل کو بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس دیکھ کر

روحی دوپل کے لیے وہی رک جاتی ہے پر جیسے ہی باسیل

روحی کی طرف دیکھتا ہے روحی نظریں جھکائے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل

ہے سامنے جا بیٹھتی ہے۔۔

کوفی کلر کی پیروں تک کی شیفون کی لونگ منراک

بلیک سائیڈ پر لونگ سیم کلر کے لٹکن لگائے ہوئے

ہمیں ٹاؤل باندھے ہوئے جس میں سے چند لٹیں اس کے چہرے

پر بھری ہوئی تھی ان لٹوں سے پانی نکل کر اس کے چہرے پر

پانی گر رہا تھا۔

باسیل شیشے سے روحی کو دیکھ رہا تھا روحی خود پر اس کی

نظر محسوس کر رہی تھی روحی نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں

پر لوشن لگا رہی تھی۔ روحی گہری سانس کے کر جیسے ہی نظر اوپر

کر کے باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔

وہ مکرآتے ہوئے ایک گہری سانس لے کر اپنی شرٹ کے بٹن
کھلوتے ہوئے اپنی آنکھوں کو واپس نیچے جھکا لیتا ہے۔

روحی گنداسا منہ بنا کر باسیل کو دیکھتی ہے اور دیکھ کر واپس

اپنے بالوں میں سے ٹاول نکال کر بالوں سے پانی نکالتی ہے انہیں

ڈرائے کرنے سے پہلے وہ اپنے گلے میں دل کی شپ کا ایک

چھوٹا سمسپل سائیک لیس پہنتی ہے اور ناک میں کوکے کی جگہ

نتھ پہننے لگتی ہے۔۔

پھر اپنے بالوں کو ڈرائیو سے خشک کر کے ہلکا ہلکا

سوفٹ سائیک آپ کیے ہوئے مکمل طور پر جیسے ہی تیار کھڑی

ہوتی ہے۔

باسیل بھی اپنا کام ختم کیے ہوئے اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف

بڑھنے لگتا ہے پر روحی کے اچانک سے اٹھنے پر

دونوں کی آپس میں ٹکر ہو جاتی ہے۔۔

باسیل کا ایک ہاتھ روحی کی کمر پر ہوتا ہے اور دوسرا اس کے

سر پیچھے رکھا ہوا ہوتا ہے اسے گرنے سے بچانے کے لیے

روحی سیدھی باسیل کے سینے سے جا ٹکراتی ہے اور اپنے ماتھے

پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے ملتے ہوئے

انکل۔۔ روحی سر اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور روتلوسی

شکل بنا کر کہتی ہے۔

باسیل اس کے چہرے کی طرف اور اس کے ناک میں
پہننے ہوئے کو کے

کو دیکھ کر گردن موڑ کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے
اور روحی کو خود سے دور کرتا ہے۔

دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو تم۔؟؟ باسیل غصہ میں کہتا
ہے پر اس کا غصہ فوراً ہی ہوا ہو جاتا ہے روحی کے خوبصورت سے
چہرے کو دیکھتے ہوئے۔۔

آپ اچانک سے آئیں ہیں میں نہیں انکل ٹکڑ آپ نے مجھے
ماری ہے اور غصہ بھی مجھ پر ہی کر رہے ہیں آپ۔۔
روحی مایوسی سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا۔۔ ٹھیک ہو تم لگی تو نہیں۔۔ باسیل روحی کی کسر پر ہاتھ رکھ کر
اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے ماتھے سے اس کا ہاتھ
ہٹا کر خود دیکھنے لگ جاتا ہے۔

کچھ بھی تو نہیں ہے ناشکی کہیں کی۔ باسیل روحی کو واپس
پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہے

ناشکی ہونگے آپ بڑھے شوہر روحی غصے میں کہتی ہے

بات باتوں شادی میں جبار ہی ہو جو اتنا تیار ہوئی ہو تمہاری

شکل دیکھی ہوئی ہے اس پر میک آپ کر کے اسے زانیہ

کیوں کرتی ہوں۔۔؟؟

ہونا پھر آپ دونوں بھائی ہی دونوں کے دونوں اندھے کب کیا ہے
 میں نے میک آپ صرف نہتہ پہنی ہے اور ہلکی سی پس اسٹک
 لگائی ہے بس اور ویسے بھی اگر میک آپ کر کے میں اسے زایہ نہیں کروں
 گی تو کیا میری جگہ آپ میک آپ کریں گے۔؟؟
 روجی کہتے کہتے بیڈ کے پاس جاتی ہے اور بیڈ سے اپنا دوپٹہ
 اٹھا کر دروازے کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے
 بڑھنے لگتی ہے۔۔

ویسے انکل آپ کر لیں میک آپ شاید آپ کی شکل بھی کچھ
 دیکھنے لائق ہو جائے۔

روجی کہہ کر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جانے ہی والی تھی
 اس کے نکلنے سے پہلے ہی باسیل دروازے تک
 پہنچ جاتا ہے اریک ہاتھ دروازے پر رکھ کر اسے بند کرتا ہے اور
 دوسرے ہاتھ روجی کی کمر پر رکھے اسے گول
 گھوماتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے اور روجی کو
 دروازے سے پن کر دیتا ہے۔

روجی کی نظر باسیل کے چہرے پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہے اور دل کی
 دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں وہ بنا سانس
 لیے حنا موش سے باسیل کو ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔
 کچھ کہہ رہی تھی۔۔؟؟ باسیل ایک ہاتھ روجی کی کمر پر رکھے ہوئے

اور دوسرا ہاتھ دروازے پر رکھے ہوئے روحی کے قریب کھڑے ہوئے

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

بولو۔۔!!! باسیل اس کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

روح سانس لے لو ابھی روکنے کا صحیح وقت نہیں آیا ہے جب آئے

گا تو میں خود ہی انہیں روک لوں گا۔

انس مسکراتے ہوئے روحی کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

انکل دور ہو جائے مجھ سے۔۔ روحی باسیل کے سینے پر

ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

کہاں ہاتھ رکھ رہی ہو۔۔؟؟ باسیل کے سینے پر روحی کا

ہاتھ ہوتا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کے کہنے پر جھٹ سے اپنا ہاتھ نیچے کر لیتی ہے

اب آپ بھی میری کمر پر سے ہاتھ ہٹائیں۔۔

روحی خود اسے ہٹانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اس ہٹانے کے بجائے روحی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے

اور کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے

ابھی میرا موڈ نہیں ہے جب دل کرے گا تب تمہیں خود سے دور

کر لوں گا۔

آپ کے دل کی اور موڈ کی ایسی کی تیری چھوڑیں مجھے

نیچے سب میرا انتظار کر رہے ہیں چھوڑیں۔۔

روحی بار بار اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔

S کرنے دو انتظار سب کو س کو پتا ہے نیا نیا کپل ہے رو مینس

l کرنے میں لگے ہوئے ہونگے۔۔

e باسیل روحی کے چہرے پر غصہ کو دیکھتے ہوئے اسے بڑھاتے ہوئے

h کہتا ہے۔

a روکیں روکیں یہ سیکنڈ کون سے رو مینس کی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

I روحی باسیل کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے بولی

q رو مینس میری جان جو ہر شادی کے بعد میاں بیوی ایک دوسرے

a کے ساتھ کرتے ہیں۔۔

l اگر ایسے سبج نہیں آرہی ہے تو کیا میں تمہیں رو مینس

N کر کے دیکھاؤں کس کس ٹائیپ کا ہوتا ہے شادی کے بعد۔۔

o باسیل روحی کو غصے دلانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔

v آہ۔۔ہ نہیں نہیں رہنے دیں مجھے پتا ہے شادی کے بعد رو مینس

e کس کس ٹائیپ کا ہوتا ہے۔۔

l روحی کہتے ہوئے باسیل کی طرف قدم اٹھاتی ہے۔

s ت۔۔ تمہیں۔۔ پتا۔۔ ہے۔۔؟؟ باسیل پیچھے کہ طرف قدم بڑھاتے

ہوئے روحی کو تجسس سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں۔۔ روحی رکتی نہیں ہے وہ باسیل کی طرف مسلسل
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جاتی ہے اور باسیل پیچھے کی طرف
ت۔۔۔ تہیں کیسے پتا ہے۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف دیکھتے

ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتا جاتا ہے
اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ الماری سے خود پن ہو جاتا ہے۔
کیوں مجھے کیوں پتا نہیں ہو گا پاکستان میں انگریزوں کی مسلمین
چلتی ہے اور انڈیا والوں کی بھی۔۔

روحی اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی تم کتنی بے شرم لڑکی ہو مجھے نہیں پتا تھا میں تمہیں معصوم
سمجھ رہا تھا اور تم کیا نکلی۔۔

باسیل افسردگی سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے
او۔۔۔ معصوم تو آپ ہیں کو مجھے معصوم سمجھ بیٹھے ہیں
مجھے اس پورے گاؤں میں کوئی بھی معصوم نہیں سمجھتا
ہے مجھے سب پتا ہے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کے پاس الماری پر اپنا ہاتھ رکھتے
ہوئے باسیل کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی باسیل کے گالوں کو کھینچتے ہوئے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے

کہتی ہے اور کہہ کر کمرے سے باہر نکل جاتی ہے پیچھے الماری سے
لگا ہوا باسیل روحی کے جاتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھ
کر ایک گہری سانس لیتا ہے۔

چپڑیل کہیں کی بد تمیزی ٹھہر کی لڑکی اللہ اللہ میری

عزت کی حفاظت

کرنا اس چپڑیل سے آمین ثم آمین۔۔

باسیل جلدی سے خود سے کہتا ہے اور اپنے کپڑے ٹھیک کیے وہ

بھی کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

روحی نیچے حال میں موجود سب لوگوں کو سلام کرتی

ہے پھر کچن میں چلی جاتی ہے ہیرا بیغم کے پاس

سلطانہ بیغم روحی کو دیکھ کر افسردگی سے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

سب لوگ ان کے درمیان کی ناراضگی کو محسوس کرتے ہیں۔

روحی بے کچن میں جاتی ہے باسیل بھی سیڑھیوں سے نیچے

اتر آتا ہے اور سب کے ساتھ حال میں

بیٹھ جاتا ہے

سلطانہ بیغم کے چہرہ پر سچی ہوئی افسردگی مایوسی وہ

دیکھ کر دوپل کے لیے کچن میں کھڑی ہوئی روحی کو دیکھتا ہے

جو کھیر کی رسم بنانا شروع کر رہی تھی۔

ہیرا بیغم اس کی مدد کر رہی تھی روحی کو کھیر بننے میں

وہ دونوں ہنستے ہوئے کچن میں کام کر رہی تھیں اور سلطانہ بیغم

صوفے پر بیٹھی ہوئی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

باسیل کی نظر سلطانہ بیغم کے جھکے ہوئے چہرے سے ہٹ ہی نہیں

رہی تھی وہ بھی ان کے پاس جانا چاہتی تھی۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 16

By Saleha Iqbal ... 🦋

روحی ہیرا بیغم کے ساتھ کیچن میں کھیر بن رہی تھی پہلی ساس
 تھی جو کھیر بن رہی تھی اور ان کی بہو انہی کے پاس
 خلف پر بیٹھے ہوئے مڑے سے ڈرائے ضرورٹ کھا رہی تھی۔
 کھیر تیار ہو چکی تھی روحی انہیں کنوریوں میں ڈال کر باہر کے جا رہی تھی۔
 ہیرا بیغم سب لوگوں کے پاس جا کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہے
 اور روحی کے کھیر لانے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔
 روحی کھیر کی ٹرے اٹھائے کیچن سے باہر نکلتی ہے وہ سب کے
 پاس پہنچتی اس سے پہلے کوئی اور ان کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔
 سفید کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے اور لونگ سفید
 کلر کا کوٹ گڈھنوں سے نیچے تک کا پہننے ہوئے ایک 28 سالہ لڑکی
 دروازے سے اندر اپنا سوٹ کیس کھینچتی ہوئی
 آرہی تھی۔
 سب لوگوں کی نظریں اس وقت اس پر ٹکی ہوئی تھی باسیل
 اسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔
 اور ساتھ ساتھ باقی سب لوگ بھی روحی بھی کیچن سے
 چند قدم کی دوری پر کھڑی ہوئی تھی۔

بدر اس لڑکی کو دیکھ کر جلدی سے روحی کے پاس آکھڑا ہوتا ہے
 اور اس کے ہاتھ سے کھیر کی ٹرے لے کر پہلے ہی ڈانگل ٹیبل پر
 رکھ دیتا ہے اور خود روحی کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے
 اور روحی کے ساتھ سامنے کے منظر کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔
 ہیلو میری جان۔۔ لڑکی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
 آتی ہے اور آکر سیدھا اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔
 تم۔۔ تم۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔
 ایک بیوی اپنے شوہر کے پاس آکر کیا کرتی ہے۔۔
 لڑکی باسیل کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی کے ابھی جاؤں یہاں سے
 باسیل غصے میں کہتا ہے۔۔
 اللہ اللہ کیا میں نے صحیح سنا ہے کیا میری سوتن آگئی ہے
 روحی سامنے دیکھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے بدر سے پوچھتی ہے
 ہاں مبارک ہو تجھے تیری سورج آگئی ہے۔۔
 رک زارا میں ابھی آئی۔۔ روحی کہہ کر کیچن کی طرف بڑھنے لگتی ہے
 پر بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتا ہے۔
 کیا کرنے جا رہی ہے۔۔؟؟ بدر روحی کا بازوؤں پکڑے ہوئے تجس سے
 پوچھتا ہے۔

وہ میں نے ابھی اندر چوہے مار زہر دیکھا تھا اسی کھیر ملا کر
 کھلا دوں گی اس سوتن کو شروع میں ہی کام تمام ہو جائے گا۔

رک جا صبر کراتی جلدی کیا ہے مارنے کی پہلے تھوڑا تماشا
تو دیکھ لے۔

بدر روجی کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔

کتے میری سوتن آگئی ہے اور تجھے تماشا دیکھنے کی پڑی ہے
دیکھ پہلے ہی مجھے ایک بڑھا شوہر مطلب سچ میں بڑھے نہیں ہیں

مانتی ہوں میں پھر بھی ایک بڑھا شوہر ملا ہے اب اوپر سے وہ 2nd hand

ہے یہ کیا بات ہوئی بھئی۔

روحی بدر سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے روتلو

سانی بنا کر کہتی ہے۔

کوئی بات نہیں یار تیرے نصیب میں ایسا شوہر ہی لکھا ہوتا
تو کیا ہو سکتا ہے۔

بدر اس کو مزید ڈارتے ہوئے کہتا ہے۔

میں واپس کہیں بھی نہیں جا رہی ہوں ایک بار تم سے دوری
برداشت کر لی ہے اب مزید تم سے دور نہیں رہ سکتی ہے۔

لڑکی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ چپڑیل ایسی باتیں کیوں کر رہی ہے۔؟؟ روجی روتے ہوئے بدر

سے پوچھتی ہے۔

بیچاری کافی دنوں سے دور تھی اس لیے وہ ایسا کہہ رہی ہے

تو مودوی انجوائے کر منلو نا توڑ میرا

بدر روجی کا بازوؤں پکڑ کر منے سے سامنے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

S

l

e

h

a

butterfly

I

q

b

a

l

butterfly

N

o

v

e

l

s

heart

منجوس انسان وہ میرا گھر توڑنے کی باتیں کر رہی ہے
 ابھی ایک ہفتہ ہی تو ہوا ہے شادی کو میری میری سوتن بھی آگئی
 ہے اور تجھے سزے کی پڑی ہوئی ہے۔
 روحی بس اب سچ میں رونے والی ہو گئی تھی۔

پلرز میری جان مجھے معاف کر دوں ایک بار کی غلطی تو تم
 میری معاف کر ہی سکتے ہو دیکھو اب میں واپس آگئی ہوں آئندہ
 ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا آخر کار بیوی ہوں میں تمہاری باسیل
 لڑکا باسیل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے نم لہجے
 میں پیار سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی بات پر باسیل اور اس کے آس پاس کے سب لوگ
 حنا موٹی سے اسے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

تو چھوڑ میرا ہاتھ اگر آج ہی میں نے اس چٹیل کو گنجا کر کے
 اس گھر سے باہر نا بھیجا تو میرا نام بھی روحی نہیں۔

روحی بدر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر لڑکی کی طرف بڑھنے ہی
 لگتی ہے کہ ایک دم سب کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے
 اور روحی کے قدم وہی پر رک جاتے ہیں۔

روحی کے پیچھے کھڑا ہوا بدر بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے
 روحی سب کو حیران کن نظروں سے دیکھنے لگ جاتی ہے
 اور مڑ کر واپس بدر کے پاس آکھڑی ہوتی ہے۔

اویئے سب ہنس کیوں رہے ہیں۔۔؟؟ روجی بدر سے پوچھتی ہے
 کیسی ہوشیزا۔۔؟؟ ہیرا بیغم لڑکی کا رخ باسیل کی طرف سے ہٹا کر اپنی
 طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
 میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں۔۔؟؟ شیزا ہیرا بیغم کے
 گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا ایک ایک کر کے سب سے ملنے کے جاتی ہے اور آخر میں
 باسیل کے سامنے دوبارہ آکھڑی ہوتی ہے۔
 کیسے ہو باسیل۔۔؟؟ شیزا پوچھتی ہے
 میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو بتا کر آنا چاہیے ہٹانا ایسے دھماکا
 کون کرتا ہے اور بے یہ والا نالک۔ بہت پرانا ہو چکا ہے۔۔
 باسیل ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے
 یا تو میں پاگل ہو چکی ہوں یا پھر یہ سب۔۔
 یہ میری سوتن ہے یا نہیں۔۔؟؟ سوتن ہے تو بتاؤ میں اس کا حشر
 نشر کر کے آؤں نہیں ہے تو شرافت سے جا کر اس سے ملو
 ہیں کون یہ۔۔؟؟

روجی بدر سے پوچھتی ہے پر اس کی نظر شیزا اور باسیل پر ہوتی ہے۔۔
 بدر روجی کو کوئی جواب نہیں دیتا ہے بس اس کا مکمل رخ
 اپنی طرف سے ہٹا کر باسیل اور شیزا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔
 کہا ہے تمہاری بیوی زار شرم نہیں آئی باسیل تمہیں میرے ساتھ اتنے
 سال امریکہ میں رہے ہو بندہ دوستی کے ناتے ہی شادی پر بلا لیتا ہے۔

شیزا اور بھائی دونوں دوست ہیں امریکہ میں 10 سے ایک ساتھ
 پڑھائی کی ہے شیزا اور بھائی دونوں ہی وکیل ہیں
 شیزا امریکہ میں ہی جوہ کرتی ہے اور بھائی اب پاکستان
 آگئے ہیں۔

S شیزا پہلی بار یہاں آئی ہے اس لیے تو اسے نہیں جانتی ہے۔
 a میں نے کافی بار جب بھائی سے بات کی ہے ویڈیو کال پر تب شیزا
 e سے بھی ہماری سب کی بات ہوئی تھی۔
 h بدر ایک ایک بات روجی کو تفصیل سے بتاتا ہے۔
 a

مجھے نہیں پتا یہ سب مجھے اتنا بتایا میری سوتن ہے یا نہیں۔
 q روجی غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 b میں تمہاری سوتن نہیں ہوں۔!! شیزہ روجی کی طرف
 a آتے ہوئے کہتی ہے۔
 l

N روجی بھی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اس کی طرف قدم
 o بڑھاتی ہے۔
 v

e ہائے۔۔ شیزہ باسیل کی دوست امریکہ سے باسیل اور میں نے
 l ایک ساتھ امریکہ میں پڑھائی کی ہے۔
 s

♥ باسیل اور میں ایک ساتھ ہی ہم دونوں نے law جوائن کیا تھا
 ہم دونوں پچھلے 10 سال سے بہت اچھے دوست ہیں۔

شیزہ روجی کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے اور باسیل کے

رشتے کے بارے میں سب بتاتی ہے۔

روجی شیزہ سے ہاتھ ملانے سے پہلے ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے

اور پھر شیزہ سے ہاتھ ملاتی ہے۔

میں روجی اس حویلی کی اکلوتی بیٹی اور باسیل کی اکلوتی

بیوی اتنا انشروڈ کشن کافی ہے میرا۔!!

روجی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے اور کہہ کر اپنا ہاتھ شیزہ کے

ہاتھ سے چھوڑا لیتی ہے۔

آہ۔ تمہیں لگا کہ میں باسیل کی بیوی ہوں۔؟؟ شیزہ مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

شکر ہے کہ نہیں ہو ورنہ تمہیں زہر دینے کی اور ختم پر کیا

بنانا ہے اس کی تیاری میں کر چکی تھی۔۔

روجی بنا مسکرائے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روجی کی باتوں پر سر جھکا کر ہنس رہا ہوتا ہے اس کے ساتھ

ساتھ سب لوگ بھی بدر تو روجی اور شیزہ کی

پہلی ملاقات کی ویڈیو بنانے لگ جاتا ہے مہرین کو بھیجنے کے لیے۔

چلیں بیٹھ جائیں تھک گئی ہوں گی اپنے دوست کی بیوی کو دیکھنے

کے لیے اتنی دور سے سفر کرنے کوئی آسان بات تو نہیں ہے

روجی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

کھیر تیار ہے کھا کر منہ میٹھا کریں اور اپنے دوست کو 10 سال
 پرانے دوست کو شادی کی مبارک باد دیں۔
 روحی کی بات پر شیزا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے
 زبردستی کی سسائل کرتے ہوئے صوفے کی طرف واپس لوٹنے
 لگتی ہے۔

اور روحی ڈاننگ ٹیبل سے کھیر اٹھانے کے لیے
 آئی بڑی گندی شکل والی باسیل اور میں 10 سال پرانے دوست
 ہیں منہ نا توڑ دوں میں ایسی دوست کا
 روحی منہ چڑھاتے ہوئے اس کی نقل کرتے ہوئے کہتی ہے
 روحی کیا جواب دیا ہے تو نے کمال بہت ہارڈ
 بدر ہائے فنائے کے لیے ہاتھ ہوا میں اٹھاتا ہے روحی بھی ہنستے ہوئے
 اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مار دیتی ہے۔
 چپڑیلوں سے نیپٹنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔
 روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو خود بھی تو ہے۔۔۔ بدر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ

کر بھاگ جاتا ہے۔۔۔

کت۔۔۔ روحی اسے گالی دینے لگتی ہے پر مسٹر کر سب کر دیکھتی ہے

اور حنا موش ہو جاتی ہے۔۔۔

Dastane Rooh E Basil ❤️

Episode No 17

By Saleha Iqbal ... 🦋

S
a
بائیں کر رہے تھے روحی کیچن میں چلی جاتی ہے سب کھیر کھا چکے تھے
e
h
کھیر کے برتن سمیٹنے لگ جاتی ہے اپنے دوپٹے کو اتار پر پیچھے شلف
a
پر رکھتی ہے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو کچھر میں باندھتی ہوئی
🦋
I
وہ برتن دھونے کے لیے اپنی بازوؤں کو اوپر چڑھا رہی تھی کہ
q
b
اتنے میں اس کا وہی ہاتھ پکڑ کر روحی کو گھول گھاما کر اس
a
کارخ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔
l
بائیں جھک کر روحی کے چہرے کے بالکل سامنے آکھڑا ہوتا ہے
🦋
N
روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ دوپل کے لیے
o
حنا موش ہو جاتے ہیں۔۔
v
e
بائیں کو اتنا قریب دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے اپنی سانسیں
l
روک لیتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر کے
s
اسے کھول کر خود کو کمپوز کرتی ہے اور بائیں کی طرف دیکھتے ہوئے
❤️
کہتی ہے۔
کیا دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟ روحی آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
پسند آگیا ہوں میں تمہیں کیا۔؟؟

باسیل روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے باسیل کی بات پر
روجی نظر جھکا لیتی ہے۔۔

دیکھا سچ میں مجھے پسند کرنے کے گئی ہو تم۔!!

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ اچھے ہیں پر جب الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں نا
تو قسم سے مجھے زہر لگتے ہیں۔۔

روجی شلیف پر پڑا ہوا ایسپرن پہنتے ہوئے کہتی ہے۔

کون سی حرکتیں میری۔۔؟؟ روجی کے ہاتھ سے ایسپرن

کی ڈوریاں پکڑ کر خود باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ نے کہا تھا کہ دو چار ملازم رکھ لیں اور مجھے برتن

دھونے نہیں پڑھے گے لیکن دیکھیں یہ اتنے سارے برتن

مجھے دھونے پڑ رہے ہیں۔۔

روجی ان برتنوں کی طرف دیکھتے ہوئے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر نہیں دھونے تو چھوڑ دو۔ باسیل روجی کا ہاتھ نیچے

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر نہیں دھوؤں گی تو میں گندی بہو ہو جاؤں گی نا میں نے

گندا نہیں بننا ہے اس لیے یہ دھونے پڑیں گے۔۔

روجی برتنوں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے وہ اپنے قدم سنک کی

طرف بڑھاتی ہے کہ باسیل اس کے ایسپرن کی دوڑیاں پکڑ کر اپنی

طرف کھینچتا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



باسیل روجی کو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے

اور اس کے گلے سے ایسپرن نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

تم گندی نہیں ہو اور برتن نادھونے سے تم گندی بہو نہیں بن جاؤں

گی اگر میری بیوی کوئی کام نہیں کرنا چاہتی ہے

تو وہ کوئی کام نہیں کرے گی

باسیل ایسپرن شلف پر رکھتے ہوئے کہتا ہے اور پھر روجی کے

باہوں سے اس کا کیچر نکال کر اس کے بالوں کو سیٹ کرنے لگ جاتا ہے

اور پھر اس کا دوپٹہ شلف سے اٹھا کر

روجی کے کندھوں پر ڈالتا ہے اور اس کے بالوں میں ہاتھ

رکھ کر اسے سہلاتے ہوئے روجی کی چہرہ کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

بڑی عمر کے شوہر کا چلو ایک فائدہ تو ہوا تمہیں

کوئی تمہیں میری وجہ سے کبھی کچھ نہیں کہے گا اور جو تمہارا

دل کرے وہ تم کرو کام کرنا ہے کروں اور نہیں کرنا مت کرو

میں کل اور ملازم رکھ لوں گا۔

باسیل کی باتوں پر روجی ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھ

رہی ہوتی ہے۔

ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو غصہ اور ادا اس مت ہوا کرو خنamosh

اچھی نہیں لگتی ہے۔

سنیں۔۔!! روجی باسیل کی شرٹ پکڑ کر کہتی ہے

بولیں۔!! تو میں میچ کھیلنے چلی جاؤ۔۔؟؟ اور پھر مہرین کے

ساتھ شہر چلی جاؤں۔۔؟؟

روجی چھوٹے بچوں کی طرح باسیل کو دیکھتے ہوئے

احبازت لیتی ہے۔

میچ کھیلنے تو چلی جاؤ لیکن شہر کیوں جانا ہے۔۔؟ باسیل کے

ہاتھ مسلسل روجی کے بالوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔۔

وہ میں نے پیزا کھانے جانا ہے تو میں چلی جاؤں مہرین

کے ساتھ۔۔؟؟ روجی ہنستے ہوئے سر اور نظریں اٹھا کر باسیل کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ٹھیک ہے چلی جاؤ پر جلدی واپس آ جانا۔۔

باسیل روجی کی ٹھوڈی پکڑ کر کہتا ہے

سچ میں اتنی آسانی سے مان گئے آپ کی جگہ اگر امی ہوتی

تو وہ مجھے کبھی نہیں جانے دیتی اور اوپر سے مجھے

ڈانٹ اور زیادہ دیتی تھی۔۔ روجی سر جھکا کر کہتی ہے۔

وہ امی ہیں تمہاری ظاہر ہے انہیں تمہاری بہت زیادہ فکر ہوتی ہے

اس لیے وہ منع کرتی ہیں تمہیں

باسیل روجی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

پر میں کچھ غلط تو نہیں کرتی نا تو پھر وہ مجھے ڈانٹی کیوں
ہیں اتنا ہر چیز سے روک لڑکے دیتی ہیں وہ مجھے
اب دیکھیں ان کا منہ ان سے بات نہیں کر رہی ہوں انہیں بھی
اچھا نہیں لگ رہا ہے۔

روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
تو بات کر لوں نا ان سے ماں باپ سے ناراض ہونا اچھی بات
نہیں ہوتی ہے۔۔

باسیل نرم لہجے میں روحی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔
میں جانتی ہوں انکل ماں باپ کو ناراض کرنا اچھی بات
نہیں ہوتی ہے پر وہ جو ہمیں ناراض کرتے ہیں اس کا کیا ہم ان
کی اولاد ہیں اس کا کیا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ
ہمیں تھوڑی سی بھی عزت نادیں اور اپنی عزت کے نام
پر وہ ہم سے جو دل میں آئے وہ کرواتے پھیریں۔۔؟؟

ایک تو امی میری کوئی سرمائش پوری نہیں کرتی ہیں اسلئے مجھے بھی
ڈانٹی رہتی ہیں کیا یہ اچھی بات ہے۔؟؟

روحی باسیل سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔

تمہیں اب ان سے کوئی سرمائش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

تمہاری سرمائش اور تمہارے لاڈ اٹھانے کے لیے میں ہوں نا۔!!!

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

پر سامنے کھڑی ہوئی روحی کو حیران و پریشان کر جاتا ہے
 انکل آپ ٹھیک ہیں۔؟؟ کہیں بخار و حار تو نہیں ہے نا۔؟؟
 روحی باسیل کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
 نہیں کیوں۔؟؟

نہیں بس وہ دنیا کے سامنے حد سے زیادہ کھڑوس شخص
 جو کسی کو اپنے سامنے نظر اٹھانے تک نہیں دیتا ہے
 وہ میرے لاڈ اٹھانے کی باتیں کر رہا ہیں تو بس مجھے کچھ ہضم
 نہیں ہو رہا ہے۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دو وجوہات ہیں ان باتوں کی۔۔!!!

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دو۔۔؟؟ وہ کیا۔۔ روحی تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اول کہ تم مجھ سے چھوٹی ہو تمہارے لاڈ اٹھانے منرض ہے مجھ پر

اور دوسرا۔۔

دوسرا۔۔؟؟ روحی باسیل کی بات دہراتی ہے۔

تم میری اکلوتی بیوی ہو تو بلا شک

مجھ پر تمہارے لاڈ نخرے اٹھانا ہر حال میں منرض ہے

اور باسیل سکندر کبھی بھی اپنے منرض سے پیچھے ہٹنے والوں

میں سے نہیں ہے "تم نخرے کرتی جاؤ میں سب اٹھالوں گا"

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



باسیل روحی کی طرف جھک کر اس کی آنکھوں کے سامنے آکھڑا ہوتا
 ہے اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 روحی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی نظریں جھکا
 لیتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے پھر اس بات پر مجھے اپنا کریڈٹ کارڈ دے دیں
 میں جاؤں پھر۔!!

روحی اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے تو باسیل بھی جھٹ سے
 اس کے ہاتھ میں کارڈ رکھ دیتا ہے روحی اسے دیکھتے ہوئے جلد سے
 باسیل کو خوشی سے دیکھتے ہوئے کریڈٹ کارڈ
 لے کر جلدی سے کچن سے ہنستے ہوئے باہر بھاگ کر حبابی ہوتی ہے
 کہ باسیل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتا ہے اور اپنے سامنے
 لاکھڑا کرتا ہے۔

روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے وہ اسے
 خود کے پاس قید کر لیتا ہے۔

ایک بات بتاؤں سرگئی تھی نا تم۔؟؟ باسیل روحی کی طرف
 نظریں جھکا کر دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کس بات پر۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

اسی بات پر کہ وہ کہیں سچ میں میری بیوی تو نہیں ہے تمہاری آنکھوں
 میں ڈر دیکھا تھا میں نے۔!!

باسیل کی باتوں پر روحی نظریں جھکا کر سوچ میں پڑ جاتی ہے۔

جی ڈر گئی تھی میں۔۔ روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سچ میں خیریت بیگم پیار دیار تو نہیں ہو گیا ہے تمہیں مجھ سے

دیکھوں میں جاننا ہوں کہ میں بہت ہینڈسم ہوں

باسیل روجی کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اپنے بالوں میں پھیرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

جی جی آپ ماشاء اللہ بہت ہینڈسم ہیں پر میں کسی اور بات پر

ڈر گئی تھی۔۔

کس بات پر۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مجھے لگا تھا کہ میں شاید شادی کے 1 ہفتے بعد ہی بیوہ ہو جاؤں

گی۔

کیا۔۔؟؟ باسیل حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی جب میں نے آپ کو اور اس کو ساتھ دیکھا تھا تو میں نے اسی

پل ہی سوچ لیا تھا کہ میں آپ کو اور اس کو ایک ساتھ ہی زہر

دے کر دونوں کا کام تمام کر دوں گی۔۔

اگر مجھ پر ایک بار سوتن آسکتی ہے تو بار بار بھی آسکتی ہے

یہ سوتن دوتن مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔۔

اس لیے سوچا ایک ہی باری میں دونوں کو کام تمام کر دوں گی۔

نار ہیں گے آپ اور نا ہی آئی گی مجھ پر کوئی سوتن۔۔

اور ایک بات اور سچی بتاؤں میں نے آپ دونوں کے لیے کل کہاں کروانے

ہیں اس کا احتتام کہاں کرنا ہے یہ بھی سوچ لیا تھا میں نے تو۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

بس حنا موش حنا موش ہو جاؤ اب کب دیکھ لو مجھے مار لیا کرو

بیوی نا ہو گئی موت کا مندرشتہ ہو گئی ہے جب دیکھو مجھے مارنے

کے پیچھے لگی رہتی ہے پتا نہیں کون سی میں نے

اس کی بھوری بھینس کھول لی ہے۔

باسیل روحی کو چھوڑ کر مندرج کی طرف بڑھتا ہے اور پانی کی

بو تل نکال کر ایک ہی انس میں ساری پی لیتا ہے۔

روحی ایک۔ نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر اپنے ہاتھ میں

کریڈٹ کارڈ دیکھ کر ہنستے ہوئے کیچن سے باہر نکلتی ہے اور حال میں بیٹھے ہوئے

بدر کو دیکھتے ہوئے اسے آنے کا اشارہ کرتی ہے۔

بدر جلدی سے روحی کے پاس آجاتا ہے روحی اسے کریڈٹ

کارڈ دیکھاتی ہے دونوں خوشی سے اچھل پڑتے ہیں۔

بھائی سے چوری کیا ہے۔۔؟؟ بدر تجس سے پوچھتا ہے

ارے نہیں انہوں نے خود ہی دے دیا ہے۔۔ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے

تو آم کھا گڈ لیاں کیوں گن رہا ہے۔

چپل شہر پیزا کھا کر آتے ہیں۔ روحی اسے باہر کے جاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں اسٹنگ بھی پیو گا۔

میں نہیں پیلاؤں گی ایک ہی کو ک لیں گے وہ تینوں پیے گے بات

ختم زیادہ منری مت ہو تو میرے ساتھ۔۔

روحی بدر کی بازوؤں پر چوٹی کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پھر میں نہیں جا رہا مجھے اسٹنگ پیلانی گی تو میں جاؤں گا
ورنہ میں نہیں جا رہا۔۔

بدر روجی کی طرف انگلی اٹھا کر منہ بنا کر کہتا ہے۔۔
ہاں چل عنریب سب کھلاؤ گی پیلاؤں گی میں تجھے کیا یاد رکھے
گا تو چل آجا۔۔

روحی بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
سب لوگ بدر اور روجی کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس رہے ہوتے ہیں۔۔
آپ کی بہو کافی تیز ہے آنٹی اور خوبصورت بھی بلا کی ہے
شیزا ہیرا بیغم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

یہ تو ہے میری بہو بہت پیاری ہے ہیرا بیغم کہہ ہی رہی تھی کہ
اتنے میں باسیل بھی واپس باہر آجاتا ہے۔
ہم۔ آپ کی بہو صاحب نے مجھے پہلی ملاقات میں ہی زہر تک
دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔ شیزا ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

کیا؟؟ سب لوگ باسیل سمیت اس کی بات پر ہنس پڑتے ہیں۔
روحی کو اپنی چیزیں کسی سے بھی بائنا نہیں پسند چاہے
وہ اسے پسند کرے یا نا کرے وہ کبھی کسی سے نہیں بانٹتی ہے
سلطان بیغم سر جھکا کر کہتی ہے اور کہہ کر ہنس پڑتی ہے
ان کا جھکا ہوا سر دیکھ کر باسیل آٹھ کر سلطانہ بیغم کے

پاس جا کر بیٹھتا ہے۔۔

چاچی ادا اس مت ہوئیں روجی کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گی۔

باسیل سلطانہ بیغم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
مکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ مجھے معاف نہیں کرے گی روجی ضد کی بہت پکی ہے وہ ایک
بار جو ٹھان لے اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتی ہے۔

سلطانہ بیغم نم لہجے میں کہتی ہے۔

وہ معاف کر دے گی سلطانہ بیغم روجی ضد کی پکی ہے لیکن وہ کبھی
بھی اپنوں سے بے تکی ضد نہیں لگاتی ہے۔

اس کا غصہ پل میں ہوا ہو جاتا ہے جانتی تو ہیں یہ بات آپ
فیروز صاحب سلطانہ بیغم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہتے ہیں۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے فیروز روجی اپنوں سے ناراض نہیں

رہ سکتی ہے وہ مان جائے گی کر دے گی ہم سب کو بھی آپ کو

معاف باسیل سنبھال لے گا اسے

حمدان صاحب باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

اگر آپ لوگ کہیں تو کیا میں بھی ایک کوشش کر کے دیکھوں

آپ لوگوں کی بہو کو منانے کی آخر کار باسیل نے اور آپ لوگوں نے

میرا اتنا ساتھ دیا ہے ہر چیز ایک چھوٹی سی کوشش آپ لوگوں

کے لیے کچھ کرنے کی کیا میں بات کروں اس سے۔؟؟

شیزا سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ کچا کھائے گا وہ تمہیں روجی اب صرف ایک ہی

ہاتھ آسکتی ہے اور وہ صرف باسیل ہے اس کے علاوہ وہ کبھی

کسی اور سے سنبھالی جانے والی چیز نہیں ہے۔۔

سب لوگ ایک ساتھ کہتے ہیں اور کہہ کر ہنس پڑتے ہیں۔

باسیل بھی ہنستے ہوئے اپنا سر جھکالیتا ہے اتنے میں اس کے فون

پر اور فیروز صاحب کے فون پر کال آجاتی ہیں ایک ساتھ

دونوں جیسے ہی فون اٹھاتے ہیں ایک ساتھ حویلی سے باہر غصے میں نکل

جاتے ہیں۔۔

شیزا آجاؤ تمہیں تمہارا کمرہ دیکھا دیتی ہوں آرام کر لو تم بھی

ہیرا، بیغم شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں اور وہ بھی ان کے ساتھ

اٹھ کر چلی جاتی ہے۔

سلطانہ بیغم بھی اٹھ کر اپنے حصے میں چلی جاتی ہے۔

حمدان صاحب وہی بیٹھے ہوئے نیوز پیپر پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

روجی اور بدر اور مہرین کو شہر گئے ہوئے 3 گھنٹے گزر چکے تھے

وہ لوگ اب گراؤنڈ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں

2 گاڑیاں ان کا راستہ روکے ہوئے کھڑی ہوئی تھیں۔۔

بدر لگاتار ہورن بجا رہا تھا پر گاڑیاں نابل رہی تھیں اور ناہی راستے

سے ہٹ رہی تھیں۔۔

لڑکیوں تم روکو میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔ بدر کہہ کر گاڑی سے اتر
 جاتا ہے۔ روجی اور مہرین دوبارہ اپنی مستیوں میں لگ جاتی ہیں
 وہ آپس میں باتیں کرنے لگ جاتی ہے کہ اچانک سے ہی خود بخود
 دونوں کی نظر جاتے ہوئے بدر پر پڑتی ہے۔

وہ ان گاڑیوں کی طرف قدم بڑھا رہا تھا کہ ایک آگے والی
 گاڑی میں سے ملک زمان فرنٹ سیٹ سے باہر نکل کر آتا ہے۔
 روجی ملک زمان کو دیکھتے ہی گاڑی سے باہر نکل کر آتی
 شام اب رات کی چادر اوڑھنے لگ گئی تھی۔

زمان یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟ بدر غصے میں پوچھتا ہے
 اوو۔۔ تم لوگوں کو میرے دوبارہ سے رہائی کی اطلاع نہیں ملی کیا۔۔؟؟
 ملک زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اتنا بستاؤ آزاد کیسے ہو گئے
 تم۔۔؟؟ روجی بدر کے پاس آکر کھڑی ہو کر زمان کو غصہ میں
 دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم لوگوں نے جب مجھے پکڑا یا تھا میں تو دو دن بعد ہی آزاد
 ہو گیا تھا اس دن جس دن تمہاری مہندی تھی۔
 ویسے لڑکی تم۔ تو بڑی تیز نکلی شادی کے لیے پھایا ایک لڑکے کو
 اور شادی تم نے دوسرے سے کر لی۔۔

ملک زمان روجی کی طرف دیکھتے ہوئے سزے لیتے ہوئے کہتا ہے

اوائے بکواس مت کر۔ بدر زمان کا کالر پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاتھ مت لگا مجھے۔۔ زمان اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تجھے کیا لگا تھا روجی میں تجھے چھوڑ دوں گا تو نے مجھے پوری

یونیورسٹی کے سامنے ذلیل کروایا تھا میں تجھے اتنی آسانی سے

چھوڑ دوں گا۔۔؟؟

زمان روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کو اپنے قریب آتے دیکھ کر روجی پیچھے کی طرف قدم

بڑھاتی ہے۔

بدر روجی کے پاس پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی زمان کے آدمی بدر کو

پکڑ چکے تھے۔۔

زمان اپنی حد میں رہو۔۔!! روجی غصے میں کہتی ہے اور اسے

دھکا دے کر خود سے دور کرتی ہے۔

حد تو تمہیں پار نہیں کرنی چاہیے تھی روجی باسیل سکندر

تمہیں اور تمہارے کو بہت شوق ہے نا مجھے سزائیں دینا کا آج جو تمہارے

ساتھ ہوگا اس کے بعد تم کسی کو منہ دیکھانے کے قابل

نہیں رہو گی روجی۔۔۔

زمان دور ہو جا اس سے۔۔ بدر حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

بابا۔۔۔ بڑی منکر ہو رہی ہے تمہیں اس کی کہیں شادی کے بعد

دونوں نے چکر چلانا تو نہیں شروع کر دیا ہے۔۔

S زمان کہہ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار تھپڑ روحی اس کے منہ پر دے
a
l مارتی ہے۔۔

e گھٹیا انسان تم ہو ہم نہیں گھٹیا کردار تمہارا ہے میرا نہیں


h ملک زمان۔۔!!!! روحی زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
a

تم نے کہا نا کہ میں نے اور میرے شوہر نے تمہیں سزا دی 

I تھی تو یقیناً وہ تمہاری رہائی کے بارے میں بھی اب تک حبان چکے
q

b ہو گئے تمہیں لگتا ہے کہ تم اس بار انہیں ہینڈل کر لو گے

a بات پہلے گاؤں کی لڑکی تھی اس بار ان کی بیوی کی ہے

l وہ تمہیں زندہ چھوڑیں گے۔؟؟؟ 

N روحی بے منکری سی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

o روحی فیروز خان جب تک تھی وہ تب بھی تم جیسے انسان
v

e سے نہیں ڈری اب وہ ایک پولیس والے کی بیٹی کے ساتھ ساتھ اس

l گاؤں کے سربراہ کی بیوی بھی ہے اور پاکستان کے جج کی
s

بیوی بھی تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کی 

ہمت رکھتے ہو۔؟؟ روحی زمان کو کراس کرتے ہوئے بدر کی طرف اپنے

قدم بڑھاتی ہے۔۔

وہ بدر کے پاس پہنچ پاتی اس سے پہلے ہی ملک زمان روجی کا

دوپٹہ پکڑ اسے کھینچنے لگ جاتا ہے۔

س روجی اپنا دوپٹہ مکمل طور پر اترنے سے پہلے ہی اسے پکڑ لیتی ہے

اور زمان کو دیکھتے ہوئے دھاڑتی ہے۔

زمان۔۔؟؟ روجی غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔؟؟

میں تمہارے باپ سے اور نا ہی تمہارے شوہر سے ڈرتا ہوں

کیونکہ وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔۔

زمان روجی کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں لپیٹتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھان میرا دوپٹہ چھوڑو۔۔!!! روجی بے حد غصہ میں کہتی ہے۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دوں میں تمہارا دوپٹہ۔۔؟؟

زمان کہتا ہوا روجی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

نہان دوپٹہ چھوڑ اس کا۔۔؟؟؟ بدر اپنے آپ کو آدمیوں سے چھوڑواتے

ہوئے کہتا ہے پر زمان کے آدمی اسے اٹھنے ہی

نہیں دیتے ہیں اور مضبوطی سے پکڑ کر اسے زمین پر گڈھنوں کے

بل بیٹھا دیتے ہیں۔۔

زمان۔۔؟؟؟ روجی غصے میں دھاڑتی ہے۔

چیخنے کی ضرورت نہیں ہے روحی مجھ سے الجھنے کی سزا

تو تمہیں ملی گی نا مجھے اپنے پیروں میں گرایا ہوتا تم نے تمہارے

شوہر نے مجھے میرے ہی آدمیوں کے سامنے مارا ہوتا اور مجھے دوبارہ

جھیل بھی بھیجا اور ساتھ ہی ساتھ وہ رات کے وقت میری حویلی

میں گیا میری بہن سے ملاقات کرنے کے لیے

بکواس مت کرو زمان با سیل ایسے انسان نہیں ہیں اپنے جیسا

انہیں سمجھنے کی کوشش مت کرو۔۔

روحی اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں بکواس نہیں کر رہا ہوں تمہارا شوہر آدھی رات کو میری حویلی

میں گاؤں کی لائن پار کر کے گیا تھا جس وقت اس نے

لائن کراس کی تھی اسی وقت سوچ لیا تھا میں نے میں گھر میں

گھس کر نہیں سڑک پر اس کی عزت کی دھجیاں اڑاؤں گا۔۔

ملک زمان روحی کا دوپٹہ چھوڑنے کے بجائے اسے اور زور سے

کھینچنے لگ جاتا ہے روحی کے کندھے پر بس تھوڑا سا ہی کا دوپٹہ

رہ گیا تھا زمان مکمل طور پر اسے کھینچ پاتا اس سے

پہلے ہی مہرین پتھر اٹھا کر زمان کے سر پر پیچھے سے دے مارتی ہے

جس سے اس کے ہاتھوں میں سے روحی کا دوپٹہ چھوٹ جاتا ہے

روحی دوپٹہ جلدی سے اپنے اوپر واپس ٹھیک سے اوڑھتی ہے

اور مہرین اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

Rooh E Basil

Episode No 18

By Saleha Iqbal ... 

پکڑو ان دونوں لڑکیوں کو بھی۔۔ زمان اپنے سر پر پیچھے کی طرف ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس کے کہنے پر تین آدمی جلدی سے روجی اور مہرین کی طرف بڑھتے ہیں اور ان کے سر پر گن تان کر انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں ان کی راہ فرار کے سارے راستے بند کر دیتے ہیں۔۔

اٹھاؤ اس روجی کو اور ڈالو گاڑی میں۔۔
زمان چیختے ہوئے کہتا ہے اور اس کے آدمی جلدی سے روجی کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے ساتھ اپنی گاڑی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔

ادو۔۔ بد تمسینز چھوڑو مجھے۔۔ روجی ان آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑو چل رہی ہوں میں۔۔ روجی غصے میں کہتی ہے اور اپنا ہاتھ چھوڑا کر خود گاڑی کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگتی ہے۔۔
روجی کے سر پر گن تان کر وہ لوگ اسے گاڑی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔۔

روحی۔۔ بدر اور مہرین اسے آوازیں لگاتے ہیں روحی پلٹ کر ایک نظر
ان کی طرف دیکھتی ہے پر ہنستے ہوئے اور آنکھ مار کر وہ گاڑی میں
بیٹھ جاتی ہے۔

زمان کے آدمی بدر کو چھوڑ کر اپنی اپنی گاڑی میں جا بیٹھتے
ہیں اور روحی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔۔
مہرین پیچھے سے دوڑ کر بدر کے پاس آتی ہے اور اسے بازوؤں سے
پکڑ کر کھڑا کرتی ہے۔

یہ پاگل ہو گئی ہے یہ اس وحشی انسان کے ہاتھوں کڈنیپ
ہو گئی ہے لیکن وہ پھر بھی ہنس رہی ہے۔

بدر حباری ہوئی گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
تم تو جاتے ہو اسے کڈنیپ ہونا کا کتنا شوق ہے بچپن کا سپنہ ہے
اس کا کڈنیپ ہونا اور اس کا ہیرو کی انٹری

ہائے اب تو ہیرو ہے اس کے پاس وہ بچالیں گے اسے چلو آجاؤ
ہم آکریم کھانے چلتے ہیں پھر مجھے گھر چھوڑ دینا۔۔
مہرین بدر کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر اسے مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔

ہاں ضرور پہلے میں بھائی کو فون کر کے روحی کے کڈنیپ ہونے کا
بتا دیتے ہیں پھر ڈیٹ پر چلتے ہیں۔۔
بدر مہرین کی ٹھوڈی پکڑ کر پیار سے کہتا ہے۔۔

وہ باسیل کو فون لگا ہی رہا تھا کہ ایک گاڑی فل اسپڈ میں بدر کی طرف آتی ہے مہرین جلدی سے بدر کو راستے سے ہٹا دیتی ہے۔
گاڑی بدر اور مہرین کو کراس کرتے ہوئے فل اسپڈ میں آگے کی طرف بڑھتی ہے۔

کون ہے پاگل سکتی گھٹیا انسان اندھے ہو کر چلتے ہیں یہ لوگ
میری شادی ہونے سے پہلے ہی مجھے بیوہ کر دیں
کے یہ لوگ اندھا

مہرین غصہ کر رہی تھی کہ بدر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا منہ بند کر دیتا ہے۔

چپ ہو جاؤں روحی کی روح آگئی ہے کیا تم میں۔۔
بدر مہرین کا رخ اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کا ہیرو ہی ہے بھائی کی گاڑی ہی ہے وہ۔۔
بدر اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر حباتی ہوئی گاڑی کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا سچ میں۔۔؟؟ مہرین حیرانگی سے گاڑی کو حباتے ہوئے دیکھتے
پوچھتی ہے۔۔

باسیل کی گاڑی کی پیچھے اور حیار گاڑیاں فل اسپڈ میں
ایک لائن میں آرہی تھیں۔

آگے والی گاڑی میں فیروز صاحب اور پیچھے والی گاڑیوں میں
باقی کے پولیس آفر موجود تھے۔

باسیل کی گاڑی کی اسپید بے حد تیز تھی لیکن پھر بھی ملک زمان
کی گاڑی تک وہ نہیں پہنچ پائی تھی۔

زمان نے آدھے راستے سے ہی اپنی گاڑی کو موڑ لیا
بھتا اور کسی اور راستے پر نکل گیا بھتا اور اس کی گاڑی کی
جگہ اب کسی اور گاڑی نے لے لی تھی۔

باسیل جس گاڑی کے پیچھے فل اسپید سے جا رہا تھا وہ
ملک زمان کی گاڑی جیسی تھی پر اس کی نہیں تھی۔
روحی بھی پہلے کبھ پل تو حنا موش تھی جب راستہ بدلنے لگے
تو وہ بھی ٹینشن میں آگئی تھی۔

زمان کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے۔؟؟ روحی آس پاس جنگل کو
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ راستہ گاؤں سے کہیں دور بہت دور ایک سناں علاقے میں

جاتا ہے جہاں صرف اور صرف جنگلات تھے

ناہی کوئی انسان آنا ہی کوئی جانور۔

روحی کو ٹینشن میں دیکھ کر زمان مسکرانے لگ جاتا ہے۔

زمان آگے کی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور پیچھے کی سیٹ پر
روحی کے ساتھ ایک آدمی ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے اس کے
سر پر تان کر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔

زمان۔۔؟؟ روحی چیختی ہے پر اس کی چیخ کا کوئی اثر زمان پر
نہیں ہو رہا تھا اسٹا وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

تم تو بہت بہادر ہونا پھر ڈر کیوں رہی ہو۔۔؟؟ زمان گردن موڑ
کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

زمان میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔ روحی اس کی طرف ہاتھ
بڑھاتی ہے پر زمان پر آدمی اسے کچھ کرنے دینے سے

پہلے ہی اسے کلورفین سنگھا کر بے ہوش کرنے کی کوشش کرتا ہے
روحی ہاتھ پیر چلاتی ہے پر خود کو نہیں چھوڑا پاتی

اس انسان سے اور کچھ ہی دیر میں وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔
باسیل کی گاڑی مزید تیزی سے آگے بڑھتی ہے

اور جا کر دونوں گاڑیوں کو کرا اس کرتے ہوئے

آگے والی گاڑی کے سامنے جا کر اسے کرا اس کرتے ہوئے

باسیل روز سے گاڑی کو پیچھے کاٹن دیتا ہے اور روڈ کے بالکل پیچوں

پچ اپنی گاڑی روک کر دونوں گاڑیوں کے جانے کا راستہ روک چکا تھا۔

پیچھے سے فیروز صاحب ان کے واپسی جانے کا راستہ
کو بند کر چکے تھے۔۔

باسیل کالے کلر کے شلوار قمیض پہنے ہوئے ایک بازوؤں کہنیوں
تک اور دوسری فسل بازوؤں تک پر کف لنکس جھکے ہوئے
وہ ابھی تک صبح والی کپڑوں میں ہی ملبوس ہوتا
ماتھے پر کالے گھنے بال بکھیرے ہوئے آنکھوں میں غصہ ایک ہاتھ
میں گن پکڑے ہوئے وہ گاڑی سے غصہ سے باہر نکل کر آتا ہے
اور نکلتے ہی سیدھا گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کے
کندھے پر گولی چلا دیتا ہے۔

فیروز صاحب بڑھتی ہوئی ڈھسکنوں کے ساتھ باسیل کے قدموں کو
دیکھتے ہوئے خود بھی جلدی سے جاتے ہیں اور روجی کو
پہلے پیچھے والی گاڑی میں سوار پھر آگے والی
گاڑی میں دیکھتے ہیں پر وہ انہیں کہیں بھی نہیں دیکھائی دیتی ہے۔
باسیل کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھ کر پولیس والی جلدی سے
ان گاڑیوں کے پاس جاتے ہیں اور ان میں موجود
لوگوں کو باہر نکالتے ہیں۔۔

کچھ ہی دیر میں بدر اور مہرین بھی پہنچ جاتے ہیں پولیس والوں کی
گاڑی کے پیچھے گاڑی پارک کیے وہ جلدی سے دوڑتے ہوئے آگئے تھے ہیں۔

پولیس آفیسر میں مہرین کے والد بھی موجود تھے جو فیروز

صاحب کے کافی اچھے دوست تھے۔

مہرین کو دیکھ کر وہ مہرین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھڑا کر لیتے ہیں۔

باسیل غصے میں دبے دبے قدم اٹھائے ہوئے جس انسان کو

اسنے گولی ماری تھی اس کے طرف

آتا ہے اور کالر سے پکڑ کر گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور لا کر زمین پر

پھینک دیتا ہے۔۔

باقی پولیس والے بھی باقی آدمیوں کو لا کر باسیل کے سامنے

زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھا دیتے ہیں۔۔

ایک بار ہی پوچھوں گا زمان کہاں ہے۔۔؟؟

باسیل گن کا نشانہ اسی انسان کے سر پر باندھے ہوئے کہتا ہے

جس کے کندھے پر گولی چلائی تھی۔۔

م۔۔م۔۔ مجھے نہیں پتا ہے سکندر صاحب آدمی درد میں مبتلا

لڑکھڑاتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات سن کر

باسیل اس کے ساتھ والے انسان کی ٹانگ پر گولی چلا دیتا ہے

گولی لگتے ہی اس آدمی کی چیخیں ہوا میں بلند آواز میں

لگتی ہے۔۔

جواب چاہیے یہاں نہیں۔۔!! باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے

زمان کہاں ہے۔؟؟ میں جانتا ہوں کہ تمہیں پتا ہے

جس اسپڈ سے تم گاڑی دوڑا رہے تھے یقیناً تم جانتے ہو وہ کہاں ہے

باسیل گن کی نوک اس آدمی کے کندھے پر

رکھ کر اس پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے آدمی کے کندھے سے

پہلے ہی خون تیزی سے نکل رہا تھا لیکن اب اور مزید تیزی

سے بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔

م۔۔م۔۔ سچ میں نہیں جانتا ہوں سکندر صاحب مجھے

بس گاڑی قوت پر یہاں پر لانے کو کہاں گیا تھا تو میں کے آیا

مجھے نہیں پتا ہے کہ وہ ملک زمان کہاں ہے۔۔

آدمی اپنے درد کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے

گن کو کندھے سے ہٹانے کی ہمت جو وہ نہیں کر پار رہا تھا۔۔

باسیل مزید تیش میں اس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور

دیکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے اگر نہیں تو پھر

عمر قید مبارک اور اگر ہاں تو بتاؤں اور واپس

سہی سلامت جاؤ۔۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں سخت اور غصہ میں بھری

ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

لے کر جاؤ انہیں اور تھریڈ ڈگری اسٹارٹ کرو باقی کامیں
آکر دیکھ لوں گا۔

باسیل حکمانہ انداز میں پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور
کہہ کر جانے لگتا ہے کہ ایک آدمی اس کا پیر پکڑ کر اسے روک
دیتا ہے۔

م۔م۔ میں جانتا ہوں سکندر صاحب وہ کہاں ہے
پلزز مجھے جیل مت بھیجیں۔۔ آدمی باسیل کے پیروں کو پکڑے
ہوئے گڑ گڑاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہاں ہے وہ۔۔؟؟ باسیل اپنا پیر چھوڑا کر سخت لہجے میں
پوچھتا ہے۔

باسیل کے ہیر چھوڑوانے کے باوجود وہ دوبارہ سے باسیل کے
ہیر کو پکڑ لیتا ہے اور ڈرتے ہوئے باقی آدمیوں کو
اور پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتا ہوں۔

وہ لوگ گاؤں سے دور جنگلات میں اسے لے کر گئے ہیں
ملک زمان وہاں۔ روجی کو اسے قید کر کے۔۔۔۔

آدمی کہہ ہی رہا تھا کہ غصے میں باسیل اس کے سر پر گولی
چلا دیتا ہے۔۔

خبردار جو میری بیوی کا نام دوبارہ لیا کسی نے۔۔

باسیل حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے اور اس زور سے اس کے
جس آدمی کے سر پر گولی چلائی تھی وہ ابھی تک زمین بوس
نہیں ہوا تھا وہ باسیل کی ہی ٹانگ پر آگرتا ہے۔

باسیل اسے کار مار کر خود سے دور کرتا ہے اور اپنی گاڑی
میں سوار وہ گاؤں سے باہر جنگلات کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
فیروز صاحب کی حالت خراب ہونے لگ گئی تھی
روحی کے بارے میں سوچ سوچ کر آج تک اس کے ساتھ کبھی
کچھ ایسا نہیں ہوا تھا وہ آدھی رات تک بھی گھر
سے باہر رہی ہے پر آج اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا سوچ کر ہی
فیروز صاحب کی حالت خراب ہو رہا تھی
بدر بھی اپنی گاڑی میں سور پولیس کی گاڑیاں اور لوگوں کو راستے
سے ہٹاتے ہوئے باسیل کی گاڑی کے پیچھے چل پڑتا ہے۔
مہرین اپنے بابا کی گاڑی چلا کر فیروز صاحب اور اپنے بابا کے
ساتھ واپس حویلی پہنچتے ہیں

حویلی میں ہیرا، بیغم اور سلطانہ، بیغم بلکل ٹینشن منری
شیزا کے ساتھ باہر گارڈن میں چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے باتوں
میں لگی ہوئی تھیں انہیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ کیا ہو گیا ہے۔
حویلی میں گاڑی آتے دیکھ کر تینوں کی نظریں اس گاڑی پر جا ٹھہرتی

گاڑی سے نڈھال فیروز صاحب کو دیکھ کر سلطانہ بیگم
جلدی سے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آتی ہیں اور انہیں سہارہ دیتے
ہوئے حویلی میں اپنی طرف والے حصے میں لے جاتی ہیں۔
ہیرا بیگم اور مہرین کے والد مہرین شیز اسب لوگ بھی ان کے
پیچھے اندر چل پڑتے ہیں۔

ہیرا بیگم کو؟؟ سلطانہ بیگم فکر مندی سے پوچھتی ہے۔
روحی۔۔ روحی اور بدر کہاں ہیں وہ تمہارے ساتھ
تھے نا مہرین۔۔؟؟ ہیرا بیگم مہرین سے پوچھتی ہے۔
ج۔ج۔ جی وہ آنٹی۔۔ مہرین کہتے ہوئے حنا موش ہو جاتی ہے
اور اپنے بابا کے پیچھے جا کھڑی ہوتی ہے۔
روحی کو ملک زمان نے کڈنیپ کر لیا ہے پتا نہیں میری
بچی کو کہاں لے گیا ہے وہ۔۔

فیروز صاحب صوفے سے پشت ٹیکائے اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

ک۔ کیا مطلب ہے میری بیٹی کڈنیپ ہو گئی ہے
روحی کو وہ شخص۔۔ سلطانہ بیگم کہتے ہوئے کھڑے کھڑے
گرنے لگتی ہیں پر ہیرا بیگم اور مہرین انہیں پکڑ لیتی ہیں۔

میری روجی کہاں ہوگی کس حال میں ہوگی۔۔

سلطانہ۔ بیغم کہتے ہوئے رونے لگ جاتی ہیں۔۔

روجی کو ایک بڑے سے گوڈاؤن میں گوڈاؤن کے بیچ میں کرسی کر

بیٹھایا پیچھے کی طرف اس کے ہاتھوں آپس میں

باندھا ہوا بے ہوش سی اکیلی سی گردن لٹکائے ہوئے سے جھکائے ہوئے

بیٹھی ہوئی تھی۔۔

باہر زمان کے کچھ آدمی اور وہ خود اپنی گاڑی کے اوپر

لیٹا ہوا ہتھ ایک ہاتھ میں کولڈ ڈرنک لٹکائے ہوئے وہ اپنی جیت

کا سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا۔۔

روجی کو اب ہوش آرہا تھا گوڈاؤن میں گرمی کی وجہ وہ

اب ہوش میں آنے لگ گئی تھی۔۔

آہ۔۔۔ روجی ہوش میں آتے ہی اپنے چہرے سے بالوں کو

ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور میرے خدایا یہ میں کہاں آگئی ہوں۔۔ روجی گہری سانسیں

لیتے ہوئے ہر اودھردیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ۔۔ روجی تو کڈنیپ ہو گئی تھی روجی اپنی آنکھوں کو کھولتے

ہوئے اپنے چہرے سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔۔

ہائے اگر میں کسی باہر کے ملک کسی گینگسٹر کے ہاتھوں سے
 کڈنیپ ہوئی ہوتی تو کتنا اچھا تھا کڈنیپ ہوئی بھی تو کس میرا سی
 کی شکل کے انسان کے ہاتھوں

روحی افسردہ سی سانس کے کر سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے
 اتنے میں زمان اور اس کے آدمی گوڈاؤن کا دروازہ کھول کر اندر
 آجاتے ہیں دروازے کو بند نہیں کرتے ہیں
 ایسے ہی منزے سے ہنستے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
 تمہاری ٹانگوں کو لکوا مار گیا ہے سیدھے نہیں چل سکتے ہو
 کیا۔۔۔؟؟ روحی کہتی ہے تو زمان کے
 قدم وہی پر رک جاتے ہیں۔۔

زمان کے آدمی روحی کی بات پر ہنسنے لگتے ہیں پر زمان کی
 غصہ بھری نظریں دیکھ کر وہ ایک دم کولڈ فیس
 میں آجاتے ہیں۔۔

زمان ایک کرسی کو کھینچتے ہوئے روحی کے سامنے لاتا ہے
 اور کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے بیٹھ جاتا ہے اور ہنستے ہوئے روحی کو
 دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

گھورنا بند کرو جاہل انسان اگر مرنا نہیں چاہتے ہو تم۔۔!!

روحی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم مجھے مجھ سے زیادہ گھور رہی ہو۔۔!! زمان روحی کی آنکھوں کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ظاہر سی بات ہے میں گھوروں گی تمہیں تم نے میرے ارمانوں کا قتل

کو کیا ہے۔۔

روحی غصے میں تلخ لہجے میں کہتی ہے۔۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر زور سے ہنس پڑتی ہے۔۔

پاگل ہو گئی ہو ہنس کیوں رہی ہو۔۔؟؟ زمان حیران ہو کر

پوچھتا ہے۔۔

میں کڈنیپ ہو گئی ہوں ہنسوں نہیں تو اور کیا کروں میں۔۔

روحی ہنستے ہوئے ہی زمان کی طرف پھر ان آدمیوں کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ تم کڈنیپ ہو گئی ہو میں نے ہی تمہیں

کڈنیپ کیا ہے لیکن اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے۔۔؟؟

زمان کرسی سے پشت ہٹائے روحی کی طرف جھک کر

کہتا ہے۔۔

ہاں میں تب ہی تو ہنس رہی ہوں کڈنیپ ہوئی بھی

تو کس کے ہاتھوں میں۔۔۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر پھر سے قہقہہ لگا کر بلند آواز میں ہنس پڑتی ہے۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔؟؟ زمان اس کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں کڈنیپ ہونے کا کوئی ڈر نہیں ہتا لگ نہیں

رہا ہتا کہ روحی کڈنیپ ہوئی ہے یا پھر زمان

وہ ڈرا سہا سا بوکھلایا ہوا ہتا اور روحی قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی۔

یہ ہی کہ تمہاری حبسی شکل کے ہاتھوں کڈنیپ ہونے سے

بہتر ہتا کہ میں بچوں کے ساتھ لکا چھپی ہی کھیل لیتی

روحی ہنتے ہوئے کہتی ہے اور پھر اچانک سے حنا موش سیریس

ہو جاتی ہے۔

منخوس انسان تم نے میرے سارے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں

پر پانی پھیر دیا ہے۔

روحی گندا سامنہ بنا کر کہتی ہے۔

حنا موش ہو جاؤ بکواس بند کرو اپنی۔۔ زمان کرسی کو لات

مار کر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔

ہم اگر کچھ سننا نہیں ہتا تو کسی معصوم لڑکی کو

کڈنیپ کرنا چاہیے ہتا نا کہ مجھ حبسی چٹیل کو۔۔

روحی سراٹھا کر زمان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

جو غصے میں لال سرخ ہوتا حبار ہتا۔

اووو۔۔ غصہ آرہا ہے۔۔؟؟ وہ سنا نہیں ہے تم نے انسان کی عزت

اس کے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔۔

تمہیں میرے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں کا خون نہیں کرنا چاہیے ہوتا۔

اب میں تمہارے مجھے کڈنیپ کر کے کچھ کرنے کے

ارمانوں کا خون کروں گی ہم آئے بڑے کڈنیپر سونر کی

شکل کے انسان۔۔۔

روحی گنداسا منہ بنا کر باقی آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بس حنا موشن ہو جاؤ ورنہ ابھی کے ابھی گولی مار کر

تمہارا کام تمام کر دوں گا

زمان حلق کے بل چیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔ تم۔ مارو تو سہی وہ جو گھر میں ایک۔۔ عدد شوہر

ایسے ہی پال رکھا ہے کیا میں نے

وہ تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دے گا اگر تم نے مجھے ہاتھ بھی

لگایا تو ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دیکھ لو۔

روحی زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فخریہ انداز میں کہتی ہے ❤️

تمہارا شوہر۔۔؟؟ تمہیں لگتا ہے وہ میرا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔۔؟؟

زمان روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔۔؟؟

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s

ایک بار میں نے انہیں انڈر ریٹینٹ کیا تھا پتا ہے

پھر کیا ہوا۔۔؟؟

روحی زمان کو تجسس میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے اس کی برابر آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ زمان پوچھتا ہے۔۔

انہوں نے مجھ سے شادی کر لی۔۔!!!

روحی کندھے اچکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے لگا تھا کہ میں اپنے دلہے کو بھگا دوں گی تو میری شادی نامی

چیز سے جان چھوٹ جائے گی پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ خود

ہی مجھ سے شادی کر لیں گے۔۔!!!

روحی سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

پر اس بات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ملک زمان روحی فیروز

ایک بار بار گئی تو وہ بار بار جابائے گی

مجھے کڈنیپ کر کے تم نے اپنے لیے مصیبت کو خود دعوت

دی ہے "ملک زمان"

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

آگے کیا ہوگا اس بارے میں سوچا بھی ہے تم نے۔۔؟؟ میں گاؤں کی

عنریب گھر کی لڑکی نہیں ہوں جیسے تم اغواء کر کے جو دل میں

آئے وہ کر سکتے ہو۔

S

a

l

e

h

a

b

I

q

b

a

l

b

N

o

v

e

l

s

h

پھر کیا ہوا۔۔؟؟

روحی زمان کو تجسس میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے اس کی برابر آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ زمان پوچھتا ہے۔۔

انہوں نے مجھ سے شادی کر لی۔۔!!!

روحی کندھے اچکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے لگا تھا کہ میں اپنے دلہے کو بھگا دوں گی تو میری شادی نامی

بیز سے جان چھوٹ جائے گی پر مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ وہ خو

ہی مجھ سے شادی کر لیں گے۔۔!!!

روحی سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

اس بات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ملک زمان روحی فیرو

ایک بار بار گئی تو وہ بار بار جائے گی

مجھے کڈنیپ کر کے تم نے اپنے لیے مصیبت کو خود دعوت

دی ہے "ملک زمان"

روحی اس کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

گے کیا ہوگا اس بارے میں سوچا بھی ہے تم نے۔۔؟؟ میں گاؤں

عسریب گھر کی لڑکی نہیں ہوں جیسے تم اغواء کر کے جو دل میں

میں روجی فیروز۔۔ ایک سیکنڈ اب تو میں سکندر
میں روجی باسیل سکندر اس گاؤں کے سربراہ کی اکلوتی بیٹی
اور پولیس والے کی اکلوتی بیٹی تم تو میرے بابا اور شوہر کے
ہاتھ اور ساتھ ساتھ میرے پیروں میں گر چکے ہو عقل تمہیں اب
بھی نہیں آتی ہے۔؟؟

روجی کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتی ہے
تمہاری تو۔۔۔۔۔ زمان کہتے ہوئے روجی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے
تو گوڈاؤن کے کھلے ہوئے دروازے سے ایک گاڑی فل اسپید میں
ملک زمان کی طرف آتی ہے اسے آتا دیکھ کر ملک زمان
جلدی سے روجی سے دور زمین پر سر کے بل جا گرتا ہے۔۔
گاڑی روجی اور زمان کے درمیان کھڑی ہوتی ہے اور
پیچھے سے دو اور پولیس کی گاڑیاں گوڈاؤن میں داخل ہوتی ہیں۔۔
جنہیں دیکھ کر آدمی وہاں سے بھاگنے کی کوشش
کرتے ہیں پر پولیس والے انہیں پکڑ لیتے ہیں۔۔
روجی تجسس سے گاڑی کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے اندر
بیٹھے ہوئے شخص کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی ہوتی ہے
گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے تو اندر سے باسیل نہیں اس کی جگہ
بدر باسیل کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔۔

روجی باسیل کی جگہ بدر کو دیکھ کر ہلکی سی مایوس ہو جاتی ہے

پر جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے بدر روجی کے پاس آتا ہے
اس کے ہاتھوں کو کھولتا ہے اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیے ہوئے
اچھے سے اسے ٹھیک دیکھ کر وہ سکون کی سانس لیتا ہے۔۔

ملک زمان بھی وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے پر بدر جلدی سے اس
کے پاس جاتا ہے اور زور سے اس کی کمر پر
لات مار کر اسے منہ کے بل زمین پر گرا دیتا ہے۔۔
تم انسان ہو یا جانور عورت کو عزت دی جاتی ہے
ان سے عزت چھیننی نہیں جاتی ہے۔۔

بدر زمان کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کرتا ہے اور اس کا رخ اپنی
طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زمان زور سے بدر کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے خود سے دور کرتا
ہے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگ جاتا ہے۔۔
عورتوں کو اپنی حدود میں رہنا چاہیے نا اگر انہیں عزت کی اتنی
ہی پرواہ ہے۔۔

ملک زمان روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے وہ اس تک
پہنچ پاتا اس سے پہلے ہی بدر اس کے منہ پر ایک زور دار
مکہ دے مارتا ہے۔۔

اپنی نظریں اور زمان دونوں پر فتابو پالے ملک زمان در نہ آج رات
جو ہوگا اس کا زمہ دار تو خود ہوگا۔۔

Rooh E Basil

Episode No 19

By Saleha Iqbal ... 


بدر۔۔؟؟؟ زمان دھاڑتا ہے پر اس کی ایک اور دھاڑ نکلنے
سے پہلے ہی بدر اپنا اپنے فون پر ویڈیو کال لگائے ہوئے زمان کے
سامنے کر دیتا ہے۔

ویڈیو کال پر باسیل کو دیکھ کر زمان بنا ایک پل گنوائے ہوئے دوڑتے
ہوئے گرتے ہوئے دوڑتا ہوا اپنی گاڑی میں سوار ہو کر
گوڈاؤن سے باہر نکلتا ہے۔۔

روحی ہیر ہو کر ایک نظر اس کی طرف دیکھتی ہے پر پھر اپنا سر
جھکا کر حنا موش ہو جاتی ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے۔۔؟؟ بدر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

انکل کیوں نہیں آئے تم کیوں آئے۔۔؟؟

خیر چھوڑو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے جانتی ہے
زبردستی کے رشتوں میں احساسِ فکر مندی کی کوئی جگہ نہیں 

ہوتی ہے امید کو ٹوٹنا کا لازماً ہوتا ہے یہاں پر

روحی خود ہے اپنی بات کا جواب دے دیتی ہے اور گاڑی میں

جا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

بدر روجی کا ادا اس چہرہ دیکھ کر خود بھی گاڑی میں جا بیٹھتا ہے

اور گاڑی کو گوڈاؤن سے باہر نکلتا ہے۔۔

آگے آگے پولیس کی گاڑی جاتی ہے اور پیچھے بدر کی گاڑی

گوڈاؤن سے باہر نکلتی ہے۔۔۔

روجی کو باسیل کا انتظار تھا اور اس کی جگہ در کو دیکھ کر وہ

مایوس سی ہو گئی تھی پر بدر اس کا یوں ادا اس چہرہ دیکھ کر مسکرا

رہا تھا اس طرح کی سیٹویشن سے وہ اچھے سے واقف جو تھا۔

روجی بار بار اپنے سر پر اور اپنے دل پر ہلکے ہلکے سے

حکمہ مار رہی تھی طبیعت خراب ہو رہی تھی روجی کی کنٹرول کر رہی تھی

پر اب مزید کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

بدر گاڑی روک۔۔ روجی کہ کہنے پر بدر جلدی سے گاڑی روکتا

ہے روجی گاڑی سے نکل کر روڈ کے سائیڈ پر جا کر الٹی کر دیتی ہے۔۔

بدر اسے دیکھتے ہوئے اس کے گاڑی سے پانی کی بوتل لے کر اس

کے سر ہانے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے۔۔؟؟ بدر روجی کی طرف پانی کی بوتل بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

بھائی کی جدائی بیمار کر رہی ہے تجھے۔۔ بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

بکواس مت کر بدر وہ انہوں نے بے ہوش کرنے کے لیے پتا نہیں

کیا سٹکھایا تھا مجھے اس کے دل حشراب ہو رہا ہے۔۔

روحی پانی کی بوتل پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھتی ہے اس کا دروازہ

کھول کر پیسیر باہر ہی رکھے ہوئے وہ پانی پینے لگ جاتی ہے۔۔

انہوں نے تجھے بے ہوش کیا تھا۔۔؟؟ بدر حشرانگی سے پوچھتا ہے

تو روحی جو ابا ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

یہ بات بھائی کو بتانی پڑے گی آج وہ اس زمان کو

مکمل طور پر علاج کر کے آئیں گے۔۔

بدر کہتے ہوئے اپنی جیب سے فون نکالتا ہے اور باسیل کو

فون ملاتا ہے۔۔

کس کو فون کر رہا ہے۔۔؟؟ روحی اس کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے

تیرے ہیرو کو وہ ولین کی حویلی میں موجود ہے

اس وقت تھوڑا اور غصہ کو ہوا دی جائے ان کے

بدر مزے لیتے ہوئے ہنستے ہوئے روحی کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔

روحی کا دل حشراب اور سرگھوم رہا تھا بدر کی بات سن

لیتی ہے ہر سمجھ اسے کچھ نہیں آتی ہے۔۔

بدر گھر چل یار۔۔ روحی اسے بے زاری میں آواز دیتی ہے بدر جلدی

سے اپنا فون جیب میں ڈالے ہوئے حویلی کی طرف چل پڑتا ہے۔

ملک زمان فل اسپڈ میں گاڑی دوڑاتے ہوئے اپنے گاؤں میں اپنی
 حویلی میں پہنچتا ہے گاڑی سے اتر کر اس کا دروازہ بند کیے
 بغیر وہ اندر کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہے تو سامنے دروازے کے
 بالکل سامنے اس کے باپ ملک شہباز کے صوفے پر ٹانگ
 پر ٹانگ رکھے ہوئے ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے اسے اپنی ٹانگ پر
 ٹیپ ٹیپ کرتے ہوئے باسیل پر پڑتی ہے اور زمان کے
 قدم وہی پر رکنے لگ جاتے ہیں۔
 زمان کو دیکھ کر باسیل نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے
 جو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حویلی میں داخل ہو رہا تھا۔
 زمان تھوڑا اور آگے آتا ہے تو اپنے باپ کو
 سائیڈ صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہ جلدی سے ان کے پاس جاتا
 ہے زمان کچھ بول پاتا اس سے پہلے ہی اس کے باپ نے
 اس کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ دے مارا تھا
 جس سے اسی پل زمین بوس ہو چکا تھا۔
 باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے پر سکون آنداز میں اپنے سامنے
 باپ بیٹے کا نالک دیکھ رہا تھا اور دبے دبے ہنسی رہا تھا۔
 بابا میری آرسنیں اس نے جو بھی آپ سے کہا ہے وہ سب نہیں ہے
 میں نے سکینہ کے ساتھ اور اس کی بیوی کے
 ساتھ کچھ بھی نہیں کیا ہے۔

S

a

l

e

h

a

b

I

q

b

a

l

b

N

o

v

e

l

s

s

بس خاموش۔۔۔ اس نے مجھے نہیں کہا تھا اب تک وہ جب سے
 آیا ہے تیرے انتظار میں خاموش بیٹھا ہوا ہے تو نے اپنے گناہ خود
 ہی مقبول کر لیے ہیں زمان۔۔۔

شہباز صاحب دھاڑتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
 انسان کب تک خود سے اور دوسروں سے سچ چھپا سکتا ہے
 سچ سچ ہوتا ہے وہ چھپائے نہیں چھپتا ہے
 یا تو خود کی وجہ سے یا پھر کسی اور وجہ سے وہ ہمیشہ
 سامنے آ ہی جاتا ہے۔۔

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
 اپنی کمر سے لگائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے
 وہ زمان کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔
 ک۔۔ کیا۔۔ کیا مطلب ہے تم نے اب تک میرے بابا کو
 کچھ نہیں بتایا تھا۔۔؟؟

زمان بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے شہباز صاحب کو صرف اتنا ہی
 پتا تھا کہ اس نے ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کی تھی
 جس کی وجہ سے وہ پہلے جیل گیا تھا دوسری بار لائن کی ٹکراؤ
 میں وہ جیل گیا تھا روجی کو کڈنیپ کرنے کا
 انہیں نہیں پتا تھا۔

اپنا حبرم زمان نے خود ہی اپنے باپ کے سامنے مقبول کیا تھا
 ملک شہباز دشمن گاؤں کا ضرور تھا۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
♥

مگر وہ اپنی پوری کوشش کرتا تھا کہ سکندروں سے دور رہا
جبائے پر زمان نے انہیں باسیل سکندر کا سامنا کرے پر مجبور
کر دیا تھا۔

ملک زمان۔۔؟؟؟ شہباز صاحب چلاتے ہوئے کہتے ہیں۔
بابا سائیں مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں۔۔
زمان اپنے باب کا ہاتھ پکڑ کر اس سے گڑ گڑاتے ہوئے کہتا ہے۔
زمان کے بابا شہباز صاحب کو لڑائی جھگڑا دیکھ سب نہیں پسند
تھا وہ بھی حمدان صاحب جیسے ہی تھے

لیکن ہمیشہ کچھ ناکچھ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے
ان کی دوسرے گاؤں والوں سے لڑائی ہو ہی جاتی ہے اور خاص
طور پر زمان ہی کی وجہ سے ہی ان کی لڑائی ہوتی ہے۔۔

ملک زمان۔۔؟؟

خاموش۔۔؟؟ شہباز صاحب بولنے ہی لگے تھے کہ باسیل بیچ
میں بول پڑتا ہے۔۔

باپ بیٹے کا نالک ختم ہو گیا ہو تو سزا سنا دی جائے۔؟؟

باسیل تلخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کیسی سزا کا چیز کی سزا کی بات کر رہے ہو تم۔؟؟

زمان بوکھلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی سزا باسیل کہتا ہے اور کہتے ہی

زمان کے سیدھے ہاتھ پر گولی چلا دیتا ہے

بنا کچھ سوچے سمجھے بنایا یہ وقت کی مہلت دیے وہ گولی چلا دیتا

ہے انتظار تمہارا طرح ملک زمان ایک چھوٹی کی سزا

میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی باسیل کہتا ہوا زمان کی طرف قدم بڑھاتا

ہے غیر مردوں کے سامنے میری بیوی کا دوپٹہ کھینچنے کی سزا

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر زمان کی ٹانگ پر گولی

چلا دیتا ہے۔۔

ز۔۔ ز۔۔ زمان۔۔ زمان کی ماں اور بیوی حویلی سے اپنے اپنے

کمروں سے گولی کی آواز پر نکل کر باہر آتی ہے۔

زمان کی بہن بھی کندھوں پر دوپٹہ لیے ڈرتے ہوئے سیڑھیوں سے

نیچے اترتی ہے۔۔

زمان اپنی بہن کو دیکھ کر واپس اندر جانا کا دھاڑتے ہوئے

کہتا باسیل کے ڈر سے

باسیل ایک نظر تک اٹھا کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھتا ہے

اور زمان ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے اسے غصے میں دھاڑتے ہوئے

واپس بھیجتا ہے۔۔

زمان زمین پر گرا ہوا ہے اپنے خون سے تر ہاتھوں کو اپنے ٹانگ کے

زخم پر رکھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

باسیل زمان کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے گزرنوں کے بل
زمین پر بیٹھتا ہے اور اس کے سر پر اپنی گن رکھ کر زمان کی
آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔

زمان۔۔ زمان کی ماں اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی کہ شہباز
صاحب کی غصہ میں بھری نگاہ دیکھ کر وہ بھی فوراً
واپس اندر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

بے غیرت مرد نہیں ہو جو دوسروں کی بہن بیٹوں کو دیکھوں
خاندانی مرد ہو اپنی گھر کی عورت کے علاوہ باہر کی پر عورت پر نگاہ
حرام ہے مجھ پر

باسیل غصے میں لال سرخ ہوتی ہوئی نظروں سے دیکھتے
زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک الفاظ پر زور دیتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

اور پھر ٹیڑھی سائل کرتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔
جو اس کا فیصلہ ہوا ہے اس پر اٹل رہیے گا ورنہ گولی ٹانگ پر
چل سکتی ہے تو اس کے سر پر بھی چل سکتی ہے۔۔
باسیل شہباز صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
نخت لہجے میں کہتا ہے۔

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کیا فیصلہ۔۔۔؟؟ زمان درد میں کراہتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ تمہیں تمہارا باپ بتائے گا۔۔ باسیل کہتا ہے اور زمان کی
 ٹانگ پر جہاں فوجی لگی تھی خون نکل رہا تھا اس پر پیر رکھ کر
 زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا
 چلا جاتا ہے۔۔۔

بابا سائیں۔۔۔ زمان اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 خدا عسرق کرے تم جیسے اولاد کو باپ کا سراو نچا کرنے کے بجائے
 تم ہمیشہ میرا سرا جھکانے کا ہی کام کرنا
 شہباز صاحب زمان کی گردن کو پکڑ کر غصہ میں کہتے ہیں
 اور کہہ کر زور سے گردن چھوڑ کر وہاں سے
 چلے جاتے ہیں۔۔

شہباز صاحب کے جاتے ہی زمان کی ماں آجاتی ہے
 وہ جلدی سے آدمیوں کو بلا کر اسے ہسپتال بھیجواتی ہیں۔۔
 روجی اور بدر بھی گھر پہنچ چکے تھے گھر میں سب لوگ فنکر میں
 ڈوبے ہوئے بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔
 باسیل کی گاڑی کو ات دیکھ کر جلدی سے سب لوگ دروازے
 کی طرف دوڑتے ہوئے آتے ہیں۔

گاڑی میں روجی کو دیکھ کر سب سکھ کا انس لیتے ہیں
 ہیرا، بیغم اور سلطانہ بیغم دونوں اسے دیکھ کر
 رونے لگ جاتی ہیں۔۔

روحی گاڑی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے اترتی ہے

اور دروازے کو بند کیے دوپل کے لیے وہی پر کھڑی ہو جاتی ہے اور

سب کے پریشان چہرے کو دیکھ کر وہ ہلکا سا

مسکراتی ہے تو سب بھی روتے ہوئے افسردہ سے ہنس پڑتے ہیں۔۔

اب میں حمدان صاحب موجود نہیں تھے وہ ابھی تک واپس نہیں

لوٹے تھے کہاں تھے کیوں نہیں رہے آئے روحی کی فکر میں

سکی کا دھیان ان پر جاتا ہی نہیں ہے۔

میری بچی میری روحی تو ٹھیک ہے نا۔۔؟؟

روحی کو دیکھ کر سلطانہ بیگم جھٹ سے روتے ہوئے ان کے پاس

جباتی ہے اور اسے لگا کر اس کا ماتھا چومتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔ میں ٹھیک ہوں امی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

آپ کو۔۔

روحی انہیں خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی مجھے معاف کر دے بیٹا مت کر ایسا میرے ساتھ

میں تیری ماں ہوں ہو گئی مجھ سے مجھے غلطی اتنی بڑی سزا تو

مت دے میری جان تو مجھ سے بات نہیں کرتی ہے مجھے

کچھ اچھا نہیں لگتا ہے پلرز مجھے معاف کر دے روحی۔۔۔

سلطانہ بیگم روحی کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے روتے

ہوئے کہتی ہیں۔

امی روتے نہیں ہے میں نے آپ سے کب سے کہا ہے کہ آپ مجھ
 سے معافی مانگیں میں بس چاہتی تھی کہ آپ کو بھی
 احساس ہو ہر بار بڑوں کا فیصلہ سہی بھی نہیں ہوتا ہے بچوں کی
 مرضی ہوتی ہے کسی بھی چیز میں

جب آپ اپنے بچوں کی زندگیوں کا فیصلہ کرتے ہیں تو یقیناً آپ
 لگے اس کے اچھے کے لیے ہی کرتے ہو گئے کوئی شق نہیں ہے اس بات میں
 لیکن امی تھوڑا بہت حق کو اولاد کو بھی دینا چاہیے اپنے اچھے برے کے
 میں سوچنا کا پہلے بدر سے شادی کروانے کا فیصلہ آپ لوگوں نے
 خود سے لے لیا ہم دونوں کے انکار پر بھی ہمیں ایک انچاہے رشتے
 میں باندھنا چاہ رہے تھے آپ لوگ
 جب ہم نے انکار کر دیا تو کر دیا نا تو بات ختم ہو جانی چاہیے
 لیکن آپ لوگوں نے اس کا پیچھا چھوڑا تو انکل سے میرا نکاح
 کروادیا اب اور کیا۔۔۔؟؟

روحی بیزاری سے اور تشگی سے کہتی ہے
 مجھے تو آپ لوگوں نے ان پر مسلط کر دیا ہے نا وہ جو مجھے
 جاننے تک نہیں تھے میں اب ان کی بیوی بن چکی ہوں اور وہ
 میرے شوہر ہو گئی ہیں۔۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتے ہی۔۔
 امی معافی مت مانگیں مجھ سے جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔

اب کوئی نہیں بدل سکتا ہے معافی مانگ کر مجھے مسزید شرمندہ مت
کریں ت مت رویا کریں۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں سے اپنے ماں کے چہرے پر سے آنسوؤں
صاف کر کے انہیں لگے سے لگاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔۔؟؟؟ ہیرا بیغم بھی پیچھے سے آواز لگاتی ہیں
اور ان کے پاس آکر اسے گلے سے لگاتی ہیں۔

روحی ان سے مل کر اپنے بابا کی طرف قدم بڑھاتی ہے
اور خود ہی جا کر ان کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

روحی کے گلے سے لگتے ہی فیروز صاحب ایک لمبی گہری سانس
لیتے ہیں۔۔

بابا مسکرتے کریں میں ٹھیک ہوں اور مجھے کچھ بھی نہیں
ہوا ہے بلکہ الٹا میں نے ہی زمان کا دماغ خراب کر دیا تھا
بد تمیز نے میرے کڈنیپ ہونے کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا تو
میں نے بدلے میں اس کا دماغ کھا کر اپنا بدلہ لے لیا تھا۔
روحی ہنستے ہوئے اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

فیروز صاحب روحی کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر اس
کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتے ہیں اور سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے
اس کی طرف فخریہ انداز میں دیکھ کر مسکراتے ہیں۔۔
روحی بیٹا کچھ کھالوں پھر آرام کر لینا سلطان بیغم روحی کے سر
پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔۔

نہیں امی سرمیں درد ہو رہا ہے ابھی بھوک نہیں لگی ہے
 بس کمرے میں جا رہی ہوں روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 اور کہہ کر مہرین کے لگے سے لگ جاتی ہے۔۔
 سوری مہرین سوری انکل میری وجہ سے آپ لوگوں کو بھی
 پریشانی ہوئی۔۔

روحی مہرین کے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی ہے روحی بیٹا تم محفوظ سہی سلامت
 یہ دیکھ کر اب سکون کی سانس آئی ہے۔۔
 تم آرام کرو جا کر۔۔

مہرین کے بابا روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔
 خدا حافظ۔۔ روحی مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔
 کمرے کے دروازے پر پہنچتے پہنچتے اپنے گلے سے دوپٹہ اتار
 لیتی ہے کمرے میں داخل ہوئی اسے ایسے ہی
 نہ کر دیتی ہے لو کہ کرنا بھول گئی تھی اور جا کر پہلے دوپٹے تو
 بیڈ پر لیٹ جاتی ہے پھر اٹھ کر الماری میں سے اپنے لیے
 اپنا سادہ سا اور بیج کلر کرکرتا نکل کر واش روم میں شاور لے
 کر فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔

شاید نہانے سے ہی سر کا درد کم ہو جائے اس کا یہ سوچ کورہ
 شادی لینے چلی جاتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



باسیل بھی حویلی واپس آگیا ہوتا روحی بھی شاور لے کر آگئی
ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے گیلے بالوں میں
ٹاؤل پھیر کر ان میں سے پانی نکال رہی تھی۔

S باسیل بدر کی گاڑی حویلی کے دروازے پر پارک کیے سیدھا لمبے لمبے ڈگ
a بھرتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

l حویلی میں سب لوگ فیروز صاحب کی طرف ہی موجود تھے باسیل
h کی گاڑی کو دیکھتے سب ہیں

a لیکن کوئی اس کے پیچھے نہیں جاتا ہے۔۔

I باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچتا ہے

q کمرے کا دروازہ زور سے کھولتا ہے تو سامنے کھڑی ہوئی روحی

b کو دیکھ کر وہ ایک گہری سانس لیتا ہے

a آگئے آپ انکل۔۔!!! روحی ایک ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہتی ہے

l وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی باسیل

N دروازے کو زور سے بند کیے وہ روحی کی طرف اپنے قدم

o بڑھاتا ہے۔۔

v انکل آپ کو۔۔۔

e روحی دوبارہ کچھ بولنے لگی تھی پر باسیل نے اسے کچھ بولنے کی

l مہلت ہی نہیں دی بالوں سے نکلتے ہوئے پانی جو اس کی شرٹ

s کو گسیلا کر چکے تھے۔

باسیل کا ایک ہاتھ روحی کی کرپر اور دوسرا ہاتھ اس کی
 بالوں کی وجہ سے بھیجی ہوئی گردن پر رکھ کر روحی کو مزید کچھ
 بولنے کی مہلت دینے سے پہلے ہی وہ اس کے الفاظوں کو اس کے من
 میں ہی قید کر چکا تھا۔۔

باسیل کے لب اپنے لبوں پر کچھ کر روحی اسے خود سے دور کرنے
 کی لگاتار کوششیں کر رہی تھی لیکن باسیل اس کی کوششوں
 کو انور کرتا ہوا اس کے لبوں پر جھک کر مزید
 اپنی شدت بڑھاتا جا رہا تھا۔

انکل باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے
 اور گہری سانسیں لینے لگ جاتی ہے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی اس کی حرکت پر
 حیران اور غصے میں پوچھتی ہے اور خود کو اس سے مزید دور
 کر لیتی ہے پر باسیل اسے دور جانے نہیں دیتا ہے وہ دوبارہ سے
 روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی سیدھا
 باسیل اپنی انگلیوں کے بل کھڑی ہو کر باسیل کے گلے سے
 جا لگتی ہے۔۔

انکل۔۔؟؟ روحی اسے دور کرنے کی ایک اور کوشش کرتی ہے

روحی حنا موش ہو جاؤ کچھ مت بولو اس وقت باسیل روحی کی گردن میں
 اپنا منہ چھپائے ہوئے اسے خود کی باہوں میں قید کیے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔

انکل آپ آئے کیوں نہیں۔؟؟ روجی باسیل کے کندھے پر سر رکھے
ہوئے دھیرے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم انتظار کر رہی تھی میرا۔؟؟ باسیل روجی کو مسزید اپنی باہوں میں
قید کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں نا آپ میرے شوہر ہیں تو آپ کو آنا چاہیے ہوتا نا میں نے آپ کا
انتظار کیا ہوتا پر آپ آئے ہی نہیں

روجی افسردگی سے کہتی ہے تو باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتے
ہوئے روجی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے اور

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔م۔۔ باسیل اسی اپنی غیر موجودگی کی وجہ بتانا چاہتا ہوتا
پر وہ نہیں کہہ پاتا ہے۔

وہ ہم دونوں اب تک آپس میں کنیکٹ نہیں ہوئے نا

اس لیے مجھ تک تمہاری آواز آئی ہی نہیں باسیل اس کے چہرے پر
سے پانی کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔ کیا مطلب ہماری شادی تو ہو گئی ہے کنیکٹ تو آپس

میں ہو گئے ہیں ہم پھر۔۔؟؟

روجی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ہماری شادی تو ہو گئی ہے پر ہم لوگ ہسینڈ وانف والے کنیکٹ

نہیں ہوئے نا ابھی تک اس لیے مجھ تک تمہاری آواز نہیں پہنچی

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

انکل آپ آئے کیوں نہیں۔۔؟؟ روجی باسیل کے کندھے پر سر رکھے

ہوئے دھیرے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم انتظار کر رہی تھی میرا۔؟؟ باسیل روجی کو مزید اپنی باہوں میں

قید کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں نا آپ میرے شوہر ہیں تو آپ کو آنا چاہیے بھتا نامیں نے آپ کا

انتظار کیا ہوتا پر آپ آئے ہی نہیں

روجی افسردگی سے کہتی ہے تو باسیل ایک لمبی گہری سانس لیتے

ہوئے روجی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے اور

اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔م۔۔ باسیل اسی اپنی غیر موجودگی کی وجہ بتانا چاہتا تھا

پر وہ نہیں کہہ پاتا ہے۔

وہ ہم دونوں اب تک آپس میں کنیکٹ نہیں ہوئے نا

اس لیے مجھ تک تمہاری آواز آئی ہی نہیں باسیل اس کے چہرے پر

سے پانی کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔ کیا مطلب ہماری شادی تو ہو گئی ہے کنیکٹ تو آپس

میں ہو گئے ہیں ہم پھر۔۔؟؟

روجی حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ہماری شادی تو ہو گئی ہے پر ہم لوگ ہسپینڈ وانف والے کنیکٹ

نہیں ہوئے نا ابھی تک اس لیے مجھ تک تمہاری آواز نہیں پہنچی

کس نے کہ ہتا تمہیں پھر میرے سامنے ایسے کھڑے ہونے کو
نیت تو خراب ہوگی ہی بندے کی۔

باسیل روحی کی گردن کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے روحی کے دل
کی دھڑکنیں پل میں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے اور وہ خود
وہی بلکل ساکت سی رہ جاتی ہے لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کیے
باسیل کی طرف اپنا منہ موڑتی ہے۔

ہاں تو میں ابھی نہا کر آئی ہوں تو ایسے ہی کھڑی ہو گئی شرم
آپ کو آنی چاہیے۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی جہاں اس وقت
شرارت کرنے کے پورے ارادے تھے۔

مجھے کیوں شرم آئی گی بھلا شوہر ہوں تمہارا دیکھنے کا اور بہت
کچھ کرنے کا حق ہے میرے پاس تمہارے ساتھ

باسیل روحی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جاتے ہوئے
کہتا ہے۔

شرم کریں آپ کیوں گندی گندی باتیں کر رہے ہیں آپ
اور ایسے دیکھنا بھی بند کریں مجھے روحی باسیل کی آنکھوں پر
ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔

شکر مناؤں اس وقت میں صرف دیکھ رہا ہوں تمہیں کچھ نہیں
رہا ورنہ ارادہ تو میرا کچھ اور بن رہا ہے۔

Rooh E Basil ❤️

Episode No 20

By Saleha Iqbal ..."

میں آپ کو آپ کے گندے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں

گی۔۔ روحی باسیل کی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے کہتی ہے۔

تم مجھے روک۔ بھی نہیں پاؤں گی اگر میں شروع ہو گیا تو

باسیل اپنی آنکھوں سے روحی کا ہاتھ ہٹا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر پھر سے اس کے چہرے کی طرف

جھکنا لگتا ہے وہ اس کے چہرے پر

جھک ہی رہا تھا کہ روحی جلدی سے خود کو اس کی قید سے

آزاد کرواتی ہے اور بنا دوپٹے کے ہی کمرے سے باہر جانے لگتی

ہے پر باسیل ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے اسے پیچھے سے آواز لگاتا

ہے۔۔

کدھر۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے

روحی کو بنا دوپٹے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتے

ہوئے بولا۔

باہر جا رہی ہوں اور کہاں جاؤں گی میں۔۔!! روحی کہہ کر دروازے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

دوپٹے نہیں ہے تمہارے پاس۔۔ اگر آج رات سکون سے سونا

چاہتی ہو تو دوپٹے لے لو"

باسیل کہتا ہے تو روجی کے

دروازے پر ہی قدم رک جاتے ہیں وہ اپنے گلے میں
ہاتھ مار کر دیکھتی ہے اور پھر پلٹ کر جہاں باسیل ہے ہاتھ میں
اس کا دوپٹہ ہٹا۔۔۔

مجھے ایسے دیکھنا بند کریں میں آپ کی آنکھیں نوچ لوں گی
روجی غصہ میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میری آنکھیں نوچنے کے لیے تمہیں میرے قریب آنا پڑے گا اور اگر
تم میرے قریب آئی تو بعد کے انجم کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔
باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آجباؤ لے لو دوپٹہ مجھ سے.. باسیل دوپٹہ روجی کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل۔۔ م۔ میرا دوپٹہ دیں۔۔۔ روجی ہچکچاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے

قدم باسیل کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
لے لو آکر۔۔!! باسیل دوپٹہ ہوا میں اٹھا کر روجی کی طرف بڑھاتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

روجی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے باسیل کی طرف
قدم بڑھاتی ہے اور اس سے تھوڑے فاصلے پر جا کھڑی ہوتی ہے۔

باسیل اس کی بوکھلاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے ہنس
رہا تھا پر ساتھ ساتھ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔

دیکھیں۔۔؟؟ روحی ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں میں کب اور دل۔۔۔

باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ روحی اس کی بات کاٹ دیتی ہے۔۔

انکل دوپٹہ دے دیں نا۔۔ روحی ہاتھ آگے بڑھا کر کہتی ہے

ہم۔۔۔ یہ لو۔۔۔ باسیل دوپٹہ روحی کی طرف بڑھاتا ہے

روحی کبھی باسیل کو تو کبھی اپنے دوپٹے کو دیکھتی ہے

اور اس کے ہاتھ سے کھینچ ہی رہی تھی کہ باسیل روحی اور

دوپٹہ دونوں کو زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روحی سیدھا باسیل

کے سینے سے آگتی ہے اور روحی کا سر باسیل کی ٹھوڈی سے

روحی اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر نظر اٹھا کر باسیل کو دیکھتی

ہے جو آنکھیں بند کیے ہوئے اس کی ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا۔

انکل لگ گیا نا خود کو بھی اور مجھے بھی

روحی باسیل کی ٹھوڈی پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے پر جیسے ہی

باسیل اس کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے روحی ہاتھ بھی اور

نظریں بھی دونوں جھکا لیتی ہے۔۔

روح۔۔؟؟ باسیل کی آواز پر روحی جھٹ سے سر اٹھا کر اس کی

طرف دیکھتی ہے۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟؟ باسیل کی بات پر پہلے چند لمحے تو حنا موش

رہتی ہے پھر نامیں سر ہلا دیتی ہے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ باسیل روجی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

پر سکون سا اسے اپنی باہوں میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔

دل حشراب ہو رہا ہے۔۔!! روجی باسیل کے کرتے کے بٹنوں پر انگلی چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ابھی سے۔؟؟ ابھی تو میں نے صرف کس کیا ہے الٹیوں والا

پروس تو میں کیا ہی نہیں۔۔!!

باسیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے پر روجی اس کی بات پر زور

سے باسیل ہے سینے پر ہاتھ مار کر اس سے دور ہو جاتی ہے۔

انکل کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں آپ مجھ سے

شرم نہیں آتی ہے آپ کو۔؟؟

روجی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آتی تھی پر تم سے شادی ہونے کے بعد میں بھی تمہاری طرح

بے شرم ہو گیا ہوں جیسی بیوی ویسا شوہر

باسیل پہلے روجی کی طرف پھر اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

مطلب میں نے بگاڑا ہے آپ کو۔؟؟ روجی بڑی بڑی آنکھیں کیے

غصے میں کہتی ہے۔۔

ہاں تم نے ہی بگاڑا ہے کوئی شق ہے تمہیں

باسیل روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا تو میں نے کیسے بگاڑا ہے آپ کو۔؟؟

روحی ایک ائیر وائٹس ہوتے پوچھتی ہے۔

ایسے ہی جیسے تم ابھی بھی میری نیت بگاڑ رہی ہو مجھے بگاڑ رہی ہوں
میں تو معصوم سا شوہر ہوں تمہارا تمہاری چند پلوں کی دوری نے
مجھے اب ایسا بنا دیا ہے۔

بگاڑا ہے یا سدھا رہا ہے یہ تو نہیں پتا پر جو بھی مجھ میں تبدیلی
کی ہے وہ کمال کی ہے۔

بائیل ایک پرسکون والی گہری انس لیتے ہوئے کہتا ہے۔
بائیل روحی کے سامنے کھڑا ہو کر اس کے ہاتھوں سے اس کا
دوپٹہ لے کر اس کی فولڈنگ کھولتے ہوئے دوپٹہ روحی
کے سر پر اوڑھاتا ہے۔

روحی کے دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگ
جاتی ہے آنکھوں میں نمی سی چھانے لگ جاتی ہے ایک الگ سا
احساس روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گیا تھا۔
بائیل سے نظریں ملانے سے پہلے ہی وہ اپنی نظریں جھکا لیتی ہے
روح۔۔؟؟ بائیل اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پیار سے اسے پکارتا ہے۔۔

ایک وعدہ کروں گی مجھ سے۔۔؟؟ بائیل کی بات پر روحی خود

کو کمپوز کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔

کیا وعدہ۔۔؟؟ روحی بائیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھ سے کبھی دور نا جانے کا وعدہ کیا کروں گی مجھ سے
 وعدہ کرو کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہوگی کیونکہ مجھے نہیں
 لگتا ہے کہ اب میں تمہاری جدائی نا ناراضگی ایک پل کے لیے بھی
 کبھی بھی برداشت کر پاؤں گا کیا کروگی مجھ سے وعدہ۔؟؟
 باسیل نے آج تک کسی سے کبھی احبازت نہیں لی کسی بھی بات کی
 ہوش سنبھالنے کے بعد سے وہ ہر فیصلہ خود کرتا تھا چاہے وہ اپنے
 بارے میں ہو یا پھر کسی اور کے
 باسیل ہمیشہ سے اپنے فیصلے خود کرنے کا عادی ہے کسی سے
 احبازت لینا اسے اپنے فیصلوں پر شک کرنے کے برابر لگتا تھا پر آج
 وہ پہلی بار کسی کے سامنے ہاتھ بڑھا کر اس سے اسکے دور
 نا جانے کی ناروٹھنے کی احبازت لے رہا تھا۔
 باسیل روجی کے چہرے سے ایک ہاتھ ہٹا کر اس کی طرف
 بڑھتا ہے۔
 روجی باسیل کے چہرے سے نگاہ ہٹا کر اس کے ہاتھ کی طرف
 دیکھتی ہے جو اس کا ہاتھ ہٹانے کے انتظار میں اس کے سامنے
 کیے ہوئے تھا۔
 وعدہ تو میں کر دوں پر اگر کبھی کچھ ایسا ہو جائے جو میں برداشت
 نا کر پاؤں پھر میں کیسے وعدے کو نبھاؤں گی۔؟؟
 روجی باسیل کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تمہیں روٹھنے کی وجہ ہی نہیں دوں گا تو تم روٹھوں گی

کیسے۔۔؟؟

باسیل مسکراتے ہوئے دونوں انہرہ اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر ٹھیک ہے میں پکا والا وعدہ کرتی ہوں جب تک آپ مجھے کوئی

بڑی وجہ نہیں دیں گے تب تک میں آپ سے ناراض نہیں

ہوگی لیکن اگر

کبھی آپ نے مجھے ناراض کیا تو میں دوبارہ آپ سے بات نہیں کروں گی۔

یہ روحی کا وعدہ ہے اور روحی اپنے وعدے کبھی نہیں

توڑتی ہے۔۔۔

روحی مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور دونوں کچھ دیر کے لیے ایک دوسرے

کو ویسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اچھا انکل میں تھک گئی ہوں آج کڈنیپ ہو گئی تھی نا

تو میں تھک گئی اب میں سو رہی ہوں کل ملاقات کریں گے۔۔

روحی کہہ کر اپنا ہاتھ باسیل کے ہاتھوں میں سے

چھوڑواتی ہے اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

نہیں روکیں ایک بات تو آپ نے مجھے بتائی ہی نہیں

روحی کہتے ہوئے واپس باسیل کی طرف آجاتی ہے۔

باسیل اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے

صوفے پر حبا بیٹھتا ہے۔۔

انکل آپ کو پتا ہے آج میں کڈ نیپ ہو گئی تھی۔!!

روحی باسیل کو صوفے پر بیٹھتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا سچ میں۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

جی ہاں سچ میں۔ پتا ہے آپ کو میں نے وہاں آپ کا کتنا انتظار کیا

پر آپ آئے ہی نہیں مجھے بچانے کے لیے۔۔

روحی بیڈ سے ہٹا کر باسیل کی طرف آتی ہوئی کہتی ہے۔

مجھے تمہیں بچانے کی کیا ضرورت تھی تمہاری یہ جو ایک عدد

خوبصورت سی زبان ہے نا تمہیں بچانے کے لیے

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوئے کہتا ہے

ہاں وہ تو ہے لیکن آپ کو زارا شرم نہیں آئی اپنی اکلوتی

خوبصورت چھوٹی سی بیوی کو بچانے کے لیے نہیں آئے آپ

مانا کہ میری زبان بہت لمبی ہے لیکن ان آدمیوں کے پاس میری زبان

سے بھی لمبی لمبی گئیں موجود تھیں اور ہو سب کے سب مجھے

گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔۔

اتنا گھور کر دیکھا انہوں نے مجھے میرے منہ پر پمپل ہی آگیا ہے

اگر آپ آجاتے تو یہ پمپل تو نا آتا میرے چہرے پر۔۔۔

روحی شیشے میں دور سے خود کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

بس اس لیے تم چاہتی تھی کہ میں آؤں اچھا ہوا جو میں نہیں

آیا اللہ کرے دو چار اور پمپل آجائیں تمہارے منہ پر۔

باسیل گندا سامنہ بنا کر کہتا ہے۔۔

انکل۔۔ میرے پمپلز کو کچھ مت کہیں

روحی باسیل کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور پھر جلدی سے
ڈریسنگ ٹیبل کی طرف جا کر اپنے منہ پر پمپلز دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
ویکھو پمپلز ان کی باتوں ہلکا سیریس مت لینا یہ بڑھے ہو گئے
ان کا دماغ کام نہیں کرتا ہے ہاں تم کل واپس چلے جانا اور کسی
اور کسی کو مت لانا اپنے ساتھ ہم اچھے بچوں کی طرح واپس چلے جانا تم۔۔
روحی اپنے پمپلز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وایسے بتائیں تو سہی کہاں تھے آپ مجھے بچانے کے لیے
میری ہیلپ کرنے کے لیے تو

آپ نہیں آئے تھے پھر کہاں تھے آپ۔؟؟
روحی دوپٹے کندھوں پر ڈالے ہوئے باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر
پوچھتی ہے۔۔

N
o
v
e
ل ادھر آؤں میرے پاس بتاتا ہوں۔۔ باسیل اسے اپنے پاس اشارہ
کر کے بلاتا ہے تو روحی بھی اس کے پاس
صوفے پر پر کچھ فاصلے پر جا بیٹھتی ہے۔۔

ہم بتائیں کس ماں سے ملنے کے گئے تھے جو اپنی بیوی کا
ہی ہوش نہیں ہتا آپ کو۔؟؟

روحی کی بات پر پہلے باسیل ہنس پڑتا ہے پھر اسے اپنی طرف
کھینچ کر روحی کا سر اپنے سینے سے لگائے ہوئے اس کے
بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ میں زمان کے گھر گیا ہوا تھا جب تم اس کے پاس تھی تب میں
اس کے گھر میں تھا۔۔

اس کی بہن سے ملنے۔۔؟؟ روجی جھٹ سے سراٹھا کر

حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

روچی کے ذہین میں زمان کی باتیں گونج رہی تھی جو اس نے باسیل
کے بارے میں کی تھی سڑک پر۔

نہیں میرا بچہ اس کے باپ سے ملنے باسیل دوبارہ روجی کا
سراپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔

زمان کے باپ سے اس کے فیصلے کی بات کرنے گیا تھا میں اتنا
اندازہ تو ہو گیا ہے مجھے کہ زمان کو یہاں جیل میں نہیں ڈال سکتے ہیں۔

اس لیے اس کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ باسیل روجی

کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے گہری سوچ میں گم ہو جاتا ہے۔

کیا فیصلہ۔۔؟؟ روجی سراٹھا کر پوچھتی ہے۔

وہ کل پنچائیت میں سب کے ساتھ فیصلہ کریں گے

باسیل روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اس کی پیار سے ناک
کھینچ لیتا ہے۔۔

چلو آجاؤ۔۔ باسیل صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہاں۔؟؟ روجی تجس سے پوچھتی ہے۔

سونا نہیں ہے تم نے یا پھر ایسے ہی میری باہوں میں رہنا ہے

باسیل کھڑا ہو کر روجی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسکی

طرف آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دیکھوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن صبح ہمیں تھکی
 ہوئی حالت میں دیکھ کر شک کریں گے تو مسئلہ ہو جائے گا۔
 باسیل مسکراتے ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ اللہ۔۔ شرم کریں آپ میں کب آپ کو کہہ رہی ہو کہ آپ مجھے
 اپنی باہوں میں رکھیں۔

روحی باسیل کے ہاتھوں میں سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔
 خوبصورت لڑکی دیکھ کر نیت خود کی خراب ہو رہی ہے اور مجھ
 پر الزام لگا رہے ہیں۔۔

روحی کھڑی ہو کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 ہم۔۔ نیت تو خراب ہو رہی ہے پر میں خود پر کنٹرول
 کر لوں گا کیونکہ آج میں بہت تھکا ہوا ہوں
 باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چھوڑیں مجھے اور جا کر سو جائیں بڈھوں کے لیے آدھی رات تک
 جاگنا اچھی بات نہیں ہوتی ہے۔

روحی باسیل کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے
 اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

اگر تم نے مجھے ایک بار اور بڈھا کہنا تو پھر کیا کروں گا
 میں تمہارے ساتھ وہ تم اچھے سے جانتی ہو
 باسیل روحی کی طرف منہ موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ دیکھیں آدھی رات پہلے ہی
 ہو گئی ہے ہمیں سو جانا چاہیے نا آرام سے میں تو کڈ نیپ بھی ہو گئی تھی۔
 تو مجھے آرام کرنا چاہیے نا ورنہ کڈ نیپنگ کا نشہ میرے سر چڑھ جائے گا
 S
 روحی باسیل سے نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔
 a
 تمہیں ٹرو ما سر چاڑھ جائے گا اس بات کا ڈر ہے اور جوش
 l
 تم نے مجھے ابھی چڑھایا ہے اس کا کیا۔؟؟
 e
 ہڈیا ہوں نا میں تو خود کو پروف کرنے کا ایک موقع تو
 h
 مجھے ملنا چاہیے۔۔
 a
 باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اس
 I
 سے نظریں چراتے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔
 q
 نظریں کیوں چراتے ہوں مجھ سے شرم تو تمہیں کبھی
 b
 چھو کر بھی نہیں گزری تو اب یہ کس بات کی شرم آرہی ہے۔
 a
 باسیل اس کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 l
 آپ اتنا متریب آئیں گے تو شرم تو آئی گی نا۔۔ روحی
 N
 باسیل کے پیٹ پر انگلی رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی
 o
 کوششیں کرتی ہیں۔
 v
 انکل مجھے سونے دیں چھوڑ دیں۔۔!! روحی دھیمی سی آواز میں
 e
 کہتی ہے تو باسیل تھوڑی سے اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے
 l
 ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے اور اس سے دور ہو جاتا ہے۔۔
 s



باسیل بنا کچھ کہے الماری کی طرف بڑھتا ہے اور اپنے
 لیے ٹراؤزر شرٹ لیے وہ فریش ہونے چلا جاتا ہے۔
 باسیل کے جاتے ہی روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پر جا بیٹھتی ہے
 گتھیں کیا ہو جاتا ہے کیوں اتنی زور سے دھڑکن شروع ہو جاتے ہو
 میرے دل۔۔

روحی گہری سانس لے کر اپنی بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کو نارمل کرنے کی
 کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی سو جا اس سے پہلے انکل واپس آجائیں سو جا چپ کر کے
 روحی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے جلدی سے اپنے منہ
 تک کفر ٹاؤٹھے ہوئے سو جاتی ہے۔۔

باسیل شاور لے کر فریش ہو کر جب تک آتا ہے روحی گہری
 نیند میں سو چکی تھی۔۔

باسیل واش روم سے نکلتے ہی اس کی نظر روحی کے چہرے پر
 جاتی ہے اور وہاں مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

باسیل روحی کے پاس آتا ہے اور اس کے ماتھے پر ایک بار پھر سے
 بوسہ دے کر خود بھی جا کر صوفے پر سو جاتا ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی روحی تیار ہو کر فریش ہو کر نیچے حال میں
 ہیرا بیغم کے ساتھ کچن میں کام کر رہی تھی۔

بدر اور حمدان صاحب باہر گاڑدن میں فیروز صاحب
کے ساتھ بیٹھے ہوئے بدر کی الٹی سیدھی باتوں پر قہقہہ لگا کر
ہنس رہے تھے۔۔

سلطانہ بیگم بھی ہیرا بیگم اور روجی کی ساتھ کچن میں ناشتہ بنانے
آجباتی ہیں۔۔

شزاہ بھی اب تک سو رہی تھی اور باسیل بھی
روحی تھوڑا سا کام کروا رہی تھی اور دماغ زیادہ کھارہی تھی۔
روحی باسیل کو اٹھا کر لے آؤں ناشتہ تیار ہے۔۔
ہیرا بیگم کہتی ہیں تو روجی جھپٹ سے اپنے ہاتھوں میں
زنک کلر کی خوبصورت سی لونگ فرائز ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
سیڑھیوں سے اوپر واپس اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے۔
باسیل صوفے پر سائیڈ کروٹ لیے ہوئے سویا ہوا ہتھاپیر صوفے
سے باہر نکل رہے تھے روجی آتے ہی انہیں آواز لگانے لگتی ہے
پر باسیل کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ چھوٹے چھوٹے دبے دبے قدم اٹھائے
ہوئے باسیل کی طرف بڑھتی ہے۔۔

روحی کھیر کر پہلے تو باسیل کو دیکھ کر مسکرا دیتی ہے
اور پھر زمین پر بیٹھ کر اس کے ماتھے پر اس کی پرانی چوٹ پر
اپنی انگلی پھیرتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔۔

پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ باسیل سے دور ہو کر کھڑی ہو
جاتی ہے۔۔

انکل۔۔ اٹھ جائیں سب ناشتے پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں

روحی دور سے باسیل کو آواز لگاتی ہے۔

باسیل اس کی آواز پر ہلتا تک نہیں ہے۔۔

انکل اٹھ جائیں ناناٹی امی بلا رہی ہیں آپ کو۔۔!!! اب کی بار باسیل

تھوڑا سا ہلتا ہے اسے ہلتے ہوئے دیکھ کر روحی الماری کی

طرف بڑھتی ہے اور باسیل کے لیے اس کے کپڑے نکل کر بیڈ پر

لا رکھتی ہے۔۔

انکل انٹرنس ایڈمیشن کے لیے بھی تو جانا ہے آج اٹھ جائیں

روحی باسیل کے لیے پانی کا گلاس لے کر اس کے سامنے

آکھڑی ہوتی ہے۔۔

باسیل اب اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے پر آنکھیں ابھی نہیں کھلی تھی

روحی باسیل کے آگے پانی کا گلاس بڑھاتی ہے

باسیل پانی کا گلاس پکڑ کر اس میں سے آدھا پانی پی لیتا ہے۔

تم اتنی جلدی اٹھ گئی آج۔؟؟ باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

روحی کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔

جی وہ ایڈمیشن کے لیے جانا ہے آج پیپیر ختم ہو گئے ہیں اب نئی

یونیورسٹی میں ایڈمیشن تو لینا پڑے گا ڈاکٹر بننے کے لیے

روحی باسیل کو آرام سے ساری بات بتاتی ہے۔۔

ساری طبیعت ٹھیک ہے پڑھائی سے بھاگنے والی آج پڑھائی کی باتیں کر رہی ہے

طبیعت تو ٹھیک ہے میری وہ میں نے سوچا سب کچھ نا کچھ کر رہے
ہیں تو میں بھی کچھ کر لیتی ہوں

بدر کی بھی پولیس ٹریننگ کچھ ٹائم میں شروع ہو جائے گی
امی اور تائی امی گھر دیکھتی ہے بابا بھی پولیس اسٹیشن میں ہوتے ہیں
آپ اور تایا ابو گاؤں اور پنچائیت کا دیکھتے ہیں رہ گئی میں ویلی
اس لیے میں نے سوچ لی ہے اب سے میں سے
بیت ساری پڑھائی کروں گی اور ایک اچھی ڈاکٹر بنوں گی اپنے 4
سال تو زایہ نہیں کر سکتی ہوں نا بھلے تب میں ان میں کچھ
لیکن اب پڑھائی کروں گی اور اچھی ڈاکٹر بنوں گی
اور اپنے گاؤں میں ہسپتال چلاؤں گی۔۔

آپ مجھے ہسپتال بنا کر دینا میں اسے چلاؤں گی
روحی مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔

بہت اچھی بات ہے کہ تم نے کچھ سیریس ہو کر کرنے کا سوچا ہے
باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔
انکل آپ آجنا میں نیچے جبار ہی ہوں۔۔!! روحی کہہ کر فوراً سے کمرے
سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی اسے جاتا دیکھ کر ہنستے ہوئے بیڈ سے اپنے
کپڑے لیے واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

سب لوگ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے باسیل کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

باسیل سفید رنگ کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے ہوئے اوپر ڈارک نیوی بلیو کلر کر کوٹ پہننے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔ گوری رنگت پر سفید رنگ کا کارٹن کا جوڑا اوپر سے نیوی بلیو کلر کا کوٹ نیند پوری نا ہونے کی وجہ سے آنکھیں سو جی پڑی تھی چھوٹی چھوٹی کالی آنکھیں سر پر سیٹ کیے ہوئے بال باسیل کی پرسنیلٹی ہر چار چاند لگا رہا تھا۔

سیڑھیوں کے سامنے ڈائنگ ٹیبل پر سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی روجی کی نظر جیسے باسیل پر جاتی ہے وہ کچھ پلوں کے وہی پر ہی ٹھہر جاتی ہے۔

باسیل کی نظر جیسے ہی روجی پر جاتی ہے وہ جلدی سے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے باسیل اس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے اور ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اور سب کو سلام کرتے ہوئے روجی کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔

سب لوگ ناشتہ کرنے لگے باتیں ہیں اور ناشتہ کر کے اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں باسیل اور روجی شہر اس کے

ایڈمیشن کے لیے چلے جاتے ہیں باسیل کی جگہ پر حمدان صاحب پچپائیت چکے جاتے ہیں شہباز صاحب اور ان کے گاؤں کے پچپائیت کے لوگوں سے ملنے کے لیے

روحی اور باسیل حویلی سے شہر کے نکل چکے تھے کچھ دیر بعد
 ہی وہ لوگ بھی راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔

روحی کے چہرے پر یونیورسٹی دیکھ کر چمک اگئی تھی۔

اسے پڑھائی کا شوق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ یونیورسٹی کو دیکھ کر

آج بہت خوش ہو رہی تھی۔

باسیل اس کے چہرے کی چمک دمک کی وہ بھی خوش تھا۔

دونوں یونیورسٹی میں انٹر ہو رہے تھے روحی کے پاس اس کے

پیپرز کی فائل موجود تھی۔

جیسا اس نے پہلے پڑھا تھا اس بیس پر تو ایڈمیشن ملنا ناممکن

ہو رہا تھا لیکن انٹرس ایگزیمینٹ میں اگر اس کے اچھے نمبر

آجاتے ہیں تو اسے ایڈمیشن ملنا ممکن تھا۔

اس کے گریڈز دیکھنے کے بعد تو پرنسپل میں اسے بہت محنت

کرنے کے لیے کہا تھا اگر اسے ایڈمیشن چاہیے تو۔

روحی اور باسیل روحی کے پیپرز جمع کروا کر واپس گاؤں جانے کے

لیے نکل پڑے تھے باسیل کو پچائیت میں بھی جانا تھا اس لیے

وہ لوگ زیادہ وقت زایہ نہیں کرتے ہیں روحی کے انٹرس ایڈمیشن

کے لیے اپلائی کر دیتے ہیں اب اس کے پیپرز ہونے کے

بعد ہی اسے ایڈمیشن ملتا ہے یا نہیں یہ پھر دیکھا جائے گا۔

روحی کے چہرے پر جہاں پہلے خوشی تھی اب وہاں ٹینشن چھا گئی تھی۔

Rooh E Basil ❤️

Episode No 21

By Saleha Iqbal ..."

کیا ہو گیا ہے منہ کیوں بنایا ہوا ہے۔؟؟

بائیل روجی کے حنا موش اور گم سم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انگل میں اتنی بڑی والی ڈنسر کیسے ہو سکتی ہوں۔؟؟

روجی بائیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے تو بائیل کے چہرے

پڑ مکر اہٹ چھا جاتی ہے۔

وہ تو مجھے بھی نہیں پتا ہے پر تم ہو ڈنسر۔

بائیل مکر اتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں آگر مجھے ڈاکٹر بننے کا کیڑا کاٹنا تھا تو یہ کیا مجھے پہلے

نہیں کاٹ سکتا تھا آج اچانک سے ڈاکٹر بننے والی

اور اچھے سے پڑھائی کر کے خود کچھ کرنے کی فیلنگ مجھے کیسے

آگئی ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

مجھے تو کبھی بھی پڑھائی کا شوق نہیں تھا پھر اچانک سے

کیوں۔؟؟ روجی اپنے آپ سے بار بار سوال کر رہی ہوتی ہے۔

رات کو تم نے کوئی سپنہ دیکھ لیا ہوں روجی ورنہ تم اور پڑھائی

ڈاکٹر بن کر تم نے لوگوں کو ٹھیک نہیں کرنا ہے۔

تم اپنی باتیں سنا سنا کر ہی ان کا دماغ کھالینا ہے اور دماغ
کا مریض کر دینا ہے۔

ویسے کہہ تو ٹھیک رہیں ہیں آپ لیکن میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں
مجھے پتا ہے میں بہت بولتی ہوں

اور بول بول کو لوگوں کو تنگ کر دیتی ہوں اب میں بھی وہ
سیریس میچور والی لڑکی بننا چاہتی ہوں آپ کی طرح
جو ایک بات بول دیں وہ بات ختم ہو جائے۔

روحی باسیل کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اس کی بات پر باسیل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ

چھاباتی ہے فخریہ اور غائب نا ہونے والی مسکراہٹ جو

ہمیشہ روحی کی فضول باتیں سن کر باسیل کے چہرے پر چھاباتی ہے۔

پہلی بیوی دیکھتی ہے جو اپنے شوہر حبیبی بننا چاہتی ہے۔

باسیل اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے

کی کوشش کرتا ہے۔

ہم۔۔ کیا کر سکتے ہیں جب شوہر اتنا قابل اور سمجھدار مل جائے

تو خود کو اس کے قابل بھی تو بنانا چاہیئے نا ورنہ تنگ ہو کر

چھوڑ کر چلا گیا تو۔۔؟؟

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کو دیکھتی ہوئے بولی

تم حبیبی ہو ٹھیک ہو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں روح میں نے

تمہیں پاگل ہی قبول کیا ہے۔

باسیل اپنے فون کی اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
وہ گاڑی بھی چلا رہا تھا اور فون پر بھی دیکھنے لگ جاتا ہے جس پر
بار بار بدر کی کالز آرہی تھیں۔۔

انکل سامنے دیکھ کر گاڑی چلائیں نا۔۔ روجی اس کی بازوؤں پر ہاتھ مارتے
ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر خود ایک بار پھر سے کھڑکی سے
باہر دیکھنے لگ جاتی ہے اور ایک بار پھر سے گہری سوچ میں
ڈوب جاتی ہے۔۔

انکل۔۔ روجی دوبارہ باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے
اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں۔۔!!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔۔
میں نے سوچ لیا ہے آج سے آپ کو انکل نہیں کہوں گی
اور آپ سے پیسے بھی نہیں لوں گی۔ لڑائی بھی نہیں کروں گی اور آپ
کو بیڈ پر بھی سونے دوں گی۔
روجی کہ بات پر باسیل حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگ
جاتا ہے۔

کیوں۔۔؟؟ اور حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
وہ۔۔ وہ کہہ رہی تھی اگر شوہر کو عزت نہیں دوں گی ان کے پیسے خرچ
کرواؤں گی شوہر کو تنگ کروں گی تو وہ میرے لیے سوتن لے آئے گا۔
روجی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے باسیل کے چہرے کی
طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری لیے سوتن لے آؤں گا۔؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

ہاں نا اگر میں آپ کو تنگ کروں گی تو آپ سوتن لے آئیں گے اور

پھر مجھے چھوڑ دیں گے اس کے کہنے پر

روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے کہتے

ہوئے ہی۔۔

کس نے کی ہے یہ بکواس تم سے۔؟؟ باسیل غصے میں پوچھتا ہے۔

آپ اسے چھوڑیں مجھے یہ بتائیں اگر میں تنگ کروں گی تو

کیا آپ دوسری شادی کر لیں گے اور پھر مجھے چھوڑ دیں گے۔؟؟

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی

دیکھیں انکل میں آپ کو تنگ کروں گی لیکن تھوڑا کروں گی اب

کیونکہ میں تو ویسے بھی کچھ بھی نہیں کرتی ہوں

امیر ہوں میں لیکن پھر بھی اپنے پیسے تو نہیں ہیں

ابو سے مانگتے ہوئے میں اچھی تو نہیں لگوں گی ناسیلف ریسیکٹ

نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

اگر آپ مجھے چھوڑ دیں گے تو میں تو کہیں کی بھی نہیں رہوں گی

جیب بھی خالی ہی ہے میری ہے تو وہ بچپن سے ہی

کھالی لیکن اب میں کنگال ہو کر شادی کے بعد گنڈا گردی کرتی ہوئی

لوگوں سے پیسے نکلاتی ہوئی اور کریکٹ کھیلتے ہوئے

اچھی تو نہیں لگوں گی نامیں۔۔

نہیں میرا بچہ ایسا کبھی نہیں ہو گا نا ہی میں تمہارے لیے سوتن لاؤں
گا اور نا ہی کبھی تمہیں چھوڑوں گا

کہتے ہوئے باسیل ہے لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی اور اس کے
چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر روجی کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی تھی۔
روحی ایک گہری اور پرسکون سانس لے کر اپنی سیٹ پر دوبارہ
سے ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

آگے کوئی اور سوال نہیں کرتی جیسے دل کو سکون مل گیا تھا
باسیل کی بات پر چہرے سے ہنسی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی
تھی بس پھر دوبارہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے
وہ ایک بار پھر سے اپنے خیالوں میں کھو جاتی ہے۔۔
روحی اور باسیل دونوں واپس گاؤں جا رہے تھے روجی جتنی خوش ہو کر
جتنی گئی تھی اتنی ہی مایوس ہو کر وہ یونیورسٹی سے واپس لوٹ کر آئی تھی۔
پڑھ لینا چاہیے تھا تھوڑا سا اگر مارکس کا سن کر اتنا ہی
برا لگ رہا ہے تمہیں۔۔!!

باسیل روجی کے چہرے پر مایوسی اور غصہ کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے
کہتا ہے۔

ہاں تو پڑھا تو تھما میں نے ایک ننھی سی جان
اور کتنا پڑھے گی بندے کو کھیلنا بھی ہوتا ہے سارا وقت وہ پڑھائی
کر تا رہے گا پھر کھیلے گا کب۔۔؟؟
روحی باسیل کی طرف متوجہ ہو کر کہتی ہے۔

بس صرف کھیل کود ہی ہے جیسے کرتے ہوئے تمہیں موت نہیں
پڑتی ہے ورنہ باقی کوئی بھی کام کہہ دو تمہارے پاس فوراً
سے بہانے تیار ہو جاتے ہیں نکلی۔۔

باسیل گاڑی چلاتے ہوئے ایک نظر روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
دیکھیں آپ میری بے عزتی کر رہے ہیں۔۔
روجی غصہ میں انگلی اٹھا کر کہتی ہے۔۔

فیل ہو رہی ہے تمہیں۔۔؟؟ باسیل گاڑی روک کر روجی کی طرف
متوجہ ہو کر غصے میں کہتا ہے۔

ہاں ہو رہی ہے اس لیے تو غصہ کر رہی ہوں۔۔

روجی بھی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے اس
سے لڑنے کی پوری تیاری میں تھی۔

اگر اتنی ہی عزت کی پڑی تھی تو کر لینی تھی نا پڑھائی
کل رات تک ٹھیک تھی تم صبح اٹھتے ہی تمہیں ڈاکٹر بننے کا
شوق چڑھ گیا ہے۔

باسیل تھوڑا تلخ لہجے میں کہتا ہے

ایسے تو مت بولیں اگر اب کچھ کرنے کا سوچ رہی ہوں تو کرنے دیں

مجھے میں کون آپ لوگوں سے مجھ پر پیسے لگانے کو

کہہ رہی ہوں۔۔

روجی مایوسی سے کہتی ہے اور کہہ کر اپنا منہ موڑ لیتی ہے۔۔

پہلے جتنا خوش اور پرسکون وہ باسیل کی بات سے ہو گئی تھی
اب اتنی ہی مایوس بھی ہو گئی تھی۔

رو۔۔۔ روح۔۔۔؟؟ باسیل اسے آواز لگاتا ہے پر وہ منہ موڑ کر بیٹھی
ہوئی ہوتی ہے۔

بار بار بدر کے فون آنے کی وجہ سے وہ بھی گاڑی کی اسپید بڑھائے
جلدی سے واپس حویلی میں پہنچ

حویلی پہنچتے ہی روحی گاڑی سے نکل کر اندر بھاگ جاتی ہے۔
باسیل کھڑکی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا ہے پر وہ اس کے
پیچھے نہیں جاتا ہے بدر کے فون آنا بند ہو گئے تھے

وہ اب گاڑی میں بیٹھے ہوئے خود اسے فون لگا رہا ہوتا ہے
پر اب بدر اس کا فون نہیں اٹھاتا ہے۔۔

باسیل ایک نظر پریشانی سے حویلی کے اندر دیکھتا ہے

o اندر اس وقت جانے کی خواہش ہو رہی تھی پر بدر کے اچانک سے

فون بند کر دینے کی اور اس کا فون نا اٹھانے

کی ٹینشن بھی ہو رہی تھی۔۔

باسیل زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مار کر اپنی گاڑی حویلی سے

باہر نکل جاتا ہے۔

روحی غصے میں پیر پکھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی زمین

کی طرف دیکھتے ہوئے وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھی۔

باسیل اندر نہیں جاتا ہے اور اپنی گاڑی واپس حویلی کے باہر

نکال لیتا ہے پچپائیت کی طرف۔

روحی جیسے ہی اندر جاتی ہے اس کی طرف ٹکڑ شیزا سے ہو جاتی ہے

جس کی وجہ سے اس کی فائل زمین پر گر جاتی ہے۔

آہ سوری روحی میں نے دیکھا نہیں تھا تمہیں۔!!

شیزا اس کی فائل آٹھ آکر دیتے ہوئے کہتی ہے پر شیزا کی نظریں

مسل دروازے سے باہر ہوتی ہیں۔

نہیں آئیں ہیں وہ۔ روحی چڑ کر کہتی ہے۔۔

تمہیں کیسے پتا کہ میں کیسے ڈھونڈ رہی ہوں۔؟؟

شیزا مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بات سنیں آپ میری۔۔ روحی شیزا کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے ہے۔

جتنا ہو سکتا ہے نا اتنا آپ باسیل سے دور رہیں

مجھے نہیں پسند میری چیزوں پر میرے کسی اپنے پر

میرے علاوہ کسی اور کی نظر اور ایک عورت کے نظر

اپنے شوہر پر تو میں بالکل بھی برداشت نہیں کروں گی۔۔

اس لیے بہتر ہوگا جتنا ہو سکتا ہے آپ ان سے دور رہیں

اگلی بار میں الفاظ استعمال نہیں کروں گی

روحی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتی ہے

اور شیزا کے ہاتھ سے اپنی فائل کھینچ لیتی ہے۔

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے روجی باسیل اور میں آپس
میں صرف اچھے دوست ہیں۔۔

شیزا اسے جباتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نظر آتا ہے مجھے آندھی نہیں ہوں میں کون کس نظروں سے دیکھتا
ہے سب نظر آتا ہے مجھے

روجی اپنی فائل صوفے پر پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روجی تم غلط سمجھ رہی ہوں باسیل سچ میں میرا دوست ہے

اور میں یہاں پر صرف اس کی مدد لینے کے لیے آئی ہوں

جب سے یہاں آئی ہوں کچھ ناکچھ ہوتا جا رہا ہے

باسیل سے بات کرنے کا مجھے موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔۔

شیزا روجی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

نس چیز کی مدد چاہیے آپ کو۔۔؟؟ روجی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

باسیل نے آج سے پہلے میرا ہر بار ساتھ دیا ہے مجھے میرے ماں

باپ کے غلط فیصلوں سے بچانے کے لئے

اور یہاں بھی میں اسی لیے آئی تھی کیونکہ وہ لوگ ایک بار

پھر سے اپنے بزنس کی نظر میرا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے کرنا

چاہتے ہیں اور میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔

روحی پہلے کچھ پل تو حنا موش رہتی ہے پھر شیزا کو دیکھ کر ہنس
پڑتی ہے۔

کیا میں شکل سے بیوقوف نظر آتی ہوں۔۔؟؟ روحی شیزا کی
طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا روحی کی ہنسی پر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔
ماں باپ نہیں ہیں تمہارے جانتی ہوں میں یہ بات بدر نے مجھے
تمہارے بارے میں سب کچھ بتایا ہوا ہے اور جھوٹ بول رہیں ہیں
آپ اپنے سرے ہوئے ماں باپ کو لے کر
روحی تجھ سے اس کی ڈھٹائی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
آہ۔۔ تو تمہیں پتا ہے کمال جتنی بے وقوف لگتی ہو اتنی ہو نہیں
مطلب تم۔۔

شیزا اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے کہتی ہے۔۔
شیزا بات سنیں آپ اندازہ ہے مجھے پر میں کچھ بھی سنا نہیں چاہتی
ہوں باسیل کی شادی ہو گئی ہے اور ان کی بیوی میں ہوں
بات ختم تیسرا کوئی چیپٹر ایڈمٹ کریں اس میں
روحی پر سکون سی ہو کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔
تیسرا چیپٹر تم بنی ہو میں نہیں وہ یہاں 1 مہینے کے لیے آیا تھا
میں نے سوچا تھا جب وہ واپس آجائیں گا تو میں اس کو اپنے
دل کی بات بتا دوں گی پر اس کی یہاں پر احپانک سے شادی نے
میری خواہشات میرے اپنے میری محبت سب پر تم نے
پانی پھیر دیا ہے۔

باسیل سے 10 سال میں نے محبت کی ہے اور جب اسے پانے
کی خواہش اب جا کر میں پوری کرنے والی تھی کہ تمہاری اچانک سے
موجودگی نے سب چھین لیا ہے۔۔

شیزا غصہ میں روجی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا۔۔؟؟ دیکھیں میں نالزنا چاہتی ہوں اور نا ہی ضد بہس

کرنا آپ پلرز سمجھ جائیں نا اب شادی ہو گئی ہے ان کی ٹھیک ہے

میں سمجھ سکتی ہو کہ آپ ان سے پیار کرتی ہیں

پر اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے نا کہ ان کے شادی شدہ

ہونے کے باوجود آپ انہیں پانے کی خواہش کریں

خود کو تکلیف مت دیں میں اس طرح کی فیلنگ سے تو کبھی

نہیں گزری پر پھر بھی آپ سے کہہ رہی ہوں۔

وقت ہیں سنبھل جائیں۔۔

روحی اب کی بار شیزا کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

ہرگز نہیں ایک آخری کوشش تو میں کروں گی نا اس کے لیے میں

نے یہاں پر ہر کسی سے اچھے تعلقات بنائیں

مجھے یقین تھا کہ اگر میں اسے اپنے دل کی بات بتاؤں گی

تو وہ انکار نہیں کرے گا لیکن اب میں کیا کروں اپنی محبت کو ایسے

ہی چھوڑ دوں۔۔؟؟

شیزا روحی کے ہاتھوں میں سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

خود کو تکلیف دیں گی آپ۔۔ روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے
اپنی آخری کوشش کروں گی میں۔۔

شیزا بھی ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر جیسا آپ کو منظور میں کچھ نہیں کروں گی دیکھتے

ہیں پھر بھی کس کے نصیب میں کیا لکھا ہوا ہے۔۔

روحی کہہ کر اپنی فائل اٹھائے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

باسیل پنچائیت پنچ چکا تھا اپنی گاڑی سے نکل کر وہ پنچائیت میں

داخل ہی ہو رہا تھا کہ کیسی لڑکے کے رونے کی آواز پر پہلے

اس کے قدم رک جاتے ہیں پر پھر وہ دوبارہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا

ہوا پنچائیت میں داخل ہوتا ہے تو چاروں طرف لوگ ہی لوگ تھے

کچھ پولیس والے تو کچھ گاؤں کے لوگ۔۔ باسیل لوگوں کو کرا س

کرتے ہوئے تھوڑا اور آگے بڑھاتا ہے تو سامنے دیکھ کر وہ یکدم

بے جان سا ہو جاتا ہے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون سیدھا

زمین پر جا گرتا ہے۔۔

حمدان صاحب خون میں تر زمین پر گرے پڑے تھے بدران کے

سرہانے ان کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے

زور زور سے رو رہا تھا۔۔

فیروز صاحب بھی حمدان صاحب نے سرہانے زمین پر بیٹھے ہوئے

ان کا ہاتھ پکڑ کر رو رہے تھے۔۔

باسیل اپنے باپ سے نظر اٹھا کر دیکھتا ہے تو شہباز صاحب کے
ہاتھ میں گن ہوتی ہے جس سے ایک کی بجائے دو گولیاں
حمدان صاحب کے سینے میں مارتا ہے۔۔

ملک زمان اور شہباز صاحب حمدان صاحب کی موت پر
ہنس رہا تھے۔۔

بابا۔؟؟ بابا اٹھ جائیں بابا۔۔ بدر زور زور سے روتے ہوئے کہتا ہے
بدر روتے ہوئے سرسری سی نظر اٹھا کر ملک زمان کو دیکھتا ہے اور
تو اس کی نظر اپنے بھائی پڑ پڑتی ہے وہ جلدی سے

دوڑتا ہوا جاتا ہے اور اپنے بھائی کے سینے سے جا لگتا ہے۔۔
بھائی انہوں نے مار دیا بابا کو۔۔۔ بدر روتے ہوئے کہتا ہے۔۔
باسیل کو دیکھ کر شہباز صاحب اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن
اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیتے ہیں۔۔

باسیل بدر کو چھوڑ کر اپنے بابا کی لاش کی طرف بڑھتا ہے
اور زمین پر گڈھنوں کے بل جا کر بیٹھ جاتا ہے۔
باسیل کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو چکے تھے اسے سانس لینے میں دشواری
پیش آرہی تھی۔۔

باسیل اپنے بابا کے چہرے پر ہاتھ لگا کر ان کے منہ سے
نکلنے ہوئے خون کو صاف کرتا ہے اپنے ہاتھوں پر خون دیکھ کر وہ
ایک گہری سانس لیتے ہوئے ملک شہباز اور ملک زمان کو دیکھتا ہے۔

تمہاری۔۔۔ باسیل کہتا ہے اور اٹھ کر زور سے لات ملک زمان کے
سینے پر دے مارتا ہے۔۔۔

ملک شہباز پر تو وہ ہاتھ اٹھا نہیں سکتا تھا لیکن ایک لات

مار کر ملک زمان کو زمین بوس کر چکا تھا باسیل

دوبارہ اسے مارنے کے لیے آگے بڑھتا ہے اتنے میں اس کی ماں اور

سلطانہ بیغم پچپائیت میں آجاتی ہیں جنہیں دیکھ کر وہ رک جاتا ہے۔

ہیرا بیغم کارو رو کر برا حال پہلے ہی چکا تھا باقی

حمدان صاحب کی لاش دیکھنے کر وہ نڈھال ہو چکی تھی اور اسی

پل وہ اپنا ہوش کھو چکی تھیں اور سلطانہ بیغم کی باہوں میں

بے ہوش ہو گئی تھی۔

باسیل ان کی حالت دیکھ کر جلدی سے اپنی ماں کے پاس

جاتا ہے اور انہیں سنبھالنے لگتا ہے۔۔۔

پورا گاؤں اس وقت ان کا۔ یہ تماشا دیکھ رہا تھا پولیس والے کھڑے

تھے لیکن اسے پکڑنے کی کوشش تک نہیں کر رہے تھے۔

کیونکہ جس سے وہ پیسے کھاتے ہیں وہ انہیں ہی گرفتار کر کے

اپنے پیٹ پر لات نہیں مارنا چاہتے تھے۔۔۔

ملک زمان اور شہباز صاحب کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا حمدان

صاحب کی موت پر وہ باپ بیٹے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے

گاؤں کے لوگ بھی بس ایسے ہی کھڑے ہوئے ان کا تماشا

دیکھ رہے تھے۔۔۔

روحی کو اور شیزا کو اس واقع کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی
 روحی گھر میں غصہ میں شیزا کی باتوں پر پاگل ہوئی
 جبار ہی تھی غصے میں وہ مدے منہ لیٹے ہوئے ہی بیڈ پر سو جاتی ہے۔
 جب اٹھتی ہے تو کافی دیر ہو چکی تھی وہ اپنا منہ ہاتھ دھو کر
 اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی
 گھر کے باہر سے آتے ہوئے رونے کی آوازوں پر وہ دوڑتے ہوئے
 باہر دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔

باسیل اور بدر کے کندھوں پر میت دیکھ کر وہ ڈرتے ہوئے باہر دیکھنے
 لگ جاتی ہے۔

سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم گاڑی میں واپس حویلی پہنچتی ہے
 ہیرا بیگم جیسے ہی گاڑی سے نکلتی ہیں وہ گرنے والی ہو جاتی ہیں
 روحی جلدی سے جا کر ہیرا بیگم کو سہارا دیتی ہے ان کا ہاتھ پکڑ
 کر انہیں حویلی میں اندر کی طرف لے کر آتی ہے۔
 شیزا بھی رونے کی آواز پر اپنے کمرے سے باہر نکلتی ہے اور سامنے
 میت دیکھ کر اس کے قدم بھی وہی تھم جاتے ہیں۔
 روحی اور سلطانہ بیگم ہیرا بیگم کو لے جا کر حمدان صاحب کی میت
 کے پاس بیٹھا دیتے ہیں۔

انہیں جیسے ہی بیٹھاتی ہے روحی کی نظر باسیل پر پڑتی ہے
 جو بظاہر تو اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا پر اندرونی اپنے باپ کی میت
 کو کندھا دینا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

باسیل کی نظر بھی روحی سے ٹکراتی ہے تو وہ بھی ایک لمبی
گہری سانس لیتے ہوئے سر جھکا کر حویلی سے باہر سردوں کے انتظام
کے لیے چلا جاتا ہے۔۔

S
a
l
e
h
بدر اکیلا آدمیوں سے دور نڈھال کپڑوں پر اپنے باپ کا خون
لگا ہوا حویلی کے پیچھے گارڈن ایریا میں ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے
بیٹھا ہوا تھا۔۔

a
مہرین کو جیسے ہی پتا چلتا ہے وہ جلد بازی میں آتی ہے حویلی میں
روحی سے مل۔ کر ہی وہ بدر کا پوچھتے ہوئے حویلی کے پیچھے
پہنچ جاتی ہے۔۔

b
a
l
bدر مہرین کو دیکھ کر اس کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے دوپڑتا ہے
ہر طرف ماتم کا سماں چھایا ہوا تھا۔

v
e
l
s
ہیرا بیغم کے ساتھ ساتھ سب کارور کر برا حال ہو گیا تھا۔
جنائزہ کا وقت قریب آچکا تھا بدر اور باسیل اور فیروز صاحب کے
ساتھ ایک اور آدمی کے ساتھ جنازہ کو لے جانے کے
لیے حویلی میں داخل ہوتے ہیں۔

انہیں آتا دیکھ کر ہیرا بیغم کے ساتھ ساتھ سب لوگ مزید رونے لگے جاتے ہیں۔۔

پلوں میں زندگیاں کیسے بدل جاتے ہیں یہ آج اس حویلی کا سماں
 دیکھتے ہوئے اچھے سے پتا چل گیا تھا صبح تک جہاں سب اکٹھے ہنتے
 ہوئے مسکراتے ہوئے ایک ساتھ کھانا کھا رہے
 قہقہہ لگا کر ہنتے ہوئے باتیں کر رہے تھے اب وہاں پر اسی
 جگہ پر رونے کا ماتم چھایا ہوا تھا۔

رونے کی آوازیں بلند آواز میں سنائی سے رہی تھی
 جیسے جیسے میت کو لے جانے کے لیے مردوں کے قدم آگے بڑھ رہے
 تھے ویسے ویسے ہی گھر کی عورتوں
 کی رونے کی آوازیں مزید تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔۔

بدر اور باسیل فیروز صاحب بڑی ہمت کر کے حمدان صاحب کی
 میٹ کو کندھا دینے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔
 روحی کچن سے ہیرا بیغم کے لیے پانی لینے کے لیے گئی ہوئی تھی
 جب واپس لوٹتی ہے تو حمدان صاحب کو لے جاتے ہوئے
 دیکھ کر اس کے قدم وہی رک جاتے ہیں۔

باسیل والے حمدان صاحب کا جنازہ لیے حویلی سے باہر جا چکے
 تھے روحی پانی کا گلاس لیے ہیرا بیغم کی طرف بڑھتی ہے۔
 پر کل سے اس کی خود کی طبیعت خراب تھی آگے قدم بڑھانا
 مشکل ہو رہا تھا۔۔

لیکن وہ ہمت کر کے ہیرا بیغم اور اپنی ماں کے پاس جاتی ہے
 مہرین اور شیزا پہلے سے ہی ان کے پاس ہوتی ہیں
 روحی بھی ان کے پاس جا کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے۔
 آدھی رات گزر چکی تھی حمدان صاحب کو کب کا
 دفن دیا گیا تھا۔

بدر اور فیروز صاحب واپس آگئے تھے پر باسیل اب تک واپس
 نہیں لوٹا تھا۔

ہیرا بیغم اور سلطانہ بیغم کو بڑی مشکل سے سکون کی گولیاں
 دے کر سلا یا گیا تھا تاکہ وہ تھوڑا خود کو سنبھال سکیں
 مہرین واپس گھر چلی گئی تھی وہ رکنا چاہتی تھی بدر کے پاس
 پر مجبوراً وہ نہیں رک سکتی تھی۔

بدر کا بھی تو رو رو کر برا حال ہو چکا تھا نائیند آرہی تھی اور ناہی
 سکون بے چین سا اپنے کمرے میں زمین پر بیڈ کے
 پاس لیٹا ہوا تھا پوری حویلی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔
 شیزا بھی اپنے کمرے میں روتے ہوئے سو گئی تھی سب آرام کر رہے تھے۔
 روحی اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے باسیل ہے آنے کا انتظار کر رہی تھی
 اسے فون کرتی ہے پر وہ فون نہیں اٹھاتا ہے

وقت گزرتا جا رہا تھا لیکن باسیل کا کچھ پتا نہیں تھا روحی کی
 طبیعت بھی خراب ہو رہی تھی لیکن وہ خود کو سنبھالے ہوئے
 باسیل کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

Dastane E Basil ❤️

Episode No 22

By Saleha Iqbal ..."

روحی اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا ہوا ہوتا اور خود کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔۔
کہاں ہیں آپ۔؟؟ روحی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سوئی نہیں تم ابھی تک۔۔؟؟ باسیل دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی باسیل کی آواز پر فوراً سے پلٹتی ہے اور جلدی سے اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
آپ آہی نہیں رہے تھے تو مجھے نیند نہیں آرہی تھی
روحی باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے اس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر روحی اپنے قدم اس تک نہیں بڑھا پاتی ہے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں کوٹ پکڑے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے والی کرسی پر پھینکتا ہے اور اپنے ہاتھ سے گھڑی اتارتے ہوئے روحی کو شیشے میں ایک نظر دیکھتا ہے۔۔
آ۔۔آ۔۔آپ ٹھیک ہیں۔؟؟ روحی ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل شیشے سے روجی کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے
 اپنے ہاتھ سے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنے بازوؤں
 کو فولڈ کرتے ہوئے روجی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔
 روجی کی نظریں باسیل کی آنکھوں پر تھی جن میں درد صاف دیکھائی
 دے رہا تھا پروہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ بھی نہیں پایا تھا
 باسیل روجی کے پاس آتا ہے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا
 ہے اور روجی کے گلے سے لگ جاتا ہے۔
 روجی پہلے تو حیران ہوتی ہے پر پھر باسیل کی کمر کے گرد
 اپنے بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی کمر کو سہلانے لگ
 جاتی ہے۔
 باسیل روجی کی گردن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے کچھ پلوں کے
 لیے ایک دم حنا موش سا ہو جاتا ہے۔
 باسیل۔۔؟؟؟ روجی دھیمے لہجے میں اس کا نام پکارتی ہے
 جو ابابا سیل ایک دم حنا موش رہتا ہے کچھ بھی نہیں کہتا ہے۔
 آپ رونا چاہتے ہیں تو رولیں میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی
 کچھ نہیں بولو گی سچی میں
 روجی کی بات پروہ مزید اسے اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔
 میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ میری وجہ سے میرے بابا کی جان چلی گئی۔

باسیل غم لہجے میں گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی گہری سانس اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی وہ

اس کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی کچھ کہنا چاہ رہی تھی

پر اس سٹویشن میں وہ بھی کچھ نہیں کہہ پارہی تھی۔

باسیل چند پلوں بعد خود ہی روحی سے دور ہو جاتا ہے۔

سو حباؤں بچے کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔ باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے اور کہہ کر واش روم میں گھس

جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو حباۃ ہوئے دیکھ کر خود بھی جلدی سے کمرے

میں سے باہر جاتی ہے اور سیدھا کیچن کی طرف بڑھتی ہے

باسیل کے لیے کچھ کھانے کے لیے لیتی ہے پر رک جاتی ہے

وہ نہیں کھائے گا ابھی یہ سوچ کر وہ خود ہی رک جاتی ہے

کھانا واپس وہی شلف پر رکھ کر اس کے ایک گلاس میں دودھ ڈال

کر لے جاتی ہے۔

باسیل واش روم سے کپڑے چینج کر کے ابھی نکل کر ہی آیا تھا

کہ روحی بھی اسی وقت اس کے لیے دودھ کا گلاس لے کر آتی ہے۔۔

باسیل صوفے کی طرف لیٹنے کے لیے بڑھ رہا ہوتا ہے کہ روحی اسے

روک دیتی ہے۔۔

انکل آپ بیڈ پر سو جائیں میں صوفے پر سو جاؤ گی
 روحی دودھ کا گلاس باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
 باسیل اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس اپنے لیے دیکھ کر وہ اس کے
 ہاتھ سے وہ پکڑ لیتا ہے۔۔

مجھے نیند نہیں آرہی ہے تم سو جاؤ میں صوفے پر ہی ٹھیک ہوں
 باسیل کہہ کر صوفے کی طرف بڑھتا ہے تو روحی اس کا ہاتھ پکڑ
 ایک بار پھر سے اسے روک دیتی ہے۔۔

آپ لیٹ جائیں نا یہاں میں تنگ نہیں کروں گی آپ کو
 آدھا آدھا شیر کر لیتے ہیں۔

روحی معصومانہ انداز میں باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔
 باسیل مجبوراً اس کا چہرہ دیکھ کر مزید اسے انکار
 نہیں کرتا ہے اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگتا ہے روحی باسیل کے لیے

جلدی سے پین کلیئر ٹیبلٹ ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار میں سے
 لے کر آتی ہے اور باسیل کی طرف بڑھا دیتی ہے۔

باسیل گولی روحی کے ہاتھ سے لے کر دودھ کے ساتھ

کھا لیتا ہے۔۔

روحی دودھ کا گلاس باسیل سے لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

روحی جلدی سے جا کر کھڑکی کو بند کرتی ہے اور کمرے کی
ساری لائٹس کو بھی بس ایک سائیڈ ٹیبل پر لیمپ آن رہتا ہے
جس کی ہلکی سی روشنی پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔
روحی بھی ہچکچاتے ہوئے ڈرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھنے لگتی ہے
اپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر ہی اپنے مینتوں رکھتی ہے اور
خود بھی بیڈ پر جا لیٹتی ہے۔

باسیل اپنی آنکھوں پر پہلے ہی ہاتھ رکھ دیتا ہے
روحی کے لیٹے ہی وہ ایک نظر روحی کی طرف دیکھتا ہے
جو اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملنے میں لگی ہوئی تھی۔
باسیل روحی کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہوئے خود تھوڑا سا بیچ
میں ہوتا ہے اور روحی کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے
روحی کا سر اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ ایک ہاتھ سے اس کی
پسیٹھ کو تھپتھپاتا رہا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں
پھیر رہا تھا۔

روح۔۔؟؟ باسیل کے سینے سے لگی ہوئی وہ اپنی سانسیں
روکے ہوئے لیٹی ہوئی تھی باسیل کی آواز پر وہ سراٹھا کر اس کی
طرف دیکھتی ہے۔

روحی بڑی بڑی گرین آنکھوں سے باسیل کی طرف دیکھتی ہے
جو اپنی نظریں جھکائے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

میں تمہارا شوہر ہوں نا۔؟؟ باسیل اس کی ہچکچاہٹ دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

روحی اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کی باہوں میں قید ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

تو پھر اپنے شوہر کے قریب آنے پر کوئی ہچکچاہٹ محسوس ہونے چاہیے۔؟؟

روحی باسیل کی بات پر اپنی نظریں جھکا لیتی ہے اور نامیں سر ہلانے لگ جاتی ہے۔

تو پھر میرا بچہ اتنی ڈرتا کیوں ہوں میں تمہارا شوہر ہوں تمہارا ہوں اس میں ڈرنے والے یا ہچکچانے والی کوئی بات نہیں ہے نامیری حبان باسیل روحی کے ماتھے سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کے ہونٹوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اور ایک گہری سانس لیتی ہے۔ باسیل روحی کے ماتھے سے اپنے لب ہٹائے اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

اگر اتنے اچھے ہو گئے تو ان سے کسی لڑکی کو محبت کیسے نہیں ہوگی۔؟

روحی بھی باسیل کے سینے پر سر ٹیکائے ہوئے شیزا کی باتیں

سوچتے ہوئے خود سے دل ہی دل میں کہتی ہے۔

کچھ دیر بعد روحی بھی باسیل کے سینے پر ہی سو جاتی ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی باسیل اٹھ گیا ہوتا پختہ جانے کے لیے وہ

خود کو تیار کر رہا تھا روحی بیڈ پر ابھی تک سوئی پڑی

تھی گھر میں آج پھر کل والا سما چھایا ہوا تھا روحی دیر سے سونے

کی وجہ سے اب تک سوئی پڑی تھی۔۔

باسیل نے سفید رنگ کے کارٹن کے قمیز شلوار پہننے ہوئے

اپنے ہاتھ میں گھڑی باندھتے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔

باسیل بیڈ پر روحی کے پاس بیٹھ کر اسے اٹھانے کے

لیے ہاتھ بڑھاتا ہے پر اس کے سوتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر

وہ رک جاتا ہے۔

روح۔۔ باسیل اس کے چہرے پر انگلی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی آواز پر ہلنے لگ جاتی ہے۔۔

اٹھ جاؤں میری جان نیچے ضرورت ہے تمہاری

باسیل اس کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہتا ہے

روحی کے کانوں میں اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی

پر روحی کی آنکھوں کھل نہیں رہی تھیں وہ اپنی آنکھوں کو مسلتے

ہوئے آنکھوں کو کھولتی ہے تو اس کی نظر سیدھا باسیل کے

چہرے پر جاتی ہے۔

اٹھ جاؤ۔!! باسیل پیار سے کہتا ہے تو روجی اٹھ کر بیٹھتی ہے

باسیل بھی بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

روجی اسے سفید سوٹ میں ملبوس دیکھ کر خود بھی جلدی سے

بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔؟؟ روجی اپنا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پنچائیت۔!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اور

صوفے کے پاس پڑے ہوئے اس کے جوتے وہ پہننے کے لیے چلا جاتا ہے۔

پر اب کیوں۔؟؟ روجی تجسس سے پوچھتی ہے

کچھ فیصلہ کرنے کیلئے۔!! باسیل شوز پہنتے ہوئے کہتا ہے

تایا ابو کی موت سے لے کر فیصلہ۔؟؟ روجی باسیل کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں۔۔!! باسیل کہہ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے

کیا فیصلہ کرنے والے ہیں آپ۔؟ روجی باسیل کو حباتے ہوئے دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

وہ آج رات تک پتہ چل جائے گا تمہیں۔۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر روجی کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہہ کر کمرے میں سے باہر چلا جاتا ہے۔

اللہ جی پلزز مسزید کچھ اور غلط مت کرے گا اب اور کسی نے

کچھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

باسیل پنچائیت کے لیے نکل جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ
بدر اور فیروز صاحب بھی سلطانہ بیگم صبح سے ہی ہیرا بیگم کے
پاس موجود تھیں۔

گھر میں لوگوں کا آنا جانا شروع ہو چکا تھا روجی مہرین اور شیزا
تینوں آتے جاتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔

مہرین مہمانوں کو چائے دینے کے لیے گئی ہوئی تھی روجی اور شیزا کچن
میں موجود تھیں روجی کو تو کھانا بنانے نہیں آتا تھا وہ کھانا بنانے
کے لیے مصالحہ کاٹ رہی تھی اور مہرین گھروالوں کے
لیے کھانا بنائے گی شیزا بھی میٹھے میں ختم کے لیے ان کی مدد کر رہی تھی۔

شیزا بار بار روجی کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی
روجی اپنے آپ پر اس کی آنکھوں کی تپش بآسانی سے محسوس
کر رہی تھی۔

شیزا جو کہنا ہے آپ نے کہہ دیں بار بار مجھے مت دیکھیں
روجی شیزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل ٹھیک ہے۔؟؟ شیزا بھی ڈھیٹوں کی طرح ایک لڑکی سے
اسی کے شوہر کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

آپ سے مطلب۔؟؟ روجی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔
میرے مطلوبوں سے تم اچھے طریقے سے واقف ہو روجی اور پھر

بھی پوچھ رہی ہو۔؟؟

شیزا چولہا بند کر کے روجی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے
 اور آپ اس بات سے اچھے سے واقف ہیں کہ جس کے بارے میں
 آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں وہ میرے شوہر ہیں
 میرے۔۔ روجی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے الفاظوں پر
 زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور شیزا کا منہ بند کر دیتی ہے۔
 شیزا میں نے پہلے بھی کہا تھا اور ایک آخری مرتبہ پھر کہہ
 رہی ہوں مجھ سے مت الجھیں میں آپ سے اپنے
 شوہر کو لے کر لڑنا نہیں چاہتی ہوں اس لیے پلرز ختم کریں یہ
 تماشا جب تک رہنا ہے رہیں پر باسیل سے دور ہو کر
 گھر کے حالات سب ایسے نہیں ہیں کہ میں آپ سے لڑتی پھیروں
 اس لیے پلرز ختم کریں اپنا ٹوپک۔۔

روجی کھڑی ہو کر شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 میں پیچھے نہیں ہٹوں گی روجی باسیل جو فیصلہ
 کرے گا وہ ہی ہو گا جب تک میں اسے اپنے دل کی بات نہ کہہ دوں
 میں سکون سے نہیں بیٹھوں گی۔۔

شیزا روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے
 ٹھیک ہے شوق سے کریں نتیجہ کیا ہو گا وہ میں جانتی ہوں وقت
 آنے پر آپ کو بھی پتا چل جائے گا۔۔

روحی کہہ کر کیچن سے نکل کر سیدھا اپنی امی اور تائی امی

کے پاس ان کے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

ہیرا بیگم کارور و کر برا حال ہو ا پڑا تھتا روحی دروازے سے ان کی حالت

دیکھتی ہے اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے ہیرا بیگم کے پاس جاتی ہے

اور ان کے کندھے پر سر رکھ کر کچھ پل کے لیے ویسے ہی ان کے

پاس بیٹھ جاتی ہے۔

....

رات ہو چکی تھی باسیل والوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں

آتا ہے گھر میں حمدان صاحب کے ختم کروادیے گئے تھے۔

روحی اور مہرین سیڑھیوں سے نیچے واپس آرہی تھی وہ دونوں چھت پر

گئی تھی رات کافی ہو چکی تھی اب مہرین واپس گھر جانے کے

لیے سیڑھیوں سے نیچے روحی کے ساتھ آرہی تھی

روحی اور مہرین باتوں میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے

وہ نیچے آرہی تھی جیسے ہی وہ لوگ آخری سیڑھی پر پہنچتی

ہیں دونوں کی نظریں ایک ساتھ

دروازے سے آتی ہوئی لڑکی پر جاتی ہے جس کے پیچھے پیچھے

باسیل فیروز صاحب اور بدر آرہے ہوتے ہیں۔

اتنی رات کو ایک غیر لڑکی کو دیکھ کر روحی اور مہرین دونوں

حیران ہو جاتی ہے۔

لڑکی بلیک کلر ہے گاؤن پہنے ہوئے نقاب کیے ہوئے کھڑی تھی۔

باسیل کی نظر سامنے کھڑی ہوئی روجی اور مہرین پر جاتی ہے

وہ حیران ہو کر اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں۔

روجی مہرین کو پیچھے چھوڑ کر خود اس لڑکی کی طرف بڑھتی ہے

روجی اس کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب

ہٹا سیتی ہے اس کا چہرہ دیکھ کر روجی کے قدم وہی رک

جاتے ہیں۔۔

باسیل روجی کے حیران کن چہرہ کو دیکھتے ہوئے اس کے کچھ بھی

کہنے سے پہلے ہی اس کا ہاتھ پکڑا سے اپنے ساتھ اپنے

کمرے کی طرف لے جاتا ہے۔۔

مہرین ڈرائیور باہر انتظار کر رہا ہے جاؤ۔۔ باسیل تھوڑا سخت لہجے

میں کہتا ہے اس نے پہلی بار مہرین سے بات کی تھی وہ بھی سخت

لہجے میں مہرین باسیل کی بات پر فوراً سے سر

جھکائے ہوئے حویلی سے باہر جانے کے لیے بڑھنے لگتی ہے۔۔

مہرین جاتے جاتے بدر کے پاس رک جاتی ہے بدر سر جھکائے

ہوئے کھڑا تھا وہ ایک بار بھی سر اٹھا کر مہرین کی طرف

نہیں دیکھتا ہے مہرین اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر حنا موٹی

سے باہر چلی جاتی ہے۔

روحی کی نظر اس لڑکی پر اور بدر پر ہی ٹیکی ہوئی تھی
روحی کا ہاتھ باسیل کے ہاتھ میں تھتا اور نظریں اپنے پیچھے کھڑے ہوئے
لوگوں پر۔

بدر لے کر حباؤ ایسے اب جو بھی ہو گا وہ کل ہو گا۔
باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور کہہ کر روحی کا ہاتھ پکڑے
ہوئے روحی کو سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔
بدر بھی غصے میں اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس پر زور دیتے ہوئے
اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔
انکل وہ یہاں اس وقت کیا کر رہی ہے اور بدر کیوں اسے اپنے کمرے
میں لے کر گیا ہے۔؟؟

باسیل روحی کو کمرے میں کیے دروازے کو بند کر دیتا ہے
روحی حنا موش ہو حباؤ میں اس وقت کچھ سنا نہیں چاہتا ہوں
چپ ہو جاؤں۔

باسیل تھوڑا تلخ لہجے میں کہتا ہے۔
ٹھیک ہے پھر میں بدر سے حبا کر پوچھ لیتی ہوں
مت دیں آپ میری باتوں کا کوئی بھی جواب۔ روحی کہتے ہوئے دروازے
کی طرف بڑھنے لگتی ہے وہ دروازے تک پہنچتی اس سے پہلے ہی
باسیل اسے کمرے سے پکڑ کر روک چکا تھا۔

کہیں نہیں جاؤں گی تم بھی رہو۔۔ باسیل روجی کو کمر سے پکڑ کر اپنے سامنے کیے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔
 ٹھیک ہے تو جواب دیں میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔۔
 روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی تنگ مت کرو تمہارے سوالوں کے جواب میں کل دوں گا تمہیں
 باسیل کہتا ہے اور روجی کو خود سے دور کرتا ہے۔

آپ بے شک مجھے کل بتا دینا لیکن بدر سے سوال میں ابھی ہی
 کرونگی مجھ سے کل تک کا انتظار نہیں ہوگا۔

روحی کہہ کر دوبارہ دروازے کہ بڑھتی ہے دروازے کا ہینڈل
 کھولنے ہی لگی تھی کہ باسیل غصے میں پیچھے سے روجی کے پاس
 آتا ہے اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر بنا کسی کی مہلت دے
 ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھے
 ہوئے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کے الفاظوں کا ایک بار
 پھر سے اس کے منہ میں ہی دم توڑ گیا تھا۔۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ پیر مارتے ہوئے اسے دور کرنے کی
 کوشش کرتی ہے باسیل اس سے دور نہیں جاتا ہے روجی کو
 ہی دروازے سے پن کیے ہوئے اس کے ہاتھوں کو اپنی قید میں لیے ہوئے
 روجی کی ہی کمر پر ہی پن کر دیتا ہے۔

روحی زور سے باسیل کے پیرو پر پیرو مارتی ہے جس سے وہ اس کے
لبوں کو آزاد کر دیتا ہے۔

وہ جیسے ہی روحی کو آزاد کرتا ہے روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے
باسیل کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھوڑا کر اسے خود سے
دور کرتی ہے۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی غصے میں کہتی ہے۔
باسیل جواب دینے سے پہلے ہی دوبارہ روحی کے قریب آجاتا ہے
ایک ہاتھ سے روحی کی کمر کر پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے اور
روحی کے ہاتھوں میں اس کی انگلیوں کے حوالی جگہ اپنی انگلی ڈال کر
اس کے ہاتھوں کو مٹھیوں میں قید کیے ہوئے روحی کو اپنے
سینے سے لگائے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

روحی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے لمبی لمبی گہری سانسیں
لے رہی تھی۔

آپ نے کیا کیا ہے۔۔؟؟ روحی باسیل کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہی جو سہی ہوتا۔۔ باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف دوبارہ
بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل۔؟؟ روحی غصے میں اس کا نام لیتی ہے۔۔

کیا آپ نے بدلے کی نظر اس لڑکی کی زندگی برباد تو نہیں کی ہے۔؟؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے پر باسیل کی نظر

اس کے ہونٹوں پر ہی ٹیکی ہوئی تھی وہ بار بار اس کے لبوں تک جھکتا

ہے پر روحی اپنا منہ موڑ لیتی ہے۔۔

انکل میں منہ توڑ دوں گی آپ کا چھوڑیں مجھے۔۔

روحی غصے میں کہتی ہے وہ کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل ایک بار پھر

سے روحی کے ہاتھ کو چھوڑ کر اس کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ایک

اگر پھر روحی کے لبوں کو اپنی قید میں ڈالے ہوئے بیڈ کی طرف پیچھے

کی طرف قدم بڑھانے لگ جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دور کرنے کی کوششیں کرتی رہتی ہے پر باسیل

روحی کو آزاد ہی نہیں کر رہا تھا اگر وہ کرتا ہے

تو روحی پھر سے اس سے سوال کرنے لگ جاتی ہے جس کے جواب

وہ روحی کو اس وقت دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

روحی بیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی باسیل کو خود سے دور کر دیتی ہے۔

باسیل یہ سب مت کریں آپ میرے ساتھ میرا دھیان

ہٹانے کے لئے جو

آپ یہ سب کر رہے تھے مت کریں میں منہ توڑ دوں گی آپ کا

روحی غصے میں باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے

خود سے دور کرتی ہے۔

اگر تمہیں پتا ہے کہ میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں تو مت کرو

نام مجھ سے کوئی بھی سوال اس وقت

باسیل اپنی کمیز کے بٹن کھولتے ہوئے روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔ آپ۔۔ یہ کیوں اتار رہے ہیں۔۔؟؟

روچی اس کی کمیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ارے کمیز تو اتارنی پڑے گی نابعد کا پروس کیسے ہو گا ان کپڑوں میں

باسیل روجی کو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ اتار کر وہی بیڈ پر

پھینکتا ہے اور روجی کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔

روچی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک ہچکی لیتی ہے اور پھر سے

گردن موڑ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

باہر بھاگوں گی۔۔؟؟ باسیل روجی کی نظریں دروازے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ا۔ انکل۔۔ کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب۔۔؟؟ روجی لڑکھڑاتے ہوئے

لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم سوال کروں گی تو مجھے تمہارے سوالوں کو روکنے

کے لیے کچھ تو کرنا پڑے گا جو میں کہہ رہا ہوں وہ تو تم سمجھ نہیں

رہی ہوں تو پھر ٹھیک ہے ایسے تو ایسے ہی سہی

باسیل ایک ایک الفاظ کہتے ہوئے روجی کی طرف اپنا ایک ایک قدم

بڑھانے لگتا ہے۔

Dastane E Basil ❤️

Episode No 23

By Saleha Iqbal ..."

آپ یہ کیا کر رہے ہیں کیا کرنے کے چکروں میں ہیں۔؟؟
روحی اپنی قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے باسیل کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رومینس کرنے کے چکروں میں ہوں اور کیا۔؟؟
باسیل اب اپنی بنیان اتارتے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
میں اب آپ کا سچ میں منہ توڑ دوں گی اگر آپ اب
میرے قریب آئے۔۔!!!

روحی ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے
قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
پیچھے اب کہیں جانے کا راستہ نہیں بچا ہوتا روحی دیوار کے قریب
پہنچ چکی تھی۔

یہ منہ توڑنے کے لئے نہیں ہے ایسے منہ کو منہ لگایا جاتا ہے
باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی
بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے اس کے
قریب آ جاتا ہے۔

روحی باسیل سے دور جانے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل دیوار
ہو ہاتھ رکھ کر اس کے سارے راستے بند کر دیتا ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



دیکھیں مجھے کوئی شوق نہیں اس منہ کو منہ لگانے کا چھوڑیں

مجھے دور رہیں آپ مجھ سے

روحی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہتی تھی پروہ

باسیل کے جسم پر ہاتھ بھی نہیں رکھ پارہی تھی۔

اود۔۔ گندی بچی منہ تو تم پہلے ہی لگ چکی ہو اب کچھ اور کرنے

کی باری ہے

باسیل روحی کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے

آپ کو شرم نہیں آرہی ہے آپ کتنی گندی باتیں کر رہے ہیں مجھ سے۔؟

روحی غصے میں باسیل کے منہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شرم کر کے میں نے اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنی ہے کیا۔؟

اور ویسے بھی خوبصورت بیویوں کو دیکھ کر رو مینس کیا جاتا ہے

شرم نہیں میری جان

باسیل کہتے ہوئے روحی کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

روحی باسیل کے لب اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنے کپڑوں

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتی ہے زور سے بند مٹھیوں کی صورت میں

انکل روک جائیں مت کریں۔۔ روحی باسیل ہے کندھے پر

ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن کو چھوڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھنے

لگ جاتا ہے جہاں ڈر اور گھبراہٹ صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔

کل رات میں نے تمہیں کچھ کہا تھا نا۔؟؟ باسیل روجی کے پیٹ پر ہاتھ

رکھ کر اپنی انگلی اس کے پیٹ پر پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یاد ہے یا بھول گئی۔؟؟ روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

روجی اپنا ہوش اور سانسیں دونوں کھونے والی ہو چکی تھی پر

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

تو پھر تم پھر بھی میرے قریب آنے پر گھبرا رہی ہو

باسیل اس کے پیٹ سے انگلی پھیرتا ہوا اس کی گردن تک لے آیا تھا۔

روجی کے منہ سے اس وقت کوئی الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے

وہ کہنے کی کوشش کر رہی تھی پر الفاظ اس کے منہ میں ہی

دم توڑ چکے تھے۔۔

انکل مت کریں نا آپ۔۔!! روجی اس کی انگلی کو اپنی گردن سے

ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں سوال نہیں کروں گی کچھ نہیں بولوں گی پر آپ مت کریں

ایسا میرے ساتھ

روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

سر جھکا کر کہتی ہے۔

باسیل اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر ہلکا سا پہلے مسکرا دیتا

ہے اور روجی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے چکا تھا۔

باسیل اتنی شدت سے اس کے لبوں پر جھکا ہوا تھا کہ اب وہ روجی
کی سانسیں بند کر گیا تھا روجی باسیل کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے
اسے خود سے دور کرنے کی کوششیں کرتی ہے پر جتنی کوشش وہ
دور جانے کی کر رہی تھی باسیل اتنی ہی اپنی شدت اس کے لبوں پر
بڑھاتا رہتا ہے۔۔

روجی کی حالت کو بگڑتا دیکھ کر باسیل روجی کو آزاد کرتا ہے اور
اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیالے کی مانند
روجی کی طرف دیکھتا ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے آپ تو قسم کھا رکھی ہے مجھ سے میری سانسیں
چھیننے کی

روجی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اس کے ہاتھوں
سے اپنا چہرہ چھوڑا کر جلدی سے کمرے سے باہر جانے
کے لیے بڑھتی ہے پر باسیل نے بھی آج قسم کھا رکھی تھی
روجی کو کمرے سے باہر قدم نہ رکھنے دینے کی وہ ایک بار پھر سے
روجی کو اس کے دوپٹے سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔
انکل۔۔؟؟ روجی ایک بار پھر سے غصہ ہے کہتی ہے۔

جی میری جان ایسے رو مینس کرنے پر غصہ نہیں کرتے ہیں بلکہ اور
زیادہ اپنے شوہر سے پیار کرتے ہیں۔۔

چھوڑیں مجھے باہر جانا ہے۔ روحی اپنی بڑھتی ہوئی ڈھس کنوں کو

نارسل کرتے ہوئے بامشکل کہتی ہے۔۔

منع کیا ہے نامیں نے باہر جانے سے باہر نہیں جاؤں گی آج رات تم

باسیل روحی کے کندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا میں نہیں جانتی ہوں آپ چھوڑیں مجھے

روحی مڑ کر باسیل کی چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں چھوڑ دوں گا تو تم چلی جاؤ گی اور اس وقت میں تمہیں

خود سے دور نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل بھی روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کہہ رہی ہوں نا آپ سے میں کہیں جاؤں گی اب آپ چھوڑ دیں

مجھے۔۔

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس سے

دور ہونے کے کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر چلی گئی تو۔۔؟؟ باسیل کہتے ہی روحی کی گردن میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے روحی کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی حرکت پر تلمل جاتی ہے۔

اگر میں گئی تو جو سزا آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہے۔

روحی کی بات سن کر باسیل جھٹ سے سراٹھا کر اس کی آنکھوں

میں دیکھتا ہے اور ہلکی سی سسائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔ باسیل روجی کو چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

ب۔ کیوں۔۔؟؟ روجی اچانک سے احبازت ملنے پر تجسس سے پوچھتی ہے۔

کیونکہ میں تمہیں سزا دینا چاہتا ہوں اور پوری رات دینا چاہتا ہوں

باسیل ایک بار پھر سے کہتے ہی روجی کو اپنے باہوں میں بھر لیتا ہے۔

مجھے یہاں نہیں روکنا ہے آپ۔۔

آپ چھوڑیں مجھے ٹھیک ہے میں بدر کے پاس نہیں جاؤں گی

کسی سے کچھ نہیں کہو گی چھوڑیں مجھے اس وقت

روجی باسیل کی طرف منہ کیے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی

کوششیں کرتی ہے۔۔۔

مجھ سے دور جا کر کیا کروں گی میری جان اب تو ہم دونوں

ایک ساتھ ہی رہنا ہے پوری زندگی مجھ سے دور رہ کر کیوں خود کو

تکلیف دے رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روجی کے چہرے کے قریب آکر اس کے کان کے پاس

سرگوشی نما انداز میں اس کے کان پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل ہوا کیا ہے آپ کو آج۔۔؟؟ گئے تو سہی تھے

کیوں بے شرم ہو کر واپس آئیں ہیں۔۔؟؟

روجی غصے میں روتلو سامنہ بنا کر باسیل کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بے شرم ہو کر میں وہاں سے نہیں آیا تھا بے شرم تم نے
مجھے کیا تھا جب جب تمہیں دیکھتا ہوں بے شرمی خود ہی آہستی
ہے مجھ میں۔۔

ہر چیز کا الزام آپ مجھ پر ناگذا کریں آپ خود ہی ایک نمبر
کے بے شرم انسان ہیں۔ اب چھوڑ دیں مجھے ورنہ جتنا غصہ مجھے ابھی
آ رہا ہے نا اگر آپ نے مزید کچھ کیا تو میں آپ کے سر پر ایک بھی
بال نہیں چھوڑوں گی یاد رکھنا
روحی اب سچ میں غصے میں کہتی ہے۔

شرم پھر تمہیں ہی آئی گی گنجے شوہر کے ساتھ باہر جانے پر
باسیل روحی کی چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے
کہتا ہے اور روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیتا ہے۔
حباؤ آزاد کرتا ہوں میں تمہیں کیا یاد رکھو گی باقی کا
کل کریں گے میرے آنے سے پہلے سوچنا اور اگر کمرے سے باہر
گئی تو میں نے کیا سزا دینی ہے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تمہیں۔۔
باسیل روحی کی ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر
الماری سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں چلا جاتا ہے۔۔
باسیل کے جاتے ہی روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی ہے اور فوراً سے
ہٹا دیتی ہے۔۔

میری تو کمر ہی توڑ دی ہے انہوں نے روجی رو تلوسی شکل بنا کر
 کہتی ہے اور دروازے کی طرف مڑ کر دیکھتی ہے۔
 روجی سو جا چپ کر کے اس سے پہلے یہ باگڑ بل واپس آجائیں
 روجی کہتے ہی بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور منہ تک کمر ٹوڑا ڈھے ہوئے سو
 جاتی ہے

باسیل واش روم سے نکل اپنے نازم سل ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے
 روجی کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ ہلکی سی سسائیل کرتا ہے اور خود بھی
 روجی کے برابر میس آکر روجی کے قریب لیٹ کر اس کی کمر کے
 گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روجی کے سر سے
 سر ٹیکائے ہوئے وہ بھی سو جاتا ہے۔

بدر بھی آئمے کو رات کو اپنے کمرے میں چھوڑ کر خود رات کو ہی
 اپنا فون حویلی میں ہی چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا
 اور پوری رات واپس نہیں لوٹتا ہے۔

.....

صبح ہو چکی تھی باسیل اور روجی دونوں ابھی تک سوئے پڑے تھے
 روجی باسیل کے سینے پر سر رکھے ہوئے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ
 کر سوئی پڑی تھی۔

دونوں گہری نیند میں سوئے پڑے تھے کہ کسی کے چیخنے کی
 آوازوں پر اب ان کی آنکھیں کھولنے لگی گئی۔

S

a

l

e

h

a

b

I

q

b

a

l

b

N

o

v

e

l

s

h

آوازیں پہلے دھیرے ہوتی ہے پھر تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔

پہلے باسیل اٹھتا ہے وہ اپنے سینے پر روجی کا سر سوتا ہوا چہرہ

دیکھ کر اس کے کانوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔

اس لیے نہیں کہ آوازوں سے اس کی نیند خراب ہو جائے گی بلکہ اس

لیے اگر یہ اٹھ گئی مصیبت باسیل کے لیے ہی کھڑی ہوگی۔

چیننے کی آوازیں اور رونے کی آوازیں اب تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے

اب روجی کی کانوں میں اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

روجی آوازوں کو سنتے ہوئے ملنے لگ جاتی ہے اور باسیل کے سینے میں

اپنا منہ چھپا کر ان آوازوں کو ان سنا کرنے کی کوشش کرتی ہے

پر وہ کم نہیں کہورہی تھی بڑھتی جا رہی تھی

اور روجی کو بھی مکمل طور پر نیند سے اٹھانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

روجی اپنی آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے

چہرہ پر بال بھرے ہوئے آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھی وہ گڈنوں

کے بک بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

روجی اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے اپنے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے ہے

اور جیسے ہی آنکھیں کھولتی ہے اس کی نظر سیدھا باسیل

کے چہرے پر جاتی ہے وہ اسے ہی دیکھے جا رہا تھا روجی ایک نظر

کو دیکھتی ہے پھر اس کی توجہ چیننے اور رونے کی آوازوں پر

جاتی ہے۔

انکل کوئی رو رہا ہے باہر۔۔ روحی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل کا جواب سننے سے پہلے ہی وہ بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھائے

کمرے سے باہر بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی سیڑھیوں سے نیچے بھاگتے ہوئے آتی ہے تو سامنے کا منظر دیکھ

کر اس کے قدم رک جاتے ہیں۔

ہیرا بیغم بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے رو رہی تھیں باسیل بھی

پیچھے سے آجاتا ہے انہیں ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے وہ روحی کے پیچھے

آکھڑا ہوتا ہے۔۔

ہیرا بیغم لگا تار بدر کو مارے جا رہی تھی اور زور زور سے

رو بھی رہی تھی۔

سلطان بیغم اور فیروز صاحب بھی نیچے حال میں ہی موجود تھے

روحی ایک نظر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے باسیل کو دیکھتی

اور پھر جلدی سے جا کر بدر کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

تائی امی کیوں مار رہی ہیں آپ اسے۔؟ روحی بدر کو اپنے پیچھے

کیے ہوئے ہیرا بیغم کے آنسوؤں سے ترچہ سرے کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

یہ اس سے پوچھوں روحی اس نے یہ کیا کیا ہے یہ کیسے اپنے

باپ کے قاتل کی بیٹی سے نکاح کر کے آسکتا ہے۔۔

ہیرا بیغم بدر کو مارنے کے لیے ایک بار اور اس کی طرف بڑھتی

ہیں کہ سلطان بیغم اسے روک دیتی ہیں۔

روحی بدر کو دیکھنے سے پہلے باسیل کو غصے میں دیکھتی ہے

اور اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچنے لگ جاتی ہے۔

S امی ان کی شادی میں نے کروائی ہے۔۔ باسیل سیڑھیوں سے نیچے

a اترتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

l بدر ایک دم حنا موش کھڑا ہوا ہوتا آئینہ بھی ہمت کر کے بدر کے کمرے

h سے ابھی تک۔ برقع میں ملبوس سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

a باسیل کی بات پر سلطانہ بیغم حیران رہ جاتی ہے

I آہ وہ اپنی نم آنکھوں سے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

q روحی بدر کے حنا موش اور جھکے ہوئے سر سے نظر جیسے

b ہٹاتی ہے اس کی نظر سیڑھیوں سے ڈرتی ہوئی چمک پاتی ہوئی

a آئینہ پر پڑتی ہے۔۔

l باسیل تم ایسا فیصلہ کیسے کر سکتے ہو اپنے باپ کے مقابل

N کی بیٹی سے تم اپنے بھائی کا نکاح کیسے کروا سکتے ہو۔

وہ حیران بیغم باسیل ہے سامنے کھڑی ہو کر اس کے منہ کی طرف دیکھتے

v ہوئے کہتی ہیں۔۔

e امی خون کے بدلے تو خون تو نہیں کر سکتا تھ میں اس سے

l انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا خون کے بدلے ان کی بیٹی جواب ہماری

s ہے اس کے ہوتے ہوئے وہ کسی اور کے ساتھ یہ سب کرنے کی ہمت

نہیں کریں گے۔۔

باسیل گردن موڑ کر آئینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
 ہیرا بیغم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑتی ہے وہ جلدی سے اس کی طرف
 جاتی ہے اور ایک زوردار تھپڑ آئینہ کے منہ پر دے مارتی ہے
 تھپڑ کی آواز پر سب کی نظریں آئینہ کی طرف اٹھتی ہے لیکن روجی
 کی باسیل کی طرف جو اپنے ہاتھ اپنی کمر پر باندھے ہوئے پہلے سے ہی
 روجی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آئینہ کو تھپڑ لگتا ہے تو بدر بھی اس کے چہرے کی طرف دیکھتا
 ہے اور غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتا ہے۔
 امی رک جاتیں۔۔ بدر کہتا ہوا اپنی ماں کی طرف بڑھتا ہے اور
 جا کر آئینہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔
 بدر۔۔ ہیرا بیغم درد بھری آواز میں اس کا نام لیتی ہے۔۔
 امی اپنے ہاتھ گندے مت کریں اس کو ہاتھ لگا کر خود کو تکلیف کیوں
 دے رہی ہے۔

بدر اپنی ماں کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
 کہتا ہے۔۔
 آپ کو کیا لگتا ہے بابا کی موت کوئی آسانی سے بھلا دینے
 والی بات ہے۔۔؟؟ نہیں امی بابا کی موت کا بدلہ لیں گے اور ہم ہر حال میں
 لیں گے۔۔

امی اس لڑکی سے شادی کرنا صرف اس کو اس کے باپ بھائی
کو زندہ مارنے کے لیے ہے ملک زمان اور اس کے باپ کی کمزوری ہے
یہ لڑکی امی آپ کو جتنی تکلیف دینی ہے اس لڑکی کو دیں
خود کو مت دیں۔۔

بدر ہیرا بیغم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر کہتا ہے۔
بدر کی بات پر آئمہ نظریں اٹھا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے اور
پھر روتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔۔

روحی آئمہ کی غم آنکھوں کو دیکھ کر اپنا سر بھی جھکا لیتی ہے
اور مسٹر کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھتی ہے
جو حنا موش سے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔
بابا آپ بھی اس فیصلے میں ان کے ساتھ شامل تھے۔؟؟
روحی باسیل کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے باپ سے
پوچھتی ہے۔

فیروز صاحب جو اب حنا موش رہتے ہیں ایک لفظ نہیں کہتے ہیں
بابا آپ بھی بیٹی والے ہیں ایسا کیا کر سکتے ہیں۔۔؟؟
روحی غصہ میں اپنے بابا سے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل بھی غصے میں اس کا نام لیتا ہے اور اتنے میں
سلطانہ بیغم بھی اس کے پاس آکر اسے حنا موش
کروانے کے حباتی ہے۔

امی ایک سیکنڈ۔۔!! روحی اپنا ہاتھ اپنی ماں کے ہاتھوں سے چھوڑا کر

اپنے بابا کی طرف بڑھتی ہے۔۔

بابا اچھا لگے گا آپ کو کہ کسی کی بیٹی اپنے باپ اور بھائی

سے بدلے کی نظر چپڑھے

روحی حنا موش ہو جاؤ۔۔!! باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

غصہ میں کہتا ہے۔۔

بیٹا تم ابھی چھوٹی ہو تمہیں ابھی ان سب کے بارے میں کچھ نہیں

پتا ہے تم حنا موش ہو جاؤ۔۔

فیروز صاحب روحی کے پاس آکر اسے چپ کروانے کی

کوشش کرتا ہے۔۔

جامیری شادی کرواتے وقت میں چھوٹی تھی اس بات کا احساس نہیں

ہوا تھا آپ لوگوں کو شادی کرواتے وقت مجھے بڑا بسنا دیا تھا

اور اب شادی کے بعد کچھ بول رہی ہوں تو اب مجھے آپ لوگوں نے

چھوٹا بسنا دیا ہے۔۔؟؟

روحی اپنے باپ سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی بد تمیزی مت کرو اپنے بابا سے۔۔ سلطان، بیغم سخت

لہجے میں کہتی ہے۔

امی بد تمیزی نہیں کر رہی ہوں اور نا ہی بابا سے کبھی میں

بد تمیزی کر سکتی ہوں۔

S
a
l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

آپ لوگوں کو بھی ان کا کیا ہوا فیصلہ سہی لگ رہا ہے۔؟؟

روحی اپنی ماں سے پوچھتی ہے۔

جو اب سلطانہ بیغم کچھ نہیں کہتی ہے اور نظریں چراتے ہوئے روحی

سے دو قدم دور ہو جاتی ہے۔۔

آفرین ہے آپ لوگوں پر اور تم پر بھی بدر۔۔

روحی غصے میں سب کو دیکھتے ہوئے بدر کی طرف دیکھ کر روک

جاتی ہے اور بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل ایک اور آواز غصے میں لگاتا ہے اور روحی کی

طرف قدم بڑھاتا ہے۔

باسیل وہی رک جائیں میرے پاس آکر مجھے حنا موش کروانے

کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کیونکہ غلط میں نہیں آپ ہیں

شرم آنی چاہیے آپ کو اور تمہیں بھی بدر ایک لڑکی کی زندگی برباد

کر رہے ہیں اور زارا کوئی افسوس نہیں ہے دونوں کو۔۔

روحی تلخ اور سخت لہجے میں ان دونوں کو حقیقت کا آئینہ

دیکھاتے ہیں۔۔

روحی بات اگر لڑکی کی زندگی کی برباد کرنے کی ہے تو وہ

میں نے اب تک کی نہیں ہے وہ تو میں اب کروں گا

بدر روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے پر رک جاتا ہے اور مڑ کر

آئمہ کو غصے میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اس لڑکی کی زندگی برباد کرنے کی شروعات اس کے باپ بھائی
نے ہی کی ہے اگر گھر میں بیٹی موجود تھی تو باقی بیٹیوں کی عزت
بھی کرنی چاہیے تھی انہیں اپنی بیٹی کو سنبھال کر رکھو اور باتوں کی عزت
پامال کر دیا یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔

بدر کہتے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے اور اس
کے بالکل سامنے جا کر جھکے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔۔

اب جب خود کی بیٹی اسی ازیت اور تکلیف سے گزری گی
تو اچھے سے اندازہ ہو جائے گا دوسروں کی تکلیف پر کبھی ہنسنا نہیں
چاہیے تھا اور میرے باپ کو مارنا بھی نہیں چاہیے تھا۔
بدر جن نظروں سے آئمہ کو دیکھ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا
کہ وہ اسی پل اس کی جان لے کر اپنی
غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرے۔۔

بدر کہہ کر زور سے آئمہ کی کلائی پکڑ کر غصے میں آئے اپنے ساتھ
سیڑھیوں سے اوپر لے جاتا ہے۔۔

اس کی گرفت اتنی سخت تھی آئمہ کے ہاتھوں پر کہ اس کا
ہاتھ فوراً سے لال سرخ ہونے لگا گیا تھا۔۔

بدر کے جاتے ہی ہیرا بیگم ایک بار پھر سے رونے لگ جاتی ہیں
سلطانہ بیگم جلدی سے ان کے پاس آتی ہے اور انہیں اٹھا کر سنبھالنے
لگتی ہیں۔۔

روحی غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیچے ہوئے باسیل کو
ایک نظر غصے میں دیکھتی ہے اور پھر ہیرا بیغم کے لیے پانی کا گلاس
لینے کے لیے کچن میں چلی جاتی ہے۔

روحی پانی کے کوواپس آتی ہے تو باسیل وہاں سے جا چکا تھا
روحی ایک نظر پوری حویلی پر ڈالتی ہے اور پھر پانی کا گلاس کے کرہیرا بیغم
کے پاس جاتی ہے۔

روحی تم سبھالوں میں ابھی آتی ہوں تمہارے بابا سے
بات کر کے سلطانہ بیغم روحی کو کہہ کر حویلی سے باہر فیروز صاحب
کے پیچھے اپنی حویلی والے حصے میں چلی جاتی ہیں۔

تائی امی مت روئیں نا آپ ایسے روحی انہیں پانی پلا کر
ان کے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی میرا شوہر اور بچہ دونوں برباد ہو گئی ہیں۔

ہیرا بیغم روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں اور کہہ کر زور سے رو پڑتی ہیں۔
تائی امی۔۔ روحی کہتے ہوئے انہیں گلے سے لگا سیتی ہے

بدر میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔

بدر اپنی گرفت مضبوط اے مزید مضبوط بنا تا حبار ہاتھ

پر آئمہ کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا تھا۔

بدر اپنے کمرے میں آئمہ کو کیے زور سے اندر کی طرف دھکا دیتے

ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔

یہ ہاتھ میں نے تمہیں تکلیف دینے کے لیے ہی پکڑا ہے ورنہ مجھے

کوئی شوق نہیں ہے تمہارا ہاتھ پکڑنے کا

بدر کمرے کا دروازہ بند کر کے آئمہ کی طرف دیکھتے

ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

مجھے درد دینے سے کیا ملے گا آپ کو۔؟؟ آئمہ روتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"شاید سکون" بدر مختصر سا جواب دے کر آئمہ کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مسلحہ بے گام کیا۔؟؟ آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے قدم

پیچھے کی طرف ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

کوشش کر کے دیکھوں گا ہر دن تمہیں درد دے کر تکلیف دے کر

اپنی پوری کوشش کروں گا سکون حاصل کرنے کی

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو پھر ٹھیک ہے آپ کر لیں اپنی کوشش میں گنہگار کی بیٹی ہوں

برداشت کرنے کو تیار ہوں۔۔

آئمہ کی باتوں پر بدر کے قدم رک جاتے ہیں وہ اس کے جھکے

ہوئے چہرے کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دیتا ہے۔

تمہارے لیے بہتر بھی یہی ہو گا کہ تم برداشت کر دو رہائی کی امید اور

مدد کی پکار دونوں کا ہی دم توڑ لوں

بدر اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اور اگر کبھی میرا صبر ختم ہو گیا تو۔۔؟؟ آئمہ سرائٹا کر بدر کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

S تو بھی خاموش رہو اس حویلی کا ہر فرد تم سے نفرت کرتا ہے
a خون بہا میں آئی ہو صبر رکھو گی تو زندہ رہو گی
l نہ جتنی نفرت میں تم سے کرتا ہوں تمہیں اسی پل زمین میں زندہ
e دفن کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچوں گا۔
h

a خاموش رہو گی تو واقع میں زندہ رہو گی اگر کبھی بھی کچھ بھی
I کہتا تم نے تو یاد رکھنا بدر سکن در تمہیں چھوڑے گا نہیں
q بدر آئمہ کا بازوؤں پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے اسے درد دیتے
b ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر زور سے بیڈ پر دھکا دے کر
a وہ خود واداش روم میں گھس جاتا ہے۔۔
l

l پیچھے آئمہ اپنے آپ کو سمیٹتے ہوئے بیڈ سے جلدی سے اٹھ کر
N زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے اور اپنا سراپنے
o گڈھنوں میں چھپائے

v ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے رونے کی آواز کو اپنے
e اندر ہی دفن کرنے لگ جاتی ہے۔
l

s بابا مجھے لے جائیں یہاں سے بابا۔۔ آئمہ اپنا ڈراپنے گڈھنوں
پر ٹیکائے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے مزید زور سے رونے
♥ لگ جاتی ہے۔۔

Dastane E Basil ❤️

Episode No 24

By Saleha Iqbal ..."

روحی ہیرا بیغم کو چپ کروا کر ان کے کمرے میں چھوڑ کر غصے
میں پاگل ہوتے ہوئے باسیل کو ڈھونڈنے لگ جاتی ہے روحی اسے
کمرے میں چھت پر ہر جگہ ڈھونڈ لیتی ہے پر باسیل اسے کہیں
نظر نہیں آتا ہے۔۔

کہاں چپے گئے ہیں یہ۔؟؟ روحی حال میں کھڑی ہوئی ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے تو اس کی نظر

کچن کے بلکل سامنے کی طرف بنے ہوئے دروازے پر پڑتی ہے جو کچن کے پیچھے
سوئمنگ پول کے راستے کو جاتا ہے وہاں کوئی زیادہ جاتا نہیں
تھا اس لیے روحی کا دھیان وہاں نہیں گیا تھا
لیکن ابھی وہ اس طرف جا رہی تھی۔

روحی کا غصہ ویسے ہی اس کے سر چڑھا ہوا تھا باقی کا
غصہ باسیل ہے پاس کھڑی ہوئی شیزا کو دیکھ کر چڑھ گیا تھا۔
روحی جیسے ہی سوئمنگ پول والے ایریا میں پہنچتی ہے

سامنے باسیل بلیک کلر کے ٹراؤزر میں بلیک کلر کی بنیان پہننے ہوئے
سفید گوری رنگت پر بلیک کلر کال کا لگ رہا تھا اوپر سے
اس کے چوڑی بوڈی او موٹے موٹے ڈولے جن پر ہلکا ہلکا پسینہ

آیا ہوا تھا وہ بوکسنگ کرنے میں لگا ہوا تھا اور اس کے پاس کرسی
پر شیزا بیٹھی ہوئی اس کی طرف ہنستے ہوئے دیکھ کر اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

شیزا مسکراہی تھی لیکن باسیل کے چہرے پر زرا سی بھی مسکراہٹ

نہیں آرہی تھی شیزا کی باتوں پر

روحی کی نظر باسیل پر جاتی ہے پر وہ واپس سے شیزا کو غصے

میں گھورنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ عورت سرے گی میرے ہاتھوں سے۔۔ روحی غصے میں کہتے ہوئے

باسیل اور شیزا کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

آئی۔۔ آہ۔۔ میرا مطلب ہے شیزا جائیں آپ ناشتہ کر لیں آمینہ آئی

نے آپ کے لیے ناشتہ بنا دیا ہے۔۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی آواز پر باسیل فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

مجھے بھوک نہیں ہے روحی میں بعد میں کھالوں گی

اور ویسے بھی اس سٹیویشن میں کون کھانا کھا سکتا ہے۔۔

کس کے حلق سے نیوالہ اتارے گا۔۔

شیزا گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بات سنیں آپ میری اس وقت میں جتنی شرافت سے کہہ سکتی تھی

نامیں نے کہ دیا ہے آٹھ کرچہ چپا چپا یہاں سے چلی جائیں

میرے شوہر کو تاڑنا بند کریں ورنہ جتنا غصہ مجھے اس وقت ان

پر آرہا ہے نادہ سب کا سب آپ پر اترے گا۔۔

روحی باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل باکسنگ بیگ کو پکڑے ہوئے روحی کو دیکھ رہا تھا جو سچ

میں غصے میں بھری پڑی تھی۔۔

روحی یار بد تمیزی تو مت کرو چلی جاتی ہوں میں۔۔ شیزا مکراتے
ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں بد تمیز ہوں پیدائشی بد تمیز ہوں اگر ایک بار اور میرے شوہر
کو دیکھا اس کے بعد کے انخام کی زمرہ دار آپ خود ہوگی
ان سے نظریں ہٹائیں اور جائیں یہاں سے۔۔

روحی تلخ اور سخت لہجے میں شیزا کو غصہ میں گھورتی ہوئی کہتی ہے۔
شیزا ایک بار پھر سے باسیل کی طرف دیکھتی ہے
جوہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا کہتا ہے۔
شیزا باسیل کی بات مان کر وہاں سے روحی کو غصے میں گھورتی
ہوئی چلی جاتی ہے۔۔

شیزا کے جاتے ہی باسیل اپنے ہاتھوں سے گلوں کو اتارتے ہوئے روحی
کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

"میرے شوہر۔" باسیل روحی کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز
میں کہتا ہے۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے سینے پر
ہاتھ رکھ کر اسے زور سے سویمنگ پول میں دھکا دے دیتی ہے۔۔

باسیل سویمنگ پول میں اور سویمنگ پول سے کافی سارا پانی
باہر نکل جاتا ہے۔۔

باسیل اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے سویمنگ پول میں پانی سے
اوپر آتا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی مسکراتے ہوئے غصے میں گڈھنوں کے بل سویمنگ پول کے پاس بیٹھتی ہے۔

S اگر آئندہ آپ مجھے سس چپٹرل کے ساتھ نظر آئیں نا انکل تو اگلی بار سویمنگ پول میں نہیں چھت سے نیچے دھکا دوں گی میں آپ کو
l
e سمجھ گئے آپ۔۔؟؟

و جی غصے میں کہتی ہے اور کہہ کر واپس حویلی میں چلی جاتی ہے لیکن
a اپنی طرف والی حویلی میں

باسیل بھی غصے میں زور سے پانی میں ہاتھ مارتا ہے اور
I
q سیو منگ پول سے باہر نکلتا ہے۔۔

...
a
l رونا دھونا بند نہیں کروں گی تم۔؟؟ بدرواش روم میں سے
N نکلتے ہوئے زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھی ہوئی آئندہ کو دیکھتے
o ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

v آئندہ بدر کی آواز پر جلدی سے اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرنے
e
l لے جاتی ہے اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کی
s آواز کو بند کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر ایک نظر اس پر ڈالتا ہے اور الماری کی طرف بڑھتا ہے
اے الماری کے پاس جاتے دیکھ کر اپنے چہرے کو اچھے سے
صاف کرنے لگ جاتی ہے۔۔

بدر اپنے لیے نیوی بلیو کلر کی شرٹ اور وائٹ

کلر کی پینٹ نکال کر وہ غصے میں زور سے الماری کا دروازہ بند کرتا ہے

اپنے کپڑے بیڈ پر پھینک کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

آئمہ کے پاس آتا ہے اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا بیڈ کی

سائیڈ والی دیوار سے لگا دیتا ہے۔

آہہہ۔۔۔ آئمہ درد میں کراہتے ہوئے کہتی ہے۔

بولا ہوتا آواز نہیں آتی چاہیے تمہاری تو رو کر میرا دماغ

کیوں مزید خراب کر رہی ہو تم۔؟؟

بدر غصے میں دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ ڈرتے ہوئے حنا موش ہونے کے بجائے مزید رونے

لگ جاتی ہے۔۔

منہ بند کر لو رونا بند کرو۔۔ بدر آئمہ کا منہ اپنے ہاتھوں میں

جکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ آئمہ اپنا منہ اس کے ہاتھوں

سے چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

درد ہو رہا ہے۔؟؟ درد ہو رہا ہے تو برداشت کرو

بدر کہتا ہے اور کہہ کر آئمہ کو اس کی گردن سے پکڑ لیتا ہے۔۔

آواز بند کر اپنی ایک آنسوؤں اور مزید تمہاری آواز میرے کانوں میں

پڑی تو یاد رکھنا آج کے بعد میں تمہیں خود کو خود دیکھنے لائق

بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔

بدر آپ چھوڑیں مجھے پلرز مجھے درد ہو رہا ہے پلرز

چھوڑ دیں مجھے۔

آنم روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے کہتی ہے بد کا ہاتھ اپنی گردن

سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر اسے روتے ہوئے دیکھ کر خود ہی اسے زور سے جھٹک کر چھوڑ دیتا ہے

اور بیڈ سے اپنے کپڑے اٹھائے ایک بار پھر سے واش روم میں چلا

جاتا ہے۔

آنم روتے ہوئے اپنے ہاتھوں پر بدر کے نشان دیکھ کر ایک بار پھر

سے زمین پر بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہے۔

باسیل اپنے کپڑے چینچ کیے گیسے کلر کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے

ہوئے غصے میں حویلی کی دوسری طرف آتا ہے۔

فیروز صاحب پولیس اسٹیشن جا چکے تھے اور سلطانہ بیگم ہیرا بیگم

کے پاس تھی روجی اکیلی حویلی میں اپنے کمرے میں موجود تھی۔

باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

روجی کے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

روجی شاور لے کر بلیک کلر کے کارٹن کے چکن کی فرائڈ پکے ہوئے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی کمر پر

پچھلے گلے میں لگی ہوئی لمبی لمبی بلیک کلر کی دوڑیاں باندھ رہی تھی۔

روحی کا مکمل دھیان جو آج صبح ہوا ان باتوں پر بھتا وہ
 دوڑیاں باندھ رہی تھی پر اس سے وہ بندھ ہی نہیں رہی تھی چہرے پر
 بال بکھیرے ہوئے تھے۔

S

جس کی وجہ سے وہ صبح سے انہیں آپس میں باندھ نہیں پارہی تھی۔
 روحی شیشے میں دیکھنے کے لیے جیسے ہی مسرتی ہے
 اتنے میں باسیل زور سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اس کے
 کمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔

a



اچانک سے باسیل کے آنے پر روحی کے ڈر کے مارے دل کی دھڑکنیں
 تیزی سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔

q

b

a

انکل۔؟؟ روحی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کہتی ہے۔

l



باسیل روحی کو بھیگا ہوا دیکھ کر دوپل کے لیے وہی رک جاتا ہے
 پر جلد ہی خود کو کمپوز کیے وہ دروازے کو
 بند کر کے اس کو لاک لگاتا ہے۔

N

o

v

e

l

s

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔؟؟ روحی اسے دروازہ بند کرتے
 ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے مجھے سیو منگ۔ پول میں دھکا کیسے دیا۔؟؟



باسیل دروازہ بند کیے ہوئے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 باسیل رک جائیں وہیں پر میرے پاس مت آنا۔
 روحی ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آج تم بچ کر دیکھاؤ میرے ہاتھوں سے حویلی میں اس وقت یہاں
پر کوئی بھی نہیں ہے۔

آج تم میرے ہاتھوں سے بچ کر دیکھاؤ باسیل روجی کی طرف قدم
بڑھاتے ہوئے ہوئے کہتا ہے۔

روچی باسیل کو آتا دیکھ کر جلدی سے بیڈ کے پاس چلی جاتی ہے
اور دوسری طرف جا کھڑی ہوتی ہے۔

روچی سرورادھرا بر میرے سامنے۔۔!!! باسیل غصے میں کہتا
ہے۔۔

میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں گی
روچی بیڈ کے دوسری طرف کھڑی ہو کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر
باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم ٹڈی سی ہو لیکن تم نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے
تمہاری ہمت کیسے ہوئی تھی مجھے سیو منگ پول میں پھینکنے
کی۔۔؟؟ باسیل روجی کی طرف آتے ہوئے کہتا

روچی جلدی سے بیڈ پر چڑھ کر دوسری طرف جا کھڑی ہوتی ہے۔

ہاں تو اگر مجھے دوبارہ اس چپڑیل کے ساتھ نظر آئیں تو

بچ میں چمت سے دھکا دے دوں گی میں آپ کو

غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بیڈ سے گدی اٹھا کر

پھینکتی ہے۔۔

وہ مجھ سے صرف بات کر رہی تھی۔۔ باسیل اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ گھور رہی تھی آپ کو۔!!! روجی بھی اپنے الفاظوں پر زور دیتے

ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

ہاں تو لوگوں کی آنکھوں پر مسیں پٹی تو نہیں باندھ سکتا ہوں نا میں مسیں

ہوں ہی اتنا ہینڈسم کیا کر سکتے ہیں۔۔

باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے آج کے بعد مجھ پر اٹھنے والی نظروں

کو بھی آپ کچھ نہیں کہیں گے بات ختم

حبان لے لوں گا میں اگر تمہاری طرف کسی نے دیکھا بھی

باسیل روجی کی بات کاٹتے ہوئے بچ میں غصہ

میں بول پڑتے ہیں۔۔

روجی اس کی بات پر حنا موش ہو جاتی ہے اور حنا موش سے اس

کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

تم ادھر میرے پاس آؤں۔۔ باسیل انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

روجی کو اپنے پاس بلاتا ہے وہ نہیں آتی ہے تو خود اس کی

طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

روجی غصے میں ایک بار پھر سے دیکھنے لگ جاتی ہے باسیل اس

لگ پہنچتا ہے کہ روجی باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہوش میں آتی ہے۔

اور اس سے دور جانے کے لیے دروازے کی طرف بڑھنے لگتی ہے
وہ ایک قدم ہی دروازے کی طرف اٹھاتی ہے کہ باسیل کا ہاتھ ایک
S بار پھر سے اس کی کمر تک پہنچ چکا تھا۔

a
l
e باسیل روجی کو کمر سے پکڑ کر اس کی کمر اپنے سینے سے لگائے
ہوئے اسے دونوں ہاتھوں سے اپنی باہوں میں قید کرتا ہے۔

h
a ایک ہاتھ کمر سے ہٹا کر وہ اس کی گردن سے اس کے گیلے بالوں
کو ہٹاتا ہے اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

L
q
b باسیل روجی کے کندھے پر اپنا سر رکھے ہوئے
a
l روجی جے گال سے اپنے گال لگائے ہوئے اس کے چہرے پر
اپنی داڑھی چھبار ہاتھ۔

N
o
v انکل۔۔؟؟ روجی اپنا چہرہ باسیل کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے
کہتی ہے۔

e
l
s ہم۔۔ باسیل روجی سے تھوڑا دور ہو کر اس کی منراک کی
دوڑی کو باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ نے اتنا بڑا غلط فیصلہ کیسے لے سکتے ہیں۔۔؟؟
♥ روجی کی بات پر وہ اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے اور دوبارہ
سے اسے اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔

میں نے کوئی عنایت فیصلہ نہیں لیا ہے۔

باسیل روجی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

S آپ نے ایک ساتھ تین زندگیاں برباد کر دی ہے اور آپ کہہ رہے

a ہیں آپ نے کوئی عنایت فیصلہ نہیں لیا ہے۔

l یہ ضروری تھا۔۔۔!!! باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔

e کس لیے۔؟؟ روجی باسیل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

a اپنے باپ کے قتالوں کو سزا دینے کے لیے

باسیل ایک انبر واٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

q افسوس ہے مجھے کہ آپ اپنے انتقام کی نظر ایک معصوم لڑکی

b کو کریں گے۔۔

a روجی خود کو باسیل سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

l میرے فیصلوں پر افسوس مت کرو روجی کیونکہ اسی میں ہی سب کی

N بھلائی ہے اور جو فیصلہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے

o باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

v پر مجھے بے حد افسوس ہے آپ سے میں نے کبھی کوئی امید نہیں

e لگائی تھی ہر اس بات کی توقع بھی نہیں کی تھی۔

l آپ نے قسم سے بہت گھٹیا فیصلہ کیا ہے۔

s روجی مایوسی میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے اور کمرے سے باہر

حبانے کے لیے کمرے کے دروازے پر پہنچتی ہے۔

ہاتھ دروازے کو کھولنے کے لیے بڑھائی تھی تاکہ باسیل روجی کو اسی
 دروازے سے پن کر دیتا ہے۔

S اب یہ گھٹیا فیصلہ ہو چکا ہے اب ایسے قبول کرنا پڑے گا تمہیں
 a بھی اور باقی سب کو بھی آئے اب بدر کی بیوی ہے اور سکندر
 l حنا ندان کی چھوٹی بہو اب اس کی پہچان نہیں ہے۔
 e
 h جتنا حبلدی ہو سکے اسے قبول کر لو اور اگر نہیں کروں گے تو مجھے
 a کروانا اچھے سے آتا ہے اور یہ بات تم بھی بہت اچھے سے جانتی ہو۔
 I باسیل روجی کے بازوؤں پر زور دیتے ہوئے اس کی آنکھوں
 q میں دیکھتے ہوئے اپنی ایک ایک بات کہتا ہے۔
 b
 a بات ہمارے قبول کرنے کی نہیں ہے باسیل جس لڑکی کو خون بہا
 l میں آپ کے کر آئیں ہیں اس کے ہمیں قبول کرنے کی ہے
 I جو غلطی اس نے کبھی کی ہی نہیں اس کی سزا اس کو دے دی
 N
 o گئی ہے اور وہ بھی پوری زندگی کے لیے
 v آپ کو لگتا ہے وہ اس حنا ندان ہے کسی بھی فرد کو
 e
 l معاف کرے گی۔۔؟؟

s روجی کی باتوں پر باسیل کی گرفت اس کی بازوؤں پر ڈھیلی پڑ رہی تھی۔۔
 بات انتقام کی تھی تو انتقام گنہگار سے لینا چاہیے تھی اس کے بدلے
 میں کسی معصوم انسان سے نہیں جو آپ نے اور بدر نے کیا
 وہ متاثر قبول نہیں ہے۔۔

روحی کی باتیں سنتے ہوئے باسیل روحی سے دور جا کھڑا ہوتا ہے
اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

S
a
l
e
h
a
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل

روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہہ کر غصے میں اور مایوسی میں
اپنا صوفے سے دوپٹہ اٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔
q
b
a
l
روحی حبان لی ہے آپ کی غلطی پورے خاندان کی ایک ساتھ حبان
لے گی انکل

روحی جیسے ہی پدر کے کمرے کا دروازہ کھولتی ہے تو سامنے
بیڈ ہے پاس زمین پر آئم گڈ ہنوں کے بل بیٹھی ہوئی اب تک برق میں
ہی رو رو کر اپنا حال برا کر رہی تھی۔

روحی اسے دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے
اور اس کے پاس جا کر زمین پر گڈ ہنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے۔
آئم۔۔؟؟؟ روحی اس کے گڈ ہنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے
وجھے لہجے میں اس کا نام لیتی ہے۔

آئم روحی کو بہت اچھے سے جانتی تھی وہ لوگ یونیورسٹی میں
ملتے تھے ہر کبھی زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی ان دونوں
کی روحی ہمیشہ اپنی مستیوں میں لگی رہتی تھی۔
اور آئم اپنی پڑھائی میں ہمیشہ برق میں ملبوس رہتی تھی
ملک شہباز اور ملک زمان نے اسے کبھی کسی سے دوستی
بھی نہیں کرنے دی تھی ہر وقت وہ اس کے بابا کے آدمیوں کی نظر میں
رہتی ہے اس لیے اس کو کبھی کوئی دوست نہیں ملتا
آئم روحی کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے
اور روحی کو دیکھتے ہی اس کے گلے سے لگ کر
رونے لگ جاتی ہے۔

روحی اس کی حالت دیکھ کر خود بھی رونے لگ جاتی ہے
وہ ہمیشہ عورتوں کی مدد کرنے والی لڑکیوں کے لیے آواز اٹھانے
والی اپنے گھر والوں کی کی گئی ایک معصوم لڑکی پر زیادتی کو نارو ک پائی۔

آئم ایسے روتے نہیں ہیں اگر ابھی سے کمزور پڑ جاؤ گی
تو کیسے چلے گا یار۔۔

روحی اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے اور ساتھ
ساتھ اس کا اسٹول رکھو لئے لگتی ہے۔۔

روحی کیا ہر لڑکی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم بیٹیوں کو
اپنے ماں باپ کے فیصلوں کے آگے ان کی عزت کے آگے اپنی خوشیوں کو
اپنی خواہشات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔

صرف ان کی عزت کی خاطر اپنی پوری زندگی برباد کرنے پڑتی ہے
انہیں اپنی بیٹی ہونے کا ثبوت دینے کے لیے۔۔؟؟

آئم نم لہجے میں آنکھوں میں آنسوؤں کیے ہوئے روحی کی طرف
دیکھتے ہوئے اپنے جواب کا انتظار کرتی ہے۔

روحی کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھیں وہ بھی اپنے باتیں

اپنے ماں باپ کی عزت کی خاطر ایک ایسے ہی رشتے میں بندھ گئی تھی۔

ہم۔۔ ہم۔ بیٹیوں کو ہر حساب ادا کرنا پڑتا ہے پر چیز کا

ہمیں دیے گئے پیار کا، عزت کا، عیش و آرام کا ہر چیز کا

حساب دینا پڑتا ہے۔۔

ماں باپ جو ہوتے ہیں آئم وہ ہماری زندگیوں کے فیصلے کرنے

کے لیے ہوتے ہیں ہاں کچھ ماں باپ اپنے بچوں میں اپنا مطلب بھی ڈھونڈ

لیتے ہیں اور کچھ انہیں ہر مطلب سے بچانے کے لیے فیصلہ

کرتے ہیں۔۔

میرے ماں باپ نے بھی میری زندگی کا ایک ایک فیصلہ ایسا کیا تھا

جس پر مجھے پہلے افسوس تھا ہر اب نہیں ہے۔

میری شادی کو ہوئے ایک مہینہ 13 دن ہو چکے ہیں۔

باسیل سے جب میری شادی ہوئی تھی پتا ہے مجھے قسم سے بہت

غصہ آتا تھا میں اپنی ماں سے بہت زیادہ ناراض ہوئی تھی

پر یقین مانو اس ایک مہینے میں ہے مجھے افسوس ہونے کے بجائے

اب خوشی ہوتی ہے۔۔

میرے انکل بہت کمال کے ہیں دنیا کے صرف دنیا کے

ہی نہیں وہ ہمارے گھر والوں ہے سامنے بھی وہ ایک کھڑوس

پتھر دل شخص ہیں پر میرے لیے وہ بالکل الٹ ہیں ناکام میری ہر بد تمیزی

پر ہر کوا اس ہر وہ مجھے ڈانٹتے نہیں ہیں بلکہ پیار سے مجھے

سمجھاتے ہیں۔

روحی کی باتوں پر آئم کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا رک گئے تھے

وہ رونا بھول گئی تھی بس روحی کو سنتی جا رہی تھی۔

باسیل جیسے ہیں بدر بلکل اس کا الٹ ہے بدر اور میں بلکل ایک جیسے

ہیں ہمیں یونیورسٹی میں دیکھا تو ہے تم نے وہ بھی میرا طرح

کا پاگل ہے پر وہ بد تمیز نہیں ہے برا انسان نہیں ہے

ہاں وقت اور حالات ایسے ہیں کہ وہ اسے برا بنا رہے ہیں

ہر بدر برا انسان نہیں ہے ہمارے حنا ندان میں کوئی برا نہیں ہے۔

تمہارے ساتھ جو ہوا وہ تمہارا نصیب ہے آئمہ میں بھی اپنے ماں

باپ کی مرضی کو دیکھ کر اس رشتے میں حبڑ گئی تھی

کیونکہ وہ لوگ چاہتے تھے انہیں اپنی عزت کی خاطر مجھے اس رشتے

میں جوڑنا تھا اور اوپر گرم دماغ کی میں بھی کر لی انکل سے

شادی روجی درد بھری مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتی ہے۔

تم انہیں انکل کیوں بول رہی ہو کیا وہ بڑی عمر کے ہیں۔؟؟

آئمہ معصومہ انداز میں روجی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روجی اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر مسکرا دیتی ہے۔

نہیں تو۔۔ باسیل تو بہت زیادہ والے ہی مینڈسم انسان

اور وہ صرف 31 سال کے ہیں وہ مینڈسم اور اوپر سے میرے

شوہر بھی ہیں اور مجھ سے بڑے بھی اگر میں انہیں ان کے نام سے

بلاؤں گی تو اچھا نہیں لگے گا نا

جبتے وہ مینڈسم ہیں انہیں میری ہی نظر نا لگ جائے اس لیے میں

انہیں انکل کہتی ہوں۔

مجھے اچھا لگتا ہے اور اب تو انہیں بھی عادت ہو گئی ہے

میرے من سے اپنے نام کے بجائے انکل سننے کی

روجی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی ختم نا ہونے والی مسکراہٹ

جس کی وجہ اس کے انکل کا ذکر ہی تھا۔۔

تمہیں تو اچھا شوہر مل گیا روجی جو تم پر غصہ نہیں کرتے

تمہاری نادانیوں پر تمہیں سمجھاتے ہیں تم پر غصہ نہیں کرتے ہیں بلکہ

تمہارا غصہ کم کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔

پر مجھے اچھا شوہر نہیں ملا جس کے بارے میں کبھی سوچا

نہیں جیسے ایک دوبارہ سرسری سی نظر سے دیکھا تھا وہ آج میرے

شوہر ہیں جن کے بارے میں کچھ حنائی تک نہیں ان سے اب میرا

رشتہ جڑ چکا ہے۔

آئم کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے آنسوؤں نے جگہ لے لی تھی

بدر کو ہمیشہ تمہارے ساتھ میں نے یونیورسٹی میں دیکھا تھا

تمہاری ہر نادانی یو اقوفی میں وہ تمہارے ساتھ ہوتے تھے

لیکن ان سے کبھی میری شادی ہو گئی یہ میں نے انہیں دیکھ کر

کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔

عسطلی میرے بابا اور بھائی کی تھی اور اب سزا مجھے ملے

گی میں کبھی اپنے گھر والوں کو معاف نہیں کروں گی

اگر میری ضرورت نہیں تھی مجھ سے کبھی انہیں محبت نہیں تھی

ایک دن اگر انہوں نے مجھے اپنے کسی خون کی نظر کرنا تھا تو

مجھے پیدا ہی کیوں کیا انہوں نے ایک حویلی میں پیدا ہوئی تھی میں

پر ہمیشہ کال کوٹھری میں قید بندوں کی طرح میں نے اپنی زندگی

گزاری تھی پر کبھی یہ نہیں سوچا تھا

کہ ایک حویلی میں پیدا ہونے کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی
مجھے میں انچپائی اولاد تو تھی ہی اب ایک انچپائی
بیوی بھی بن گئی ہوں۔

S

آئم کی باتیں اس کے آنسوؤں روجی کا دل چھلنی کر رہی تھیں۔

a

میں اتنی بڑی آزمائش کا سامنا کیے کروں گی میں یہ سب

l

e

برداشت نہیں کر سکتی ہوں میں اپنے بابا کی کس کس

h

مسلطی کا ازالہ کروں گی میں نہیں کر سکتی ہوں مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب



آئم کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا سراپے گڈھنوں میں چھپائے

I

ہوئے زور زور سے رونے لگے۔

q

روحی کی آنکھیں نم ہو چکی تھی وہ بھی اس کی باتیں

b

a

سن کر رونے لگے۔

l

آئم۔۔؟؟ میری طرف دیکھو مت روؤ



روحی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے آنسوؤں

N

o

صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

v

عجم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ میں تمہارے اس مشکل

l

وقت میں تمہاری مدد کروں گی میں وعدہ کرتی ہوں

s

تمہاری ساتھ اب کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گی چاہے اس کی مجھے



خود مشکلات کا سامنا کرنا پڑے میں کروں گی ہر حال میں تمہارا

ساتھ دوں گی ہمیشہ۔۔۔"

Dastane Rooh E Basil ♥

Episode No 25

By Saleha Iqbal ..."

اچھا چلو جلدی سے تم اب رونابند کرو ر اٹھ کر فریش ہو
 س
 باؤ کل رات سے رو رو کر حال کیا ہوا ہے تم نے
 a
 رچی آئمہ کے چہرے سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔
 l
 میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔۔ آئمہ روتے ہوئے کہتی ہے
 h
 آہ میرے پاس تو ہیں نا کپڑے تم برقع اتارو منہ ہاتھ دھو
 a
 لومیں کپڑے لے کر آتی ہوں تمہارے لیے
 I
 رچی اسے کہہ کر
 q
 خود جلدی سے اپنے کمرے میں چلی
 b
 جاتی ہے اور اپنے کپڑوں میں سے ایک نیا سوٹ نکلا کر
 a
 آئمہ کے لیے ساتھ جوتی بھی لے کر آتی ہے اسے
 l
 واش روم میں دیکھ کر وہ کپڑے بیڈ پر رکھ کر واپس اپنے
 N
 کمرے میں چلی جاتی ہے
 o
 اور جاتے ساتھ ہی اپنے فون سے مہرین کو فون ملانے لگ جاتی ہے
 v
 پر مہرین کا فون نہیں لگ رہا تھا۔
 e
 رچی کمرے میں ٹہلتے ہوئے اسے بار بار فون کرنے کی کوشش
 l
 کرتی ہے پر مہرین کا فون بند ہی آ رہا تھا۔
 s
 رچی بغیر وقت زایہ کیے ہوئے جلد بازی میں حویلی سے باہر نکلتی ہے۔
 ♥

اور ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر مہرین کے گھر
چلی جاتی ہے۔

روحی جے جاتے ہی باسیل واپس حویلی آجاتا ہے اور روحی کو ہی
دیکھتے ہوئے وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے پر وہ اسے
کہیں بھی نظر نہیں آتی ہے باسیل روحی کو دیکھتے
ہوئے واپس سیڑھیوں سے نیچے اتر جاتا ہے۔

وہ آخری سیڑھی پر پہنچا ہی تھا کہ شیز باسیل کو دیکھتے
ہوئے اپنے کپڑوں کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کے پاس آجاتی ہے۔
باسیل کسی کو ڈھونڈ رہے ہو۔؟؟
شیز باسیل کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔

ہم۔۔ میری بیوی کہاں ہے۔؟؟ روحی کو دیکھا ہے تم نے کہیں
کمرے میں نہیں ہے وہ۔؟؟
باسیل سیڑھیوں سے اتر کر شیز کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے
اور تجسس سے پوچھتا ہے۔

ہاں وہ ڈرائیور ہے ساتھ باہر گئی ہے بس اتنا پتا ہے مجھے
اور کچھ بھی نہیں پتا ہے۔

شیز اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باہر گئی ہے۔۔!! باسیل شیزا کی بات کو دہراتا ہے اور باہر کی

طرف دیکھتا ہے۔۔

شیزا اس کے چہرے پر روجی کے لیے پریشانی دیکھ کر شیزا لمبی
گہری سانس لیتے ہوئے اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل۔۔؟؟ شیزا اسے آواز لگاتی ہے۔

ہاں۔!! باسیل دروازے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے گاؤں دیکھنا ہے میں جب سے یہاں آئی ہوں تب سے اسی
حوالی میں رہ رہی ہوں اب گھٹن ہونے لگی ہے تھوڑی دیر کے لیے مجھے

اپنے ساتھ باہر کے جاؤ گے۔۔؟؟

شیزا تجسس سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے جواب کا
انتظار کرتی ہے۔

ہمارے گاؤں میں شاید تمہارے حباب سے کچھ ناہو تمہیں دیکھ

کر مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہارا موڈ فریش ہوگا

باسیل اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے دوبارہ دروازے کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایسا نہیں ہے مجھے گاؤں بہت پسند ہے اس لیے تو میں سب تک

یہاں ہوں چلو کے چلو نا مجھے باہر ہم دونوں تھوڑی دیر بعد واپس

آجائیں گے تمہارا بھی دماغ فریش ہو جائے گا

اور میرا ایک ساتھ ٹائم اسپینڈ کریں گے تو ٹیشنوں سے کچھ

وقت کی آزادی ہی مل جائے گی۔

مجھے اپنی ٹیشنوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرنا ہے شیزا
میں اس وقت پریشان اپنی بیوی کی گھر میں غیر موجودگی پر ہوں
اور اس کے لیے پریشان ہونے سے میں کبھی چھٹکارا
حاصل نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
شیزا کی باتوں پر اپنا سر جھکا لیتی ہے۔
باسیل شیزا کا مایوس جھکا ہوا سر دیکھ کر اپنی آنکھیں کیے ایک
لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

چلو آجاؤ گھوما کر آتا ہوں تمہیں اپنا گاؤں تب تک میری
بیوی بھی واپس آجائے گی اس کے بغیر حویلی میں میں کروں
گا بھی کیا۔

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور شیزا کو باہر چلنے کا اشارہ
کرتا ہے۔

شیزا کو باسیل کا رویہ اس کا لہجہ سب حیران کر رہا تھا۔
پر وہ اسے کچھ اور نہیں کہنا چاہتی تھی اس بھی وہ بھی مسکراتے
ہوئے باسیل کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔

روحی ڈرائیور کے ساتھ مہرین کے گھر پہنچتی ہے وہ جلدی سے
گاڑی سے نکل کر اندر کی طرف بھاگتے ہوئے جاتی ہے کہ وہاں حال
میں کھڑے ہوئے بدر کو مہرین کے بابا کے سامنے وہ حیران رہ جاتی ہے۔

انکل مجھے ایک بار مہرین سے ملنے دیں میرا اس سے ملنا
ضرور ہے ایک بار مل کر میں واپس چلا جاؤں گا۔
بدر انسٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کس رشتے سے کس حیثیت سے میں اب تمہیں اپنی بیٹی سے ملنے
دو شادی شدہ ہو چکے ہو تم بدر اب میری بیٹی کا پیچھا
چھوڑ دو اور جا کر گھر میں جو خون بہا میں اپنی بیوی لائے ہو
اس کے ساتھ وقت گزارو

چلو یہاں سے۔۔ مہرین کے بابا غصے میں آگ۔ بگولہ ہوتی
ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

مہرین کے گھر میں سب جانتے تھے بدر اور مہرین ہے بارے میں
اس لیے وہ آسانی سے اس سے ملنے اس گھر
پہنچ چکا تھا۔

بدر جاؤ یہاں سے۔۔ ایک بھاری آواز میں زور سے دھاڑتے
ہوئے کہتے ہیں۔

انکل۔۔۔

بدر حنا موش۔۔ بدر کہہ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے روحی زور سے
آواز لگا کر اس کو چپ کروا دیتی ہے۔

روحی لمبے لمبے ڈگ۔ بھرتی ہوئی بدر کے پاس آتی ہے اور اسے اپنے
پیچھے کیے ہوئے مہرین ہے بابا کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

انگل میں جانتی ہوں جو ہوا ہے مہرین کے ساتھ وہ اچھا نہیں ہے
 لیکن اس کے لیے آپ بدر کی انسلٹ بھی نہیں کر سکتے ہیں
 جو ہمارے ساتھ ہوا ہے اس سے بھی آپ اچھی طرح سے واقف ہیں
 سٹیویشن کیا تھی وہاں یہ میں یقیناً نہیں جانتی ہوں
 پر آپ کو ضرور اندازہ ہو گا بابا نے ضرور آپ کو سب کچھ
 بتا دیا ہو گا۔

اس کے بعد بدر سے اس طرح کا رویہ اختیار کرنا کیا ٹھیک
 لگتا ہے آپ کو۔۔؟؟

روح کی باتیں سامنے والے انسان کو حنا موش کر دیتی ہیں

آج بھی وہی ہوا سامنے عمر میں چھوٹا انسان ہو

یا کوئی بڑی عمر کا آدمی کب بچوں کی طرح ریکٹ کرنا ہے اور

کہاں بڑوں کی طرح باتیں کرنا یہ روحی کو اچھے سے آتا ہے۔۔

انگل اس غلطی ہے میں مانتی ہوں ہر آپ اس بد تمیزی نہیں کر سکتے ہیں

بدر سے بد تمیزی کرنے والے لوگوں کو روحی نے ناپہلے کبھی

برداشت کیا ہے نا وہ اب کرے گی میرے بھائی سے بد تمیزی کرنے کا

حق کیسی کے پاس بھی نہیں ہے۔۔

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے مہرین کے بابا کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور کہہ کر بدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر

لے جاتی ہے۔۔

روحی اسے گھر سے باہر روڈ پر جہاں گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں
وہاں کے جباتی ہے اپنے سامنے کیے ایک زوردار تھپڑ بدر کے منہ پر
دے مارتی ہے۔

جب محبت مہرین سے کرتے ہو آئم سے شادی کرنے کی کیا
ضرورت پڑ گئی تھی تمہیں۔۔۔؟؟

شادی کرتے ہوئے تمہیں ایک بار بھی مہرین کا خیال نہیں آیا۔۔۔؟؟
روحی غصے میں بدر کے جھکی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
گھر کے اندر سے بالکنی میں کھڑی ہوئی مہرین بدر کے منہ پر
پڑنے والے تھپڑ کو با آسانی سے دیکھ رہی تھی اور دیکھ دیکھ کر
اپنا حال مزید خراب کر رہی تھی۔۔

اب بولو گے کچھ یا یونہی اپنی نظریں جھکائے ہوئے کھڑے رہو گے۔
کیا کہو میں۔۔۔؟؟ میں نے زندگی برباد کی ہے کسی کی یا میری خود
کی ہو گئی ہے۔۔۔؟؟؟

بدر سوالیہ نظروں سے غم آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
تجھے کیا لگتا ہے روحی مجھے کوئی شوق چڑھاتا ایک انجبان
لڑکی جس کو کبھی دیکھا نہیں جس کا کبھی میں نے نام نہیں
سنا اس لڑکی سے شادی کرنے کا

جبکہ میں پہلے ہی کسی سے شدت سے محبت کرتا ہوں۔۔
بدر گھوم کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے۔

تو میں بھی وہی کہہ رہی ہوں بدر کیوں اس انچاہے رشتے میں

بندہ گیا ہے تو کیوں کیوہے خود کو بردبار اور اپنے ساتھ ساتھ

دو اور زندگیوں کی ایسی کون سی موت پڑ رہی تھی

تجھے شادی کرنے کی کس کے لیے کی ہے یہ شادی۔؟؟

روحی غصے میں بدر کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تیرے لیے تیری وجہ سے کی ہے میں نے اس سے شادی

بدر پلٹ کر غصے میں روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا ا۔۔؟؟؟ روحی اس کی بات پر حیرانگی سے ادھر ادھر

بوکھلاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں اگر میں اس لڑکی سے شادی نہیں کرتا تو اس وقت حویلی میں

وہ میری بیوی کی حیثیت سے نہیں بائیل سکندر کی بیوی کی

حیثیت سے موجود ہوتی۔

روحی اس بات کی بالکل بھی توقع نہیں کر رہی تھی بدر کی بات

نے اسے مزید کچھ بولنے سے روک دیا تھا۔۔

ک۔۔ کیا بکواس کر رہا ہے تو مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے اس

سب سے میرا کیا تعلق ہے۔۔

تیرا تعلق نہیں ہے پر بھائی کا تعلق ضرور ہے اور اب تو بھائی سے

حبڑ چسکی ہے۔۔

پنچائیت کا فیصلہ جانتی ہے کیا ہوا تھا۔؟؟

بھائی نے ان کی بیٹی نہیں ملک زمان کو مانگا تھا سزا کے طور پر
S پر ملک شہباز کے گاؤں کے لوگوں نے ملک زمان کی جگہ ملک شہباز
a کی بیٹی کا سودا کر دیا تھا۔

l انہوں نے بھائی ہو کہا تھا کہ وہ خون بہا میں اپنی بیٹی کو
e دینے کے لیے تیار ہیں چاہے تو اس سے شادی کر لیں یا پھر۔
h
a بدر کہتے کہتے رک جاتا ہے۔

پھر کیا۔؟؟ روجی بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی
I
q یا پھر وہ چاہیں تو بے شادی کے بھی اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں
b ہمارے بابا کی موت کے بدلے وہ ہمیں ایک لڑکی دے کر
a ہمارا منہ بند کروا رہے تھے۔
l

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔
N
ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ گولی انجانے میں غصے میں چل گئی تھی

v اور ملک شہباز کی اس بات پر اب لوگوں نے یقین
e کر لیا تھا کسی نے بھی انہیں سزا دینے کے حق میں کچھ کہا ہی
l نہیں اور جو کہا وہ سن کر ہمیں ہی حیران کر دیا تھا۔
s

تو کیا انکل مان گئے تھے اس لڑکی کو رکھنے کے لیے۔؟؟
روحی ڈرتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے بدر سے پوچھتی ہے۔

بدر روحی کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے وہ خاموش رہتا ہے۔

مطلب مان گئے تھے۔۔!!! روجی بدر کی خاموشی کو سمجھ چکی تھی۔۔
 تم۔۔ مردوں کے لیے واقع کی عزت کوئی معنی ہی نہیں رکھتی ہے
 غیر مردوں کو تب ہی کچھ کہوں گی جب اپنے گھر کے
 ٹھیک ہو گئے۔۔

پھر انکل کو پسند نہیں کیا وہ جو انہوں نے تمہاری شادی اس سے
 کروادی ہے۔۔

ایک کو پسند آئی تو شاید دوسری کو آجائے۔۔
 روجی۔۔ بدر غصے میں کہتا ہے۔۔

ملک زمان میں اور اس وقت تم دونوں بھائیوں میں کوئی فرق
 نہیں نظر آ رہا ہے مجھے قسم سے یا ایک کو لڑکی رکھیل بنانے کے لیے
 آفسر ہوئی تھی پر اس کی جگہ کسی اور نے اس سے شادی کر لی
 اور اب دونوں بھائی اس کی زندگی کے فیصلے کرتے پھیر رہے ہیں۔۔
 ایک بات میری کھول کر سن لو بدر تم میرے کزن ہو اور بہترین
 دوست بھی لیکن یہ مت بھولو کہ روجی کس قسم کی لڑکی ہے۔
 انکار کر سکتے تھے نادونوں کہ نہیں کرنی ہے شادی اور نا ہی اس
 لڑکی کی زندگی برباد کرنی ہے پھر کیوں خاموش رہے اب یہاں آکر
 اپنی محبت کے دیدے بھی ہاتھ دھو بیٹھے نا۔۔؟؟
 روجی مایوسی سے سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے اس سے اس لیے شادی نہیں کی ہے روجی کہ مجھے

یا بھائی کو وہ رکھنے کے لیے چاہیے اگر میں شادی نہ کرتا تو وہ

دونوں باپ بیٹے اس کا کہیں اور سودا کر دیتے پھر

بھائی نے بدلے کی نظر اس لڑکی سے میری شادی نہیں کروائی ہے

اس لڑکی کی عزت کی حفاظت کی خاطر انہوں نے مجھے اس سے

شادی کرنے کو کہا۔

کیا۔۔۔؟؟ روجی حیرانگی سے بدر کی باتیں سنتے ہوئے کہتی ہے۔

مہرین سے میں محبت کرتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اب

جو میں نے کیا ہے اس کے بعد وہ مجھے معاف نہیں کرے گی

میں یہاں اس سے صرف معافی مانگنے آیا ہوں۔

بدر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پکڑے ہوئے ادھر ادھر

ٹہلے ہوئے کہتا ہے اور پھر نظریں آٹھ آکر مہرین کے کمرے

کی طرف

خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ۔ جنہیں ان کا محبوب مل جاتا ہے

پیسے ہونے سے امیر ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ہے

اگر محبوب ہو تو انسان کنگال ہو کر امیر ہوتا ہے۔

بدر کی نظریں مسلسل مہرین کے کمرے کی بالکنی میں تھی

جہاں سے مہرین واپس کمرے میں جا چکی تھی۔

وہ مجھے معاف نہیں کرے گی میں جانتا ہوں اور اس سزا کی

معافی ملنی بھی نہیں چاہیے میں نے وعدہ کیا تھا اس سے اور میں

خود ہی وہ وعدہ توڑ دیا ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



بدر جھکا کر غم آنکھوں سے کہتا ہے۔

بدر سنبھال خود کو یار جو نصیب میں پروا لکھ دیتے ہیں وہی ہوتا
ہے یار تیری میری سوچ سے اگر یہ دنیا چلنے لگ جاتی ہو قسم
سے کوئی بھی انسان اپنی خواہشات کا گلہ کبھی نہیں گھونٹتا
اکثر لوہو سٹوریاں کامیاب نہیں ہوتی ہیں چاہے ہزاروں کوششیں
کر لوں جو نصیب میں ہے ہی نہیں وہ کیسے ملے گا۔
روحی بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔

لیکن بدر اس میں اس لڑکی کی تو کوئی بھی غلطی نہیں
ہے نہ تو اس کے ساتھ بد سلوکی کیوں کر رہا ہے۔؟
روحی بدر کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
کیونکہ وہ ملک زمان کی بہن اور ملک شہباز کی بیٹی ہے
اس کی شکل دیکھ کر اس کے باپ کی شکل میری آنکھوں کے سامنے
جاتی ہے جب اور جیسے وہ میرے سامنے میرے باپ کو مار کر
ہنس رہا تھا سب دیکھ رہے تھے وہ ہنس رہا تھا پھر بھی سب نے سب بڑوں
نے انہیں بے گناہ قرار دے دیا اور میرے باپ کی موت کو زائیم کر دیا ہے۔
چاہیے گہری سانس لیتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول
کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جب جب اس کا چہرہ سامنے آئے گا تب تب میں اسے تکلیف دے
کر اپنے سکون کی تلاش کروں گا۔

ملک زمان اور شہباز کو ان کی بیٹی کی صورت میں سزا ملے

گی اور ہر حال میں ملے گی۔۔

میں حبات ہوں بھائی خود سب دیکھ لیں گے لیکن میں اپنے آپ کی

موت کا منظر نہیں بھول پارہا ہوں

ان کے وہ ہنستے ہوئے چہرے بار بار آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

مہرین سے مل کر اس سے اپنے وعدہ کی معافی مانگنا چاہتا تھا

کیونکہ اب ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے جا رہا ہوں

اپنے دشمنوں کی بیٹی کے ساتھ مہرین کو اپنی وجہ سے سزا نہیں

دینا چاہتا ہوں

اور آئمہ کو اب چھوڑنا نہیں چاہتا ہوں بدر کا ہنستا ہوا

چہرہ تو دیکھا ہے سب نے اب ایک اور نیا چہرہ دیکھیں گے یہ

س لوگ میں اپنے ماضی کی غلطیاں سب بھلا کر

اپنا بچپنا چھوڑ کر ایک نئی زندگی کی شروعات کروں گا

بدر مہرین کے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مہرین اور بدر کی محبت کی کہانی اب ختم ہوئی اب بدر اور آئمہ

کی نفرت کی کہانی شروع ہوگی۔

ایسی نفرت جس کا حساب سود سمیت اس کے گھر والوں کو

ی دینا پڑے گا ہم سب سندر ہیں اپنے دشمنوں کو اپنی ہار ہر ہنسنے نہیں دے سکتے ہیں۔

جو جیسا کرے گا اب وہ ویسا بھرے گا چاہے معصوم ہو یا بے
 گناہ روجی ملکوں سے حبڑا ہر شخص سزا بھگتے گا
 میں کبھی بھائی جیسا سخت پتھر دل شخص نہیں بننا چاہتا تھا
 پر دنیا واقع میں ہی معصوم اور شریف لوگوں کی نہیں ہوتی ہے۔
 تو پھر ٹھیک ہے جیسی دنیا اب ویسے ہم
 بدر گہری سانس لیتے ہوئے روجی کی طرف دیکھتا ہے اور اس کے
 کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔
 سوری پارٹنر شاید ہماری دوستی کی ایک سپاری ڈیٹ آگئی ہے
 کیونکہ جو میں اب کروں گا وہ تجھے پسند نہیں آئے گا
 پر اب وہ ہی کروں گا جو مجھے ٹھیک لگے گا۔
 بدر روجی کی کندھوں سے ہاتھ ہٹا کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر
 واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
 روجی وہی اسی طرح ساکت کھڑی رہ جاتی ہے اور سر اٹھا کر
 مہرین کے گھر کی اس کے کمرے کی بالکنی کی طرف دیکھتی ہے۔
 جہاں وہ دونوں کھڑی ہو کر ایک ساتھ آسمان کو دیکھ کر نا جانے
 کیا باتیں کرتی تھیں۔
 ہر چیز تھی ہو جا رہی ہے میری زندگی کچھ بھی پہلے جیسا نہیں
 رہا ہے سب چھوٹ رہا ہے۔

بدرتیری میری دوستی کی ایکسپائری ڈیٹ کیسے آسکتی ہے۔؟؟
روحی کہتے ہوئے روپڑتی ہے۔

میں مہرین کے پاس کیسے جاؤ تیرے ساتھ ساتھ میں
بھی اس کی نظر

میں گنہگار بن گئی ہونگی میں کیسے اسے سمجھاؤں گی
روحی کہتے ہوئے زمین پر لیٹ جاتی ہے اور اپنا سراپے
ہاتھوں میں پکڑے ہوئے رونے لگ جاتی ہے۔۔

یا اللہ جو اچھا ہو سب کے لیے بہتر ہو اب بس وہی ہو میرے مالک
روحی کھڑی ہوتی ہوئی آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور
کہہ کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔۔

شام سے رات ہوتی جا رہی تھی روحی کو واپسی لوٹتے ہوئے
بدرحویلی آرہا تھا لیکن وہ حویلی واپس نہیں لوٹتا ہے وہی سے کہیں
اور چلا جاتا ہے۔۔

روحی اپنی گاڑی سے نکل کر سیدھا حویلی میں داخل ہوتی ہے تو
شیزہ کی نظر حال میں داخل ہوتی ہوئی روحی پر پڑتی ہے تو وہ فوراً
سے اپنا ہاتھ بائیل کے ہاتھ پر رکھ دیتی ہے۔

بائیل اس کی حرکت پر حیران ہوتا ہے اور شیزہ کے ہاتھ سے نظر
اٹھا کر جیسے ہی اوپر دیکھتا ہے تو سامنے سے آتی ہوئی روحی کو
دیکھ کر وہ شیزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹا دیتا ہے۔۔

روحی نظریں جھکا کر حویلی میں داخل ہو رہی تھی کہ اس کی
 نظر سامنے حال میں بیٹھے ہوئے باسیل اور شیزا پر پڑتی ہے
 جو ایک ہی صوفے پر دور دور بیٹھے ہوئے تھے روحی کی نظر ان کے
 ہاتھوں پر پڑ چکی تھی روحی بنا کچھ بولے چپ چاپ سیدھا اوپر اپنے
 کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے کہ پیچھے سے ہیرا بیگم کی
 آواز ہر وہ فوراً سے پکڑ کر اس پیچھے کی طرف دیکھتی ہے۔
 اسلام و علیکم تائی امی سوری مجھے آنے میں دیر ہو گئی
 روحی دو سیڑھیاں ہی چڑھی تھی کہ واپس نیچے آکر ہیرا
 بیگم کے گلے سے لگ کر کہتی ہے۔
 گڑیا ٹھیک ہو۔؟؟؟ ہیرا بیگم روحی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔
 ٹھیک ہوں میں تائی امی۔۔ روحی مسکراتے ہوئے ان کے
 چہرہ کے سامنے اپنا چہرہ لائے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔
 اچھا چلو کھانا مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے
 باسیل بیٹھا ہوا صوفے پر شیزا کے ساتھ لیپ ٹاپ کی
 اسکرین پر کام کر رہے تھے شیزا برابر بولی جا رہی تھی لیکن باسیل
 کے کانوں میں پھر بھی روحی کی آواز آرہی تھی۔
 باسیل سن بھی رہے ہو مجھے۔؟؟ شیزا ایک بار پھر سے اس کے
 ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 سن رہا ہوں میں۔۔!!! باسیل کہتا ہوا شیزا کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے
 ایک بار پھر سے ہٹاتا ہے۔

تائی امی مجھے بھوک نہیں ہے جب لگے گی تب کھالوں گی
 میں جاؤ۔؟؟؟ روحی تائی امی کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے پیار سے
 پوچھتی ہے۔

ہم۔۔ جاؤ۔۔ ہیرا۔ بیغم روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 روحی فوراً سے دوبارہ بناسیل کی طرف دیکھے ہوئے سیڑھیوں سے
 اوپر بھاگ جاتی ہے اور سیدھا اپنے کمرے میں
 چلی جاتی ہے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتی ہے اور پیر
 میں کولٹکائے ہوئے وہ چھت کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
 روحی کی نظریں مسلسل چھت کی طرف تھی اور اس کے دماغ
 میں مسلسل باتیں گونج رہی تھیں۔

تم نے کتنی آسانی سے ہماری دوستی ختم کر دی جس کو سنبھال
 کر رکھنے کے لیے میں نے تجھے شادی سے بھگا دینے سے پہلے
 بار نہیں سوچا تو اس دوستی ختم کرے گا اس سے پہلے میں
 تجھے ہی ناختم کر دوں

روحی اٹھ کر بیٹھتی ہی ہے کہ سامنے سے اچانک باسیل آ جاتا ہے
 انکل ڈرا دیا مجھے۔۔ روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر
 دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

تم اور ڈر گئی چڑیلیں بھی کبھی ڈرتی ہیں انسانوں سے

حیرانگی کی بات ہے۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کر پر باندھے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

رات ہو گئی ہے تمہارے پاس دوپٹہ بھی نہیں ہے ہم دونوں کمرے

میں اکیلے بھی ہیں تو کیا میں یہ تمہارا اشارہ سمجھوں۔۔؟؟

کہتے ہوئے باسیل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

ہم سمجھ لیں آج رات اپنی آخری رات کا اشارہ سمجھ لیں آپ

اس دنیا میں۔۔

روحی اپنا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

آپ کی ایکسپانری ڈیٹ ویسے بھی نزدیک ہے اگر میرے ہاتھوں

سے سر بھی جائیں گے تو کیا منرق پڑے گا آپ کو

دنیا سے بوجھ ہی کم ہو گا۔ روحی گنداسا منہ بنا کر گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر دروازے کی طرف اپنا ایک

قدم ہی بڑھاتی ہے کہ باسیل کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے

روحی کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔۔

رات کو کمرے سے باہر جانا بند ہے تمہارا بھول گئی کیا۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پرسکون لہجے میں کہتی ہے۔

کیوں بند ہے۔؟؟ روحی غصے میں پوچھتی ہے۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم باہر جاؤ۔۔ باسیل کندھے اچکاتے

ہوئے کہتا ہے۔

اور میں آپ کی بات کیوں مانو اور کیوں رہوں ایک کمرے میں
آپ کے ساتھ نہیں رہنا میں نے ساتھ آپ جائیں اور جا
کر شیزا باجی

S
اے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ان سے باتیں کریں میرے منہ مت لگیں آپ
l
روحی غصے میں کہتی ہے

e
h
کیونکہ بیوی تم ہو میری اس لیے تم میرے ساتھ ہی میرے
a
کمرے میں رہو گی باہر نہیں جاؤں گی تم

بائیل پر سکون سا روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

I
q
میں اس وقت نا تو آپ کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں اور نا ہی

b
a
کچھ بھی سنا چاہتی ہوں سکون چاہیے مجھے جو آپ کے ساتھ

l
ایک کمرے میں مجھے نہیں ملے گا اس لیے باہر جانا پڑے گا۔

روحی بائیل کو کرا اس کرتے ہوئے کہتی ہے وہ اس سے

N
o
دور ایک قدم ہی ہوئی تھی کہ بائیل روحی کو دوپٹے سے کھینچ کر اپنی

v
باہوں میں اٹھائے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔

e
l
یہ۔۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ روحی بائیل کی اس اچانک سی

s
حرکت پر بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں سکون دینے کی ایک کوشش۔۔ بائیل روحی کو بیڈ پر

لیٹاتے ہوئے روحی کا سر اپنی بازوؤں پر رکھ کر

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

Rooh E Basil

Episode No 27

By Saleha Iqbal ... 

آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ روجی اپنے آپ کو باسیل کی
باہوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی جو میں ہر بار کرنے کے چکروں میں ہوتا ہوں پر تم میرے
سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیتی ہو ہمیشہ۔۔!!
باسیل بیڈ پر روجی کو لیٹاتے ہوئے اس کا سر اپنی بازوؤں پر رکھتے
ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔؟؟ تو پھر ٹھیک ہے نا اس بار بھی میں آپ کے ارادوں کو
ناکام کرنے والی ہوں اس لیے بہتر ہے آپ خود ہی جلدی سے مجھ سے
دور ہو جائیں اور مجھے اس وقت باہر جانے دیں
تاکہ میں گھر جا کر پڑھائی کر سکوں۔

روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سیریس ہو کر کہتی ہے۔
پڑھائی میں سکون نہیں ملتا ہے میری جان سکون چاہیے ہوتا نا
تمہیں تو وہ میں تمہیں دوں گا اور اس وقت

دوں گا تاکہ یہ جو تمہارا گرم دماغ ہے وہ درست ہو جائے اور
تم پھر سے پہلی والی میری گڑیا بن جاؤ۔

باسیل روجی کے گلے سے اس کا دوپٹہ اتارتے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اگر آپ چاہتے تھے کہ میں ہمیشہ پہلی حبیبی ہی رہوں تو نہیں
لانی چاہیے تھی نامشکلات میری زندگی میں
مجھے بھی یوں ٹیشنوں میں رہنا پسند نہیں ہے پر آپ کے آنے کے
بعد ہر دن ایک نئی ٹیشن مل جاتی ہے مجھے
باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے بولی
اور باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر
اسے خود اس دور کر کے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔
مشکلات تو زندگی کا حصہ ہے اور جو ان کا سامنا کر کے
انسان تو وہی ہے نا۔۔؟؟
روجی کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے اس کے سر پر
ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔۔
تو ان مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے جو رشتے جو
دوستیاں چھوڑ رہی ہے وہ چھوڑ دوں میں۔
ایک طرف بدر اور دوسری طرف مہرین جس سے میں
کوئی بھی بات کرنے سے
پہلے کبھی نہیں سوچتی تھی آج اس کے سامنے جانے سے
پہلے مجھے ہزار دفعہ سوچنا پڑ رہا ہے۔۔

صرف آپ کی وجہ سے۔۔ روجی باسیل کا ہاتھ اپنے سر سے جھٹک کر
 غصہ میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی ہے اور کہتے ہوئے
 بیڈ سے دوپٹہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔
 روجی بیڈ ہے دوسری طرف سے اتری تھی وہ کمرے سے باہر جانے
 کے لیے غصے میں باسیل ہو کر اس کرتی ہی ہے کہ وہ ایک بار پھر سے اس
 کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگا کر اپنی باہوں میں قید
 کر چکا تھا۔۔
 باسیل اس وقت مجھے کچھ مت کہیں میرا دماغ پہلے ہی بہت
 خراب ہو چکا ہے میں مزید نہیں کرنا چاہتی ہوں پلرز چھوڑیں مجھے۔
 روجی کہہ کر خود کو باسیل کی باہوں سے آزاد کروانے کی
 کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 ناراض ہو تم مجھ سے۔۔؟؟
 باسیل روجی کی تلخ باتوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے۔
 نہیں ہوں میں ناراض آپ سے آپ چھوڑیں مجھے تاکہ میں گھر جا کر
 پڑھائی کر سکوں۔۔
 روجی باسیل سے دور جانے کا بہانہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔
 جب میں تمہارے سامنے ہو تو تمہیں اس وقت مجھے پڑھنا چاہیے
 ناکہ کتابوں کو۔
 باسیل روجی کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے نہیں پڑھنا ہے آپ کو پڑھ لیا ہے اور سمجھ بھی لیا ہے
اچھے طریقے سے اب مزید کچھ اور نہیں پڑھنا ہے۔

باسیل کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا تو کیا پڑھا تم نے اب تک مجھ میں۔۔؟؟

باسیل روجی کو اپنی طرف کھینچ کر اس کے کان کے قریب

سرگوشی بنا انداز میں کہتا ہے۔

یہی کہ پاپا اچھے انسان نہیں ہیں مطلبی ہیں اور گندے بھی ہیں

آپ کا بچہ اچھے انسان ہیں اور نائی ایک اچھے شوہر ہیں۔

روجی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں اچھا شوہر نہیں ہوں۔؟؟

باسیل کا دھیان روجی کی طرف اسی بات پر جاتا ہے۔

جی آپ اچھے شوہر نہیں ہیں آپ بیت گندے ہیں میں ناراض

ہوں آپ سے اب آپ اس کبھی بات نہیں کروں گی یہ آخری بار

آپ سے بات کر رہی ہوں اب سب ختم

روجی سیریس فیس میں باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اب چھوڑیں مجھے ورنہ میں نے سب کو چسچ کر بلا لینا

ہے اور میں کہوں گی کہ آپ مجھے مار رہے ہیں میں نے بہت ساری

فلمیں دیکھی ہیں مجھے اس سٹیویشن میں کیا کرنا ہے

اچھے سے آتا ہے اس لیے آپ کے لیے بہتر ہوگا آپ مجھے

خود ہی چھوڑ دیں ابھی اسی وقت

روحی باسیل کو دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر باسیل کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی ہو اب روحی

کبھی بھی نہیں ہرگز نہیں اب چاہیے میں تمہیں پسند ہوں یا

نہیں ہوں رہنا تمہیں میرے ساتھ ہی پڑے گا اور رہی بات زندگی کی

مشکلات کی وہ تو میں نے تمہاری لیے ابھی تک کھڑی ہی نہیں

کی ہے لیکن اگر ایک اور بار مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی

تو یاد رکھنا باسیل کو تمہارے لیے دنیا والا باسیل بننے میں

وقت نہیں لگے گا۔

باسیل روحی کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔

روحی اس کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اور جو تمہاری تلخ باتوں مجھے ہوتا ہے اس کے بارے میں کیا کہنا

ہے تمہارا۔۔؟؟

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

غصے میں کہتا ہے۔

مجھے تلخ باتیں کرنے پر مجبور بھی تو آپ کرتے ہیں آپ چھوڑیں

مجھے درد ہو رہا ہے۔

روحی باسیل کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

کہہ دیا نامیں نے دور نہیں جاؤں گی مجھ سے سمجھ نہیں آتا یہ

تمہیں۔۔۔؟؟ باسیل روحی کو دیوار کی طرف پیٹ پر

ہاتھ رکھ کر دھکا دیتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی غصے میں کہتی ہے۔

تم مجھ سے ناراض ہو تو اس وقت مجھے تمہیں منانا چاہیے پھر کیسے

منائوں میں تمہیں کیسے مانو گی تم۔۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں مانوں گی اب تو میں بالکل بھی نہیں جو مجھے درد دے گا

مجھے اس سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے

چاہیے وہ میرا شوہر ہی کیوں نا ہو۔۔

روحی کہہ کر باسیل کے خود کے قریب آنے سے پہلے ہی

مرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے پر باسیل اس کے

یاک قدم پر ہی اس کے قریب آچکا تھا۔۔

مجھ میں دلچسپی نہیں ہے تمہیں۔۔۔؟؟ باسیل روحی کے بالکل قریب

آکر اس کا چہرہ اپنے ایک ہاتھوں میں پیچھے گردن کی

طرف سے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں نہیں ہے مجھے آپ میں کوئی بھی دلچسپی شاید آپ بھول گئے ہیں

پر میں نہیں آپ سے شادی مرضی کی نہیں زبردستی کی ہوئی ہے

اور زبردستیوں کے رشتوں میں محبتیں نہیں ہوتا صرف محبوریاں

ہوتی ہیں اور میں محبوریوں کے رشتوں کو نہیں نیبھاتی ہوں۔

روحی جے باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس زور سے

دھکا مارتے ہوئے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

محبوری۔۔؟؟ باسیل اس کی بات کو دہراتا ہے۔۔

یہ رشتہ محبوری ہے تمہاری لیے۔۔؟؟ باسیل غصے میں دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہاں محبوری ہی ہے۔۔!! روحی دو ٹوک لہجے میں باسیل کی غصے

میں بھری ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

پر یہ میرے لیے محبوری نہیں ہے روحی میں نے اسے قبول کیا تھا

آپ نے کیا تھا میں نے نہیں میں آپ جیسے انا پرست

پرست سرد کو کبھی اپنے لیے تصور بھی نہیں کرتی تھی۔

آگر میرے بس میں ہوتا اگر مجھے میری ماں سے اس وقت

غصہ میں وعدہ نہ کرنا پڑتا تو یقین مائیں آپ سے شادی کبھی بھی نہیں

کرتی کیونکہ آپ مجھے ناپہلے پسند تھے اور نا ہی اب ہیں

اس لیے مجھ سے کسی بھی قسم کا رشتہ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

رشتہ جڑ چکا ہے روحی باسیل سکندر میں نے سوچا تھا کہ تمہیں پیار سے

رکھوں گا پر شاید تم نرمی کو میری کمزوری سمجھ رہی ہو۔

باسیل بے حد سنجیدہ اور سخت لہجے میں کہتا ہے
 روحی اس کا چہرہ دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے باسیل
 لٹک بار پھر سے غصہ میں اس کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے
 روحی اس کو غصہ میں دیکھ کر خود پیچھے کی طرف قدم اٹھانے
 لگتی ہے۔۔

میں نے تمہیں پیار سے سنبھال کر رکھنے کا سوچا تھا
 کیونکہ میرا غصہ میری تلخی تم کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی ہوں
 لیکن تم نے میرے سر چڑھنے کی قسم کھا رکھی ہے تو
 پھر ٹھیک ہے مجھے میرے سر چڑھے لوگوں کو سر سے اتارنے
 آتا ہے۔۔

باسیل روحی کے سامنے اس کے قریب آ کر ایک ہاتھ
 دیوار پر رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 آج کے بعد باسیل تمہارے لیے بھی وہی ہوگا جو وہ سب کے لیے
 سب کے سامنے ہوتا ہے اب اگر تم نے میرے سامنے
 دوبارہ زبان چلانے کی کوشش بھی کی تو یاد رکھنا روحی اس بار
 میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بہت صبر آزما چکی ہو
 تم میرا اب اور مزید نہیں اب بد تمیزی کرو گی تو اس کے بعد کے
 انخام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔

باسیل زور سے دیوار پر اپنا ہاتھ کا مکہ بنا کر مارتا ہے۔

باسیل مکہ مار کر زور سے کمرے میں سے غصے میں باہر نکل
جاتا ہے۔

روحی باسیل کو حباتا دیکھ کر خود بھی اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر
زور سے زمین پر پھینک مارتی ہے اور خود زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے
ہوئے وہی بیٹھ جاتی ہے۔

شیزا کچن میں موجود باسیل کو غصے میں کمرے میں سے
حباتا دیکھ کر ہنستے ہوئے مزے لیتے ہوئے روحی کے کمرے کی طرف
بڑھتی ہے۔

آئمہ کمرے میں بھوک سے نڈھال ہوئی پڑی تھی
کبھی صوفے پر بیٹھ جاتی تو کبھی اپنے پیٹ کو ہاتھ سے
دباتے ہوئے کمرے میں چلنے لگ جاتی ہے۔
آئمہ نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا روحی بھی اس سے کھانے
کا پوچھنا بھول چکی تھی کیونکہ وہ خود ٹینشن میں
کھانا کھانا بھول گئی تھی۔

اللہ جی مجھے بھوک لگ رہی ہے بہت زیادہ اب میں کیا کروں
کمرے میں سے باہر ایسے کیسے چلی جاؤں
اگر آئی مجھے دیکھ کر پھر سے غصے میں آگئی تو پھر کیا کروں
کی میں۔۔؟؟ آئمہ کمرے کی کھڑکی میں سے آسمان کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اللہ جی پلزز میری مدد کریں۔۔ آئمہ کہتے ہوئے اپنے پیٹ
پر زور دیتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے اور اپنا سر اپنے گڈھنوں پر
ٹکا لیتی ہے۔

آئمہ آنکھیں بند کیے ہوئے ویسے گڈھنوں پر سر ٹکائے ہوئے
بیٹھی ہوئی تھی کہ بدر دروازے سے آئمہ کی موجودگی سے بے خبر ہو کر
کمرے میں جلد بازی میں آ رہا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی
نظر آئمہ پر پڑتی ہے جو اپنی بھی سر گڈھنوں پر ٹکائے
ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

آئمہ کسی کے آنے کی موجودگی پر جلدی سے اپنا سر اٹھا
کر دروازے کی طرف دیکھتی ہے اور بدر کو دیکھتے ہوئے وہ جلدی
سے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

اسلام و علیکم۔۔ آئمہ بدر کو دیکھتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے اپنے
چہرے سے اپنے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔
و علیکم السلام۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو اب تک۔۔؟؟
بدر بھی ہچکچاتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

تو میں کہاں جاؤں۔۔؟؟ آئمہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
دھیرے سے پوچھتی ہے۔

جہنم میں چلی جاؤ یا پھر کسی گاڑی کے نیچے آ کر سر جاؤں بس
دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

بدر کمرے کا دروازہ بنا بند کیے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

آئم اس کی تلخ باتوں پر سر جھکا کر ایک لمبی گہری سانس
 لیتی ہے اور اپنی آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو باہر نکلنے سے
 روکنے کی کوشش کرتی ہے۔

جہنم سے تو آئی ہوں اب میں وہاں واپس کیسے چلی جاؤں وہ لوگ
 اب مجھے اب واپس نہیں رکھیں گے۔
 آئم اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے نم لہجے میں بدر کی طرف دیکھتے
 ہوئے کہتی ہے۔

بدر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے ایک نظر آئم کو اور اس کے
 ہاتھوں کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھیں بند کیے غصہ میں زور
 سے اپنے ہاتھ سے گھڑی نکال کر ٹیبل پر دے مارتا ہے اور
 آئم کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔
 بکواس اس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں منہ بند کرو اور جاؤں
 یہاں سے ابھی کے ابھی۔

بدر سخت اور تلخ لہجے میں کہتا ہے۔

م۔م۔م۔ آپ کی بیوی ہوں میں کہاں جاؤں گی اتنی رات کو
 آنٹی مجھے دیکھیں گی تو وہ مجھ پر غصہ کریں گی۔

منہ بند کرو نفسرت ہے مجھے تمہاری آواز سے بس دفع ہو جاؤ
 میری نظروں کے سامنے سے

بدر دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اور کہہ خود بیڈ کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے
شوز اتارنے لگتا ہے۔۔

آئمنہ ڈرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے
بدر کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے
دیکھیں پلزز مجھے یہاں رہنے دیں میرے پاس پاس کوئی بھی
جگہ نہیں ہے کہیں بھی جانے کے لیے۔۔
آئمنہ بالکل ہی دھیرے سے نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔
بدر اسکا جھکا ہوا سر دیکھ کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے
اور پھر اپنے شوز کو پیر مارتے ہوئے ننگے پیر ٹھنڈے فرش پر
رکھتے ہوئے آئمنہ کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔۔
مجھے نہیں پتا ہے کہیں بھی جاؤں بس اپنی شکل گم کر د اپنی
اگر تم یہاں رہو گی تو اپنے انخام کی ذمہ دار تم خود ہو گی
میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم یہاں رہی تو میں تمہیں زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔۔

بدر آئمنہ کے سامنے آکر اس کے جھکے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

جاؤ کمرے سے باہر۔۔ بدر سخت لہجے میں اپنے الفاظوں پر
زور دیتے ہوئے کہتا ہے آئمنہ روتے ہوئے ایک نظر اٹھا کر
بدر کی آنکھوں میں اپنی نم آنکھوں سے دیکھتی ہے پر جلد ہی اپنی
نظریں واپس جھکا لیتی ہے۔

ایک ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ کی مٹھیاں بھیجنے ہوئے
وہ کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

آئمنہ کے کمرے سے باہر قدم رکھتے ہی بدر پیچھے سے زور سے
کمرے کا دروازہ بند کر لیتا ہے۔

آئمنہ روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے کمرے کا بند دروازہ دیکھتی ہے
اور آگے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

پوری حویلی میں اندھیرا چھایا ہوا صرف کچھ بلب جل رہے تھے
جن کی ہلکی ہلکی روشنی پوری حویلی میں تھی۔

شیزا جو پہلے روجی بے پیچھے اس کے کمرے میں جا رہی تھی
وہاں جاتے جاتے رک جاتی ہے اور پھر حویلی سے باہر
باسیل کے پیچھے چلی جاتی ہے۔

آئمنہ روتے ہوئے بار بار اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے سیڑھیوں کی
طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کی ٹکر روجی سے ہو جاتی ہے۔

دھیان سے۔۔ روجی آئمنہ کی ہاتھ پکڑ کر اسے گرنے سے بچاتے ہوئے
کہتی ہے۔

آئمنہ روجی کو دیکھ کر روتے ہوئے اس کے گلے سے لپٹ جاتی ہے۔
کیا ہوا آئمنہ۔۔؟؟ روجی آئمنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر

اسے پیار سے پوچھتی ہے۔

آئمہ جواب نہیں دیتی ہے بس روتی رہتی ہے۔۔

کیا ہوا ہے آئمہ۔۔؟؟ روجی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو صاف کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہ۔۔ وہ بدر نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا ہے۔۔

آئمہ روتے ہوئے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔؟؟ اس کی تو میں۔۔ روجی بدر کو مارے کے لیے اس کے کمرے

کی طرف قدم بڑھاتی ہے پر آئمہ اسے روک دیتی ہے۔

روجی مت جاؤ ان کا غصہ جائز ہے انہیں کچھ مت کہو تم

آئمہ روجی کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر تمہیں لگتا ہے اس کا غصہ جائز ہے تو رو کر خود کو ہلاک

کیوں کر رہی ہو۔۔؟؟

روجی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں پوچھتی ہے۔

میں ان کے کمرے سے نکال دینے پر نہیں رو رہی ہوں۔۔

آئمہ روجی بے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر۔۔؟؟ روجی پوچھتی ہے۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے مجھے

بہت بھوک لگ رہی ہے میں اس سے زیادہ دیر تک

بھوک نہیں رہ سکتی ہوں۔۔

ہم۔۔ خیر ہم لڑکیوں کو صرف بھوک ہی ہے جو اتنا رولا سکتی ہے
 اچھا رونا بند کرو میں نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے
 چلو آجاؤ ہم دونوں مل دیورانی اور جھٹھانی مل کر نولڈلز
 کھا کر اور ایک اچھی سی مووی دیکھ کر اپنا موڈ ٹھیک کرتے ہیں۔۔
 ان دونوں بھائیوں کو دیکھتے رہے نا تو ہم مزید کچھ دیکھنے سننے
 کے قابل نہیں رہیں گے دونوں نے ہی دماغ خراب کرنے کی قسم
 کھا رکھی ہے۔

روحی کی غصے میں اپنی آنکھوں کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔
 چلو آجاؤ۔ اور رونا بند کرو اگر آئندہ بدر تمہیں کمرے سے باہر
 نکال دے تو تم سیدھا میرے گھر میں چلی جانا میں وہاں
 تمہیں میرا کمرہ دیکھا دیتی ہوں اول تو کو کرنا نہیں چاہیے
 لیکن اگر کیا تو تم میرے کمرے میں چلی جانا ٹھیک ہے۔۔
 روحی آئمہ کو اپنے ساتھ باتوں میں لگا کر اس کا دھیان ہٹانے کی کوشش
 کرتے ہوئے حویلی سے باہر اپنی طرف کے جاتے ہوئے کہتی ہے۔
 پر حویلی سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر گاڑی میں بیٹھے ہوئے
 باسیل اور شیزا پر پڑتی ہے جو اس کا پارہ مزید ہائے کر چپکی تھی۔
 روحی آئمہ کا دھیان ہٹانے کی کوشش تو کر رہی تھی پر جواب
 دیکھا تھا اس نے اس کا دماغ خراب کرنے کے لیے کافی تھا۔
 روحی آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے حویلی میں داخل ہو جاتی ہے۔

ہیرا۔ بیغم بھی کچن کی طرف بڑھ رہی تھیں بچوں کے لیے
 ناشتہ وہ خود ہمیشہ تیار کرتی تھی لیکن آج کچن میں وہ روجی اور
 آئمہ کو دیکھ رکھ جاتی ہیں۔

ہیرا۔ بیغم آئمہ کو دیکھتے ہوئے کچن میں قدم بڑھاتی ہیں آئمہ بھی
 ان کی طرف دیکھ کر سانس روکے ہوئے ایک ہی جگہ پر ساکت
 رہ جاتی ہے۔

ہیرا۔ بیغم کچن میں آکر آئمہ کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں
 اور آئمہ کے چہرے کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔
 روجی مندرج کے پاس کھڑی ہوئی مندرج سے جسم کی بوتل نکال رہی تھی
 ہیرا۔ بیغم کو دیکھ کر وہ بھی وہی ساکت کھڑی رہ جاتی ہے۔۔۔
 سوری آنٹی۔۔ میں آپ کے سامنے نہیں آنا چاہتی تھی مجھ سے
 غلطی ہو گئی ہے۔۔

آئمہ ڈرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی آنکھوں میں ڈر کی
 وجہ سے ایک بار پھر سے نمی چھانے لگ گئی تھی۔
 ہیرا۔ بیغم اس کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے آئمہ کو اپنے گلے سے
 لگا دیتی ہے۔۔

روجی ان دونوں کو دیکھ کر ایک سکون کی سانس لیتی ہے۔۔
 یہ گھرا ب تمہارا بھی ہے بیٹا تم میری سامنے بھی آسکتی ہو اور اس
 گھر میں بھی پھر سکتی ہو ڈرنے کی ی رونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

سچ میں آئی۔۔؟؟ آئمہ تجس سے روتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں سچ میں بیٹا مجھے باسیل نے اب بتا دیا ہے اس لیے یہ مت

سوچوں کے میں تم۔ سے ناراض ہو گئی یا پھر غصہ کروں گی تم پر

ہمارے گھر میں بیٹیوں پر غصہ نہیں کیا جاتا ہے اس کے لاڈ اٹھائے

جاتے ہیں اور اب تم بھی

ہمارے گھر کی بیٹی ہو میرے بدر کی بیوی ہو اس لیے

یہ ناشتہ بنانے کی ابھی کوئی ضرورت نہیں جب تک تمہاری کھیر

کی رسم ادا نہیں ہو جاتی ہے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف بڑھتی ہے۔

آہ۔۔ میں تو بھول گئی تھی کہ پہلے ہمیں کھیر کی رسم ادا

کرنی ہے پھر یہ کوئی کام کر سکتی ہے۔۔

اب کیا کریں تائی امی۔۔؟؟ روحی آئمہ کے ڈرا ہوا چہرہ دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

تو ہم لوگ ابھی اپنی بہو سے کھیر کی رسم کروا لیتے ہیں۔

سلطانہ۔ بیگم پیچھے سے آتے ہوئے کہتی ہے۔

ان کی آواز پر سب لوگ فوراً سے ان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

یہ بات ٹھیک کی ہے۔۔ ایک کام کرو بچوں جلدی سے جاؤ

اور اپنے اپنے شوہروں کو اٹھا کر آؤ

جلدی سے آج کھیر کی رسم ہم لوگ شام کو ہی کریں گے اور بہت

اچھے سے کریں گے۔۔

ابھی اپنے اپنے شوہروں کو ناشتے پر کے کر آؤں اور سب لوگ
مل کر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔

ہیر، بیغم مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ان کی بات پر آئمہ بھی اور روحی بھی جھٹ سے ایک دوسرے کی
شکلوں کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اور مجبوراً مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دونوں کچھن
سے باہر نکل جاتی ہیں۔

روحی میرا دل نہیں کر رہا ہے بدر کی شکل دیکھنے کو۔

آئمہ دھیرے لہجے میں روحی کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہتی ہے۔

دل تو میرا بھی نہیں چاہ رہا ہے اپنے والے جن کی منہ دیکھائی

کرنے کو پر مجبوراً جانا پڑے گا ایک کام کرتے ہیں ایک ایک

بار اٹھائیں گے اٹھے تو ٹھیک نہیں اٹھے تو ہم لوگ واپس آجائیں گے

ٹھیک ہے۔۔

روحی سیڑھیوں کے اوپر چڑھتے ہوئے آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے

اس کو کہتی ہے۔

دونوں سیڑھیوں کے اوپر پہنچ گئی تھی روحی کی بات پر

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے دونوں اپنے اپنے کمروں کی طرف

بڑھنے لگتی ہیں اور دونوں ہی دوپل کے لیے کمرے کے دروازوں کے

سامنے جا کھڑی ہوتی ہیں۔۔

Rooh E Basil 

Episode No 28

By Saleha Iqbal ... 

اللہ جی جو میں نے نہیں کرنا ہوتا ہے آپ ہمیشہ مجھ سے
وہی سب کیوں کرواتے ہیں۔۔

روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر کے کہتی ہے اور کہہ کر
ایک لمبی گہری سانس کے کرکمرے میں داخل ہو جاتی ہے۔۔
باسیل بنا شرٹ کے مدے منہ بیڈ پر گہری نیند میں سویا پڑا ہوتا۔
روحی ایک نظر باسیل کو دیکھتی ہے

اور اندر آکر دروازے کو بند کیے ہوئے وہ باسیل کی طرف اپنے قدم
بڑھاتی ہے اور اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے۔۔
باسیل اٹھ جائیں آپ کو سب ناشتے پر بلا رہے ہیں۔
روحی باسیل کے منہ کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے
ہوئے اسے آواز لگاتی ہے ہر روحی کی آواز باسیل تک نہیں
پہنچتی ہے وہ ہلتا تک نہیں ہے۔۔

باسیل اٹھ جائیں مناسب انتظار کر رہے ہیں نیچے آپ کا۔۔
روحی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر بیزار سی کہتی ہے۔
باسیل اب کی بار بلا ہوتا اور سیدھا ہو کر بیڈ پر لیٹ جاتا ہے
پر اٹھتا نہیں ہے۔

ڈھیٹ تو رچ رچ کر ہیں نا پھر یہ۔۔ روحی غصے میں کہتی ہے

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

اور کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے۔

بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پانی کا گلاس بھرا ہوا پڑا تھا روجی اسے دیکھتی

ہے پھر باسیل کے سوتے ہوئے چہرے کو

ایسے تو پھر ایسے ہی ٹھیک۔۔ روجی پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

انکل اٹھ جائیں میں آخری بار کہہ رہی ہوں پھر میں یہ

ورنہ پانی کا گلاس آپ پر پھینک دوں گی سارا

روجی باسیل کو وارننگ دیتے ہوئے کہتی ہے پر باسیل پر

کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔۔

روجی اب کی بار غصے میں سچ میں گلاس پانی کا باسیل ہے

منہ پر ڈال دیتی ہے جس سے وہ اسے پل آٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔

روجی باسیل کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر پانی کا گلاس آرام سے

واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔۔

اٹھ گئے ناب بھی پہلے ہی اٹھ جاتے تو کیا جاتا آپ کا۔۔؟؟

روجی باسیل کے بھیگے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

آپ اب آج باناچے میں جا رہی ہوں۔۔

روجی کہہ کر جیسے ہی پلستی ہے باسیل غصے میں اس کی

بازوؤں پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

یہ کیا حرکت تھی۔؟؟ باسیل روجی کی بازوؤں پر گرفت
مضبوط کرتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

کیا حرکت تھی کا کیا مطلب پچھلے 15 منٹ سے آپ کو
اٹھا رہی تھی۔

آپ اٹھنے کا نام ہی نہیں ہے رہے تھے اس سے زیادہ صبر نہیں ہوتا مجھ میں
جوپ کے سرہانے کھڑی رہ کر آپ کو اٹھاتی جاؤ۔۔

روچی اپنی بازوؤں کو چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کل رات تمہیں کچھ کہا تھا میرے صبر کو آزمانے کی
کوششیں بند کر دو سمجھ نہیں آیا تھا تمہیں۔۔

باسیل غصے میں چیختے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کا صبر نہیں آپ میرا صبر آزما رہے تھے
اور مجھ میں بالکل صبر نہیں ہے یہ بات آپ بھی اچھے سے
جانتے ہیں۔۔

روچی برابر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور ویسے بھی مجھے آپ کو اٹھانے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے
تائی امی نے کہا تھا اس لیے میں آئی ورنہ میری بلا سے
آپ پورا دن سوتے رہیں مجھے کوئی فخر نہیں پڑتا ہے۔۔

روچی غصے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر جانے لگتی ہے

پر باسیل روجی کو جانے نہیں دیتا ہے اور اسے اپنے

کندھے پر اٹھائے سیدھا واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

انکل۔۔ روحی غصے میں اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

صبر تم میں نہیں ہے تو آب مجھ میں بھی نہیں ہے باسیل

واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل روحی کوشاور کے نیچے لے جا کر کھڑا کرتا ہے اور غصے میں

اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے۔۔ بدتمیزی مت کریں میرے ساتھ آپ

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدتمیزی تو اب تک میں نے نہیں کی ہے ہر میں اب کروں گا

بہت شوق چڑھا تھا نا مجھے بھیگانے گا آج میں اپنے ساتھ ساتھ

تمہیں بھی بھیگاؤں گا

باسیل کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے اور روحی

بلکل شاور کے نیچے جا کھڑی ہوتی ہے

باسیل مزید روحی کے قریب آتا ہے اور اس کی کمر کے پیچھے ہاتھ

کیے شاور آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے

دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

جی میری جان۔!! باسیل اس کی بڑھتی ہوئی ڈھرنکوں کو سنتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

باسیل آپ جو بھی کرنے کا سوچ رہے ہیں وہ مت کریں پلزز

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو میں سوچ رہا ہوں وہ میں کروں گا اور آج ہی کروں گا دیکھتا ہوں

آج کیسے روکتی ہو تم مجھے۔۔

باسیل روحی کے سامنے آکر اس کو مکمل طور پر اپنی قید میں لے

چکاھتا۔۔

انکل مت کریں پلزز مجھے باہر جانے دیں سب نیچے انتظار

کر رہے ہوں گے میرا باسیل پلزز

نہیں نہیں میری جان آج نہیں اب جو میں چاہوں گا وہ ہی ہوگا اور

جب چاہوں گا تب ہی ہوگا

باسیل روحی کی بات کو کاٹتے ہوئے خود نیچ میں بول پڑتا ہے۔

ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔۔ روحی دو ٹوک لہجے میں کہہ کر باسیل کو

خود کرتے ہوئے واش روم سے نکلنے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے

وہ صرف باسیل کو خود سے ہلکا سا دور ہی کر پائی تھی کہ

باسیل نے شاہ کھول کر خود بھی اور روحی کو اس میں بھیگنا

شروع کر دیتا ہے۔

باسیل۔۔ روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

اواب تو تم بھیگ گئی ہو اب نیچے جا کر سب کو کیا کہو گی

کہ اوپر کیا کر رہی تھی تم۔۔؟؟

باسیل کی بات پر روجی غصے میں اسے گھورنے لگ جاتی ہے
آنندہ مجھ پر اب پانی ڈالنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا اب میں تمہاری
کسی بھی قسم کی بدتمیزی برداشت نہیں کرنے والا ہوں۔

باسیل روجی کے غصے میں بھرے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتا ہے۔

کس قسم کے گھٹیا انسان ہیں چھوڑیں مجھے دور ہو جائیں مجھ سے
آپ کی ہر حرکت مجھے آپ سے اب خود نفرت کرنے پر مجبور
کر رہی ہے باسیل۔

روجی باسیل کو دھکا دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر
باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے پر اسے کمر سے پکڑ کر ایک
بار پھر سے شاور کے نیچے کیے اسے بنا کسی پل کی مہلت دیے
اس کے لبوں پر جھک کر اس کی سانسیں روکنے
کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

روجی باسیل کے سینے پر تو کبھی کندھوں پر ہاتھ مار کر اسے
خود سے دور کرنے کی کوششیں کرتی ہے پر باسیل
اسے دور نہیں کرتا ہے اور مزید اپنے قریب کیے ہوئے شاور کے بالکل
کھڑا ہو جاتا ہے۔

روجی کو سر سے لے کر پاؤں تک وہ بھیگا چکا تھا اس کی دور
جانے کی ہر کوشش کو وہ ناکام رہا تھا۔

روحی ہار مار مار کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے ٹھک گئی تھی
باسیل اسے تھکا ہوا دیکھ کر اس سے دور ہوتا ہے اور اسے اپنے گلے سے
لگائے ہوئے وہ اسے اور خود کو دوپل کی سانس لینے کی
مہلت دیتا ہے۔

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا بھی اب شروع ہو گئے تھے
باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کی پانی سے بھی
اور آنسوؤں سے بھیگی ہوئی پلکوں پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔
آج سے میں تمہیں اپنے گھٹیا پن کی ہر حد دیکھاؤں گا
آج سے تم مجھ سے حقیقت میں نفرت کرنے لگ جاؤ گی لیکن
یقین مانو مجھے اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا
موقع دیا تھا تمہیں تم نے خود اسے ٹھکرایا ہے باسیل سکندر
بار بار کسی کو بھی موقع نہیں دیتا ہے۔
باسیل روحی کا چہرہ اپنے دو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس
کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکائے ہوئے بولتا ہے۔
میں بھی اب آپ سے سچ میں نفرت ہی کروں گی باسیل مجھے بھی
اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہے جو میں نے ٹھکرایا دیا وہ ٹھکرایا ہے
اور ٹھکرائی ہوئی چیزیں مجھے بھی دوبارہ اپنانے کی
کوئی خواہش نہیں ہے۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر اب کی
بار سچ میں واش روم میں سے نکل جاتی ہے باسیل بھی
اسے نہیں روکتا ہے۔

روحی جے جاتے ہی باسیل ایک بار پھر سے غصہ میں
وہی ہاتھ کا مکہ بنا کر دیوار میں دے مارتا ہے جس سے اب خون
نکلتا شروع ہو گیا تھا۔

روحی واش روم سے نکل کر اپنے آپ کو بیگھا ہوا دیکھ کر غصہ
میں ہیر پٹکتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتی ہے اور اپنے لیے
کپڑے نکال کر باسیل کے واپس کمرے میں آنے سے پہلے ہی
وہ چیخ کر لیتی ہے

اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے بالوں کو خشک
کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

غصہ میں چہرہ لال سرخ ہوا پڑا تھا روحی کا
روحی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ باسیل کو بھی وہ بدر جیسا پیٹ ڈالے
روحی اپنے بالوں کو ہلکا پھلکا سائے کیے ہوئے باسیل کے
آنے سے پہلے ہی کمرے سے باہر جانے لگتی ہے
پر وہ جیسے ہی اٹھتی ہے اس کی نظر اپنی منراک کی کمر کی کھلی
ہوئی زپ پڑ پڑتی ہے

جیسے وہ بندھ تو کر چکی تھی لیکن وہ دوبارہ کھل جاتی ہے۔

روحی جلد بازی کمرے سے باہر جانے کے لیے کر رہی تھی
اتنی ہی اسے دیر ہوتی جا رہی تھی۔

نیچے سب کیا سوچ رہے ہونگے روحی کے دماغ میں بس یہ ہی باتیں
گوںج رہی تھی۔۔

نظریں زپ پر تھی پر زپ روحی بے ہاتھ میں آنے کے بجائے مزید
کھلتی جا رہی تھی۔

گیوں تنگ کر رہی ہو اب تم شرافت سے بند کیوں نہیں ہو جاتی ہو تم
روحی زپ کو دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے اور

اپنا ہاتھ کندھے سے بڑھاتے ہوئے اسے بند کرنے کی کوشش کرتی ہے
پر زپ نے روحی کے ہاتھ نا لگنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

روحی غصے میں اپنا دوپٹہ الماری میں سے نکالنے

کے لیے آگے بڑھتی ہے تو اس کی ٹکر باسیل سے ہو جاتی ہے

باسیل پینٹ پہننے ہوئے بغیر شرٹ کے روحی کے کمرے میں
ابھی واش روم سے نکل کر آیا تھا۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں ننگے کیوں باہر آ گئے ہیں۔؟؟

روحی جلدی سے اپنا منہ پھیر کر دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

آندھی ہو گئی ہو تم یہ تمہیں میں پینٹ پہننے ہوئے

نظر نہیں آ رہا ہوں۔؟؟

جی نہیں آندھی نہیں ہوں میں نظر آ رہا ہے پر اوپر بھی کچھ پہننا ہوتا ہے

روحی باسیل کی طرف پلٹ کر غصے میں کہتی ہے
وہ جیسے ہی پلشتی ہے باسیل کی نظر اس کی زپ پر پڑتی ہے جو کھلتی
حبار ہی تھی۔

اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا یہ جو تمہاری کسر مجھے نظر
آ رہی ہے۔۔؟؟

باسیل جیسے ہی کہتا ہے روحی فوراً سے پلٹ کر اس کی طرف
دیکھنے لگ جاتی ہے اور اپنی کسر کو اپنے ہاتھوں سے چھپانے
لگ جاتی ہے۔۔

میں نے بند کی تھی یہ خود دوبارہ کھول گئی ہے۔۔
روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی
ہم شاید یہ بھی اور تم بھی میرا انتظار کر رہی تھی کہ
میں آؤں گا اور رومینس کرتے ہوئے اس زپ کو بند کروں گا
اگر ایسا چاہتی ہو تو میں رومینس کرنے کے لیے تیار ہوں
اس وقت دن رات سے مجھے کوئی منرق نہیں پڑتا ہے۔
باسیل روحی کے متعرب آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے کوئی انٹر سٹ
نہیں ہے پا کے ساتھ رومینس کرنے کا اور رہی بات اس زپ کی
اس مصیبت میں بھی تو آپ کی وجہ سے پڑی ہوں نا مجھے شاور
کے نیچے لے کر جاتے اور نا ہی میرے کپڑے حنراب ہوتے
روحی تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

تو کیا تم بنا کپڑوں کے ساتھ آنا چاہتی تھی میرے ساتھ؟
باسیل شرارتا لہجے میں کہتا ہے۔
باسیل بکواس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو اس وقت
میرے ساتھ۔!!

روحی سخت لہجے میں بولتی ہے۔
بکواس۔۔؟؟ باسیل روحی کے الفاظ دہراتا ہے
مطلب بکواس سنا چاہتی ہو تم اس وقت میرے منہ سے
آج کے بعد جو تم کہو گی نا باسیل اس کا الٹا ہی کرے گا تمہارے ساتھ
باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہوا کہتا ہے۔
میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو
روحی اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
مطلب تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے قریب آؤں
باسیل روحی کو کمر سے پکڑ کر اس سے قریب بڑھتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

کتنی قریب آؤں میں تمہارے باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے
ہوئے کہتا ہے روحی باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے مگر وہ
مزید اسے خود کو قریب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتے ہوئے
اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے لگ جاتا ہے۔۔

Rooh E Basil

Episode No 29

By Saleha Iqbal ... 

آپ ایک بار بھی کر کر کر حبان کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہیں میری
روحی اپنی گردن پر باسیل کے لب محسوس
کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ ایک بار کر کر کر چھوڑنے والی چیز نہیں ہے نامیری حبان اس لیے۔۔
باسیل روحی کی گردن سے اپنا منہ نکالتے ہوئے روحی کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ اتنے بے شرم انسان ہیں۔"
روحی اپنی کمر پر باسیل کی انگلیاں محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔
تمہیں تو ابھی بہت کچھ نہیں پتا ہے پر میں تمہیں سب بتاؤں
گالیکن آہستہ آہستہ ایک ساتھ مسزہ نہیں آئے گا۔
باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف جھکتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

افسوس باسیل بس کر دیں گے اب آپ کیوں مجھ سے لڑنا جھگڑنا
چاہتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

S

a

l

e

h

a

I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



میں نہیں تم مجھ سے لڑنا جھگڑنا چاہتی ہو

میں وہی کر رہا ہوں جو تم چاہتی ہو۔۔

باسیل روجی کی کمر سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ سے لڑائی نہیں کرنا چاہتی تھی آپ نے کل

رات مجھ پر غصہ کیا تھا اور کتنا کچھ سنایا بھی تھا مجھے

روحی شکایتی لہجے میں کہتی ہے۔

تو جو تم نے مجھے کہا تھا کیا تم وہ سب بھول گئی ہو۔؟؟

تم نے سب کچھ جھٹلادیا ہمارا رشتہ تک۔۔!!

باسیل اس کی زپ بند کرتے ہوئے کہتا ہے باسیل کے دونوں ہاتھ

روحی کی کمر پر زپ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

روحی باسیل کے بالکل متریب اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کی

باہوں میں قید کھڑی ہوئی تھی۔۔

تو میں غصہ بھی نا کرتی تو اور کیا کرتی آپ واقع میں جب بے

آئیں ہیں تب سے سب کچھ بگڑ گیا ہے میری زندگی میں

اب تو میرے دوست بھی مجھ سے چھوٹ رہے ہیں کس لیے؟

جو آپ نے کیا اس کے لیے۔۔!!

روحی خود سے خود ہی سوال کرتی ہے اور خود ہی جواب دے دیتی ہے۔

بدر نے بھی کہا کہ اب ہماری دوستی ختم مہرین بھی میرا

فون نہیں اٹھاتی ہے کل سے کتنی بار میں اسے کال کر چکی ہوں۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اب اتنا سب ہونے کے باوجود بھی میں آپ پر غصہ ناکرو

ان سب کے ذمہ دار تو آپ ہی ہیں نا۔۔۔؟؟

روحی سراٹھا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل اس کی بات سن کر اپنا منہ موڑ کر ایک لمبی گہری سانس

لیتا ہے اور روحی کو خود سے دور کرتا ہے۔۔

مجھ سے خفہ ہونے سے پہلے کیا تم نے جو بھی میں نے کیا اس کی

وجہ جاننے کی کوشش بھی کی ہے۔۔؟؟

باسیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے لیے اپنا سر مئی رنگ کا

کاڑن کا سوٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

وجہ نہیں پوچھی کیونکہ میں سب جانتی ہوں پر افسوس کی بات

ہے میں غصہ کیوں ہوئی اور اب بھی کیوں ہوں یہ بات آپ

اب تک نہیں سمجھ سکے

روحی کا کہتے ہوئے لہجہ نرم پڑ گیا تھا آنکھوں کے سامنے کل رات

ان دونوں کے ایک ساتھ گاڑی میں اتنی دیر رات کو اکیلے بیٹھے ہوئے

منظر گھومنے لگ جاتے ہیں۔۔

خیر کوئی بات نہیں آپ کو جو کرنا ہے آپ وہ کریں جس کے ساتھ

تعلق رکھنا ہے رکھیں آپ کو کچھ نہیں کہوں گی

اور ہاں اگر میری زبان سے پرو بلم کوشش کروں گی آئندہ آپ کے

سامنے میں کچھ بھی نابولو۔۔

روحی کہہ کر اپنا دوپٹہ لیے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے
پچھے ہاتھوں میں کپڑے پکڑے ہوئے کھڑا باسیل اس کی بات کا
مطلب سوچنے لگ جاتا ہے۔

آئمہ کمرے میں دبے پیر داخل ہوتی ہے
اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے وہ بدر کو سوتا ہوا دیکھ
کر اس کے سرہانے جا کھڑی ہوتی ہے۔

آئمہ ڈرنا نہیں ہے آنٹی نے کہا تھا کہ بدر کو اٹھانا ہے اور
روحی نے کہا تھا کہ اگر بدر ایک باری میں نا اٹھے تو دوبارہ نہیں
اٹھانا ہے۔

آئمہ اپنے آپ کو کہہ کر بدر کی طرف قدم بڑھاتی ہے
اور اس کے سرہانے بیڈ کے پاس نیچے زمین پر گڈھنوں کے بل
بیٹھتے ہوئے بدر کے سوتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے
اسے اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے۔

بدر اٹھ جائیں آنٹی آپ کو بلار ہیں نیچے۔!!!!
آئمہ بدر کی بازوؤں پر انگلی مارتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرتی
ہے بدر اٹھتا نہیں ہے وہ اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیتا ہے۔
آئمہ بھی اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

یہ تو نہیں اٹھیں ہیں میں واپس چلی جاؤں کیا۔؟؟

آئمہ بدر کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے اور اپنے کندھے

اچکاتے ہوئے باہر جانے لگتی ہے پر بدر

اس کا دوپٹہ پکڑ کر آئمہ کو زور سے بیڈ پر کھینچ لیتا ہے

اس کے دونوں بازوؤں کو اسی کی کمر پر پن کیے آئمہ کو اپنے

اوپر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔۔

بدر۔۔؟؟ آئمہ جیسے ہی اس کا نام لیتی ہے اور خود کو چھوڑوانے

کی کوشش کرتی ہے بدر آئمہ کو بیڈ پر لیٹائے اب خود

اس کے اوپر آکر اپنی نیند سے بھری ہوئی آنکھیں کھول کر آئمہ کی

آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

کل رات منع کیا تھا میں نے میرے کمرے میں آنے سے۔؟؟

بدر اس کی کلائیوں میں پہننی ہوئی چوڑیوں کو زور سے

دبا کر توڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ م۔۔ مجھے۔۔ آنٹی نے کہا تھا آپ کو بلانے کے لیے

آئمہ ہچکچاتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کس نے کہا تھا۔۔؟؟ بدر مزید گرفت اس کی چوڑیوں پر بڑھاتے

ہوئے اس کی چوڑیاں توڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آنٹی نے۔۔!!! آئمہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



تم میری امی سے مل لی اور انہوں نے تمہیں کچھ نہیں کہا

بدلے میں مجھے اٹھانے کے لیے بھیج دیا۔۔؟؟

بدر آئمہ کے درد میں مبتلا چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی آنٹی نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا تھا اور انہوں نے مجھے پیار سے گلے

لگا کر آپ کو اٹھانے کے لیے بھیجا تھا۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے بدر۔۔

آئمہ روتلو سامنہ بنا کر کہتی ہے۔۔

امی نے تمہیں معاف کر دیا ہے کیا۔۔؟؟ بدر کو حیرانی اور تجسس

دونوں ہو رہے تھے آئمہ کی باتوں پر

بدر مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں مجھے پلزز۔۔

آئمہ کی آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔

تم جھوٹ بول رہی ہونا میری امی اتنی آسانی سے کیسے

تمہیں معاف کر سکتی ہیں تم میرے باپ کے قاتل کی بیٹی ہو تمہیں

معافی نہیں مل سکتی ہے۔۔

تم معافی کے قاتل نہیں ہو۔۔ بدر آئمہ کے چہرے پر اس کی

آنکھوں سے آنسوؤں بہتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا آئمہ ملک چاہے تمہیں اس گھر میں ہر کوئی

معاف کر دے ہر کوئی تمہیں اپنالے لیکن بدر سکندر تمہیں

کبھی معاف نہیں کرے گا اور نا ہی کبھی اپنائے گا۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l



تم میری بیوی ضرور رہوں گی لیکن تمہیں کبھی بھی میری بیوی
ہونے کا حق نہیں ملے گا۔

S
a
l
e
h
a
بدر اس کی کلائی پر مزید گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے مزید درد
دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر غصے میں آئمہ کے اوپر سے اٹھ کر
لبے لبے ڈگ بھرتا ہوا دواش روم میں گھس جاتا ہے۔
بدر کے جاتے ہی آئمہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے اور اپنے ہاتھوں سے
نکلتا ہوا خون دیکھ کر رونے لگ جاتی ہے۔

I
q
b
a
l
N
o
v
e
روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے وہ بیڈ پر ٹوٹ کر بکھری ہوئی
اپنی چوڑیاں سمیٹتی ہے انہیں بدر کے آنے سے پہلے ہی وہاں
سے جانے کے لیے جلد بازی میں کرتی ہے پر جتنی جلدی وہ کر رہی
تھی اس سے اس کا کام بن نہیں رہا تھا مزید بگڑتا حبار ہا تھا۔
آئمہ کے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا
جو رک نہیں رہا تھا بہت حبار ہا تھا۔

روحی غصے میں اپنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے
سیر ھیوں سے نیچے اتر رہی تھی کہ سامنے حال میں صوفے پر بیٹھی ہوئی
ایک عورت اور ایک لڑکی جس کے پاس 6 مہینے کا ایک چھوٹا
سبچہ تھا روحی بچے کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی

سیر ھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

السلام وعلیکم۔۔!!! روحی سیڑھیوں سے اتر کر ان دونوں
 عورتوں کے سامنے کھڑی ہو کر انہیں سلام کرتی ہے۔
 سلام وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو روحی۔۔؟؟ ہمیں تمہارے تائے ابو کا سن
 کر بہت افسوس ہوا اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے
 آمین۔۔
 بڑی عمر کی عورت کے کہنے پر سب لوگ ایک ساتھ آمین کہتے ہیں۔
 ہیرا بیغم کا فوراً منہ افسردہ سا ہو گیا تھا۔۔
 شادی کی بھی بہت بہت مبارکباد ہو تمہیں روحی کہاں ہیں
 تمہارے شوہر۔۔؟؟
 میں یہاں ہوں۔۔ روحی کے کہنے سے پہلے ہی باسیل پیچھے
 سے روحی کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے۔۔
 السلام وعلیکم۔ باسیل انہیں سلام کرتا ہے۔۔
 روحی سرسری سی نظر باسیل کو دیکھتی ہے اور پھر حبا کر
 اس لڑکی کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے بچہ کو لے کر اس کے ساتھ
 کھیلنے لگ جاتی ہے۔۔
 کیسے ہو باسیل بیٹا۔۔؟؟ بڑی عمر کی عورت مسکراتی ہوئی
 نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے بولی
 الحمد للہ ٹھیک۔۔۔۔ باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے اس کی نظریں
 روحی اور اس کی گود میں کھیلتے ہوئے بچے پر ہوتی ہے۔

عورت بھی روجی کی گود میں بچے کو دیکھ کر اور پھر

باسیل کی مسکراتی ہوئی نظروں سے روجی کو دیکھنا محسوس کرتے ہوئے

وہ روجی سے پوچھتی ہے۔۔

تو پھر بچوں کوئی خوش خبری ہے۔۔؟؟

ان کی بات پر روجی اور باسیل اور دونوں ان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

سلطان: بیگم بھی کیچن سے ان کے لیے چائے لے کر آتی ہے اور ان کی بات پر دونوں کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگ جاتی ہیں اور دیکھتے ہوئے ہیرا: بیگم ہے پاس صوفے پر بیٹھ جاتی ہیں۔۔

باسیل بھی روجی کی شکل دیکھتے ہوئے بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرتا ہے اور اسے پر سکون سا ہو کر دیکھتے ہوئے وہ بھی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

روجی ان کی باتوں پر غصہ میں باسیل کو دیکھ رہی تھی جو اسے دیکھ دیکھ کر ہنستا حبار ہاتا۔۔

روجی بیٹا بتاؤں کب ہم تمہاری گود میں بھی تمہارا اپنا ایک ایسا ہی کیوٹ سا بچہ دیکھنے والے ہیں تمہاری شادی کو 3 مہینے تو گزر چکے ہیں اب اور کتنا انتظار کروانا ہے ہم سب کو۔۔؟؟

بڑی عمر کی عورت کی باتوں پر روجی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں
بھینچے ہوئے پہلے اپنی گود میں بیٹھے ہوئے بچے کو دیکھتی ہے پھر نظریں اٹھا کر

باسیل کی طرف وہ صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے

مسکراتے ہوئے روجی کو دیکھے حبا رہتا۔۔

آئی آجائے گا بے بی جب آنا ہو گا میں کیسے بتا سکتی ہوں آپ کو

کچھ بھی۔۔

روجی اپنے دانتوں کو بھینچتے ہوئے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ارے تمہیں نہیں پتا ہو گا تو پھر کیسے پتا ہو گا بیٹا ماں تو تم نے

ہی بننا ہے آخر کار اگر تمہیں کوئی بیماری وغیرہ ہے تو مجھے

بتا سکتی ہو میری بہو کو بھی بیٹا پورے 4 سال بعد ہوا تھا

ت علاج کروایا تھا اس نے اور اب آخر کار ایک اچھے حکیم سے

دوا لے تھی تو حبا کر بچہ ہوا ہے۔

اگر تم کہو تو میں تمہیں بھی وہی لے کر چلی جاتی ہوں

جلدی بچہ ہو جائے گا تو سب ٹھیک رہے گے آگے اور بچے ہونے میں

سارا وقت نہیں لگے گا پھر۔۔۔

بڑی عمر کی عورت کی باتوں پر روجی کھلے ہوئے منہ کے ساتھ

ان کی باتیں سن رہی تھی جبکہ باسیل کے ساتھ ساتھ سلطانہ بیگم

اور ہیرا بیگم بھی اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔

آئمہ کمرے میں روتے ہوئے بیڈ سے چوڑیاں اٹھا ہی رہی تھی کہ
بدر و اش روم سے باہر نکل آتا ہے۔

اش روم سے نکلتے ہی اس کی نظر آئمہ اور اس کے ہاتھوں
سے نکلتے ہوئے خون پر پڑتی ہے۔۔

بدر اس کے خون سے لال ہوتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر
اپنے بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے وہ ایک لمبی گہری سانس لیتے
ہوئے وہ کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی موجودگی کو محسوس کرتی ہے پر نظر اٹھا کر
اس کی طرف دیکھتی نہیں ہے

آئمہ ساری چوڑیاں بیڈ سے اٹھا کر ڈسٹین میں ڈالتی ہے
پھر اپنے ہاتھوں سے بہتا ہوا خون دیکھ کر وہ اش روم میں
جا کر روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو صاف کرتی ہے۔

اور دوبارہ واپس باہر آ جاتی ہے بیڈ کی چادر تبدیل لیے وہ سارے
گندے کپڑوں کو اکٹھا کر کے کپڑوں والی ٹوکری میں
جمع کرنے لگ جاتی ہے۔۔

بدر اپنے موبائل میں نظریں جمائے ہوئے اپنی دھن میں سیڑھیوں سے
نیچے اتر رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے بیٹھی ہوئی عورت پر پڑتی ہے
تو فوراً واپس الٹے پیر اوپر جانے لگتا ہے

پر بڑی بڑی عمر کی عورت بدر کو دیکھ کر فوراً سے اسے آواز لگاتی ہے۔۔

روحی بدر کو دیکھ کر اسے بچے ہے پیچھے چھپ کر واپس

حبانے کا اشارہ کرتی ہے پر بدر گنداسا منہ بنا کر محبوراً ان کے

سامنے آکر کھڑا ہو کر انہیں سلام کرتا ہے۔۔

کیسے ہو بدر۔۔؟؟ سنا شادی ہو گئی ہے تمہاری بھی

کیا بات ہے مطلب بچے بڑے ہو گئے ہیں ابھی بات ہے وقت

پر شادی ہو گئی ہے روحی نے تو اب تک کوئی خوشی کی خبر

نہیں سنائی ہے تم کب سنا رہے ہو پھر۔۔؟؟

ہنستے ہوئے منہ لیتے ہوئے کہتی ہیں

ان کی بات سن کر پیچھے سے آتی ہوئی آئمہ لٹے پیرو آپس

سیڑھیوں سے اوپر دوڑنے لگتی ہے۔

کیا وہ تمہاری بیوی ہے۔۔؟؟ بدر کے پیچھے سیڑھیوں سے اوپر

واپس حبانہ والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں اور کہہ

کر کھڑی ہو حبانہ ہیں

اور آئمہ کی طرف قدم بڑھانے لگتی ہیں۔

ہیرا تمہاری دونوں بہویں تو کافی زیادہ خوبصورت ہیں۔

بڑی عمر کی عورت آئمہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ ان کے اشارہ پر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے سیڑھیوں

سے نیچے آتی ہیں۔۔

S
a
l
e

h
a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l



آئمہ ایک نظر بدر کی طرف دیکھتی ہے جو اس کی طرف پیٹھ
کے ہوئے کھڑا ہوتا ہے۔

S بائیل کی مسلسل نظریں روجی پر اور اس کی گود میں کیوٹ
a سے بے بی پر ہوتی ہے اور ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بائیل کے چہرے پر
l مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔

e تم ہی ہونا وہ لڑکی جو خون بہا میں اس گھر میں آئی ہو۔؟؟
h
a آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

ان کی بات پر اب کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے
I اور نظریں آئمہ کی طرف اٹھتی ہے۔

q ان کی بات پر روجی جلدی سے اپنی گود سے بچہ اٹھا کر
b اس کی ماں کو دیتی ہے اور اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے آئمہ
a کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔

جی آنٹی یہ وہی ہے جو خون بہا میں آئی ہے اس حویلی
N میں دیکھیں کتنی پیاری ہے نا۔؟؟

o بالکل بدر کی آئیڈیل ٹائپ کی لڑکی ہے معصوم سی گڑیا جیسی ہیں نا
v روجی کہتے ہوئے بدر کو دیکھتی ہے جو بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کی
e طرف دیکھے جا رہا تھا۔

s آپ پہلی بار آئی ہیں اس کی اور میری شادی ہے بعد
♥ چلیں اب ہماری منہ دیکھائی دے آپ نے شادی میں بھی کوئی تحفہ
نہیں دیا تھا بڑی کوئی کنجوس ہو گئی ہیں آنٹی آپ تو۔

روحی کی بات پر بڑی عمر کی عورت اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے
اپنے دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے واپس صوفے پر جا بیٹھتی ہے۔
روحی ان کے جاتے ہی آئمہ کی طرف دیکھتی ہے اس کے
بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اسے پرسکون کرتی ہے۔

تم ٹینشن مت لو میں دیکھتی ہوں انہیں آج کے بعد یہ سوالات کی
ٹوکری کے ساتھ دوبارہ اس حویلی میں نہیں آئیں گی۔
روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے اور جا کر صوفے پر ان کے برابر
میں بیٹھ جاتی ہیں۔

ارے آنٹی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔؟؟ ویسے تو آپ سوال پر سوال
کے جا رہی تھیں اب میں نے کچھ پوچھ لیا تو آپ ایک دم خاموش
ہو گئی ہیں۔

چلیں نادے منہ دیکھائی کوئی بات نہیں ایسے
خاموش تو مت ہوئیں۔

صحیح کہہ رہی ہے روحی اگر آپ کو ہماری شادیوں کا پتا چل
گیا تھا تو بندہ بیٹھائی ہی لے آتا ہے
یہ کیا بات ہوئی ایسے کھالی ہاتھ آنے والی۔
بدر بھی روحی کا ساتھ دیتے ہوئے آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے

اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھاتا ہے اور خود بھی اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔

ٹھیک کہہ رہا ہے بدر آپ تو ہم سے اپنے بچوں کی شادیوں پر
منرمانشیں کر کے تحفے لیتی تھی۔

اب اپنی باری میں کتنی کنجوس ہو گئی ہیں آپ آنٹی

روحی ان کے پاس سے اٹھ کر اپنی ماں کے پاس جا بیٹھتی ہے۔

ایسا تو نہیں ہے بچوں میں تختے لار ہی تھیں تم لوگوں کے لیے پھر

میں نے سوچا کہ تم سب لوگ آج کل کے زمانے کے بچے ہو تو پتا

نہیں تم لوگوں کو پسند آئے گا یا نہیں میرا لایا ہوا تحفہ۔

ارے آنٹی۔۔ چلیں کوئی بات نہیں آپ پھر ہمیں اس کے بدلے

نیک دے دیں تاکہ ہم لوگ خود اچھا سا تحفہ خرید لیں

آپ کی طرف سے۔۔

بڑی عمر کی عورت کی بات مکمل ہوتے ہی بدر بول پڑتا ہے

اور بول کر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

ہاں صحیح کہہ رہا ہے یہ ایک کام کریں ہمیں چپاس چپاس ہزار

دے دیں ہم لوگ آپ کی طرف سے شاپنگ کر آتے ہیں۔۔

روحی اور باقی سارے گھر والے اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش

کرتے ہیں ان کا چہرہ دیکھ کر

بایں بھی محبوراً ناشتہ کے چکر میں ان لوگوں کے درمیان بیٹھ

نکران کی باتیں سن رہا تھا کل سے کچھ نہیں کھایا تھا اور اب بھوک

سے اس کے سر میں درد ہونے لگ گیا تھا وہ باہر کا کھانا

نہیں کھاتا ہے اس لیے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

ارے بچوں چلو مانتی ہوں میں کہ میں آج کھالی ہاتھ آئی ہوں
لیکن اگلی بار جب تم دونوں مجھے خوش خبری سناؤں گے میں ضرور
تم دونوں کے لیے بھی اور تمہاری بیویوں کے لیے
بھی تحفے لے کر آؤں گی۔

بدر اور باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔
چلو بتاؤں اب خوش خبری کب سناؤں گے تم دونوں؟
ان کی بات سن کر روجی فوراً اُٹھ کر وہاں سے جانے لگتی ہے
جلد ہی انشاء اللہ اچھے کی امید رکھیں آپ انشاء اللہ اب
بہتر ہو گا۔

باسیل کی بات پر روجی فوراً سے بڑی بڑی آنکھیں کیے اس
کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔
باسیل روجی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے
ایک ائیر واٹھا کر آنکھ و نک کرتا ہے۔

یہ بات بھی ٹھیک ہے تو پھر اب تم لوگ ہمیں جلدی سے خوش
خبری دینے کی تیاریاں شروع کر دو اور ہم لوگ
تمہارے تحفے تحائف خریدنے کی تیاری کرتے ہیں۔
آنٹی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتی ہیں انہیں کھڑے ہوتا ہوا دیکھ کر
سب لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں سوائے باسیل کے وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے
مسلل روجی کو دیکھے جا رہا تھا۔

آپ کیوں اٹھ گئی ہے ناشتہ تیار ہے بس لگانے لگے ہیں ناشتہ
کر کے جائیں گا۔

ہیرا بنیم آگے بڑھ کر کہتی ہیں۔۔

روحی کی نظریں غصے میں برابر باسیل پر ٹسکی ہوئی تھیں اور بدر کی آئم
پر دونوں غصے گھورے جا رہے تھے۔۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی

کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

روحی بیٹا۔۔ جو میں نے تمہیں کہا ہے اس پر غور کرنا بچے جتنی جلدی ہو
جائیں اتنا اچھا ہوتا ہے ورنہ پھر بعد میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔

امی۔۔ روحی ان کی بار پر اپنی ماں کی طرف

معصومانہ انداز میں دیکھتی ہے جو اس کی شکل دیکھ کر

اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہی ہوتی ہیں۔

اُنٹی جب مجھے جو ٹھیک لگے گا میں کر لوں آپ ایسی باتیں مت کریں نا پلزز

روحی اب کی بار معصوم سامنے بنا کر اپنے سامنے کھڑی ہوئی

عورت کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایسی باتیں زندگی کا حصہ ہیں روحی اگر کچھ نابنے تو بتانا میں

تمہیں اسی ڈاکٹر کے پاس۔۔۔

وہ کہہ ہی رہی تھیں کہ روحی ان کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھوڑوا کر

حال سے سیدھا کیچن میں چلی جاتی ہے۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔ میں یہاں بس تعزیت اور مبارکی دینے کے لیے آئی

تھی وہ ہم لوگ۔ آج پھر سے دوسرے گاؤں

جانے لگے ہیں تھے تو آنے میں واپس وقت لگ جاتا

اس لیے سوچا کہ مل کر جائیں پہلے۔۔

ہیرا بیغم کا ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ہیرا بیغم تمہارے بہویں بہت اچھی ہیں انشاء اللہ اگلی بار جب

آؤں گی تو منہ دیکھائی بھی اور گود بھرائی کے بھی تحائف

لے کر آؤں گی ضرور۔۔۔

ہیرا بیغم کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہیں ان سے مل کر پیر سلطان

بیغم سے ملتی ہیں۔۔

بچوں ہمیشہ ہمیشہ خوش رہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو

ہمیشہ خوش رکھیں اپنی بیویوں کا خیال رکھنا اور جو میں نے

کہا ہے اس پر بھی غور کرنا۔۔

باسیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

باسیل جو اب کچھ نہیں کہتا ہے اپنا سر آگے بڑھا کر ان سے

پیار لیتا ہے۔۔

بدر شادی ہو گئی ہے میٹا اب سدا سدا۔۔ بدر کے سر پر ہاتھ رکھ

کر اس کے کان کھینچتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

تھی وہ ہم لوگ آج پھر سے دوسرے گاؤں
جانے لگے ہیں تھے تو آنے میں واپس وقت لگ جاتا
اس لیے سوچا کہ مل کر جائیں پہلے۔۔

ہیرا بیگم کا ہاتھ پکڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

ہیرا بیگم تمہارے بہویں بہت اچھی ہیں انشاء اللہ اگلی بار جب
آؤں گی تو منہ دیکھائی بھی اور گود بھرائی کے بھی تحائف
لے کر آؤں گی ضرور۔۔۔

ہیرا بیگم کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہیں ان سے مل کر پیر سلطان
بیگم سے ملتی ہیں۔۔

بچوں ہمیشہ ہمیشہ خوش رہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو
ہمیشہ خوش رکھیں اپنی بیویوں کا خیال رکھنا اور جو میں نے
کہا ہے اس پر بھی غور کرنا۔۔

باسیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔
باسیل جو اب کچھ نہیں کہتا ہے اپنا سر آگے بڑھا کر ان سے
پیار لیتا ہے۔۔

رشادی ہو گئی ہے بیٹا اب سدا سدا رہاؤں۔۔ بدر کے سر پر ہاتھ رکھ

اور کہہ اپنی بہو کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر حویلی سے باہر
نکل جاتی ہے آئمہ بھی روحی کے کچن میں جاتے ہی اس کے
پیچھے کچن میں چلی جاتی ہے اور دونوں ناشتہ
ڈانگ ٹیبل پر لگانے لگ جاتی ہیں۔

روحی کے چہرے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا اس کی
حنا موٹی اس کے بے حد غصہ میں ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔

سب لوگ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھ کر سکون سے ناشتہ
کر رہے تھے روحی کو جتنی بھوک لگی ہوئی تھی آنٹی کی باتوں پر
اس سے کھانا کھایا نہیں جا رہا تھا۔

فیروز صاحب بھی تھوڑی دیر بعد ناشتہ کے لیے حویلی میں
آ جاتے ہیں۔

باسیل کو اپنے ساتھ واپس پولیس اسٹیشن لے جانے کے
لیے اس وقت سب لوگ سکون سے

حنا موٹی ہو کر ناشتہ کر رہے تھے لیکن سب باری باری
سے چپکے چپکے سے روحی کی شکل کو دیکھ رہے تھے

اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اففف ہنسنا بند کریں گے آپ سب لوگ۔۔ روحی چچ پلٹ میں زور
سے رکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

Rooh E Basil 

Episode No 30

By Saleha Iqbal ... 

روحی سب لوگوں کی ہنستے ہوئے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے اور کہہ کر بنناشتہ کیے
سیدھا کمرے کی طرف بھاگ کر جانے لگتی ہے باسیل گردن
موڑ کر روحی کو جاتا ہوا دیکھتا ہے اور پھر سب کو دیکھ کر انہیں
بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اور خود بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔
روحی کمرے میں جا کر اپنا دوپٹہ اتار کر زور سے
بید پر پھینکتی ہے اور الماری سے اپنا بیگ نکال کر بیڈ پر
ساری کتابیں نکال کر بیڈ پر پھیلا کر بیٹھ جاتی ہے۔
باسیل بھی کمرے میں داخل ہو کر پہلے تو اس کا منہ دیکھ
کر ایک گہری سانس لے کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش
کرتا ہے اور پھر سیریس فیس میں
کمرے میں داخل ہوتا ہے اور دروازے کو بند کر لیتا ہے۔
اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے
روحی باسیل کے قدموں کو دیکھ کر سر اٹھا کر اس کے
چہرے کی طرف غصے میں دیکھتی ہے۔
باسیل خبردار جو کوئی بھی الٹی سیدھی بات کی ہے آپ نے مجھ
سے پہلے ہی ان آنٹی نے میرا دماغ مکمل طور پر خراب کر دیا
ہے اگر آپ نے مزید کچھ کہنا تو اچھا نہیں ہوگا۔

S
a
l
e
h
a

I
q
b
a
l

N
o
v
e
l
s



روحی انگلی اٹھا کر غصے میں کہتی ہے۔

انہوں نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے شادی کے بعد سب سے پہلی

پرائیورٹی تو بے بی ہی ہوتا ہے۔

باسیل کندھے اچکاتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

اچھا ٹھیک ہے مانتی ہوں میں پاکستان میں ایسا ہی ہوتا ہے

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ سرے عام سب کے سامنے وہ

کچھ بھی بولیں گی نہیں میں کیسے بیمار ہوں اس بات کا کیا مطلب ہوا؟

روحی بیڈ پر اتر کر باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

اگر انہیں اتنے ہی بچے پسند ہیں تو اپنی بہو سے کہیں

ناوہ دو چار اور پیدا کر کے انہیں دے دیں گی مجھ سے کیوں

وہ ایسی باتیں کر رہی تھی۔؟؟

روحی کا پارہ اس کے سر چپڑھ کر بول رہا تھا۔

باسیل آپ بھی وہاں دانت۔۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے

اس سے دور ہو کر کہتی ہے۔

آپ کو اس کے علاوہ بھی کچھ اور آتا ہے جب دیکھو رو مینس

سوچ رہا ہوتا ہے۔۔

تمہارے غصے کو کنٹرول کرنے کا میرے پاس اس کے علاوہ
اور کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے۔

انہوں نے جو کہا وہ ان کے زمانے میں ہوتا تھا اس لیے انہوں نے
میری جان ایسے کہا انہیں آج کل کے زمانے کی لڑکیوں
کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہوگی نا۔

اب غصہ مت کرو اور چل کر ناشتہ کرو
باسیل روجی ہے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے
کہتا ہے۔

مجھے بھوک نہیں ہے ان کی باتیں ہضم کر لوں بڑی بات ہے
میرے لیے آج کل ویسے بھی کھانا پینا حرام ہو چکا میرا
روحی مایوسی سے واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔
کھانا پینا تم خود حرام کر رہی ہوں خود کا بھی اور میرا بھی
باسیل بیڈ کے پاس آکر روجی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔
انکل ہر چیز میں میرا قصور ہوتا ہے کیا۔۔؟؟
روحی گڈھنوں کے بل کھڑی ہو کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے بولتی ہے۔

معین نے آپ سے کب کہا کہ آپ کھانا مت کھائیں یا آپ چاہتے ہیں
کہ میں اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھانا کھلاؤں تو آپ وہ
بھی بتادیں مجھے۔۔؟؟
روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں
لیکن تمہیں مجھ سے لڑائی کرنے کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں ہے۔

باسیل روجی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اس کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

لٹھیک ہے میں بد تمیز ہوں اچھی نہیں ہوں تنگ آگئے ہیں آپ مجھ سے

چھوڑ دیں مجھے پھر کر لیں پھر آپ کی پسند کی اپنے

ٹائپ کی کسی لڑکی سے شادی جو آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا

کھلائے اور خوب سارا رو مینس کرے آپ کے ساتھ

روجی باسیل کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

روجی کی باتوں پر باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے

اپنا رخ دوسری طرف موڑ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے۔

آگریہ بکواس کرنی ہوتی ہے تم نے مجھ سے تو تمہیں

بھی مجھ سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

باسیل غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے

اور کہہ کر باہر جانے لگتا ہے پر روجی اس کا ہاتھ پکڑ کر

اب کی بار باسیل کو روک چکی تھی۔

کون سی بکواس کر دی ہے میں نے اب۔؟؟ روجی بیڈ سے نیچے اترتے

ہوئے باسیل کے غصے سے بھری ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ ہی تمہیں چھوڑنے والی اور کون سی نہیں چھوڑوں گا میں

تمہیں کبھی بھی اس بات کو اپنے ذہن میں اچھے سے بیٹھالو

باسیل روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔
ہاں تو میں کون سا سچ میں چاہتی ہوں آپ مجھے چھوڑ دیں
روجی بھی غصے میں کہتی ہے۔

تو بار بار چھوڑنا کیوں کہتی ہے تم۔؟؟

باسیل مزید روجی کے قریب آتے ہوئے پوچھتا ہے۔
کیونکہ میں۔۔م۔ میں جب جب اس آنٹی کو آپ کے پاس
آپ کے ساتھ دیکھتی ہوں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔
یا تو پورے میرے بنے یا پھر مجھ سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جائیں
روجی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ اسے خود سے دور دھکا دیتی ہے۔
کون سی آنٹی۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔
وہی ایک۔۔ چپڑیل کی شکل کی آنٹی۔۔

روجی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
کون۔۔؟؟ باسیل کہتے کہتے خود ہی سمجھ جاتا ہے اور اپنی آنکھیں
بند کیے ہوئے ایک گہری سانس لے کر روجی کا چہرہ اپنے
ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیتا ہے
افسوس لڑکی اتنی سی بات پر تم اتنے دن سے میرا جینا حرام کر رہی ہو۔؟
تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہارے علاؤہ کسی اور کا ہوں
شیزامیری دوست ہے اس کے علاؤہ وہ کچھ بھی نہیں ہے
میری حبان۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



آپ کے لیے وہ دوست ہے پر وہ تو آپ کو اپنا دوست نہیں سمجھتی ہے

اوپر سے جب دیکھو دونوں ایک ساتھ

نظر آتے ہو مجھے تو غصہ ناکروں تو اور کیا کروں میں

روحی باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ بھی مجھے دوست ہی سمجھتی ہے

شیز اور میری دوستی پرانی ہے اس لیے وہ فرینک ہو جاتی ہے

کبھی کبھی میرے ساتھ

اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں ہے جو بھی ہے وہ تم ہی ہو

باسیل روحی کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

دوست نہیں سمجھتی ہے وہ آپ کو یہ کیسے سمجھاؤں

یہ میں آپ کو۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خود سے دل ہی دل میں

کہتی ہے۔۔

کیا سوچ رہی ہو اب۔۔؟؟ اتنے دنوں سے مجھ سے ناراض

اس لیے ہی پھیر رہی تھی

میری حبان شیز میری صرف دوست ہے ایک بہترین دوست

ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

باسیل روحی کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

تو مطلب آپ کے لیے وہ دوست سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔؟؟

روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل سے بولتی ہے۔

ہاں۔۔ تمہارے علاوہ اور کوئی بھی نہیں ہے میری زندگی میں S

ایسے ہی کچھ بھی سوچ کر مجھ سے ناراض مت ہو جایا کرو میری جان a

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔ l

آپ کے لیے وہ کچھ بھی نہیں ہے پر اس کے لیے آپ تو سب کچھ h

ہیں اب میں کیسے آپ کو بتاؤ کہ وہ آپ سے پیار کرتی ہے۔ a

روحی باسیل کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے اس کی کمر کے گرد I

اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے خود سے کہتی ہے۔ q

تو کیا سوچا تم نے۔۔ باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے a

ہوئے پوچھتا ہے۔۔ l

کس بارے میں۔؟؟ روحی کندھے سے سر ہٹا کر باسیل N

کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ o

پریگنینٹ ہونے کے بارے میں۔ باسیل ایک ہاتھ اس کی کمر سے e

ہٹا کر روحی کی گردن پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ l

کیا۔؟؟ پاگل ہو گئے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔ s

ارے نہیں میں کیوں پاگل ہونے لگا سنا نہیں ہے تم نے آنٹی نے

کیا کہا تھا۔؟؟

یار ہمارے بچوں کی پڑھائی لیٹ ہو رہی ہے ان پر ایسا ظلم تو مت کرو۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے شرارت سے

بھڑے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

S

منہات میں نے اب اس کا کیا مطلب ہے کہ میں پریگنٹ ہو

l

جاؤں۔۔؟؟

e

روحی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے گود میں کتاب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

h

a

ہاں ہو جاؤ میں تمہیں کروں گا پریگنٹ میں کر سکتا ہوں



باسیل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور شیشے کے

q

سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

b

تو ایک کام کیوں نہیں کرتے ہیں آپ آپ خود ہی پریگنٹ ہو جائیں

l

اور بچوں کو اس دنیا میں لا کر ان کی پڑھائی شروع کروادیں میرا



موڈ نہیں ہے ابھی۔

N

o

روحی باسیل کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

v

e

کیا۔۔؟؟ باسیل کرنٹ کھا کر فوراً پلٹتا ہے۔

l

پاگل ہو گئی ہو۔۔؟؟ میں کیسے پریگنٹ ہو سکتا ہو۔۔؟؟

s



باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

آپ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں وہ کہہ رہی تھیں نا کہ حکیم صاحب کی

دوائی بہت فائدے مند ہے وہ کر دے گی آپ کو بھی پریگنٹ۔۔

روحی اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پاگل بے وقوف لڑکی زارا شرم نہیں آرہی ہے تمہیں اپنے شوہر سے ایسی
باتیں کرتے ہوئے۔۔

باسیل روحی کی طرف ٹیشو پیپر کا رول پھینکتے ہوئے کہتا ہے
جیسے روحی کچھ کر چسکی تھی۔

جب میرے شوہر کو شرم نہیں آرہی تھی جب آپ آنٹی
گندی گندی باتیں کر رہی تھیں تب تو بڑے دانت نکل رہے تھے۔۔
روحی واپس ٹیشو رول باسیل کی طرف پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم دھڑکناؤں ٹک جھاؤنڈی ابھی تو میں جبار ہا ہوں لیکن رات
کو تو تم کمرے میں ہی ہوں گی

پھر بتاؤں گا میں تمہیں ہم دونوں میں سے کون ہوتا ہے وہ۔

باسیل کہتا کہ تارک جاتا ہے وہ بھول جاتا ہے کیا بولنے والا ہے
پھر یاد آتا ہے تو انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں پر یگنٹ۔۔ روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور اس کے چہرے
کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے

لب رکھتے ہوئے اس کے گال کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

روحی باسیل کا کنفیوز منہ دیکھ کر باسیل کے جاتے ہی

تہقہہ لگا کر ہنس پڑتی ہے پر جلدی ہی دوبارہ افسردہ بھی ہو جاتی ہے۔

بچپاری شیزامیں افسردہ ہوں میں تمہارے لیے یا خوش ہوں
میں اپنے لیے

روحی بیڈ پر لیٹ کر چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
باسیل اور فیروز صاحب پولیس اسٹیشن کے نکل جاتے ہیں بدر اپنے
کمرے میں تیار ہو رہا تھا شہر جانے کے لیے وہ بھی
پولیس فورسز جو آئن کرنے کے لیے اپنا ٹیسٹ دینے کے لیے
آج شہر حبار ہا تھا۔

ہیرا بیغم اور سلطان بیغم دونوں بھی آج دوسرے گاؤں میں
حمدان صاحب کے دوست کی بیٹی کی شادی میں جانے کی تیاری
کر رہی تھی۔

حمدان صاحب نے خود ان کی شادی میں آنے کا وعدہ کیا
پر اب وہ نہیں تھے تو ان کی جگہ باسیل نے انہیں جانے کا کہا تھا
اس لیے ہیرا بیغم اور سلطان بیغم دونوں
وہاں جانے کی تیاریاں کر رہی تھیں۔

آئمہ کیچن میں موجود ہیرا بیغم کو کمرے میں بھیج کر خود
کیچن کا کام کر رہی تھی

بدر تیار ہو کر سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا اپنی فائل میں
پیپرز دیکھتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے سیدھا دروازے کی طرف
بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظر آئمہ پر پڑتی ہے۔

جو ہاتھوں میں چوٹ لگنے کے بعد بھی وہ کیچن میں کام کر رہی تھی۔

بدر کی سرسری سی نظر آئمہ پر پڑتی ہے اور وہ دوبارہ

باہر جانے لگتا ہے پر جاتے جاتے رک جاتا ہے اور پھر سے پلٹ

کر آئمہ کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔

وہ برتن دھور ہی تھی پر ہاتھوں میں صابن لگنے کی وجہ سے

وہ نہیں دھوپا رہی تھی۔

بدر اسے درد میں دیکھ کر زور سے اپنی فائل ٹیبل پر رکھتا ہے

اور کیچن میں آئمہ کی طرف بڑھتا ہے اور زور سے اسے بازوؤں

سے کھینچ کر اسے اپنی طرف رخ موڑتا ہے۔

آئمہ کے صابن سے بھرے ہوئے ہاتھ سیدھا بدر کی وائٹ کلر

کی شرٹ پر جاتے ہیں۔۔

اگر تم سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے درد ہو رہا ہے تو چھوڑ

کیوں نہیں دیتی ہو کیوں مہمان اور معصوم بننے کے ناکک کر رہی ہو تم؟

بدر اس کی بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آہ۔۔ بدر آپ بھی مجھے پھر سے درد دینے لگ گئے ہیں۔۔

آئمہ اپنے بازوؤں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر آئمہ کی بات پر اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتا ہے اور پھر سے آئمہ

کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے۔

جباؤ جاکر برق پہن کر آؤں میں شہر جباہی رہا ہوں تمہیں بھی
کپڑے دلوادیتا ہوں۔

بدر کی بات پر آئمہ جھٹ سے حیرانگی سے اس کی چہرے کی طرف
دیکھتی ہے۔۔

آ۔۔ آ۔۔ آپ مجھے کپڑے دلوائیں گے۔۔؟؟
آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مجھے لگتا ہے نہیں لینے ہیں تم نے ٹھیک ہے۔۔

بدر کہہ کر جانے لگتا ہے کہ آئمہ جلدی سے اس کا بازوؤں پکڑ کر
بدر کو روک لیتی ہے۔۔

م۔ میں 2 منٹ میں یہ سب ختم کر لوں پھر برق پہن کر آتی ہوں
آئمہ مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

2 منٹ میں برق پہن کر آؤں ورنہ میں جبار ہا ہوں۔۔

بدر اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔
پر یہ کون کرے گا پھر۔۔؟؟

میں کر لوں گی۔۔ آئمہ کی بات پر روجی سیڑھیوں سے نیچے

اترتے ہوئے بلند آواز میں ہنستے ہوئے جواب دیتی ہے اور جلدی سے کچن

میں آکر آئمہ اور بدر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

آئمہ تم جباؤ یہ میں کر لوں گی۔۔ روجی ہنستے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ بدر کا چہرہ دیکھ کر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اوپر کمرے کی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

بدراور روجی دونوں آئمہ کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے اور پھر ایک
دوسرے کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں بلکل سیریس فیس میں

اور دونوں ہی اپنا رخ موڑ لیتے ہیں

پر اپنے قدم نہیں بڑھاتے ہیں اور فوراً سے ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے پلٹ کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

سوری یار۔۔ اس نے زیادہ بول دیا تھا۔۔

بدراور روجی کا ہاتھ پکڑ کر روتلو سامنہ بنا کر کہتا ہے۔

روجی بھی رونے والی شکل بنا کر بدر کے ہاتھوں میں سے اپنا

ہاتھ چھوڑواتی ہے اور ایک زوردار مکہ بدر کے پیٹ میں دے مارتی ہے۔

روجی کے مکہ مارنے پر بدر فوراً سے اپنے پیٹ پر

ہاتھ رکھے زمین کی طرف جھکتے ہوئے جاتا ہے۔۔

زیادہ نہیں کتے تو بہت زیادہ بول گیا تھا اگر اگلی بار تو نے مجھ سے

دوستی توڑنے کی کوئی بھی بکواس کی تو یاد رکھنا

میں تیرا حشر نشر کر دوں گی بھلے ہی تیری شادی ہو چکی ہے

میں چھوڑوں گی نہیں تجھے۔۔۔

روجی بدر کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بدر کو دھکا

دیتے ہوئے وہاں سے باہر جانے لگتی ہے۔

چپٹیل کہیں کی۔۔ بدر اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے روحی کو حباتے
ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہتا وہ ہلکی سی آواز میں ہے پر روحی کے کانوں تک اس کی
آواز پہنچ جاتی ہے۔۔

چپٹیل کس کو بولا ہے۔۔؟؟؟ روحی فوراً سے پلٹ کر غصے میں بدر
کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تجھے بولا تیرے علاوہ اس حویلی میں اور کوئی چپٹیل ہے۔؟؟
بدر کیچن سے باہر نکل کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہیں چپٹیل۔۔؟؟ روحی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں تو چپٹیل صرف چپٹیل ہی نہیں ڈائین سونر موٹی گینڈی
سانڈھی بھی ہے تو۔۔

بدر غصے میں روحی کی طرف مدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔
تیری ایسی کی تیری۔۔ روحی غصہ میں کہتی ہے اور کہہ کر حبا کر
بدر کے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر زور سے کھینچنے

لگ جاتی ہے۔۔

روحی چھوڑ میرے بال۔۔؟؟ بدر اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے
بالوں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتا ہے۔

پہلی تو مجھ سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ۔۔ روحی بدر کے بالوں
کو مزید زور سے کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



تجھ سے معافی مانگتی ہے میری جوتی تو چھوڑ میرے بال

ورنہ تیرے ساتھ اچھا نہیں ہوگا چھوڑ چپڑیل۔۔

بدر غصے میں روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بیٹا تیری جوتی سے لے کر تیرے سر کا ایک ایک بال مجھ سے

معافی ناما نگے تو کہنا تیری ایک ایک بکواس کی سزا آج تیرے سر

پر ایک بھی بال نا چھوڑ کر میں تجھے دوں گی۔۔

روحی کہتی ہے اور کہہ کر دوسرے ہاتھ سے بھی بدر کے بالوں کو پکڑ کر

زور سے کھینچنے لگ جاتی ہے۔

ایسی بات ہے تو پھر ایسا ہی ٹھیک۔۔

بدر کہہ کر روجی کے بالوں کو بھی اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے

بدر چھوڑ میرے بال۔۔ روجی اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

پہلے تو میرے بالوں کو چھوڑ۔۔

بدر اور روجی دونوں ایک دوسرے کو کھلے ساندکھ طرح

گھورتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

پہلے تو مجھ سے معافی مانگ میں پھر تجھے چھوڑ دوں گی

روحی بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں معافی نہیں مانگوں گا۔ بدر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے ناما نگ معافی تو پھر روجی ہاتھوں سے اس کے بالوں کو

کھینچتی ہے۔

اور پیروں سے ایک زوردار لات بدر کی
ٹانگ پر مارتی ہے جس سے وہ اسی پل روحی کے بالوں کو
چھوڑ کر زمین پر مدے منہ گر جاتا ہے۔۔

روحی زمین پر گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتی ہے اور ایک گڈھن بدر
کی کمر میں چھباتے ہوئے اس کی کمر کرملو کی برسات کر دیتی ہے۔
اور پیچھے سے اس کے بالوں کو دوبارہ کھینچنے لگ جاتی ہے۔

کتے کی شکل کے منحوس انسان اگر آئندہ تو نے ہماری بچپن کی
دوستی ختم کرنے کے بارے میں کہا تو یاد رکھنا
میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔

روحی اسے مارتے ہوئے کہتی ہے اور سرسری سی نظر اٹھا کر
سیڑھیوں سے اوپر دیکھتی ہے جہاں آسمان کمرے میں سے باہر
نکل رہی تھی۔۔

روحی جلدی سے بدر کے اوپر سے ہٹ جاتی ہے اور اسے اٹھانے کی
کوشش کرتی ہے۔

اوائے اٹھ تیری بیوی آرہی ہے۔۔

روحی در کو بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے
ہوئے کہتی ہے روحی اسے جیسے ہی کھڑا کرتی ہے تو اس کی نظر
بدر کے چہرے کر پڑتی ہے جس کا نقش آج ایک بار پھر سے
بدل چکا تھا۔۔

روحی بدر کی شکل دیکھتی ہی اور اس کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز

میں لگتا ہے۔۔

S بندر تیرا منہ تو آج بالکل بندر کے ہم جیالال سرخ ہو گیا ہے۔

a بدر گہری سانس لیتے ہوئے روحی کو غصہ میں گھور کر دیکھتا ہے۔

l میں آج تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

e بدر غصے میں کہتا ہے پر روحی کے چہرے سے اس کی شکل دیکھ کر

a ہنسی غائب ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اووو۔۔ بیٹا پہلے کو میبلین پی لو پھر مجھ سے پنگالینا تیری بیوی

آگئی ہے ایسا منہ دیکھائے گا اسے۔۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

میں گاڑی میں جا رہا ہوں اسے بھی وہی بھیج دینا لیکن دو منٹ

بعد ابھی نہیں۔۔

v بدر غصے میں کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

e اوکے۔۔ روحی ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر ہلکی سی گردن موڑ کر آئمنہ کو دیکھتا ہے اور ٹیبل سے اپنی فائٹلز

اٹھ آکر جلدی سے حویلی سے باہر نکل جاتا ہے۔

آئمنہ بدر کو حباتا دیکھ کر مایوسی سے سر جھکا لیتی ہے

اسے لگتا ہے کہ وہ شاید اب اسے نہیں کے جانا چاہتا ہے۔

اوائے تم نے کیوں اپنا منہ لٹکا لیا ہے۔۔؟؟ روحی آئمنہ کے پاس

آکر اس کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔

S بدر نے کہا تھا کہ وہ مجھے کپڑے دلوائیں گے لیکن اب شاید وہ مجھے

a ساتھ نہیں کے لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔

l آئمنہ افسردگی سے کہتی ہے۔

e ایسا تو بالکل بھی نہیں ہے وہ باہر گاڑی میں تمہارا ہی انتظار

h کر رہا ہے۔۔

a روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

I تو وہ مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔۔؟؟ آئمنہ مسکراتی ہوئی نظروں

q سے دیکھتے ہوئے روحی سے پوچھتی ہے۔۔

b ہاں بالکل۔۔!! روحی آئمنہ کی ٹھوڈی پکڑ کر اسے پیار سے جواب دیتی ہے۔

a تو میں جاؤں۔۔؟؟ آئمنہ روحی سے پوچھتی ہے۔۔

N o ہاں ہاں۔۔ جاؤ۔۔ روحی اسے ہنستے ہوئے جانے کا کہتی ہے تو آئمنہ جلدی سے

v حویلی میں باہر نکل جاتی ہے اور جا کر ہچکچاتے ہوئے

e بدر کی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔

l s بدر اپنا حوالہ درست کر کے گاڑی میں بیٹھے ہوئے بالکل کولڈ فیس میں

اپنے موبائل میں لگا ہوا تھا آئمنہ کو ایک نظر گاڑی میں بیٹھا

دیکھ کر وہ فون اپنے کونے کی جیب میں ڈالتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کیے

حویلی سے باہر کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔۔

Rooh E Basil ❤️

Episode No 31

By Saleha Iqbal ... 🦋

بدر اور آئمہ ہے جاتے ہی روحی کچن جاکر سمیٹتی ہے اور دوبارہ واپس
اپنے کمرے میں جاکر پڑھائی کرنے لگ جاتی ہے۔۔
روحی کبھی لیٹ کر تو کبھی بیٹھ کر سارا دن اپنی
پڑھائی میں گزار دیتی ہے۔

....

شام ہو چکی تھی باسیل کے آنے کا وقت ہو رہا تھا روحی کمرے
میں پورا دن پڑھائی میں ہی گزار دیتی ہے۔
بدر اور آئمہ دونوں اب تک شہر میں شاپنگ مال
میں جانے سے پہلے بدر پہلے اپنے ٹیسٹ کے لیے جاتا ہے۔
اور آئمہ گاڑی میں اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے بدر اپنا ٹیسٹ دیے
اور پیپرز جمع کر دئے واپس گاڑی کی طرف
بڑھ رہا ہوتا ہے نظریں فائل میں بچے ہوئے باقی کے اس کے کاغذات
پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہے

فائل گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے لیکن نظریں فائل پر تھی
بدر سری سی نظر اٹھا کر گاڑی میں بیٹھی ہوئی آئمہ جو سیٹ سے پشت
ٹیکائے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائے ہوئے گاڑی کی کھڑکی میں بازوؤں ٹیکا کر
اس مٹھی پر اپنا سر ٹیکائے ہوئے پر سکون سی ہو کر سو رہی تھی۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

گاڑی کی طرف جلد بازی میں بڑھتے ہوئے قدموں کی رفتار

پر سکون سی معصوم سی حجاب میں ملبوس جس میں سے صرف

اس کی آنکھیں دیکھائی دے رہی تھیں انہیں دیکھ کر

قدم اب آہستہ آہستہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

بدر پارکنگ ایریا میں پارک کی ہوئی اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے

اور آہستہ سے گاڑی میں بیٹھ کر اس کا دروازہ بند کرتا ہے۔

گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے بدر کے ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر

رکھے ہوئے وہ کچھ پلوں کے لیے وہی رک جاتے ہیں۔

بدر آئنے کی طرف دیکھنے سے پہلے ہینڈل سے نظر اٹھا کر

کھڑکی سے باہر دیکھتا ہے اور ایک

لمبی گہری سانس لیتے ہوئے وہ بنا آئنے کی طرف دیکھے

اپنی سیٹ بیلٹ لگاتا ہے اور گاڑی کو اسٹارٹ کر دیتا ہے۔

گاڑی کے اسٹارٹ ہوتے ہی اس کی آواز پر آئنے جھٹ سے ڈرتے ہوئے اپنی

آنکھیں کھول لیتی ہے اور فوراً سے گردن موڑ کر

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دیکھتی ہے۔

آئنے بدر کی طرف دیکھتے ہوئے ایک اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر

ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور خود کے دھڑکتے ہوئے دل کو

نارمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

بدر آپ نے مجھے ڈرا دیا ہے۔ !!! آئمہ اپنے چہرے سے حجاب اتارتے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

بدر آئمہ کی بات سن کر گردن موڑ کر اس کی طرف

دیکھتا ہے اور اس کے انڈے جیسی گوری رنگت کو کالے رنگ میں

چھپا ہوا دیکھ کر وہ دوپل کے لیے حنا موش ہو کر

اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتا ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز

کیے وہ سامنے کے شیشے میں دیکھتے ہوئے آئمہ سے نظریں ہٹاتے

ہوئے تلخ اور سخت لہجے میں کہتا ہے۔

انسان کو گھر سے باہر کبھی اس طرح تنہا گھری نیند میں سونا نہیں

چاہیے ورنہ اپنے نقصان کا زمرہ دار وہ خود ہوتا ہے۔۔

بدر کی نظریں سامنے روڈ پر ٹیکی ہوئی تھی وہ پولیس اکیڈمی سے گاڑی

نکالتے ہوئے روڈ پر نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ م۔ میں گھر سے باہر نہیں سوتی ہوں وہ آپ کا انتظار کرتے ہوئے

مجھے نیند آگئی تھی۔۔

آئمہ نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے

دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

میرا انتظار کرنے کو نہیں کہا تھا میں نے تم سے فون چلا کر

ٹائم پاس کر سکتی تھی تم۔۔

بدر روڈ سے نظریں ہٹا کر آئمہ کی طرف سرسری سی نظر
ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ میرے پاس فون نہیں ہے۔۔ آئمہ ابھی بھی مسلسل اپنے ہاتھوں
کو آپس میں ملے جا رہی تھی۔۔

بدر اکیڈمی سے دور کچھ فاصلے پر جا کر گاڑی کو روک دیتا ہے اور
غصے میں اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے آئمہ کی طرف منہ کیے ہوئے
بیٹھ جاتا ہے۔

کس دنیا سے آئی ہو تم۔۔؟؟ بدر گاڑی کو روکتے ہوئے غصے میں
آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نا تمہارے پاس فون ہے اور نا ہی کپڑے۔۔!!!
بدر کا لہجہ کافی حد تک سخت تھا۔

تم سے ہزار گنا بہتر تو روجی ہے لڑکی نہیں ہم ہے وہ دوسروں کے
لیے اچھا سوچتی ہے لیکن اپنے لیے بھی وہ ہمیشہ سوچتی ہے
گاؤں کی ہے حویلی میں رہنے والی تمہاری ہی طرح کی ایک عام
سی لڑکی لیکن کمزور نہیں بہادر

بدر غصے میں اپنے ہاتھ اسٹیرنگ کو دباتے ہوئے کہتا ہے
جو لڑکی خود کے لیے کبھی اسٹینڈ نہیں لے سکتی ہے وہ زندگی میں
کبھی کیا ہی کر لے گی۔۔

بدر زور سے ہاتھ اسٹیرنگ پر مارتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر کی سخت باتوں پر آئمہ کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔

S
a
l
e



I
q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



بلکل یہ وہ واحد کام ہے جو تم کر سکتی ہو

رونے کے علاوہ بھی اور کچھ آتا ہے تمہیں۔۔۔؟؟ بدر آئمہ کی آنکھوں سے

S

نکلتے ہوئے آنسوؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

a

بالا اور بھائی نے مجھے کبھی دوست بنانے نہیں دیے آپ کو کیا لگتا ہے

e

کہ وہ مجھے کبھی موبائل استعمال کرنے دیتے۔۔۔؟؟

h

مجھے حویلی میں بات کرنے کی کیا کسی کو کبھی نظر اٹھا کر

a

دیکھنے کی اجازت نہیں تھی ایسے ماحول میں کوئی بھی لڑکی



I

کیسے بہادر بن سکتی ہے۔۔

q

آئمہ اپنے ہاتھوں سے اپنی غم آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

b

روحی مجھ سے بہتر ہے میں مانتی ہوں اور ان چند دنوں میں بہت اچھے

a

سے حبان گئی ہوں کہ میں روحی جیسی لڑکی نہیں ہوں



N

کیونکہ مجھے بچپن سے حویلی میں بیٹی بنا کر نہیں ایک قیدی

o

بنا کر رکھا گیا تھا۔۔

v

آئمہ اپنی غم آنکھوں سے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

e

اگر وہ مجھے بھی بیٹی بنا کر رکھتے بیٹیوں والی تھوڑی سی عزت

l

دیتے تو یقیناً میں آج کسی کی زبردستی کہ بیوی اور حنا ص طور پر

s



خون بہا میں لائی ہوئی بیوی ناہوتی

آئمہ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک الفاظ بدر کو لاجواب کر گیا تھا۔

آپ مجھے پسند نہیں کرتے ہیں میں جانتی ہوں نفرت کرتے ہیں
آپ مجھ سے میرے بابا اور بھائی کی وجہ سے انہیں سزا دینے کے
لیے آپ مجھے اس رشتے میں بندھیں ہیں۔

آئمہ سسکیاں لیتے ہوئے اپنی نظریں بدر سے ہٹا لیتی ہے لیکن
کہتے ہوئے ایک بار پھر سے بدر کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتی ہے۔
آپ میرے ساتھ جو مرضی سلوک کر لیں میرے بابا اور
بھائی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہونے والا ہے وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے ہیں
بابا اور بھائی کے لیے میں صرف ان کی کبھی کسی بڑی

عسلی کا ازالہ کرنے کے لیے کسی چیز کی طرح ہوں جنہیں وقت آنے پر
استعمال کر کے وہ کس طرح پھینکنا ہے وہ اچھے سے جانتے ہیں۔
آئمہ کی آنکھیں تیزی سے بار بار غم ہو رہی جتنا وہ انہیں صاف
کر رہی تھی اتنی جلدی ہی وہ دوبارہ بھیگ رہی تھی۔
بدر کی نظریں مسلسل آئمہ کے چہرے پر اور اس کی غم آنکھوں پر
ٹپکی ہوئی تھی۔

وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا کیونکہ آج وہ پہلی بار اسے واقع
میں سن رہا تھا۔

انسان ہوتا ہے استعمال ہونے کے لیے اور کرنے کے لیے ہے
یہ خود اس انسان پر ڈیپینٹ کرتا ہے کہ وہ خود کو کن انسانوں میں
شمس کرنا چاہتا ہے۔

بدر کی بات پر آئمہ سسکی لیتے ہوئے حیرانگی سے غم آنکھوں سے اس
کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

S

ایہ دنیا ہے آئمہ یہاں کمزور دیکھنے والے انسان کو یہ دنیا اب
معصوم نہیں بیوقوفی کہتی ہے۔

l

e

اور یہ بیوقوفی کا لقب وہ خود اپنے لیے چنتے ہیں۔

h

اگر کمزور ہو تو وہ خود تک رکھواپنی کمزوری دوسروں کو محسوس کروانے

کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے تمہیں یہ سادہ بنانے میں

I

تمہاری مدد کوئی بھی نہیں کرے گا بلکہ لوگ تمہاری اسی کمزوری کا

q

فائدہ اٹھا کر تم میں سے اپنے اپنے فائدے نکالیں گے۔۔۔

b

بدر کہتے ہوئے ایک گہری سانس لیتا ہے اور سیدھا ہو کر اپنی سیٹ پر

a

l

بیٹھ جاتا ہے۔

🦋

تم اس زبردستی کے رشتے میں کسی اور کی وجہ سے نہیں

N

بلکہ خود کی بیوقوفی کی وجہ سے بندھی ہو۔

o

v

بدر گردن موڑ کر آئمہ کی غم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

e

کیونکہ تم نے اپنے لیے آواز نہیں اٹھائی اگر وقت پر

l

اس زبان کا استعمال کر لیتی تو آج نا تو تم اور نا ہی میں اس انچپاے رشتے

s

میں بندھ کر ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوتے۔۔

بدر کی باتوں پر آئمہ اپنا سر واپس سے جھکا لیتی ہے۔۔

تم جانتی ہو آئمہ اکثر روجی کو دیکھ کر میں یہی سوچتا تھا

کہ اگر وہ معصوم سی ڈرپوک سی لڑکیوں کی طرح ہوتی تو وہ کیسی دیکھتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
بہر زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ اس کی ہر وقت کی گنڈا گردی مجھے پاگل کرنے کے لیے کافی تھی۔

h
a
بدر اپنا سر سیٹ سے ٹکائے گاڑی کے سامنے والے شیشے میں سے
باہر زمین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

I
q
لیکن میں اب خوش ہوں کہ شکر ہے میرے مالک کا

میری بہن تم جیسی لڑکی نہیں ہے۔

b
a
وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے آواز اٹھانا جانتی ہے کوئی غیر مرد
a
اسے آنکھ اٹھا کر دیکھ لے تو وہ اس کی آنکھوں کو نوچنا بھی
l
اچھے سے جانتی ہے۔

N
o
v
e
l
s
شکر ہے کہ روجی عام لڑکیوں جیسی نہیں ہے کیونکہ شاید اگر وہ

بھی تمہارے جیسی ہوتی تو شاید ہماری حویلی میں کوئی تمہارے بابا یا پھر

بھائی جیسا ہوتا جو اپنے گناہوں کی سزا خود بھگتنے کے بجائے

اپنی بہن کے سپرد کر رہا ہوتا

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتا ہے

اور ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے ایک سری سری نظر آئمہ پر

ڈالتا ہے۔

جب تک تم خود کے لیے کچھ بھی نہیں بولو گی اور کرو گی
 تب تک تمہاری زندگی میں موجود ہر سرد ہر انسان تمہاری ہر ایک کمزوری
 کا فائدہ اٹھانے سے خود کو نہیں روکے گا۔
 چاہے وہ میں ہوں یا پھر تمہارا باپ اور بھائی ہم سردوں کو خود سے
 کمزور لوگ اور خاص طور پر عورتیں بہت پسند آتی ہے۔
 بدر کہتے ہوئے گردن موڑ کر کھڑکی سے باہر ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں کو
 دیکھتے ہوئے ٹیڑھی سسائے کرتے ہوئے کہتا ہے۔
 اب یہ تم پر ڈیپینٹ کرتا ہے کہ ہمیشہ کمزور بن کر ظلم سہنا ہے
 اپنی کمزوری کا درد سردوں کو فائدہ اٹھانے دینا ہے یا پھر اپنی
 کمزوری چھپا کر لوگوں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی بات کہنی ہے۔
 بدر آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک انیبر داٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔
 آئمہ بدر کی باتوں پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
 اس کی باتوں کو سنتے ہوئے خود رونا بھول چکی تھی۔
 فیصلہ تمہارا ہے جو بھی کرو سوچ سمجھ کر کرنا خود کے لیے۔
 بدر کہہ کر بامشکل اس کی آنکھوں سے نظریں ہٹا کر سامنے کی
 طرف دیکھتے ہوئے گاڑی کو ایک بار پھر سے اسٹارٹ کر دیتا ہے۔
 گاڑی کے چلتے ہی آئمہ بھی گاڑی کا شیشہ نیچے کر دیتی ہے اور اپنا
 ہاتھ شیشے سے باہر نکل کر گاڑی کی وجہ سے
 تیزی سے چلنے والی ہواؤں کو اپنے ہاتھوں پر اور اپنے چہرے پر
 محسوس کرنے لگ جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



آج کھلی ہوا میں پہلی بار انس لیتے

ہوئے اسے اپنے انسان ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

کیونکہ آج اسے کسی نے اسے گاڑی کا شیشہ بند رکھنے کا نہیں

اسے کھول کر وہاں سے آنے والی ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے کا کہا تھا۔

اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کو چھپا کر رکھنے کا نہیں

بلکہ کھلی ہوا میں انس لینے کا کہا تھا۔

آئم کی آنکھوں میں اب آنسوؤں کی جگہ چمک تھی پہلی بار کسی

نے اسے ڈر کر نظریں جھکا کر رہنے کے بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

رہنے کا کہا ہے۔

اس انچا ہے رشتے سے ملنے والی پہلی خوبصورت بات جو اس رشتے

کو مقبول کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھانے کا پہلا قدم تھی۔

بدر اور آئم دونوں شاپنگ مال کی طرف بڑھ رہے تھے۔

آئم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کبھی ناختم ہونے والی ایک کرسکون

سی مسکراہٹ۔ جیسے بدر اچھے سے اس کے چہرے پر دیکھ بھی رہا تھا

اور محسوس بھی کر رہا تھا۔

دونوں پورا دن شہر میں الگ الگ شاپنگ مالز میں گزار دیتے ہیں

رات کو واپس آتے ہوئے وہ ایک اچھے سے ڈھالے پر اپنا

پیٹ بھر کر۔ کھانا کھا کر واپس حویلی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

آئم واپس آتے ہوئے گاڑی میں ہی سو جاتی ہے۔

بدر اور آئمہ کے آنے سے پہلے ہی باسیل واپس حویلی آجاتا ہے
آج کا پورا دن اس کا پولیس اسٹیشن میں ملک شہباز اور ملک زمان پر
ہوئے اب تک کے سارے کیسز کی معلومات اکٹھی
کرنے پر ہوتا۔۔

وہ بھی تھکاوٹ سے چور اپنا ڈارک گیرے کلر کا کوٹ ہاتھ میں
پکڑے ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے فون پر نظریں جمائے ہوئے وہ سیڑھیوں
سے اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

باسیل اپنے فون میں نظریں جمائے ہوئے اپنی ای میلز پر سرسری سی
نظر ڈالتے ہوئے وہ کمرے کے اندر داخل ہوتا ہے۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی باسیل فون سے نظریں ہٹا کر
نظریں اٹھائے اوپر کی طرف دیکھتا ہے تو صوفے پر آنکھوں پر
چشمہ لگائے ہوئے ہاتھ میں گود میں رکھی ہوئی کھلی ہوئی

کتاب اور ٹیبل پر آن پڑا ہوا لیپ ٹاپ دیکھ کر باسیل کے چہرے پر فوراً سے
مکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔

باسیل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیے
ہوئے صوفے پر لیٹی ہوئی روجی کی طرف قدم بڑھاتا ہے

اپنا کوٹ صوفے پر پھینکتا ہے اور فون ٹیبل پر رکھے ہوئے ایک

منٹ کے لیے مسکراتی ہوئی نظروں سے روجی کو دیکھتا ہے اور پھر

خود پہلے الماری سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر خود مندریش

ہونے چلا جاتا ہے۔

شاہر لیے اپنا نارسل ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ

پھیرتے ہوئے واپس کمرے میں داخل ہوتا ہے تو

باسیل کی نظر کمرے میں چاروں طرف گھومتی ہے

اور ٹک بیڈ پر جاتی ہے۔۔

جہاں کتابیں بکھری پڑی تھیں لیکن انہیں پڑھنے والی خود صوفے

پر موجود تھیں۔۔

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے

اور وہاں سے ساری کتابیں اٹھا کر واپس روحی کے بیگ میں ڈال

دیتا ہے۔

آخری کتاب بیڈ سے اٹھاتے ہوئے وہ سوتی ہوئی روحی کو دیکھتا

ہے اور بیگ میں کتاب ڈالتے ہوئے وہ روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

اور لیپ ٹاپ کو بند کر کے تھوڑا سا سیڈ پر کیے

باسیل روحی کے سامنے ٹیبل پر ہی بیٹھ جاتا ہے اور مکرراتے

ہوئے اس کے چہرے کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

روحی کی گود سے آرام سے اس کے ہاتھوں میں سے کتاب

نکل کر بیگ میں ڈال کر بیگ کو سائیڈ صوفے پر رکھتا ہے۔۔

اور خود کھڑا ہو کر روحی کی طرف جھکتا ہے اور اس کی آنکھوں

سے چشمہ اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



باسیل چشم اتار ہی رہا تھا کہ روجی کی آنکھیں کھولنے لگ جاتی ہے
نیں دے بھری ہوئی آنکھیں سیدھا باسیل کی آنکھوں سے جا ٹکراتی ہے
S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s

اور اسی پل باسیل کے گیلے بالوں سے پانی کے چند قطرے
روجی کے چہرے پر گر جاتی ہے۔

جنہیں محسوس کرتے ہوئے وہ اسے پل اپنی آنکھیں ایک بار پھر سے
بند کر جاتی ہے۔
باسیل مسکراتے ہوئے روجی کی آنکھوں سے چشم اتار کر
ٹیبیل پر رکھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے پر گرے ہوئے
پانی کے قطروں کو صاف کرتا ہے۔

روجی۔۔؟؟ باسیل پیار سے اس کا نام پکارتا ہے جس پر وہ
اسی پل اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھنے
لگ جاتی ہے۔

میری جان ایسے ہی سو گئی کپڑے بھی نہیں چینج کیے تم نے۔۔؟؟
باسیل روجی کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔
روجی بامشکل اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف
دیکھتی ہے اور جواب دینے سے پہلے ہی باسیل کی طرف جھک
کر اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیتی ہے۔

باسیل کی بازوؤں کو مضبوطی سے پر ہلکی سی گرفت کے ساتھ اپنی
بازوؤں میں قید کیے وہ اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ چکی تھی۔

وہ خود اس وقت تھکاوٹ سے چور ہوا پڑا ہوا لیکن روحی کا

سراپنے کندھے سے ہٹانے کی ہمت نہیں کر پارہا تھا۔

باسیل اس کے پرسکون نیند میں سوتے ہوئے چہرے کی طرف

دیکھتا ہے اور آہستہ آہستہ سے

روحی کی بازوؤں سے اپنی بازوؤں نکال کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے اس کا سراپنی گود میں رکھ دیتا ہے اور

پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے

مزید نیند کی گہرائیوں میں اتارنے لگ گیا تھا۔

باسیل خود بھی صوفے سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے کچھ پل تو اپنی آنکھیں

بند کیے ہوئے سونے کی کوشش کرتا ہے۔

پر صوفے پر بیٹھے ہوئے اس کی کمر میں درد کرنے لگ گئی تھی۔

آج رات دن کھڑے رہنے کا اور بیٹھنے کا کام ہی تو کیا تھا اس نے

پولیس اسٹیشن میں باسیل سے اب مزید بیٹھا نہیں

حبارہا تھا۔

باسیل روحی کو باہوں میں اٹھا کر اسے بیڈ پر حبالینا تا ہے

اور آرام سے اس کے گلے میں سے اس کا دوپٹہ اتار کر۔ بیڈ پر اس کے

پیروں میں رکھ دیتا ہے۔

روحی کو اچھے سے کفرٹا اوڑھا کر خود باسیل کمرے میں سے

باہر نکل کر سیدھا کچن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

باسیل کیچن کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ بدر اور آئمہ دونوں شاپنگ

کیے ٹھنڈ میں تھکاوٹ سے چور ہو کر

حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔

باسیل ان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے بنا کچھ بولے

کیچن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بدر ہاتھ میں بس ایک شاپر پکڑے ہوئے جس میں پینز ابرگر اور

کولڈ ڈرنک ہوتی ہے آئمہ حوالہ ہاتھ اور بدر کے ہاتھ میں

شاپر پکڑا ہوا وہ دونوں ایک ساتھ حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔

شاپنگ بیگز گاڑی میں ہی پڑے ہوئے تھے جنہیں بدر کل اٹھانے کا

کہتا ہے۔

بدر ڈرائیونگ کرنے کی وجہ سے بالکل تھکا ہوا تھا۔

آئمہ بار بار بدر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے حویلی میں داخل ہو رہی تھی۔

اندر آتے ہی دونوں کی نظر ایک ساتھ باسیل پر پڑتی ہے

جو کیچن میں موجود فریج کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔

تم جباؤ میں آتا ہوں۔ بدر آئمہ کو کہتا ہے تو اس کی بات پر آئمہ

ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر چلی جاتی ہے

اور بدر خود کیچن میں باسیل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

بھائی۔۔؟؟ بدر اوپن کیچن میں شیلف کے پاس کھڑا ہوا شلف پر

شاپر رکھتے ہوئے فریج کے پاس کھڑے ہوئے باسیل کو آواز لگاتا ہے۔

باسیل بدر کی آواز پر فوراً پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے اور
سرتج کا دروازہ بند کیے ہوئے وہ بدر کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔
ہو گیا ٹیسٹ۔۔؟؟ باسیل ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے ہوئے
بدر کی طرف بڑھتا ہے۔

جی بھائی ہو گیا ہے کچھ دنوں میں ریزلٹ آجائے گا ریلزٹ
آنے کے بعد پھر ٹریننگ کے لیے جانا پڑے گا۔
بدر گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
اسے بتاتا ہے۔۔

اور شاپنگ ہو گئی ہے ٹھیک ہے۔۔؟؟ باسیل سیڑھیوں سے
اوپر نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
جی بھائی ہو گئی ہے آپ کے کہنے پر میں نے اسے صرف شاپنگ
کروائی ہے اور اسے شہر لے کر گیا تھا ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا اس
کے ساتھ کہیں بھی جانے کا۔

بدر اپنے پینٹ کی جیب سے اپنا والٹ نکالتے ہوئے اس میں سے
کریڈٹ کارڈ نکال کر باسیل کو واپس دیتے ہوئے کہتا ہے۔
بیوی ہے وہ تمہاری بدر تمیز سے رہو اس کے ساتھ۔
باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے۔

جانتا ہوں میں کہ اب وہ میری بیوی ہے پر آپ بھی یہ جانتے ہیں
کہ وہ میری بیوی صرف آپ کے کہنے پر مجبوری سے بنی ہے ورنہ ملک
شہباز کی بیٹی سے شادی ہر گز میں کبھی نہ کرتا۔

محبوبی سے ہی بنی ہو لیکن اب وہ تمہاری بیوی بن چکی ہے

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا

باسیل کچن سے باہر نکلتے ہوئے بدر کے پاس آکر اس کے کندھے پر

ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا بدر تمہاری نفرت جائز ہے لیکن آئندہ سے

نہیں اس سے تمہاری شادی کیوں ہوئی ہے یہ تم جانتے ہو

اس کی عزت کا محافظ بنایا ہے تمہیں

یہ بات کبھی مت بھولنا تم۔۔

باسیل بدر کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔

جی بھائی آپ فکر مت کریں آپ کو مایوس نہیں کروں گا میں

کبھی بھی۔۔

بدر ہلکی سی جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

یہی امید ہے مجھے تم سے۔۔

بدر کے کندھے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کھانا کھایا ہے تم لوگوں نے۔۔؟؟ بدر کے سر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے

شلف پر پڑی ہوئی پانی کی بوتل اٹھا کر دوبارہ لبوں سے

لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی بھائی ہم نے کھالیا ہے یہ روجی کے لیے پڑا لیا تھا اسے رات کو

پینا کھانا بہت پسند ہے تو اس لیے۔۔

بدر مکر اتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتا ہے جہاں روحی کا نام سننے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

مطلب میری بھابی کے لیے بھائی ایسا بھی مت کریں وہ

آپ کی بیوی بننے سے پہلے میری دوست ہے میری بہن ہے اب آپ اس

کے شوہر بن گئے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے

کہ آپ ہمارا شتہ ختم کریں گے۔۔۔؟؟؟

بدر غصے والے منہ انداز میں منہ پھلائے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل بدر کی شکل دیکھ کر ہنس پڑتا ہے اور ہنستے ہوئے

دیکھ کر بدر بھی ہنس پڑتا ہے۔۔

چلو حباؤ اب میں بھی تھک گیا ہوں اب آرام کرنا

چاہتا ہوں۔۔

باسیل سیڑھیوں کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جی بھائی یہ لیں آپ کا کریڈٹ کارڈ۔۔۔ بدر کہہ کر

باسیل کی طرف کارڈ بڑھاتا ہے۔۔

ایسے تم ہی رکھو جب تک خود کے پیروں پر کھڑے نہیں ہو جاتے

ہو تب تک بھائی کا پیسہ اڑاؤ

باسیل مکر اتے ہوئے کریڈٹ کارڈ بدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے بھائی میں آپ کا دل نہیں توڑوں گا

رکھ لیتا ہوں میں اس کو کیا یاد رکھیں گے آپ۔۔۔

بدر مکر اتے ہوئے کہتا ہے اور کریڈٹ کارڈ واپس اپنے والٹ میں

ڈالنے لگ جاتا ہے۔۔

والٹ جیب میں ڈالتے ہوئے اپنی اٹے ہاتھ کی دو انگلیوں سے
 بائے بائے کا اشارہ کرتے ہوئے بدر سیڑھیوں سے اوپر لمبے لمبے ڈگ بھرتا
 ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر دروازے پر حبا کر
 رکتا ہے اپنی آنکھوں کو بند کیے وہ ایک لمبی گہری سانس
 لیتا ہے اور کمرے کی دروازے کھول کر اندر کی طرف
 دیکھتے ہوئے وہ اندر داخل ہوتا ہے۔۔

باسیل بھی کچن میں کچھ کھانے کے لیے لینے آتا ہے پر ہیرا بیغم
 کی کچھ پلوں کی غنیر موجودگی اس حویلی کو
 شاکر گئی ہے سب کے لئے کھانا ہمیشہ ہیرا بیغم اور سلطان بیغم
 دونوں مل کر بناتی تھیں جب دونوں ہیں نہیں تو حویلی میں
 کھانا بنا ہی نہیں ہیرا بیغم اور سلطان بیغم کی آج رات کی نہیں
 کل کی واپسی تھی وہ لوگ کل واپس آنے والی ہیں صرف ایک
 دن کے لیے ہی وہ حویلی سے دور رہ سکتی ہیں۔۔
 فیروز صاحب بھی آگ تک پولیس اسٹیشن
 سے واپس نہیں لوٹے تھے باسیل کو کچھ اور تو ملتا نہیں ہے وہ
 پینا اور کولڈ ڈرنک والا شاپر لیے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھنے
 لگتا ہے اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر گہری نیند میں سوئی
 ہوئی روحی پر پڑتی ہے جیسے دیکھتے ہی باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ
 سج جاتی ہے کبھی ناختم ہونے والی مسکراہٹ۔۔۔"

Rooh E Basil ❤️

Episode No 32

By Saleha Iqbal ... 🦋

باسیل پینز اکا شا پر لے جا کر ٹیبل پر رکھتا ہے اور روحی کی طرف
قدم بڑھاتا ہے اس کے سر ہانے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

باسیل کے چہرے پر روحی کا دیکھ کر مسکراہٹ چھا جاتی ہے اور بھی
بھی وہ باسیل کے چہرے پر سبھی ہوئی تھی۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل روحی کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر روحی کے بالوں

میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پیار سے آواز لگا کر اٹھاتا ہے۔

روحی کو اٹھا رہا تھا لیکن باسیل کے ہاتھوں کو اپنے بالوں میں

محسوس کرتے ہوئے روحی کی نیند مزید گہری ہوتی

جبار ہی تھی۔۔

روح اٹھ جاؤ میری جان تم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے

کھانا کھا لو۔۔

باسیل کے روحی کی گردن پر بکھیرے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہتا ہے۔

انکل سونے دیں نامیں کل کھانا کھا لو گی روحی تکیے میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انکل کی جان اٹھ جاؤنا کچھ کھالوں ورنہ ایسے مجھے بھی
پوری رات ٹینشن رہے گی تمہارے کچھ بھی ناکھانے کی وجہ سے
باسیل روجی کے چہرے پر انگلی رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔
انکل کل کھاؤں گی۔۔ روجی کہتے ہوئے کروٹ لے کر

لیٹ جاتی ہے۔۔

کل تک تو پیزا ٹھنڈا ہو جائے گا ابھی کھالوں کو لڈ ڈرنک بھی ہے
ساتھ۔۔!!!

باسیل شاپر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
پیزا۔۔؟؟ روجی پیزا کے نام پر جھوٹ سے مڑ کر بنامڑے ہوئے
پیزا کا نام لیتی ہے۔۔

اور دھیرے دھیرے سے اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے
اپنی آنکھیں کھولتی ہے۔

باسیل حیرانگی سے روجی کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں بڑی بڑی
کیے ہوئے اس کے چہرے کو مزید غور سے دیکھتا ہے۔۔
آپ نے میرے لیے پیزا منگوایا ہے۔۔؟؟ روجی اپنی آنکھیں ملتے
ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جی میں نے آپ کے لیے پیزا منگوایا تھا لیکن یہ کیا بات ہوئی
میں تمہیں کب سے اٹھا رہا تھا۔

میرے اٹھانے پر تو تم اٹھی کہ نہیں لیکن پیزا کے نام پر جھٹ سے
تمہاری آنکھیں کھل گئیں ہیں۔۔

باسیل منہ پھلائے ہوئے شکایتی لہجے میں کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کی بات پر اپنی آنکھیں کو مکمل طور پر کھول کر

باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔

بس ٹھیک ہے پھر تم کھاؤں پیزا وہ رہا۔۔ باسیل کہہ کر غصے میں

بیڈ سے اٹھ کر جانے لگتا ہے

پر روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس واپس بیڈ پر

بیٹھالیتی ہے اور کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی روحی باسیل کی

گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

باسیل کے چہرے سے اپنا چہرے لگائے ہوئے اس کے گلے سے

لگ جاتی ہے۔۔

آپ مجھے نیند سے اٹھاتے تھوڑی ہیں آپ کا ٹچ کرنا میری

نیند خراب نہیں کرتا ہے بلکہ مجھے سکون دیتا ہے۔۔

روحی پیار سے دھیرے لہجے میں باسیل کے سینے سے لگی

ہوئی اسے مزید اپنی باہوں میں قید کرتی ہے۔

روحی کی اس حرکت نے باسیل کے دل کی دھڑکنوں کو تیزی

بڑھا دیا تھا روحی کا باسیل کی طرف اٹھا ہوا آج یہ پہلا قدم تھا

جواپانک۔ سانا تا بل یقین ہو رہا تھا باسیل کے لیے
باسیل روحی کی مترہی پر اپنے دل کی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی
کوشش کرتا ہے پر وہ اس وقت صرف بڑھنے کا اور مزید بڑھنے کا
کام کر رہی تھی۔

باسیل کیا ہوا آپ کو۔۔؟؟
روحی باسیل کے کندھے سے دور ہو رہی ہے لیکن اس کے ہاتھ ابھی بھی
باسیل کی گردن پر رکھے ہوئے تھے۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے
پر اس وقت اس سے وہ بھی نہیں ہوا پارہا تھا باسیل اپنا سر
جھکائے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
انکل۔۔؟؟ روحی باسیل کا جھکا ہوا سر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
اس کی بات پر باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے روحی کہ آنکھوں میں
دیکھتا ہے۔

آپ شرم رہے ہیں۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے
نہیں تو۔۔ میں کیوں بھلا شرمناؤ گا۔۔!!! باسیل روحی کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے خود کو پرسکون کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جھوٹ بول رہے ہیں آپ آپ کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی
ہوئی مجھے سنائی دے رہی ہے۔

روحی باسیل کے دل پر ہاتھ رکھ کر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی باسیل کے دل پر جیسے ہی ہاتھ رکھتی ہے باسیل اس کی انگلی پر اپنا
پورا ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔

آج تم کچھ زیادہ ہی ٹھہر کیوں والی حیرکتیں نہیں کر رہی ہو۔؟؟
باسیل کہہنے پر روحی جلدی سے اپنی انگلی باسیل کے
ہاتھ سے چھوڑ داتی ہے اور بیڈ سے اٹھ کر صوفے کی طرف
بڑھنے لگتی ہے۔۔۔

روحی حنا موش ہو کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صوفے پر حبا
بیٹھتی ہے اور حنا موشی سے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی
وہ پیزا کے ڈبے میں سے پیزا نکال کر ایک سیلاس نکال کر
صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے کھانے لگ جاتی ہے۔
کیا ہو گیا ہے تمہیں اب اتنی حنا موش کیوں ہو گئی ہو۔؟؟
باسیل روحی کے گم سم چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔؟؟ روحی باسیل کو اپنے پاس دیکھتے
ہوئے کہتی ہے بنا پلکیں جھپکائیں مسلسل دیکھتے ہوئے احبازت لی۔
ہاں پوچھو۔!! باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مکرراتے
ہوئے کہتا ہے۔

گر آپ کو کبھی پتا چل جائے کہ کوئی آپ سے بے پناہ محبت کرتا ہے

تو آپ کیا کریں گے۔۔؟؟

روحی کی بات پر باسیل حیران کن نظروں سے

اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔

اپنی بات کر رہی ہو تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔؟؟ باسیل کے دل

کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھیں۔۔

نہیں۔۔ میں اپنی بات نہیں کر رہی ہوں کسی اور کے بارے میں

پوچھ رہی ہوں۔۔

روحی پیزا سلاش کا آخری پیس منہ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا۔۔ تمہیں نہیں ہوئی ہے مجھ سے محبت۔۔!!

باسیل روحی سے نظریں چراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

باسیل آپ بتائیں نا جو میں آپ سے پوچھ رہی ہو آپ کیا کریں گے

تب۔۔؟؟

روحی گڈھنوں کے بل صوفے پر پر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

روحی بے صبری سے اس کے جواب کی منتظر تھی

اس کی محبت قبول کریں گے یا نہیں۔۔؟؟ روحی باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بڑھتی ہوئی ڈھسکنوں کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی "

باسیل روحی کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف

کھینچتا ہے روحی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ اس کی

کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اپنے الٹے ہاتھ سے روحی

کے بالوں میں پیار سے ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم کروں گی محبت تو مجھے مقبول ہے تمہارے علاوہ کوئی اور

کرے گا تو مقبول نہ کرنے کے لیے وہ تم کافی ہو میرے لیے۔

باسیل کی بات پر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

ایک پر سکون سی مسکراہٹ جیسے وہ اسی جواب کے منتظر تھی باسیل سے

اب تم بتاؤ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیے روحی

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

روحی باسیل کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے وہ خاموشی

سے اس کی آنکھوں کو تو کبھی اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے

بالوں میں سے ہلکا ہلکا اس کے نشان کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب تو دو۔۔؟؟

باسیل روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا جواب دوں میں اس بات کا۔۔؟؟ روحی ٹٹماتی ہوئی نظروں سے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی جو تمہارا دل اس وقت کہنا چاہتا ہے وہی کہو اور جواب

دو مجھے میری بات کا

باسیل کے ہاتھ مسلسل روحی کے بالوں میں چل رہے تھے۔

S اگر میرا جواب آپ کو پسند نہ آیا تو کیا کریں گے آپ۔۔؟؟ روحی سوال

l پر سوال کیے جا رہی تھی لیکن باسیل کے مطلب کا کچھ نہیں

e کہہ رہی تھی۔۔

h روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے پیزا کا سیلاس اٹھا کر اسی صوفے پر

a دوسری سائیڈ سے پشت ٹیکاتے کہہ کر باسیل کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

I تو پھر میں اور صبر اور انتظار کر لوں گا جب تک مجھے میرے

q مطلب کا جواب نہیں مل جاتا ہے۔۔

b باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

a تو پھر آپ انتظار کریں اور دعا بھی شاید آپ کی دعا قبول

N ہو جائے۔۔

o روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

v اچھا۔۔!!! ٹھیک ہے انتظار کر لیتا ہوں تمہارے اظہارِ محبت کا

e لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ میں بدلے میں تمہارے ساتھ

l تب تک کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے اور روحی کو اپنی باہوں میں

اٹھا کر بیڈ کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟؟ روحی باسیل کی باہوں میں مچلتے ہوئے کہتی ہے
جی میری جان۔۔!!! باسیل روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہتا ہے۔
آپ تھکے ہوئے ہیں نا۔۔؟؟ تو کچھ کھاپی کر آرام سے آکر سو جائیں
کیوں آپ الٹی سیدھی حرکتیں کر رہے ہیں۔۔؟؟
روحی باسیل کی باہوں سے آزاد ہو کر بیڈ پر لیٹنے کے بجائے اٹھ
کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تھکا ہوا ہوں یقیناً میری جان لیکن میری تھکاوٹ کیسے
دور ہوگی یہ بات بھی تم اچھے سے جانتی ہونا۔۔
مجھے اس وقت بھوک بھی کافی زیادہ لگ رہی ہے اور میری پیاس کا
تو تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہو۔۔

باسیل روحی کی ٹھوڈی پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر روحی کا
چہرہ چھوڑتے ہوئے اپنی شرٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے اسے
اتارنے کے لئے

اس سے پہلے وہ اسے اتار پاتا روحی گڈھنوں کے بل بیڈ پر
کھڑی ہو کر باسیل کی شرٹ کو پکڑ کر اسے اتارنے سے روک دیتی ہے۔
انگل ٹھنڈ ہو رہی ہے نارات کو کپڑے نہیں اتارتے ہیں
گندی بات ہوتی ہے ٹھنڈ لگ جائے گی آپ کو۔۔

روحی معصوم سی شکل بنا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل روحی کا چہرہ دیکھ کر با مشکل اپنی ہنسی کو ضبط
کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن پیچھے ہٹنے کے موڈ میں وہ بھی نہیں
ہٹا آج اگر مجھے ٹھنڈے بچنے کے لیے کپڑوں کی ضرورت پڑے گی تو تم
میں کام آؤ گی میرے پھر تم سے شادی کرنے کا کیا فائدہ ہو گا میری
باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کی طرف
کھینچتا ہے۔

باسیل دیکھیں ایس۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کے لبوں پر جھک کر اس کے
باقی الفاظوں کو اس کے منہ ہی روک دیتا ہے
روحی پہلے پہل تو باسیل کی حرکت پر اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے
پر پھر جلدی سے اپنی آنکھیں کھول کر خود کو باسیل سے
دور کرتی ہے۔

ہر وقت اتنا بے شرم ہونا ضروری ہوتا ہے کیا آپ کے لیے؟
روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔

ایسے بے شرم ہونا نہیں رو مینٹک ہونا کہتے ہیں اور تمہارا شوہر بہت
زیادہ رو مینٹک ہے۔۔

جی پتا چل رہا ہے مجھے کہ میرا شوہر کتنا بے شرم اور کتنا رو مینٹک
انسان ہے۔

روحی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اتنی جلدی کیسے اندازہ لگا سکتی ہو میرے رو مینٹک ہونے کا

ابھی تک تو تم نے مجھے کچھ کرنے ہی نہیں دیا اپنے ساتھ میرے ہاتھوں

میں آنے سے پہلے ہی تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتی ہو۔۔

باسیل روحی کی گردن سے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

بس جتنا حبان گئی ہوں میں اتنا کافی ہے میرے لیے

اب چلیں چھوڑیں مجھے۔۔

روحی باسیل کے ہاتھوں کو اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

آج نہیں۔۔!! باسیل روحی کی کمر پر مزید

گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آج نہیں کا کیا مطلب ہے۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

یہ ہی کہ آج تم مجھ سے دور نہیں جانے والی ہوں کیونکہ میں آج رات

تمہیں خود سے دور جانے ہی نہیں دوں گا۔

باسیل کی باتیں روحی کے دل کی دھڑکنوں کو تیزی سے بڑھانے

لگ جاتی ہیں۔۔

انکل نہیں کچھ بھی نہیں کریں گے آپ میرے ساتھ دیکھیں کل میں

نے ٹیسٹ کے لیے بھی حبان ہے تو آپ اب مجھے چھوڑیں

Rooh E Basil 

Episode No 33

By Saleha Iqbal ... 

بدر کمرے میں جیسے ہی داخل ہوتا ہے تو صوفے پر اسی کے
انتظار میں بیٹھی ہوئی آئمہ بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی سو جاتی ہے وہ
کبھی اپنی حویلی سے یونیورسٹی جانے کے علاوہ
اور کہیں بھی نہیں گئی تھی اور آج وہ سارا دن بدر کے ساتھ شہر میں
تھی۔ سارا دن اس کے ساتھ مل کر شاپنگ کرتی رہی
تو اسے اب بہت زیادہ تھکاوٹ ہو چکی تھی۔
بدر کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتا ہے آئمہ کو سوتا ہوا دیکھ کر
وہ دروازے کو بند بھی آہستہ سے کرتا ہے لیکن پھر بھی ہلکی سی
آواز پر بھی آئمہ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔
آپ آگئے۔؟؟ آئمہ اپنی آنکھیں کھولتے ہی بدر کو دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔

نہیں راستے میں ہوں ابھی صرف میرا بھوت راؤنڈ لگانے کے لیے
کمرے میں آیا ہے۔۔

بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی
طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ آئمہ سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔
بدر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے آئمہ کا جھکا ہوا سر دیکھ کر
شرمندگی سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔
وہ اپنی بات پر شرمندہ تو ہوتا لیکن وہ آئمہ کے ساتھ کسی بھی
قسم کی نرمی سے پیش نہیں آنا چاہتا تھا۔
میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا مجھ سے اپنے مطلب جوڑنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔

بدر اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھاتا ہے
وہ اسے مزید سخت لہجے میں بات کہنے والا تھا لیکن آئمہ کا
جھکا ہوا چہرہ دیکھ کر بدر اسے مزید کچھ تلخ کہنے سے رک جاتا ہے۔
کیا ساری رات یہی بات بنے ہوئے کھڑے رہنے کا ارادہ ہے جاؤ
سو جاؤ جا کر۔

بدر آئمہ کو صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔
اور خود بھی الماری کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
سنیں۔۔ آئمہ سر اٹھا کر بدر کو الماری کی طرف جاتے ہوئے
دیکھتے ہوئے

پیارے معصومانہ انداز میں کہتی ہے۔
کہیں۔۔!!! بدر الماری کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا
وہ میں چائے بنا دوں آپ کے لیے۔۔؟؟

آئمہ ہچکچاتے ہوئے بدر کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیوں۔۔؟؟ کس خوشی میں۔۔؟؟

بدر آئمہ کی اس اچانک سی بات پر حیران کن نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ آپ نے مجھے کپڑے دلوائیں ہیں نا تو شکر یہ کے طور پر آپ کے

لیے حپائے بنا دوں میں۔۔؟؟

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ناچپاتے ہوئے بھی میں اس بات کو جھٹلا نہیں سکتا ہوں کہ تم اب

میری بیوی ہو تمہاری ضروریات پوری کرنا فرض ہے مجھ پر

اور بدر سکندر اپنے فرض سے کبھی نہیں بھاگتا ہے

لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم اپنی کسی بھی قسم کی کوئی بھی

امید مجھ سے جوڑ لو۔۔

بدر الساری میں سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر دروازے کا

پینڈل ہاتھ میں پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے ناپہلے آپ سے کوئی امید جوڑی تھی اور نا اب ہے

آپ منکر مت کریں۔۔

آئمہ بدر کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے نہیں پتا ہے آپ نے کیا سوچ کر مجھے کپڑے دلوائیں ہیں

لیکن جو بھی سوچا آپ نے اس میں میرے لیے بہتری تھی

تو آپ کو شکر یہ کہنا تو بنتا ہے میرا۔۔
تو بنا دوں میں چائے آپ کے لیے۔؟؟
آئمہ ایک بار پھر سے مسکراتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔

بدر حنا موش سا ہو کر آئمہ کے خوبصورت سے چہرے کو دیکھے
حبار ہاتھ وہ اس کی باتیں سن ضرور رہا تھا لیکن آئمہ کا چہرہ اور
اس چہرے پر سچی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر وہ کہیں کھو گیا تھا۔
بدر بتائیں۔۔؟؟ آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
ہمم۔۔ بدر آئمہ کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹا کر اس سے نظریں چپرا
ہوئے واپس الماری کے اندر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
بنا دو چائے میرے لیے۔۔

بدر کا منہ الماری کی طرف ہٹا اس لیے اس کی اس چھوٹی سی
بات پر آئمہ کے چہرے پر سچی ہوئی مسکراہٹ وہ نہیں دیکھ
پایا تھا اگر وہ دیکھ لیتا تو یقیناً وہ اس کے بعد کچھ اور دیکھنے
کی تمنا ہر گز نہیں کرتا۔۔

بدر کی احبازت ملنے پر آئمہ ہنستے مسکراتے ہوئے فوراً کمرے
سے باہر نکل جاتی ہے اور سیدھا کیچن کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔
باسیل کی مٹریبی روجی کے دل کی دھڑکنوں میں مزید تیزی سے بڑھائے
جبار ہی تھی۔۔

انکل۔۔ روحی باسیل کے لب اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے

باسیل کے ہاتھوں میں سے اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی

کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن سے اپنا منہ ہٹاتے ہوئے ایک نظر

روحی کی آنکھوں میں دیکھتا ہے

انکل روک۔۔ حنائیں نامت کریں پلزز۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہر بار تمہارے کہنے پر چھوڑ دیتا ہوں میں تمہیں پر آج نہیں میری

حبان آج میں پیچھے ہٹنے والا نہیں ہوں آج رات ناتم کہی

حباؤ گی اور ناہی میں تم سے کہیں بھی دور جانے والا

کہتے ہوئے باسیل کی نظریں روحی کی کبھی آنکھوں میں تو

کبھی اس کے ہونٹوں پر ہوتی ہے اس کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے وہ روحی

کا ایک ہاتھ چھوڑ کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے روحی کے ہونٹوں پر جھک جاتا ہے اور اس کی بچی بچی

سانسوں کو بھی روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

روحی کا اب سانس لینا مشکل ہو رہا تھا وہ اپنے آزاد ہاتھ سے باسیل

کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کے لیے

اس کے سینے پر ہاتھ مارتی ہے۔۔

باسیل روجی کی اکھڑتی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے روجی کو آزاد کرتا ہے
اور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔
بس اتنی سی شدت نہیں برداشت کر پار ہی ہوں تم تو۔۔
باسیل کہتے ہوئے خود ہی حنا موش ہو جاتا ہے اور روجی کے اوپر سے
ہٹ جاتا ہے۔۔

باسیل کے دور ہوتے ہی روجی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے
پہلے کمرے میں نظریں دوڑا کر پانی دیکھتی ہے جب اسے نظر نہیں
آتا ہے تو کمرے میں سے باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے۔
باسیل بیڈ پر بیٹھا ہوا اس کی ہڑبڑاہٹ کو دیکھتے ہوئے
مسکرا رہا تھا روجی جیسے ہی باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے
باسیل روجی کا ہاتھ پکڑ کر خود کھڑے ہوتے ہوئے اسے
زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے روجی ایک بار پھر سے باسیل کی
باہوں میں قید ہو چکی تھی۔۔

روجی باسیل کے سینے سے لگتے ہی باسیل روجی کی گردن
میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے
لگ جاتا ہے۔

کہاں جا رہی ہو تم۔؟؟ باسیل روجی کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر
روجی کے سر کے سر جوڑ کر روجی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
پکڑے ہوئے۔

اس کی چھوٹے چھوٹے نرم ملائم ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

باہر جا رہی تھی جو کہ اب آپ نے جانا میرا ناکام کر دیا ہے
روحی باسیل کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

تم جانتی ہو پورا دن کام کرنے کے بعد میرے پاس صرف رات ہی بچتی
ہے تمہارے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنے کے لیے اس میں بھی تم مجھ
سے دور بھاگتی رہتی ہو یہ تو غلط بات ہے نا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے سر سے اپنا سر دور کرتے ہوئے اس کا رخ
اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے ناراضگی میں کہتا ہے۔۔
جی میں جانتی ہوں اور مجھے بھی آپ کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا
بہت اچھا لگتا ہے پر آپ بات بات پر رومینک ہو جاتے ہیں
اس کام میں کیا کروں یہ مجھے آپ سے دور جانے کی وجہ دیتی ہیں۔
روحی باسیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتے ہوئے
کہتی ہے روحی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر باسیل بھی دوبارہ
ہنس پڑتا ہے اور ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

تو یہ تو ہماری زندگی کا حصہ ہے نا تم میری بیوی ہو تمہارے ساتھ
رومینس نہیں کروں تو کس کے ساتھ کروں گا۔۔؟؟

باسیل روجی کا رخ واپس موڑتے ہوئے دوبارہ روجی کے ہاتھوں کو
اس کی پیٹ کے گرد باندھ کر روجی کے کندھے پر سر
رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر باسیل آپ نے تو کہا تھا کہ آپ میرے اظہارِ محبت کرنے کا
انتظار کریں گے۔۔؟؟

روجی گردن موڑ کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ہاں میں نے کہا تھا۔۔

باسیل روجی کا منہ واپس موڑتے ہوئے بولا
تو پھر آپ کو انتظار کرنا چاہیے تھا نا میرے اظہارِ محبت کرنے کا
یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔

روجی باسیل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے
ہاتھ سے ناپتے ہوئے نظریں جھکائے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔
کیونکہ اظہارِ محبت تم نے کرنا ہے میں تو کر چکا ہوں
باسیل روجی کے ہاتھ کی انگلیوں کی حنائی جگہ میں اپنے انگلیاں
ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کب کیا آپ نے میں نے تو سنا ہی نہیں۔۔؟؟
روجی جلدی سے باسیل کی طرف منہ موڑ کر حیران کن نظروں سے
باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

تو تم نے نہیں سنا نہیں ہے چلو آج پھر سے کر دیتا ہوں اپنی محبت سے

اپنی محبت کا اظہار

باسیل ایک ہاتھ روجی کی کمر پر رکھتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے

روجی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹانے لگتا ہے۔

روجی ٹک ٹک باندھ کر دھڑکتے دل سے باسیل کے اظہار سننے کے لیے

بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

جی ہاں کریں میں سننا چاہتی ہوں۔ روجی کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے

گئے تھے آنکھوں میں چمک لیے وہ باسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے

اس کے کچھ کا انتظار کر رہی تھی۔۔

میرے اظہار محبت کا مختصر سا خلاصہ ہے

"تم میری زندگی کی سب سے بڑی مصیبت ہو۔۔۔"

باسیل روجی کے چہرے کو اپنے سیدھے ہاتھ سے پکڑے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں مصیبت ہوں۔۔؟؟ روجی باسیل کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے

ہوئے بولی۔

ہاں ایک ایسی مصیبت جیسے میں بار بار ہنس ہنس کر اپنے گلے سے

لگانا چاہتا ہوں۔۔

باسیل کہتے ہی روجی کو اپنے گلے سے لگا دیتا ہے۔۔۔

باسیل کی اظہار پر روجی بھی مسکرا پڑتی ہے۔

صدقے جاؤں میں آپ کے اس اظہارِ محبت پر۔۔

روحی باسیل کے گلے سے لگے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے اور

کہہ کر اس سے دور ہو جاتی ہے۔۔

اب تمہاری باری۔۔!! باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اب اس کے اترار کا انتظار کر رہا تھا۔۔

میری اظہارِ محبت کا مختصر سا خلاصہ ہے

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے پیچھے کی طرف واپس بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے روحی کو مسکراتی ہوئی

نظروں سے دیکھتا ہے۔۔

ہمم۔۔ بولو۔۔!!!

باسیل اس کے جواب کا منتظر تھا۔

خلاصہ مجھے جلدی یاد نہیں ہوتے ہیں پہلے میں اسے یاد کر لوں

پھر تفصیل کے ساتھ آپ کو سناؤں گی بھی اور۔۔۔

روحی کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے لیکن اس کی آنکھیں اس وقت

بہت کچھ بول رہی تھی۔۔

پر باسیل کا اس کی بات پر قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

لڑکی تم کچھ تو یاد کر سکتی ہونا محبت کا خلاصہ بھی نایاد کر سکی

تم تو اب تک۔۔

باسیل کہتے ہوئے پھر سے ہنس پڑتا ہے۔۔

ہمم۔۔ وہ کیا ہے میاں جی میں تھوڑی ٹیڑھی قسم کی لڑکی ہوں

تنی آسانی سے آپ کے ہاتھ آگئی تو میرے ٹیڑھے ہونے کا کیا فائدہ۔۔؟

تم واقعی میں ہی کافی زیادہ ٹیڑھی ہو۔۔

باسیل روجی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ ہی کی ہڈی سے بنی ہوں۔۔

روچی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

پر مجھے تمہیں سیدھا کرنا آتا ہے۔۔ باسیل کے تیز قدم کو

اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر روجی ایک قدم پیچھے ہی ہوئی تھی کہ

باسیل روجی کو بازوؤں سے پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچ

لیتا ہے۔۔

باسیل دیکھیں کافی رات ہو گئی ہے آپ کو سو جانا چاہیے

پلزز سو جائیں نا آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں۔۔

روچی کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی ہی جا رہی ہے وہ جتنا انہیں

کنٹرول کرنے کی کوشش کرٹی ہے باسیل کی

قدر ہی اتنا زیادہ ہی اس کے دل کی دھڑکنوں کو مزید تیز کرتی

جا رہی تھی۔

ابھی کہاں شروع ہوا ہوں میں تم مجھے شروع ہونے کا موقع

ہی نہیں دیتی ہو پہلے ہی بریک لگاتی ہو۔۔

باسیل کہتے ہوئے روجی کے ہونٹوں کی طرف ایک بار پھر سے جھکنے

لگا تھا کہ دروازے پر ہوئی دستک

دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔۔

انکل کوئی آیا ہے دروازے پر آپ چھوڑیں مجھے۔۔

روجی دور ہونے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل کی نظریں اس کے ہونٹوں

سے ہنٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

روجی جلدی سے خود کو باسیل سے دور کرتی ہے اور اپنے بالوں کو ٹھیک

کرتے ہوئے وہ باسیل کو آنکھ دیکھتے ہوئے پہلے دروازے کی طرف بڑھتی

ہے پر اپنے گلے میں دوپٹہ نادیکھ کر وہ جلدی سے بیڈ کی

طرف بڑھتی ہے اپنا دوپٹہ اٹھا کر

اپنے دونوں کندھوں پر کھول کر ڈالتی ہے اور دروازے کو

حبا کر کھولتی ہے۔۔

دروازے پر کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتی ہے جو دروازہ بحبا کر

دروازے سے دور دوسری طرف رخ موڑ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

روجی آئمہ کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے خود بھی کمرے

میں سے باہر نکل جاتی ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟ روجی آئمہ کا کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی

طرف متوجہ کرتی ہے۔

باسیل روجی اور آئمہ کو دیکھتے ہوئے خود صوفی پر جا بیٹھتا ہے
اور روجی جا بجا ہوا باقی کا پیزا کھانے لگ جاتا ہے۔۔
روجی وہ مجھے چائے کی پتی نہیں مل رہی ہے میں نے ہر طرف دیکھ لیا
ہے پر کہیں بھی نہیں نظر آرہی ہے۔۔۔

آئمہ ہچکچاتے ہوئے اندر بیٹھے ہوئے باسیل کی طرف دیکھتے کہتی ہے
ہاں وہ۔۔ روجی پہلے اسے بتانے لگتی ہے پر پھر رک جاتی ہے
ایک کام کرتے ہیں میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں تمہیں چائے کی پتی
خود ڈھونڈ کر دیتی ہوں۔۔

روجی تھوڑا زور سے کہتی ہے تو باسیل صوفی سے اٹھ کھڑا
ہوتا ہے۔۔

تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔ باسیل دروازے کی طرف قدم
بڑھاتے ہوئے روجی کو دیکھتے ہوئے آئمہ کے سامنے کہہ دیتا ہے۔
کیوں میں جاؤ گی میں نے بھی چائے پینی ہے

روجی مسکراتے ہوئی نظروں سے شر اتالچے میں کہتی ہے
ہاں اور وہ تم کہہ رہے تھے کہ میڈیسن ٹیسٹ سے پہلے تم مجھے کچھ
نوٹس کی تیاری کروادوں گی تو ہم دونوں ابھی وہ بھی کر لیتے ہیں
صبح ناؤم سے جانا ہے نا۔۔

روجی۔۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اس کے نام
پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی باسیل آپ کے لیے بھی چائے بنا دوں گی میں آپ ٹینشن مت لیں
روحی اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے اور کمرے میں
داخل ہوتی ہے جلدی سے اپنا بیگ اٹھا وہ واپس کمرے سے باہر کی
حباب بڑھنے لگتی ہے۔۔

آپ میٹھا کم لیں گے یا پھر زیادہ۔۔؟؟
روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی دونوں انڈر واکس کرپو تھپتی ہے
روحی کے چہرے سے باسیل کو دیکھتے ہوئے ہنسی اور باسیل کے
چہرے پر روحی کی اس شرارتا ہنسی کو دیکھتے ہوئے
غصہ بڑھتا حباب ہاتھ۔۔

وہ تو تمہیں پہلے ہی اچھے سے پتا ہے۔۔ باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے
کہتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں میٹھا زیادہ ہی رکھو گی اس وقت آپ کافی کڑوے
ہوتے ہوئے دیکھائی دے رہے ہیں مجھے۔۔

روحی باسیل کے چہرے پر غصہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر
جلدی سے آئنے کے ساتھ ساتھ سیر ہیوں سے نیچے اتر کر اپنا بیگ
حال میں رکھتے ہوئے دونوں کیچن کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل ان کے جانے کے بعد کمرے میں سے باہر نکلتے ہے رینگ پر ہاتھ رکھ کر
وہ نیچے حال میں دیکھتا ہے اور ایک گہری سانس لے کر
اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ واپس کمرے میں جا کر بیڈ پر
سر پر ہاتھ رکھ کر لیٹ جاتا ہے۔۔

میرے سارے ارمانوں پر پتی پھیر دی روحی کی بچی نے
باسیل اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر کہتا ہے اور ایک نظر دروازے کو دیکھتے
ہوئے کروٹ لے کر اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

روحی میں نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا۔۔؟؟ آئمہ روحی کے پیچھے پیچھے
چلتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ارے نہیں تم بالکل صحیح وقت پر آئی تھی اگر تم نا آتی تو آج
یقیناً کچھ نا کچھ ضرور ہو جاتا۔۔

روحی اوپر والے کیمینٹس میں سے پتی کے پیکس میں سے
ایک پیک نکالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ لو۔۔!! روحی آئمہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسے پتی
کا پیکٹ تھماتی ہے۔۔

شکریہ۔۔ تم چائے پیو گی۔۔؟؟ آئمہ مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔
ہاں ضرور۔ روحی کیچن سے نکلتے ہوئے

حال میں صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور باسیل بھائی۔۔؟؟ آئمہ پوچھتی ہے۔۔

نہیں وہ ابھی نہیں پئے گے ابھی وہ صرف اپنا غصہ پئے گے۔۔

روحی صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے بیگ سے کتابیں نکالتے ہوئے

ہنستے ہوئے بولی۔۔

تھوڑی دیر بعد آئمہ چائے بنا کر ایک کپ روحی کو دیے ہوئے دوسرا
 کپ ٹرے میں رکھے ہوئے
 اوپر کمرے میں بدر کے لیے لے کر جاتی ہے۔۔
 آئمہ دروازے پر کھڑی ہوئی دروازے کو دستک دیتی ہے۔۔
 اندر اے بدر کی آواز پر آئمہ اندر کمرے میں داخل ہوتی ہے
 چپ چاپ جا کر بدر کے پاس بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ
 رکھ کر کمرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔۔
 کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ بدر آئمہ کو دروازے کے
 پاس پہنچتے ہوئے دیکھتے ہوئے بولا
 وہ نیچے روحی جے پاس جا رہی ہوں کل اس کا انٹرس ایگزیم
 ہے تو میں نے اس کی ہیلپ کرنے کا کہا تھا
 تو بس وہی جا رہی ہوں۔۔
 آئمہ ایک ہی سانس میں بدر کو سب کچھ بتا دیتی ہے۔
 آپ کو کچھ چاہیئے۔۔؟؟ آئمہ بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
 پوچھتی ہے۔۔
 نہیں۔۔ تم جاؤ۔۔ بدر کو لڈفیس سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 تو آئمہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سیدھا واپس کچن میں جاتی ہے
 اپنے لیے چائے کا کپ لیے روحی جے پاس صوفے پر
 آ بیٹھتی ہے۔۔

آئمہ کے جباتے ہی بدر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے لیپ ٹاپ پر
پولیس فورسز کی پڑھائی کے جاب سے معلومات
اکٹھی کر رہا تھا۔۔

آئمہ کی بنائی ہوئی چائے کی شکل بنا دیکھے ہوئے وہ چائے
کو ڈارکٹ اپنے لبوں سے لگاتا ہے اور پہلے ہی گھونٹ میں اس کی
آنکھیں بڑی بڑی ہو جاتی ہیں۔۔

واؤ۔۔ بدر کے منہ سے بے ساختہ مسکراتے ہوئے نکلتا ہے۔۔
بدر چائے کے کپ میں چائے کا رنگ دیکھتے ہوئے کہہ کو دوبارہ
اپنے لبوں سے لگائے ہوئے چائے کو چسکیوں میں پیتے ہوئے مزے
لیتا ہے۔۔

روحی ایک بات تو بتاؤں۔۔؟؟

آئمہ چائے کا کپ روحی کو پکڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں بولو۔۔!!! روحی کپ پکڑتے ہوئے آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتی ہے۔




تم ڈاکٹر کیوں بنا چاہتی ہو کیونکہ جتنا میں نے تمہیں سمجھا ہے

تم ابھی لائف میں کبھی سیریس نہیں ہوئی ہو لیکن اس بار

سیریس کے رہی ہو اس کی کوئی خاص وجہ۔۔؟؟

آئمہ روحی کی طرف مکمل اپنا رخ کیے ہوئے اس کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s


سیریس ہونا چاہتی ہوں اس لیے تو محنت کر رہی ہوں اتنی
روحی اپنی گود سے کتابیں اٹھا کر سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
کیا مطلب ہے اس کا۔۔؟؟ آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے
چلو آج باؤ باہر چل کر تمہیں اپنے مطلب بتاتی ہوں۔۔۔
روحی کتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے اور اسے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر آئمہ
بھی کھڑی ہو جاتی ہے اور دونوں حویلی سے باہر اپنے ہاتھوں میں
چائے کے کپ پکڑے ہوئے حویلی کے پیچھے گارڈن میں چلی جاتی ہیں۔
چلو بتاؤ اب۔۔!!
آئمہ روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
آئمہ کی بات پر روحی سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور اپنے
ہاتھ میں پکڑے ہوئے چائے کا کپ گارڈن ایریا میں موجود ٹیبل پر رکھتے
ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے۔۔
آئمہ تمہیں پتا ہے میں نے اپنی آج تک کی زندگی میں جو چاہا وہ
سب پالیا ہے کبھی ترسنا نہیں پڑتا تھا ہاں تھوڑی ضد کرنی پڑتی تھی
پر سب مل جاتا تھا۔۔!!
روحی کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
آئمہ تجسس سے روحی کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

میری زندگی ایک دم پہلے بھی پرفیکٹ تھی اور اب بھی ہے کوئی
کمی نہیں ہے اب تو میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ پہلے سے زیادہ
خوبصورت ہو گئی ہے۔

روحی کہتے ہوئے دوپل کے لیے رکتی ہے اور مسکرا کر آسمان پر چمکتے
ہوئے ستاروں کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

پر اب میں اپنی کسی بھی قسم کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے
کسی اور چاہے وہ کوئی بھی کیوں نا ہو میں ڈیپینٹ نہیں رہنا چاہتی ہوں۔
چاہیے وہ میرے بابا ہو یا پھر میرا شوہر مجھے کسی پرفیسیٹ نہیں
رہنا ہے شاید بڑھتی عمر انسان کو اسی طرح میچپورٹی کی طرف
لے کر جاتی ہے میں بھی بدلنا چاہتی ہوں کچھ تبدیلی تو باسیل کی
وجہ آگئی ہے اب کچھ اور خود کی وجہ سے بدلنا چاہتی ہوں۔
باسیل کے لیے میں کبھی پوزیسیو ہو گئی انہیں شیزاکے
ساتھ دیکھ کر مجھے برا لگے گا یہ سب میں نے آج تک کبھی تصور
نہیں کیا تھا۔

میں کسی مرد کے لیے مایوس رہوں گی افسردہ ہو گئی مجھے یہ سب
سوچتے ہوئے عجیب سا لگ رہا ہے۔

حیرانگی ہے پر یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔۔

روحی آسمان سے نظریں ہٹا کر آئینے کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



اور تمہیں پتا ہے میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا جیسا میرے ساتھ
ہو گیا ہے۔۔

آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا ہوا چائے کا کپ
ٹیبل پر رکھتے ہوئے سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

انسان کی زندگی اس کی خواہشات کے مطابق نہیں چلتی ہے
اسے جو اپنے لیے نہیں چاہئے ہوتا ہے اکشر اس کے ساتھ ہوتا ہی ہے
روحی آئمہ کی طرف جھک کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں
پکڑ کر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں یہ تو ہے مجھے لگا تھا کہ بدر اور باسیل بھائی ہیرا آئنٹی
اور سلطانہ آئنٹی فیروز صاحب سب کے سب گھروالے بھی
شاید میرے گھروالوں کی طرح ہی ہوں گے

شاید آئنٹی اور بدر مجھے کبھی اس گھر کو فرد نہیں سمجھیں گے

پر جیسے انہوں نے میرے ساتھ پیار سے بات کی
مجھے گلے سے لگایا آئنٹی نے قسم سے میرے دل کو ایک الگ سا کون۔ ملا۔۔

آئمہ کی آنکھیں نم ہونا شروع ہو گئی تھیں۔۔

ہیرا آئنٹی نے ایک بار ہی سہی جیسے مجھ سے بات کی جیسے مجھے

گلے سے لگایا میں ترس گئی تھی اپنی ماں کے گلے سے

ایسے گلے سے لگنے کے لیے۔

آئمہ اپنا سر جھکا کر روتے ہوئے کہتی ہے روحی اسے روتا ہوا دیکھ

کر اپنی کرسی سے اٹھ کر آئمہ کے پاس آجاتی ہے۔

اور آئمہ کا سراپے کندھے سے لگا کر اسے چپ کر دینے لگتی ہے۔

آئمہ رو کر خود کو کمزور کیوں محسوس کر رہی ہو میری حبان

روحی آئمہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کے چہرہ سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ میری حقیقت ہے روحی میں اپنی اس حقیقت کو ہر دن ہر رات

سوچ سوچ کر کتنا روتی تھی

یہ صرف میں اور میرا اللہ حبان ہے میں کتنا روتی تھی

ہر رات میری ماں سب حبان تھی پر وہ کبھی بھی میرے آنسوؤں

صاف کرنے کے لیے نہیں آئی تھی۔۔

ہمیشہ مجھے سسکتا چھوڑ کر چلی جاتی تھیں۔۔

آئمہ کہتے ہوئے مزید زور سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ۔۔ ایسے نہیں روتے ہیں نادیکھو مجھے۔۔

روحی اس کا چہرہ اوپر کیے کرسی آئمہ کی طرف کھینچتے ہوئے

اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ میرے پاس بڑوں جتنا تجربہ نہیں ہے شاید میں تمہاری

اس سٹیویشن میں اس طرح سے نا۔ سمجھا پاؤں میں اتنا

ضرور کہوں گی۔۔

اس حویلی میں سب تمہاری منکر اتنی ہی کرتے ہیں جتنی وہ اس گھر

کے منرد کی کرتے ہیں۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



تم اس گھر کا حصہ بن چکی ہو ایک فی زندگی کی شروعات کر چکی

ہو اپنا ماضی تم یقیناً نہیں بھول سکتی ہو

پر ایک کوشش کر کے دیکھو اپنی تلخ اور بری یادوں کو بھالا

دو اس ہنستے مسکراتے ہوئے ایک خوبصورت زندگی کا

آغاز کرو۔۔

بدر اب شوہر ہے تمہارا میں اسے دوست کی بھائی کی حیثیت سے

جانتی ہو وہ بہت اچھا ہے وہ اس وقت تم پر

غصہ کرتا ہو گا پر آہستہ آہستہ وہ غصہ کم ہوتا جائے گا پر اسے

کم کرنے کی کوشش تمہیں کرنی پڑے گی۔۔

بدر تم اور ہم سب جانتے ہیں تم نے کوئی غلطی نہیں کی ہے جس

کی تمہیں کوئی سزا دی جائے۔

شادی کر کے اس گھر میں آئی ہو پورے حق سے یہاں رہو

تھوڑا وقت لگے گا پر سب ایڈجسٹ ہو جائے اور میں ہونا تمہاری

مدد کرنے کے لیے۔۔

آئمہ غور سے روجی کی باتوں کو سن رہی تھی اور آخر میں

مسکرا کر وہ روجی کو بھی تسلی دے دیتی ہے اپنے کہنے پر

کہ جو اس نے کہا اس سے آئمہ کو تھوڑا سکون ملا۔

تم منکر مت کرو آئمہ اب میں نے لوگوں کی مدد کے بدلے پیسے لینا

چھوڑ دیا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



تمہیں جب جب میری مدد کی ضرورت پڑے گی تم مجھے کہہ سکتی
ہو جتنا ہو پایا اتنا کروں گی میں تمہارے لیے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے پہلے ہی میری بہت مدد کر دی ہے روحی مجھے اس رشتے سے
سب سے اچھا جو ملا ہے وہ تم ہو۔۔

آتمہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے رونے والی ہو گئی تھی۔۔

تمہاری موجودگی مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم واحد لڑکی ہو میری

زندگی میں میری دوست

جو مجھے سنتی ہے اور سمجھتی ہے۔۔

دوست ہوتے ہی ایک دوسرے کو سننے کے لیے ہیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے ایک دم خاموش ہو جاتی ہے۔

روحی کے آنکھوں کے سامنے اچانک سے مہرین کا چہرہ آ جاتا ہے

جو اس کی آنکھوں کو غم کرنے کے لیے کافی تھا۔

پر روحی خود کو خود ہی جلد کمپوز کر لیتی ہے۔۔

دوستی ہی وہ واحد ہے اس دنیا میں جو دور ہونے کے بعد آپ سے

دور نہیں ہوتی ہے۔۔

ناراض ہو جائے گی روٹھ جائے گی لیکن اگر دوست سچی ہے تو

کبھی بھی کسی بھی وجہ سے ٹوٹے گی نہیں۔

روحی دیکھ آئمہ کو رہی تھی لیکن وہ کہہ خود سے رہی تھی۔

ارے رونا بند کرو چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور آئمہ کے ہاتھوں کو چھوڑ کر

اس کو چائے کا کپ پکڑاتی ہے اور دونوں ہنستے ہوئے ایک دوسرے سے

باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔۔۔

تمہارا کام ہو چائے گا زمان۔۔ حویلی کے گیسٹ روم کی

کھڑکی میں ٹراؤزر شرٹ ہانف سیلیوز والی پہنی ہوئی

کانوں میں بلو تھو تھ لگائے ہوئے حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں

بیٹھی ہوئی روحی اور آئمہ کو ہنستے ہوئے دونوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کام ہو جانا چاہیے کیونکہ میرے کام کے بعد ہی تمہارا کام میں

کروں گا۔۔

شیزا۔۔۔

چھت پر کھڑا ہو کر بلیک کلر کی بنیان پہنے ہوئے ایک ہاتھ سے فون

پکڑے ہوئے اپنے کان سے لگائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے

سیگریٹ منہ کو لگاتے ہوئے ٹیڑھی سسائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سکندر حویلی میں بہت زیادہ خوشیاں چھا گئی ہے اب انہیں ماتم

میں بدلنے کا وقت آگیا ہے۔۔

یقیناً۔۔ بہت خوشیاں چھا گئی ہیں اس حویلی میں اب ماتم چھائے

گا اس حویلی کے برباد ہونے کا وقت آگیا ہے۔۔

شیزانم آنکھوں سے غصے میں گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے بہت صبر کی سوچا کبھی تو منزل خود چل کر

میرے پاس آئے گی پر اس روحی نے میری ہر منزل کا رخ اپنی طرف

موڑ لیا ہے اور مجھے کھالی ہاتھ کا کھالی ہاتھ

اکیلے سنان راستے پر کھڑا رہنا پڑا۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے تو اس کی

آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر اس کے ہاتھ میں آگرتا ہے۔۔

اور باسیل سکندر نے میرا ہاتھ کھالی کر دیے ہیں اس کے باپ

مر گیا نا تو سب ختم کرے کیوں وہ مجھے اور میرے باپ کو بردبار

کر رہا ہے اپنی بہن سے دی ہے نامیں اسے

خون بہا میں اب حباب برابر۔۔

ملک زمان اپنی حویلی کی چھت سے نیچے گارڈن میں دیکھتے ہوئے

اپنی سخت نظریں اپنے گارڈن میں اکیلے بیٹھے ہوئے

باپ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگیرٹ

غصہ میں چھت سے نیچے پھینکتا ہے۔۔

میرے باپ کو برباد کرنے کا حق میں کسی کو نہیں دوں گا باسیل

سکندر کو بھی نہیں بہت خوشیاں منالی اب سب ختم ہونے کا

وقت آگیا ہے۔۔

روحی باسیل کی کہانی ختم ہونے کا برباد ہونے کا وقت آ گیا ہے

شیز ادوبارہ سے تلخ نظروں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو مجھے برباد کرے گا میں بھی اس سے اس کی ہر خوشی چھین لوں

بی روحی کو برباد کیے بغیر میں سکون کی سانس نہیں لوں گی۔۔

شیز اگہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور میں باسیل کو برباد کیے بغیر۔۔ ملک زمان اپنے ٹراؤزر کی

جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سکندر حویلی کی بربادی کل سے شروع کرتے ہیں اس سے زیادہ میں

انتظار نہیں کر سکتا ہوں۔۔

زمان کہتے ہوئے پلٹتا ہے اور حبا کر ٹیبل پر رکھے ہوئے باکسنگ

گلوں اٹھا کر پہننے لگ جاتا ہے۔

انتظار تو میں نہیں کر سکتی ہوں تو ٹھیک ہے کل سے شروع کرتے ہیں

پہلے میں تمہارے لیے اس حویلی میں آنے کے راستے

کھولوں گی پھر تم میرے راستے سے پتھروں کو ہٹانے میں میری

مدد کرو گے۔۔

شیز اگہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور حبا کر

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو شیشے میں دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

جو حکم آپ کا۔۔!!! زمان ہنستے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر زور سے

بچ باکسنگ بیگ میں مارتا ہے۔

میں تمہیں کل صبح کی سٹیویشن کے بارے میں بتا دوں گی

پھر تم باقی کا دیکھ لینا۔

شیزا اپنے کان میں موجود بلو تھو تھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا۔ زمان باکسنگ بیگ کو ایک ہاتھ سے

پکڑے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں فون رکھتی ہوں۔۔ بائے۔۔ شیزا کہہ کر کانوں میں سے

بلو تھو تھ کو نکال کر بیڈ پر پھینکتی ہے اور دوبارہ کھڑکی

میں کھڑی ہو کر روجی کے مسکراتے ہوئے چہرے کو غور سے دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

دیکھتی ہوں میں کب تک تم یہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر برقرار

رکھ سکتی ہو۔

تمہیں میں نے جب سب کچھ بتا دیا تھا تو خود راستے سے ہٹ

جانا چاہیے تھا اب اپنے انخام کی ذمہ دار تم خود ہی ہو گی

تم نے اپنے لیے یہ ہی منزل بنی ہے میرا کوئی قصور نہیں ہو گا تمہاری

بربادی میں۔۔۔۔

شیزا روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے

میں خود سے کہتی ہے۔

یار چلو تھوڑی سی اب پڑھائی بھی کر لیتے ہیں صبح کا سوچ

سوچ کر مجھے ٹینشن ہوتی جا رہی ہے۔۔

روحی کہتی ہے اور دونوں اٹھ کر واپس حویلی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

شیزا کی مسلسل نظریں ان پر ٹیکی ہوئی تھی ان دونوں کے نظروں

سے اوجھل ہونے تک۔ شیزا انہیں دیکھے جا رہی تھی۔۔

روحی اور آئمہ دونوں صبح فجر کی اذان تک پڑھائی ہی کرتی رہتی ہے۔

آئمہ اچھے سے روحی کو تیاری کروا رہی تھی۔۔

دونوں فجر کی اذان سننے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جا کر

پہلے نماز پڑھتی ہے ایک۔ صوفے پر بدر کو دیکھتے ہوئے

تو دوسری باسیل کے سینے پر سر رکھ کر جیسے ہی اپنی اپنی آنکھیں

بند کرتی ہیں دونوں گہری نیند میں سو جاتی ہیں۔

روحی 8 بجے کا الارم لاگ کر سوئی تھی پہلے الارم بجنے پر ہی وہ

اٹھ جاتی ہے۔۔

آج پہلی بار وہ ایک بار الارم بجنے پر اٹھ جاتی ہے۔

روحی اٹھتے ہی باسیل کو دیکھتی ہے جو گہری نیند میں پرسکون

سا سو یا پڑا ہوتا۔

روحی باسیل کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے ایک

نظر بھر کر باسیل کی طرف دیکھتی ہے

اور خود ہیڈ سے اتر کر الماری سے اپنے لیے بلیک کلر کی لونگ شیفون
کی فرائیڈ لیے وہ واش روم میں شور لینے چلی جاتی ہے۔
S مشاور کے کرواپس بھی آ جاتی ہے لیکن باسیل اب تک بھی سویا
a ہی پڑا تھا روجی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے تیار
l
e ہونے لگ جاتی ہے۔

لائٹ سوفٹ کا گولڈن کلر کا نا دیکھنے کے برابر پر چہرے کے
a نقشے کو خوبصورتی سے ظاہر کرنے والا میک آپ کیے ہوئے پیروں میں
I
q بلیک کلر کی نارمل سے سول والی سمپل سی جوتی پہننے ہوئے وہ
b ڈریسنگ کے شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔
a
l گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے ابھی اس کے انگیزیم میں کافی ٹائم
N ہتاروجی بنا باسیل کو اٹھائے اپنا دوپٹہ لیے کمرے میں سے
o
v باہر نکل جاتی ہے۔

یہاں سے روجی اپنے کمرے میں سے باہر نکلتی ہے سامنے سے
e
l آئمے بی بنک کلر کا گولڈن کلر کی کڑھائی والا سوٹ پہن کر
s
ہکا سوفٹ سامیک آپ کیے ہوئے پیروں میں خسہ پہن کر وہ
دھیرے سے کمرے کا دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔
دونوں ایک دوسرے کو وقت پر اٹھے ہوئے دیکھ کر ہنس پڑتی ہے۔

دونوں ہنستے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھتی ہے اور سیڑھیوں سے

نیچے اترنے لگ جاتی ہے۔۔

تیاری مکمل ہے۔۔؟؟ آئمہ کیچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں جب گرو آپ جیسا ہوا گیم کی تیاری کیسے

مکمل نہیں ہو سکتی ہے۔۔

روحی کی بات پر دونوں کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

یہ بات تو ہے میں ہوں ہی کمال کی۔۔ آئمہ

کندھے سے اپنے بال اڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی آئمہ کی حرکت دیکھ کر ایک بار پھر سے کھل کر

ہنس پڑتی ہے۔۔

چلو بتاؤں ناشتے میں کیا کھاؤ گی۔۔؟؟ آئمہ روحی سے پوچھتی ہے

یار مجھے بلکل بھوک نہیں لگ رہی ہے۔۔

روحی کیچن میں فریج کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسے نہیں ہوتا ہے کھالی پیٹ کوئی کام اچھے سے نہیں ہوتا ہے

ناشتہ کرنا پڑے گا تمہیں۔۔۔

آئمہ کی باتوں پر روحی حیرانگی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا

جو س کاڈبہ کیچن میں موجود پیچ کی بڑی سی شلف پر رکھتی ہے

اور جلدی سے آئمہ کے پاس آکر اسے بازوؤں سے پکڑ کر

اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



کیا ہو گیا۔۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔
تمہاری ساس کی روح آگئی ہے کیا تم میں تائی امی بھی بالکل ایسے
ہی کہتی ہیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

سچ میں۔۔؟؟ آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے۔۔
ہاں سچ میں۔۔!!! روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔۔
آئمہ اس کی بات پر ہنس پڑتی ہے۔

پس کرو روحی مجھے شرم آرہی ہے۔۔ آئمہ اپنا رخ موڑتے ہوئے کہتی ہے۔
ناشتہ کیا بنانا ہے وہ بتاؤ۔۔!! آئمہ جلدی سے واپس روحی کی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

پراٹھے بنالیتے ہیں۔۔!! روحی سوچتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ٹھیک ہے بنالیتے ہیں۔۔

تم پراٹھے بنالو میں باقی چائے وغیرہ بنا کر ٹیبل سیٹ کر دیتی ہوں
روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے بولی

اور خود چائے چولہے پر چڑھانے لگ جاتی ہے۔۔
اور آئمہ پراٹھے بنانے کے جاتی ہے۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں پورا ناشتہ تیار کر چکی تھی اور ڈانگ
ٹیبل ساتھ مل کر ہوا لگاتی ہیں۔

S

a

l

e

h

a

🦋

q

b

a

l

🦋

N

o

e

l

s

🔥

اپنے اپنے شوہروں کو اٹھانے کے لیے

وہ جانے لگتی ہیں کہ پیچھے سے باسیل اور بدر دونوں ایک ساتھ

ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے۔

آئمہ اور روجی کے چہروں پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

روجی جیسے سرسری سی نظر ہٹا کر اپنی بائیں طرف دیکھتی ہے

جہاں شیز روجی کی طرح کی دائرہ کلر کی شیفون کی لونگ فرائز

پہنے ہوئے اپنے کمرے میں سے باہر اپنے کندھوں پر

دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے باہر نکلتی ہے۔۔

باسیل کی نظر روجی پر پڑنے سے پہلے شیز پر پڑتی ہے جیسے

سفید رنگ کی فرائز پہنے ہوئے دیکھ کر باسیل مسکرا دیتا ہے

اور شیز ابھی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے

باسیل کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور باسیل کی گھڑی

اس کی طرف بڑھاتی ہے۔۔

یہ تمہارے پاس کیا کر رہی ہے۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا

ہے۔۔

دیکھ لو تمہاری ہر چیز میں نے کتنی سنبھال رکھی ہے

چاہے وہ سالوں پرانی ہو یا پھر چند دنوں پہلے میری پاس تمہاری ہر

قیمتی چیز ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

شیزا مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر مسٹر کر روجی کی طرف
دیکھتی ہے جو ان سے نظریں پھیر کر ڈائنگ ٹیبل کو دیکھ رہی تھی
پر سن ان کی باتیں ہی رہی تھی۔۔

کیسی لگ رہی ہو تمہارے لیے ہی تیار ہوئی ہوں۔۔

شیزا تھوڑا بلند آواز میں کہتی ہے شیزا کی بات وہاں موجود ہر
شخص کے کانوں میں با آسانی پہنچ رہی تھی۔۔

آئم اور بدر کی نظریں شیزا کی بات پر روجی پر ملتی ہے۔

کیا۔۔؟؟ باسیل حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تم ہی تو کہتے تھے کہ تمہیں ایسی سادہ اور مکمل لباس والی

لڑکیاں بہت پسند ہیں تم نے ہی تو مجھے امریکہ میں کتنی بار کہا تھا کہ

شیزا تم ایسے کپڑے پہنو میں تمہیں ان کپڑوں میں دیکھنا

چاہتا ہوں بھول گئے تم۔۔؟؟

شیزا ناراضگی سے کہتی ہے۔۔

روجی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیجنے ہوئے شیزا کی باتیں سن رہی تھی۔۔

اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی جو اس

وقت کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

باسیل شیزا کی بات پر روجی کی طرف دیکھتا ہے جو اس کی

طرف پیٹھ کیے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

S

a

l

e

h

a

o

I

q

b

l

l

o

N

o

v

e

l

s

h

باسیل بتایا نہیں تم نے کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔؟؟
شیزا باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے
آپ یقیناً اچھی لگتی شیزا اگر اپنا کچھ کرتی

کسی کو کاپی کر کے انسان خوبصورت نہیں بلکہ ڈوبلیٹ لگتا ہے
اب آپ سمجھ ہی جائیں کہ آپ اس وقت لیا لگ رہی ہیں۔
روحی شیزا اور باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے
باسیل کے پاس پہنچ کر روحی باسیل کے ہاتھوں سے گھڑی پکڑ کر
اس گھڑی کو دیکھتے ہوئے شیزا کی طرف قدم
بڑھاتی ہے۔

اس گھڑی کو آپ اپنے پاس ہی رکھیں پرانی چیزوں کی
ضرورت نہیں ہے میرے شوہر کو پیچھے چھوٹ گیا وہ
چھوٹ گیا وہ ایسی اور اس سے کہیں گنا زیادہ بہتر گھڑیاں
خرید سکتے ہیں۔

روحی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں
غصہ کو مٹھیوں سے کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔
پرانی چیزیں چھوڑنے کی عادت نہیں ہے باسیل اگر ہوتی تو یقیناً
وہ اس وقت اس حویلی میں نا ہوتا۔

شیزا بھی کولڈ نظروں سے روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے
اور کہہ کر ٹیڑھی سسائیل کرتی ہے۔۔۔

باسیل آج تمہارے پاس وقت ہے تو کیا ہم لوگ آج کیس کے سلسلے
میں ڈسکس کر سکتے ہیں مجھے کیس سبٹ کرنا ہے یا۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s

شیزا باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال
کر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی پہلے ہی شیزا کی بات پر
اب اس کی حرکتیں مزید روحی کے غصے کو ہوا دے رہی تھی۔۔
ٹھیک ہے ہم کر لیں گے بات کیس کے سلسلے میں۔

باسیل شیزا کے ہاتھوں میں سے اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے
کہتا ہے۔

میں پہلے روحی کو یونیورسٹی ایگزیم کے لیے چھوڑ کر آتا ہوں
پھر آکر بات کریں گے ہم۔۔

باسیل روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
تو روحی ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے گی نا تمہارا اس وقت میرے
ساتھ ہونا ضروری ہے نا کہ اس کے ساتھ۔

شیزا روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی حنا موش سی کھڑی ہوئی شیزا اور باسیل کی طرف دیکھ
رہی تھی غصے میں پاگل ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اس وقت
شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔

جب ایک عدد شوہر ہیں میرے پاس تو پھر میں ڈرائیور کے ساتھ
کیوں جاؤں۔

روحی مسکراتے ہوئے شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
شیزا کو لگا تھا کہ روحی غصے میں خود ہی باسیل کو چھوڑ کر چلی
جائے گی لیکن روحی اپنے غصے کو کنٹرول کر چکی تھی اور شیزا
کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ آجائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر چلتے ہیں۔۔
روحی مسکراتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی
ہے باسیل بھی روحی کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر اسے مسکراتے
ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے اور روحی کے ساتھ
ڈاننگ ٹیبل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھیجنے ہوئے اپنے دانتوں کو
چپکچپاتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لے کر خود بھی ڈاننگ کی طرف
بڑھتی ہے اور باسیل کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھتی ہے
جہاں روحی بیٹھتی ہے اس کی جگہ پر
روحی کا دل اس کا سر کا سر پھاڑنے کا کر رہا تھا لیکن وہ صبح صبح
لڑائی کر کے اپنا دن برباد نہیں کرنا چاہتی تھی اس
لیے وہ خود ہی خاموشی سے باسیل سے دور والی کرسی پر جا
بیٹھتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



Rooh E Basil 

Episode No 35

By Saleha Iqbal ... 

آج میں نے تمہاری کرسی لی ہے اسی طرح ایک دن تمہاری جگہ بھی
چھین لوں گی کھالی ہاتھ کر دوں گی میں تمہیں بس انتظار کروں
کچھ دن ہی لگے ہیں اس میں
شیز اپنے لیے پلیٹ میں بریڈ رکھ کر اس پر جسم لگاتے ہوئے
خود سے کہتی ہے۔۔
بدر اور آئمہ ایک دوسرے کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے
دونوں روجی کے چہرے کو دیکھ رہے تھے جہاں غصے کے
تاثرات صاف دیکھائی دے رہے تھے لیکن وہ اس وقت
روجی کو کچھ کہہ کر اس کے غصے کو ہوا نہیں دینا چاہتے تھے۔
کچھ دیر بعد سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کام پر لگ چکے تھے
آئمہ کیچن سمیٹ رہی تھی بدر اپنے کمرے میں چلے جاتا ہے۔
روجی بھی کمرے میں سے بیگ لینے کے لیے جاتی ہے
بائیل بار بار فون پر فیروز صاحب کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا
کل رات سے وہ بھی حویلی واپس نہیں آئے تھے۔
روجی پڑھائی کے چکر میں اپنے بابا کو دیکھنا بھول جاتی ہے۔۔

S

a

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی اپنے کمرے میں موجود اپنے بالوں میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھے ہوئے چٹیاں بنا کر بالوں کو باندھ

رہی تھی اس کے ذہن میں شیزا کی وہ سسائیل گھوم رہی تھی۔

روحی اپنے دھیان میں گھم سم ہوئی پڑی تھی اتنے میں

دروازے پر بند دستک دیے شیزا کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔

روحی کو ابھی بھی اس کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا

شیزا جب روحی کے بالکل پیچھے آکھڑی ہوئی اپنے ہاتھوں کو کمر

پر باندھے ہوئے تب روحی نظر اٹھا کر آئینہ میں شیزا کو دیکھتی ہے۔۔

آ۔۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟؟

روحی کرسی سے اس کھڑی ہو کر پلٹ کر دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

روحی کے بال جھٹکے سے پلٹنے پر نیچے سے کھلنے لگے۔۔ باتے ہیں۔

شیزا روحی کو جواب دینے سے پہلے اس کے پاس آتی ہے روحی کے

کندھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اسے واپس

کرسی پر بیٹھا دیتی ہے۔

ریلیکس ہو جاؤ روحی اور جو میں کہنے آئی ہوا سے غور سے

سنو۔۔!!

شیزا روحی کو کرسی بیٹھا تے ہوئے جھک کر روحی کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی ناحبانے کیوں آج ڈر کے مارے اس کے دل کی دھڑکنیں

تیزی سے

بڑھ رہی تھی اسے شیزا کے چہرے پر سچی ہوئی دیکھ

سکر اہٹ دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔

کمرہ تو اچھا ہے پر میرے حباب سے نہیں ہے۔۔

شیزا کہتے ہوئے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے کمرے میں گھومنے

لگ جاتی ہے۔۔

چلتے چلتے اس کے قدم کھڑکی کے پاس پڑے ہوئے گلاب دان کے

پاس رک جاتے ہیں گلاب دان میں سے ایک لال رنگ کا گلاب اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے وہ پہلے سو بگھتی ہے اور دوبارہ سے چھوٹے قدم

اٹھاتے ہوئے روحی کے سامنے ٹہلنے لگ جاتی ہے اور پھول کی

پستیوں کو ایک ایک کر کے توڑنے لگتی ہے۔۔

باسیل کو چھوڑ دو اور چلی جاؤ اس کی زندگی سے دور

شیزا کی نظریں مسلسل پھول پر ہوتی ہے اور ہاتھ اس پھول کی

پستیوں کو توڑ رہی ہوتے ہیں۔۔

کیا۔۔؟؟؟ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ۔۔؟؟

روحی غصے میں کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

بکواس نہیں کر رہی ہوں میں اپنا ارادہ بنا چکی ہوں میں کیوں

اپنی محبت کو تم حبیبی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں

شیزا پھول کی آہنری پتی کے ساتھ زور سے زمین پر دے کر مارتی ہے

شیزا آپ بار بار کیوں بھول جاتی ہیں

میں باسیل کی بیوی ہوں آپ نہیں ہیں اور پایا انہیں جاتا ہے جو

آپ کا ہو۔۔

باسیل آپ سے پیار نہیں کرتے ہیں وہ آپ کو صرف ایک بہترین

دوست سمجھتے ہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں

روحی شیزا کے سامنے جا کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے آرام سے اسے کہتی ہے۔۔

میں نے تو کیا ہے نا۔۔

میں نے تو اس سے پیار کیا ہے نا میں کیسے چھوڑ دوں اسے

میں نے 10 سال انتظار کیا ہے اس کا میں نے اس کے رنگ میں

خود کی کتنی بار رنگا ہے لیکن اس نے کبھی مجھ پر غور ہی نہیں کیا

اس کے لیے میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر

یہاں آگئی ہوں صرف اسے پانے کے لیے میں کیسے یہ بات مان لو

کہ وہ میرا نہیں ہے اور میں اسے پا بھی نہیں سکتی ہوں۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنے لگ جاتے ہیں۔۔

تم نے سب برباد کیا ہے میرا۔۔

شیزا روتے ہوئے غصے میں روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

زور سے اپنے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے روحی کے ہاتھوں سے چھوڑا لیتی ہے۔

روحی دھڑکتے ہوئے دل سے حیرانگی سے شیزا کی طرف
دیکھتی ہے۔۔

شیزا آپ میری بات سنیں میں جانتی ہوں یہ آپ کے لیے آسان
نہیں ہے پر اب یہ میرے لیے بھی آسان نہیں ہے۔۔
میں بھی باسیل سے بہت بہت زیادہ پیار کرتی ہوں میں ان سے
کچھ پل دور نہیں رہ پاتی ہوں آپ کے کہنے پر میں
انہیں کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔۔

روحی کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں۔
روحی کی بات پر شیزا کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔
اور وہ روحی سے دور جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں
میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ شدت سے کہتی ہے۔۔
تم چند دنوں میں اس کے لیے پاگل ہو گئی ہے تو میرے بارے میں
سوچو میں نے 10 سال سے اس کی محبت پانے کا انتظار کیا ہے
میں اس کے ساتھ وہاں رہتی تھی وہاں میں نے اسے کبھی اپنی
محبت کے بارے میں نہیں بتایا جانتی ہو کیوں۔۔؟؟
شیزا دوبارہ روحی کے پاس آکر اب روحی کو اس کی بازوؤں سے
پکڑ کر زور سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیونکہ امریکہ میں مجھے یقین تھا کہ باسیل صرف اور صرف
میرا ہے وہ میرے علاوہ کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

میں نے محبت میں انتظار کیا سہی وقت آنے کا انتظار کیا لیکن

میرے ہاتھ سہی وقت نہیں انتظار ہی آیا اب بھی۔

شیزا کہتے ہی روحی کے ہاتھوں کو زور سے چھوڑ دیتی ہے۔۔

باسیل کو ہر حال میں اب پا کر رہوں گی وہ مجھ سے محبت

کرے یا نا کرے مجھے فرق نہیں پڑتا ہے

پروہ اب ہر حال میں میرا ہو گا وہ میرا انتظار اب ختم کرے گا

روحی وہ مجھے بھی اپنی دلہن بنائے گا۔۔

میں بھی شیزا باسیل سکندر بنو گی اور تم دیکھو گی میں اب

اپنا انتظار کیسے ختم کروں گی۔۔

شیزا روتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے اور زمین پر

بیٹھی ہوئی جاتی ہے۔۔

روحی اس کی حالت دیکھ کر خود بھی رو پڑتی ہے۔

میں باسیل کو نہیں چھوڑوں گی آپ کی محبت کو انتظار کو

میں سمجھ سکتی ہوں پر میں کسی کے کہنے پر مجبور ہو کر اپنے

شوہر سے دور نہیں ہو سکتی ہوں

مجھے معاف کرنا شیزا میں نہیں کر سکتی آپ کے لیے کچھ بھی

روحی اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے صوفے سے

اپنا بیگ اٹھا کر جلد بازی میں کمرے سے باہر جانے کے لیے

قدم بڑھاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روکو۔۔۔ شیزا کی گر جدار آواز پر روجی کے قدم رک جاتے ہیں

شیزا زمین سے اپنے ہاتھ کے سہارے اٹھ کھڑی ہوتی ہے

S اور دو قدم آگے کی طرف بڑھا کر روجی کی پشت کی طرف دیکھتے
a ہوئے کہتی ہے۔۔

اے نہیں چھوڑوں گی تم تو میں تم دونوں کو ایک دوسرے سے

h دور خود کر دوں گی بعد میں جو بھی ہوگا اس کی ذمہ دار میں نہیں

a ہوگی روجی اس کی ذمہ دار ہر چیز کی ذمہ دار اچھا ہوگا

I یا برا سب کی ذمہ دار تم خود ہوگی

q میرا صبر آزمایا ہے تم نے اب میں تمہارا ہر صبر آزماؤ گی

b تمہاری زندگی کو تم پر تنگ نہ کر دیا تو میرا نام بھی شیزا نہیں

a شیزا کی باتیں روجی کا کلیجہ چھسنی کر رہی تھی۔

روحی مزید نہیں سنا چاہتی تھی وہ جانے کے لیے قدم بڑھاتی

N کہ شیزا کے الفاظ اس کے قدموں کو ایک بار پھر سے روک دیتے ہیں۔

v اگر مجھے میری محبت نہیں ملے گی روجی تو بدعا ہے میری

e تمہیں بھی تمہاری محبت کبھی بھی نہیں ملے گی

l شیزا کی باتوں پر روجی حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگ

s جاتی ہے۔۔

مجھے یقین ہے اگر میری دعائیں قبول نہیں ہوئی تو کیا ہوا میری

بددعا ضرور قبول ہوگی تم برباد ہوگی جس طرح میں ہوئی ہوں تم بھی ہوگی۔

شیزا۔۔۔ روحی غصے میں اس کا نام پکارتی ہے۔

کیوں کیا ہوا برا لگ رہا ہے یا ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں تمہیں بددعا

نالگہ جائے۔۔

شیزا روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا آپ کو خدا کا واسطہ ایسا مت کریں مجھے بددعا نہیں کیوں دے رہی

ہیں میرے اختیار میں نہیں تھا کہ باسیل کو اپنی زندگی میں

شامل کرنا یا نہ کرنا یہ میرا فیصلہ نہیں تھا۔۔

روحی کے ہاتھوں سے اس کا بیگ چھوٹ گیا تھا وہ شیزا کی

طرف قدم بڑھا کر روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اے چھوڑنا تو اختیار میں ہے نا تو چھوڑ دوں اے میں اپنی بددعا

واپس کے لوں گی۔۔

شیزا روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے

اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ہوا نہیں چھوڑ سکتی ہو۔؟؟ شیزا روحی کا بازوؤں پکڑ کر

اس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شیزا باسیل بھی مجھ سے پیار کرتے ہیں وہ نہیں رہ پائے گے

آپ کے ساتھ۔۔

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رہ لے گا تو کیا ہوا وہ آج تم سے محبت کرتا ہے آج تم سے کرتا ہے

کل مجھ سے بھی کرنے لگ جائے گا۔

وہ مرد ہے وہ ایک عورت پر اس کی یاد میں اپنی زندگی برباد نہیں

کرتا آج تم ہو کل تمہاری جگہ میں ہوگی تو دیکھنا وہ سب

کچھ بھول جائے گا وہ تمہیں بھولا دے گا۔

روح کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی ڈر کو مزید بڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

میں نہیں چھوڑ سکتی ہوں انہیں میں نہیں چھوڑوں گی انہیں

آپ کو جو کرنا ہے کر لیں میں نہیں چھوڑوں گی انہیں

نکل میرے تھے اور وہ ہمیشہ میرے ہی رہیں گے آپ نہیں چھین سکتی

انہیں مجھ سے۔

روحی شیزا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر زمین پر گرا ہوا اپنا بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر جانے لگتی ہے

تو پھر انشاء اللہ تمہیں میری بددعا ضرور لگے گی تم اور باسیل

کبھی بھی ایک نہیں ہو پاؤ گے جتنے دن گزرنے تھے گزر چکے

ہیں اب اور مزید نہیں

میں تمہیں ایک دوسرے کے قریب آنے ہی نہیں دوں گی تم سے

سب چھین لوں گی سب کچھ۔۔۔

شیزا روح کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔

روحی حنا موش سی شیز اکا پاگل پن دیکھ رہی تھی آنکھوں سے

آنسوؤں بہہ کر اس کے گالوں کو بھگوتے جا رہے تھے۔

شیزا روحی کو روتے ہوئے دیکھ کر خود ہنستے ہوئے اپنے چہرے سے

آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔

پیچھے روحی نڈھال بے جان سی ہو کر دیوار کا سہارا لیتے ہوئے

بامشکل کھڑی ہوتی ہے۔

روحی گہری لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے خود کو کمپوز کرنے کی

کوشش کرتی ہے۔

اپنا چہرہ صاف کیے ہوئے وہ

اپنا بیگ اٹھا کر کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔

اپنی نظریں جھکائے ہوئے وہ یکدم حنا موش سی ہو کر سیڑھیوں سے

نیچے اتر کر سیدھا حویلی سے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

روحی سر اٹھا کر جیسے ہی حویلی سے باہر گاڑی کی طرف دیکھتی ہے

تو گاڑی کے پاس سفید رنگ کے کارٹن کے شلوار قمیض پہنے ہوئے

باسیل کو فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ کر روحی جلدی سے اس کے

پاس جاتی ہے اور زور سے باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

باسیل اپنے فون پر بات کر رہا تھا کہ روحی کی اس اچانک سی

حرکت پر دھڑکتے ہوئے دل سے جلدی سے کال کاٹ دیتا ہے۔

اور فون ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک ہاتھ روحی کی کسر پر
اور دوسرا ہاتھ روحی کے سر پر رکھے ہوئے وہ اس کی ڈھسکنوں کی
آوازیں سن رہا تھا۔

روحی کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوئی پڑی تھی وہ چاہ کر بھی
اپنے آنسوؤں کو چھپا نہیں پار ہی تھی۔

دل درد سے اور بد دعا کے لگ جانے سے پھٹنے والا ہوا پڑا تھا۔

روحی۔۔ باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

روحی باسیل کی بات پر جلدی سے اس سے دور ہو جاتی ہے۔

باسیل روحی کے آنسوؤں سے بھیگے ہوئے چہرے کو دیکھ کر

فوراً ٹینشن میں آگیا تھا۔

کیا ہوا۔۔؟ روکیوں رہی ہو۔۔؟ باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف اپنے لیے پریشانی دیکھ کر مشکل سے

اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

روحی ایک گہری سانس لیتی ہے اور اٹکتے اٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ۔۔ روحی کی سانسیں پھولنے لگ گئی تھی وہ بول بھی نہیں پار ہی تھی

وہ کیا میری جان کیا ہوا ہے تمہیں کیوں مجھے ڈرا رہی ہو

بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے پر سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے فنکر مندی
سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

انکل میں پاس تو ہو جاؤں گی نا مجھے لگ رہا ہے
کہ میں پھر سے کہیں فیل نا ہو جاؤں۔۔

روحی باسیل کو اپنی آنسوؤں کی اصل وجہ نہیں بتانا چاہتی تھی۔
مار کھاؤ گی مجھ سے ڈرا دیا ہوتا تم نے مجھے۔

باسیل غصے میں روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

آپ اتنی سی بات پر ڈر گئے ہیں اور مجھے جو اس کی بددعا
لگ جانے کا ڈر لگ رہا ہے اس کا کیا۔؟؟

اس کے بعد میں کیا کروں گی میں نے کھودیا آپ کو آگر۔۔؟؟

روحی باسیل کے چہرے پر اپنی لیے فنکر دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔

آگر پاس نا بھی ہوئی تو بھی کوئی مشلا نہیں ہے میری جان بس

جتنا یاد کیا ہے اتنا لکھ دینا ٹینشن لینے کی اور خاص طور پر

رونے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔

سمجھ گئی۔۔؟؟ باسیل کہتے ہی روحی کے ماتھے پر اپنے

لب رکھ دیتا ہے۔۔

روحی سسکی لیتے ہوئے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے ہوئے

وہ باسیل کو مسکراتے ہوئے دیکھتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



چلو آجاؤ لیٹ ہو جانیں گے ہم لوگ۔۔ باسیل روحی کے لیے گاڑی کا

دروازہ کھولتے ہوئے روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر

اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

میرا بیگ۔۔!! روحی زمین پر گرا ہوا اپنے کی طرف اشارہ

کرتی ہے۔۔

میں اٹھ لیتا ہوں تم بیٹھ جاؤ اندر۔۔ باسیل روحی جے چہرے

پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے پر اندر بیٹھتے

ہی اس کی نظر حویلی میں حال میں صوفے کے پاس کھڑی ہوئی

شیزا پر پڑتی ہے جیسے دیکھ کر روحی کے چہرے سے ساری

ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔۔

میں کمزور نہیں ہوں شیزا تمہاری بددعا مجھے نہیں لگے گی

باسیل کو میرے لیے اور مجھے ان کے لیے میرے اللہ نے خود چنا ہے

وہ میرے لیے کبھی کبھی نہیں کریں گے پورے یقین ہے مجھے میرے

اللہ پر وہ مجھے اور باسیل کو ایک دوسرے سے دور نہیں کریں گے۔

روحی کی مسلسل نظریں شیزا پر ہی ٹیکی ہوئی تھی

باسیل کے بیٹھتے ہی روحی جلدی سے اپنی نظریں شیزا سے ہٹا کر

باسیل کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اور دونوں حویلی سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔

شیز ابھی غصے میں اپنے پیروں سے کھٹکتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں
جاتی ہے اور ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر زمان کو
فون لگاتی ہے۔۔

ہیلو۔۔!!! زمان کچھ اچھا سننے کے لیے ایکسٹرنٹ سے کہتا ہے
روحی تو باسیل کے ساتھ ہے البتہ تمہاری بہن کچھ دیر میں اس حویلی
میں اکیلی ہوگی بدر باہر چلا جائے گا۔۔

آگے کا تم خود دیکھ لو۔۔ شیز کہتے ہی فون بند کرنے لگتی ہے پر
زمان اسے بند نہیں کرنے دیتا ہے۔۔

روحی کو مارنے کا پلین تو مطلب مجھے اب کینسل کرنا پڑے گا؟

یا پھر ایک ساتھ ہی ہم دونوں کے دشمنوں کو راستے سے ہٹا دوں
زمان گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے ہوئے سڑک کے سائیڈ پر گاڑی پارک کیے
ہوئے وہ شیشے سے ٹیک لگائے ہوئے آنکھوں پر گوگل لگائے

ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

خبردار جو تم نے میرے باسیل کو کچھ بھی کیا

میں تمہاری جان خود لے لوں گی۔

شیز اسلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

ریلیکس بے بی ریلیکس میں کون سا سچ میں اسے مارنے لگا ہوں

زمان میرا دماغ حشر اب مت کرو فلحال ابھی بہن کا گھر برباد
کر کے اس گھر کا سکون برباد کرو

روحی کو پھر دیکھتے ہیں۔۔

شیزا گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے سکندر حویلی کا سکون برباد کرنے کی بات ہوئی تھی

وہ باسیل سے ہو یا بدر سے اس سے ہمیں کیا منرق پڑتا ہے

ہمیں تو صرف سکندروں کی بربادی چاہیے جو ہم حاصل کر کے رہیں گے۔

میں آ رہا ہوں۔۔ زمان کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے۔

زمان کے فون کاٹتے ہی شیزا ابھی اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر صوفے

پر پھینکتی ہے اور واش روم میں چلی جاتی ہے

ٹھنڈے پانی سے منہ دھو کر اپنا غصہ کم کرنے کے لیے

آئینہ کیچن صاف کر کے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے اوپر کمرے

میں جاتی ہے

دروازے جو جیسے ہی کھول کر اندر داخل ہوتی ہے بدر کو دیکھنے

کے لیے اپنی نظریں دوڑاتی ہے پر اسے بدر کہیں بھی نظر نہیں آتا ہے

تو الماری کی طرف بڑھتی ہے اور الماری میں سے اپنے اور بدر

کے کپڑے اٹھا کر انہیں پریس کرنے کے لیے وہ جیسے ہی مڑتی ہے

تو آئینہ کی ٹکر بدر سے ہو جاتی ہے اور سارے کپڑے زمین پر

بکھر جاتے ہیں۔۔

بدر رررر۔۔؟؟؟ آئم غصے میں بدر کو دیکھتے ہوئے زمین پر

بیٹھ کر کپڑوں کو سمیٹنے لگ جاتی ہے۔۔

S مجھ پر غصہ کیوں کر رہی ہو دیکھ کر تمہیں چلنا چاہیے ہوتا کہ مجھے

a بدر آئم کو کراس کرتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھتا ہے اور آئم کی

l طرف دیکھتا ہے اعراس کے دیکھنے پر اپنی نظریں پھیر لیتا ہے۔

e کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔؟؟ آئم کپڑوں کو اکٹھا کیا اپنے ہاتھوں میں

a پکڑے ہوئے بدر سے پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔ وہ۔۔ بدر ہچکچا رہا تھا کہتے ہوئے

I وہ وہ کیا کر رہے ہیں کہہ دیں جو کہنا ہے میں آپ کو ڈانٹوں گی

q تھوڑی نا۔۔

b آئم بدر کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

a وہ مجھے چائے پینی ہے۔۔ بدر مختصر سی بات کرتا ہے۔

N ٹھیک ہے میں زریںہ آنٹی سے کہہ دیتی ہوں وہ بنا دیں گی آپ کے

o لیے وہ آگئی ہیں کام کرنے کے لیے۔۔

v آئم کہہ کر کمرے میں سے جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہے اسے

l جباتے ہوئے دیکھ کر بدر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

s میں ان کے ہاتھ کی نہیں تمہارے ہاتھ کی چائے چاہیے کل رات کی طرح

♥ بدر آئم سے نظریں چراتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو پسند آئی تھی میرے ہاتھ کی چائے۔؟؟

آئمہ تجس سے پوچھتی ہے۔۔

میں نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا۔۔ بدر کہتا ہوا بیڈ کے پاس
چلا جاتا ہے اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا فون اٹھا کر اس میں دیکھنے
لگ جاتا ہے۔۔

تم نے نہیں بنا کر دینی ہے تو وہ بات کرو۔۔ بدر پلٹ کر تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔
نہیں نہیں میں بنا دیتی ہوں آپ کے چائے۔
ویسے انسان کو اتنا بھی کنجوس نہیں ہونا چاہیے۔۔
آئمہ گنداسا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

میں نے کہاں کنجوسی دیکھائی ہے بھلا۔۔ ضروری تو نہیں ہے کہ ہر
اچھی چیز کی تعریف کی جائے تو پی پتا چلے کہ
وہ اچھی ہے یا نہیں۔

بدر واپس اپنا رخ موڑ کر اپنے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
آئمہ بدر کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے سارے کپڑے
صوفے پر رکھتی ہے اور ہنستے ہوئے بدر کے لیے چائے بنانے کے لیے
واہ نیچے چلی جاتی ہے۔۔

آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی وہ مسکراتے ہوئے
سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔ کہ سامنے سے حویلی میں

داخل ہوتے ہوئے ملک زمان کو دیکھ کر آئمہ کے قدم وہی سیڑھیوں
پر ہی رک جاتے ہیں۔۔

Rooh E Basil 

Episode No 36

By Saleha Iqbal ... 

اسلام و علیکم۔۔!!! زمان حویلی میں داخل ہوتے ہوئے سیڑھیوں پر
کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے
ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ زمان کو دیکھتے ہوئے واپس سیڑھیوں سے اوپر
بھاگنے لگتی ہے پر زمان خود جلدی سے بھاگتے ہوئے آتا ہے اور آئمہ
کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیتا ہے۔۔

بھائی نہیں۔۔ بھائی۔۔ آئمہ ڈرتے ہوئے روتے ہوئے اپنے ہاتھ
چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

حنا موش۔۔!!! ملک زمان گرجدار آواز میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے
اس کی آواز پر آئمہ اپنی سانسیں روک دیتی ہے۔۔
کمرے میں اپنے اپنے موبائلوں پر لگے ہوئے بدر اور شیزا کسی کے
دھاڑنے کی آواز پر فوراً اپنے اپنے کمروں میں سے
باہر آنے کے لئے اپنے قدموں کو بڑھاتے ہیں شیزا ننگے پیر باہر نکل
کر آتی ہے۔۔۔

شیزا زمان کو اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر بوکھلا جاتی ہے
اور اپنے قدموں کو وہی پر ہی روک لیتی ہے۔

بدر آواز سنتے ہوئے اپنا فون بیڈ پر پھینک کر کمرے سے باہر اپنی

بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے باہر نکل کر

سیڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

بدر جیسے ہی سیڑھیوں پر پہنچتا ہے ملک زمان کو سیڑھیوں کے

نیچے آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر اس پر اس گرفت مضبوط کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

زمان۔۔؟؟ بدر غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے

اور غصے میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔

اووو۔۔ تو ہمارے جمائی جی آگئے ہیں۔۔!! زمان دیکھ بدر کو رہا تھا

لیکن وہ پھر بھی آئمہ کے ہاتھوں پر اس کی گرفت مضبوط کرتا

جبارہا تھا۔۔

آئمہ کے ہاتھ پیرڈر کے مارے پھولے جبارہے تھے

وہ اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔

زمان ہاتھ چھوڑو آئمہ کا۔۔!! بدر آخری سیڑھی سے اوپر والی سیڑھی

پر کھڑا ہو کر زمان کو غصہ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اووو۔۔ جی جی کو برا لگ رہا ہے میری بہن کو کسی اور کے ٹچ

کرنے پر۔۔؟؟

منکر مت کریں یہ میری بہن ہے میں اس کا ہاتھ پکڑ سکتا ہوں

زمان آئمہ کی کلائی پر مزید گرفت بڑھاتے ہوئے آئمہ کو غصہ میں

گھور کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زمان ہاتھ چھوڑو یہ تمہاری بہن تھی اب یہ تمہاری کچھ بھی نہیں لگتی ہے
ابھی حد میں رہو تم۔۔

بدر زمان کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کا ہاتھوں میں سے آئمہ کے
ہاتھ کو چھوڑواتے ہوئے غصے میں اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر اس کے ہاتھ سے جیسے ہی آئمہ کا ہاتھ چھوڑواتا ہے
بدر آئمہ کو اپنے پیچھے کیے خود اس کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔
کیا بات ہے بڑی منکر بڑا پیار دیکھائی دے رہا ہے میاں بیوی کے
درمیان۔"

زمان اپنے ہاتھ کو ملتے ہوئے صوفے پر ٹانگ ٹیبل پر رکھے ہوئے
جا بیٹھتا ہے۔

کافی زیادہ اسٹورنگ ہو گئے ہو تم شادی کے بعد۔۔
زمان اپنی بازوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔
تمہیں یہاں بیٹھنے کو کس نے کہا ہے۔۔؟؟ وہ رہا دروازے
جن گھٹیا پیروں

سے اس حویلی میں قدم رکھے تھے واپس ان پر باہر جانا
چاہتے ہو تو بھائی کے آنے سے پہلے دفع ہو جاؤ یہاں سے
بدر زمان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سخت لہجے میں غصے سے
بھری ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہارا بھائی حویلی میں نہیں ہے کیا۔۔

زمان ٹیبل پر سے اپنی ٹانگیں نیچے زمین پر رکھ کر اپنے گڈھنوں

پر اپنے ہاتھوں کو رکھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے

زمان ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظر شیزا پر پڑتی ہے جواب

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے غصے میں

زمان کو دیکھ رہی تھی۔۔

واؤ۔۔ زمان شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور اسکی

طرف جلدی سے بڑھنے لگتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی خوبصورت ہو تمہاری تاتلا

آواز سے اندازہ تو ہو گیا تھا مجھے

پر تصور نہیں کیا تھا تمہاری خوبصورتی کو

زمان شیزا کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے ٹیڑھی سسائل جلا دینے والی ہنسی ہنستے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔ شیزا اپنے الفاظوں پر زور

دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انفنف قیامت اصل میں آواز تو اور زیادہ خوبصورت ہے تمہاری

آج رات کو مجھے نیند کیسے آئے گی تمہارے دیدار کے بعد

زمان جنگلیوں کی طرح اپنے گلے پر ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔

شیز اپنی ہاتھوں کی مٹھیوں کو مزید زور سے بند کر کے اپنے غصے

کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

ہاں تو کیا یہاں رواج وغیرہ نہیں ہے گھر کی بہو کے بھائی کی حنا طر

داری کرنے کا۔۔؟؟

زمان اپنے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے دوبارہ بدر کی طرف

اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

آئم زمان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر جلدی سے اپنا پورا

وجود بدر کے پیچھے چھپا لیتی ہے۔۔

بلکل رواج ہے خونیوں کی حنا طر داری کرنے کا رواج ہے ہماری حویلی

کروں میں حنا طر داری

بدر زمان کی طرف قدم بڑھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

انفنف۔۔ تم بلکل باسیل کہہ پر چھائی لگ رہے ہو اس وقت اب لگ

رہے ہونا اس کے بھائی۔۔

زمان بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویسے شرمندگی کی بات نہیں ہے یہ انسان کو خود سے اپنی پہچان
بنانی چاہیے ناکہ کسی اور کے دم پر اپنا نام بہادروں میں شامل کرنا
چاہیے تھا۔

میں بدر سکندر ہوں باسیل سکندر کا بھائی تو اس جیسا ہونا میرے
لیے فخر کی بات ہے شرمندگی کی نہیں۔۔۔

بدر زمان کے بازوؤں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کا بازوؤں

مڑوڑتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر کی گرفت اتنی سخت تھی کہ زمان نے درد کے مارے اپنے دانت

بھینچ لیے تھے لیکن منہ سے ایک لفظ نہیں کہا

اور ناہی درد کے چہرے پر کسی بھی قسم کے ایکسپریشن لایا تھا۔

بظاہر تمہارے لیے یہ ایک بے حد شرمندگی کی بات نہیں ہے

کہ تم ایک حویلی کے اکلوتے بیٹے ہوتے ہوئے بھی اپنے گاؤں پر

حکمرانی کرتے ہوئے بھی تمہارا چہرہ گاؤں کے ان گھٹیا موالی

لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں لوگ پیروں کے نیچے ملنے کے لیے تڑپ

رہے ہیں۔۔۔

بدر زمان کا ہاتھ جھٹک کر اپنے دو دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے

زمان کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے فائنٹ سکرین

چہرے پر سجبائے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

بدر کی بات پر زمان کی رگیں تن گئی وہ غصے سے بھری
نظروں سے بدر کو دیکھتے ہوئے فوراً سے پلٹ کر دو صوفوں کے درمیان
پڑا ہوا ایک چھوٹا سا شیشے کا سائیڈ پر جس پر لال اور سفید رنگ کے
آرٹیفشل گلدان سجائے ہوئے تھے۔

زمان غصے میں زور سے اپنی لات اس ٹیبل پر دے کر مارتا ہے
زمان کے لات مارتے ہی ٹیبل زور سے زمین پر گرتے ہی
کر چھپیوں میں بدل گیا۔

سارے پھول گلدان سے نکل کر زمین پر بکھر گئے تھے۔
بدر۔۔؟؟؟ زمان گر جدار آواز میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے
اس کی دھاڑ کی گونج پوری حویلی میں سنائی دے رہی تھی۔
آئمہ اس کی آواز پر سہم کر بدر کی شرٹ کو اس کی کمر سے پکڑ کر
خود ایک قدم بڑھا کر اس کے پیچھے اپنی موجودگی کو مزید
چھپانے لگتی ہے۔

آئمہ کے ہاتھ ڈر کے مارے کانپ رہے تھے بدر ان ہاتھوں کی کسپ کپاہٹ
با آسانی محسوس کر رہا تھا۔

بدر آئمہ سے دور ہونے کے بجائے اپنے قدموں کو ہلکا سا پیچھے لیے
آئمہ کا وجود خود کے وجود سے چھپانے لگ گیا تھا۔

زمان کی نظریں مسلسل بدر پر جمی ہوئی تھی وہ اسی پل بدر کو

مارنے کے لئے مچل رہا تھا۔

پر سامنے کھڑے ہوئے بدر پر اس کی آگ برسا دینے والی نظروں

کا زارا سا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

بدر کے چہرے پر ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو زمان کا

غصہ مزید بڑھا رہی تھی۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہوا وفات کیا ہے تمہاری۔؟؟؟

زمان بدر کہ طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تم جانتے ہو میں کون ہو۔؟؟

زمان بدر کے بالکل سامنے آکھڑا ہوتا ہے اور بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

گلی میں ہر زور بہت سے کتے بھونکتے ہیں تم بھی ان میں سے ایک

لگ رہے ہو۔

بدر اپنے چہرے پر حبان لیواہنی سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

زمان بدر کی بات پر ہنستے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

اپنا رخ دوسری طرف موڑتا ہے اور لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے

اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ویسے کتوں کو کھانا کھلانے کی عادت ہے ہماری لیکن۔۔۔

بدر اپنے ہاتھوں سے آئینہ کے ہاتھ اپنی شرٹ سے ہٹا کر زمان کی طرف
قدم بڑھاتا ہے زمان کو کالر سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے
وہ حویلی کے دروازے کی طرف لے جاتا ہے۔۔
لیکن گھر سے باہر جنگلی کتوں کی جگہ حویلی کے اندر اس کی دہلیز
کی بار ہوتی ہے۔۔

بدر۔۔؟؟؟ زمان غصے میں مارنے کے لیے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے
کہ اتنے میں دروازے پر کھڑے ہوئے گاڑڈز جلدی سے آکر
زمان کو پکڑ کر اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔۔
تم نے اچھا نہیں کیا ہے بدر میں تمہیں تمہاری بد تمیزی کی تمہاری
اس حرکت کی سزا دوں گا اور بہت بھیانک دوں گا۔
زمان اپنے آپ کو آدمیوں سے چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔
دیکھتے ہیں آج کل کے کتے صرف بھونکنے کے لیے رہ گئے ہیں یا کچھ
کر بھی سکتے ہیں۔۔

دفع ہو۔۔ بدر اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے زمان کے غصے
سے بھرے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے فلائنگ کس کرتے ہوئے
مکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کہہ کر جیسے ہی پلٹتا ہے چہرہ یک دم کولڈ فیس میں تبدیل
ہو جاتا ہے ناہی کوئی ہنسی ناہی کوئی ایکسپریشن
کچھ پر کسی بھی قسم کے کوئی تاثرات نہیں دیکھائی دے رہے تھے۔

بدر جیسے ہی پلٹتا ہے اس کی نظریں آئمہ کو تلاش کرتی ہیں جو اسے
اس وقت کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔

بدر کے پلٹتے ہی حویلی کے گارڈز دروازے کو بند کر دیتے ہیں اور
زمان کو گھسیٹے ہوئے حویلی سے باہر لے جاتے ہیں۔۔

آئمہ کہاں گئی۔۔؟؟ بدر کو لڈ نظروں سے شیزا کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

شیزا بدر کا یہ کو لڈ روپ دیکھ کر ایک سانس ہو گئی
تھی ہنسی مذاق کرنے والا لڑکا اس قدر سیریس بھی ہو سکتا ہے
شیزا نے اس بات کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

شیزا بدر کو کوئی جواب نہیں دیتی ہے بس اوپر اس کے کمرے کی
طرف اشارہ کر دیتی ہے۔۔

بدر اس کا اشارہ دیکھتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جانے لگتا ہے
پر رک جاتا ہے اور رک کر شیزا کی طرف دیکھتا ہے
جو اس وقت بوکھلائی ہوئی سی دروازے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔

شیزا۔۔؟؟ بدر اسے آواز لگاتا ہے

ہاں۔۔ شیزا اپنی بوکھلاہٹ کو کم کرتے ہوئے فوراً سے بدر کو دیکھتے ہوئے بولی

مجھے نہیں پتا ہے کہ اس بوکھلاہٹ کی وجہ کیا ہے

پرایک بات میری

یاد رکھنا بھائی کے ساتھ تم نے 10 سال گزاریں ہیں میں نے نہیں

مجھے ان کے ساتھ رہتے ہوئے صرف کچھ مہینے ہی ہوئے ہیں
اپنے تجربے سے بتا رہا ہوں بھائی کی معافی کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔
اس لیے جو تم کر رہی وہ چھوڑ دو اور سکون سے رہنا ہے رہو
ورنہ چلی جاؤں یہاں سے اگر کوئی الٹی سیدھی حرکت کی میرے بھائی
اور روجی کے درمیان آنے کی کوشش کی انہیں نقصان پہنچایا
تو زمان کے ساتھ میں نے زبان استعمال کی ہے تمہارے ساتھ ناحبانے
کیا کروں دور رہو روجی سے سمجھی۔۔۔؟؟؟
بدر کی ایک۔ ایک بات پر دھمکی صاف محسوس ہو رہی تھی۔
تم دھمکی دے رہے ہو مجھے۔؟؟ شیز اپنی بوکھلاہٹ کو
ختم کرتے ہوئے سخت لہجے میں بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
نہیں۔۔ صرف بتا رہا ہوں بھائی کی سوفٹ سائیڈ جتنی اچھی
ہے نا ان کی ڈارک سائیڈ اتنی ہی بری ہے۔
مجھے ہی دیکھ لو میں کیا ہمت اور بھائی نے مجھے کیا بنا دیا ہے۔
بھائی نے اپنی محبت کو ترجیح دینے کے لئے آئم سے میری شادی
کروادی اس لیے نہیں کہ وہ ملک زمان کی بیٹی کا نام خود سے جوڑنا
پسند نہیں کرتے ہیں۔
بلکہ اس لیے کہ وہ روجی کو نا ادا اس دیکھنا چاہتے ہیں اور نا ہی
اب اسے خود سے دور کرنا چاہتے ہیں۔۔
بدر ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے ایک نظر سیڑھیوں سے اوپر
اپنے کمرے کی طرف دیکھتا ہے۔

ہماری قسمت ہم چاروں نے جیسی سوچی تھی ویسے بالکل بھی
نہیں نکلی

بدر اپنے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتا ہے۔۔
لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ کوئی ہماری قسمتوں کے ساتھ
کھیلے میری بہن سے دور رہو اول تو اسے کیسی کے سہارے کی ضرورت نہیں
ہے تم جیسی ہزاروں کوپل میں عرش سے فرش پر گرا سکتی ہے
پر اس کا بھائی ہونے کے ناتے میں تمہیں پہلی اور آخری بار
وارن کر رہا ہوں۔

آگر تم نے میری بہن کی زندگی برباد کی تو یاد رکھنا بدر سکندر کا
ایک روپ دیکھ کر تم اپنے بوکھلاہٹ کو روک نہیں پائی اس کا دوسرا
اور اس سے کہیں گنا زیادہ برا روپ دیکھ کر تم اپنی بوکھلاہٹ
کو روک نہیں پاؤ گی۔
بدر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

بدر تم نے کہنا کہ میں باسیل کو 10 سال سے جانتی ہو تم سے پہلے
سے تم سے بہتر

شیزا کہتے ہوئے بدر کی طرف اپنے قدم اٹھاتی ہے اور اس سے کچھ
فاصلے پر جبار کتی ہے۔

تم مجھے مت بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں میرے حال سے واقف
ہو تم میں اپنا انتخاب تمہاری طرح ہونے دوں گی"

تم نے تو اپنے پیار کو چھوڑ کر اپنی ایک نئی زندگی کا آغاز
کر لیا پر میرا ارادہ اور پیار دونوں تمہاری طرح کمزور نہیں ہے
"بدر سکندر"

شیزا بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولی
میں اپنی ہر ممکن کوشش کروں گی تمہاری دھمکیوں سے مجھے
گھنٹہ منرق نہیں پڑتا ہے۔۔

شیزا کی باتوں پر بدر حیرانگی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا
جہاں کچھ بھی کر جانے کے چہرے پر تاثرات صاف دیکھائی
دے رہے تھے۔۔

شوق سے کرو جو کرنا ہے پر ایک بات یاد رکھنا میری
ناتو میں کمزور تھا اور نا ہی میری محبت مہرین سے بے حد محبت
کی تھی پر اب وہ میری زندگی میں تھی ہی ہو چکی ہے
اس لیے نہیں کہ میری محبت کمزور تھی جو میں اسے پانا سکا بلکہ
اس لیے کہ اب میں ایک حلال رشتے میں بندھ چکا ہوں
اور حلال رشتے میں بندھنے کے بعد مجھے نہیں لگتا ہے کہ اب مجھے
کسی حرام رشتے کے پیچھے بھاگنا چاہیئے۔

بدر شیزا کی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں
میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے۔

اللہ نے مجھے اور مہرین کو ایک نہیں کیا اس میں انہوں نے ہمارے
لیے مصلحت ہی سوچی ہوگی۔

اور مجھے کبھی بھی ان کے کیے ہوئے فیصلوں پر ناہی کبھی اعتراض
رہا ہے اور ناہی افسوس

بدر مکر اتے ہوئے کہتا ہے اس کی باتوں پر شیزا کو شرمندگی محسوس
ہو رہی تھی پلکیں خود بخود جھکتی جا رہی تھی۔۔

مشورہ ہے تمہارے لیے میری طرح ہو سکے تو خود کو بھی حرام
رشتوں سے دور رکھو صبر کرنا مشکل ہوتا ہے اس پر ایک بار ہو جائے
تو زندگی بھر سکون رہتا ہے۔۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کرتے ہیں۔۔
بدر کی باتوں پر شیزا سر جھکائے ہوئے کھڑی تھی نا اس کی طرف
دیکھ رہی تھی اور ناہی کچھ کہہ رہی تھی۔۔

بدر کہہ کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔
پیچھے کھڑی شیزا بدر کے جاتے ہی کانچ کے ٹکڑوں پر اپنے پیر رکھتے ہوئے
روتے ہوئے دوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ کر جاتی ہے۔
اندر جاتے ہی دروازے کو بند کیے دروازے سے ٹیک لگائے وہ رونے
لگ جاتی ہے پیروں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔
آنکھوں سے آنسوؤں اس سے بھی تیزی سے بہہ رہے تھے
شیزا کے سفید رنگ کی منراک لال رنگ میں رنگنے لگ گئی تھی۔۔

میں نے کب کہا تھا اللہ کہ مجھے کسی کے ساتھ حرام رشتے میں
آنا ہے۔۔۔

شیز اپنے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے زور زور سے
روتے ہوئے حلق کے بل چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
میں نے کتنی دعائیں مانگی تھی اس شخص کو پانے کے لیے میں کتنا
روٹی تھی اس کے لیے آپ نے اسے مجھ سے دور کیا ہے
آپ نے مجھ میں اسے پانے کی طلب کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ میں
حرام حلال سب کچھ بھول گئی ہوں

اللہ تعالیٰ میری اس حالت کے ذمہ دار آپ ہیں
شیز حلق کے بل چلاتے ہوئے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے پر اس سے
دوپل بھی کھڑا نہیں رہا جاتا ہے۔۔

اللہ جی مجھے نہیں پتا ہے کیا سہی ہے اور کیا غلط ہے بس
مجھے اتنا پتا ہے کہ میں ایک بار اسے کھو چکی ہوں اب ایک اور بار
نہیں کھونا چاہتی مجھے نہیں پتا ہے کہ کیا کروں گی

اور کیا نہیں پر میں باسیل چاہیے
شیز کہتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہوا سارا سامان سب کا
سب زمین پر پھینک چکی تھی۔۔

صرف وہ ہی نہیں کمرے میں موجود ہر چیز وہ توڑ چکی تھی۔

توڑ کر وہ ایک بار پھر سے زمین پر لمبی گہری سانسیں لیتے ہوئے
وہ بیٹھ گئی تھی۔۔

اگر مجھے باسیل نہیں مل سکتا ہے تو میں نے زندہ نہیں رہنا
چاہتی ہوں میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ اس کی دلہن کے طور پر
مور کیا تھا اب اس کی دلہن کوئی اور ہے میں نہیں میں ہر معاملے میں

ہر رشتے میں کھالی ہاتھ کیسے رہ سکتی ہوں اللہ جی
شیز اپنے کھالی ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے ایک آنسوؤں
آنکھ سے نکل کر سیدھا شیزا کے ہاتھ پر جا گرتا ہے
ان آنسوؤں کے سوا میرے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں آیا میرے
ہاتھ کھالی اور روجی کے ہاتھوں میں باسیل کے ہاتھ تھے
ایسا کیسے اللہ جی

اس نے تو کبھی اسے پانے کی خواہش بھی نہیں کی تھی پھر وہ اسے
کیسے مل سکتا ہے اور میں نے کتنی دعائیں مانگی تھی اس
کے لیے پھر بھی میرے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ نہیں
شیزا کی آنکھوں میں سے آنسوؤں بہنا رک گئے تھے اور اب نظریں
سامنے ڈریسنگ ٹیبل سے گر کر ٹوٹے ہوئے کالج کے پرنسپل کی
بوتل کے ٹکڑے پر نظر ٹپکی ہوئی تھی۔

اگر وہ مجھے نہیں مل سکتا ہے تو مجھے اس دنیا میں رہنا بھی
نہیں رہے مجھے وہ نہیں تو مجھے کچھ اور بھی نہیں چاہیے۔

شیزا اپنے ہاتھوں میں منراک کو پکڑ کر اٹھتی ہے اور ڈریسنگ ٹیبل کے

پاس جا کر گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے

کانچ کا ٹکڑا اٹھاتی ہے اور اٹھا کر اسے بیڈ کے پاس لڑکھڑاتے ہوئے

جاتی ہے بیڈ سے اپنا فون اٹھا کر اس کے

وال پیپر پر باسیل کی جج کی کرسی پر بیٹھے ہوئے بلیک کلر

کے تھیری پیس سوٹ میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے مسکراتے ہوئے

تصویر کو دیکھتے ہوئے شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں ایک

بار پھر سے بہنا شروع ہو جاتی ہے۔۔

تمہارے بغیر رہنا مجھے عذاب لگ رہا ہے خود پر باسیل

جتنا سوچوں اتنی بڑی مصیبت لگ رہی ہے۔

کیا کروں میں مہرباؤ چھوڑ دو تمہیں پانے کی خواہش۔؟؟

شیزا زمین پر بیڈ کے پاس بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موبائل پکڑے

ہوئے بیڈ سے سر ٹیکائے ہوئے باسیل کی تصویر کو اپنی آنکھوں

کے سامنے کیے ہوئے اس سے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے سوال

کرتی ہے۔۔

یا پھر روجی کو تمہاری زندگی سے نکال کر تمہیں اپنا بنالوں

کیا کرو گے تم مجھ سے بھی اس جیسی محبت۔۔؟؟

کیا بنو گے تم میرے۔۔؟؟ کیا جگہ دو گے تم اپنے دل میں مجھے۔۔؟؟

بولو باسیل کیا میری حنا طر میری محبت کی حنا طر تم اسے چھوڑ

دو گے۔؟؟

کیا میرا انتظار صبر ختم کروں گے۔۔؟؟؟

شیز ادھیسے لہجے میں باسیل کی تصویر پر نظریں جمائے ہوئے

کہتی ہے۔۔

تم بنو گے میرے میں اپنا بناؤ گی تمہیں تم میرے ہی تھے ہمیشہ

سے بس کچھ وقت کی دوری اور بڑھ گئی تھی ہمارے درمیان

پر اب سب ختم ہو جائے گا۔۔

تم اور میں پھر سے ایک ہو جائیں گے۔۔

تم میرے اور میری تمہاری ہو جاؤ گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

تھوڑی سی تکلیف ہو گی پر یقین ہے مجھے کہ پھر سب۔۔

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

شیز افون سے نظریں ہٹا کر اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کانچ کے ٹکڑے

کی طرف دیکھتی ہے۔۔

میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ میں تمہیں پانے کے لیے اس

حد سے گزر جاؤں گی پر اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی

راستہ بھی نہیں ہے اللہ کو میری یہ فطرت بانی چاہیے تو میں یہ دینے

کے لیے تیار ہوں تمہارے لیے کچھ بھی۔۔

شیز اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گی۔

جی آپ کو پتا ہے جو جو میں نے یاد کیا تھا پیپر میں وہی سب آیا

ہے آئم بہت اچھی ٹیچر ہے بہت اچھے سے

اس نے مجھے پڑھایا تھا۔

S روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی باسیل روحی کو ہنستے

a ہوئے دیکھ کر باسیل بھی پر سکون سانس لیتا ہے۔

l اللہ تمہیں کامیاب کریں میری گڑیا کی زندگی میں ہر خوشی لکھ

e دے اور مجھ سے بڑھ کر تمہیں ترقی دیں۔

a "آمین۔۔"

I باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر اسے سرباتا ہے۔

q روحی کے چہرے پر مزید مسکراہٹیں بکھیر جاتی ہیں۔۔

b شکر یہ انکل۔۔ گھر چلیں اب امی والے بھی آنے والی ہونگے ابو بھی

a مجھے کل سے کہیں بھی نہیں نظر آئیں ہیں۔۔

N روحی کے چہرے پر اپنے بابا کے ذکر پر مایوسی سی چھا گئی تھی۔

o انکل بابا ٹھیک ہیں نا۔۔؟؟؟ میں نے کل اس انہیں دیکھا ہے

v روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے روتلو سامنے بنا کر

s کہتی ہے۔۔

جی جی وہ ٹھیک ہے میرا بچہ چاچو کو کل زیادہ کام تھا اس لیے

وہ رات کو گھر واپس نہیں لوٹے آج آگئے ہونگے اب تک تو وہ گھر پر

Rooh E Basil 

Episode No 37

By Saleha Iqbal ... 

باسیل گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے ہوئے روحی کے یونیورسٹی سے
باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا باسیل کی مسلسل نظریں
اپنے فون پر ٹیکی ہوئی تھی۔

انکل۔۔ روحی یونیورسٹی کے اندر سیڑھیوں پر کھڑی ہوئی ایک ہاتھ میں
اپنا بیگ لٹکائے ہوئے باسیل کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بلند
آواز میں پکارتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر ادھر ادھر کھڑی ہوئی لڑکیاں لڑکے
سب کی نظریں پہلے روحی پھر باسیل پر پڑتی ہے۔۔
باسیل فون سے نظر اٹھا کر روحی کو دیکھتا ہے
اور جلدی سے اپنا فون اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے
روحی کی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتا ہے۔۔
روحی جلدی سے سیڑھیوں سے ہنستے رہتے اتر کر سیدھا باسیل
کے پاس آکھڑی ہوتی ہے۔۔

لگتا ہے پیپیر بہت اچھا لگیا ہے تب ہی اتنا کھل گئی ہو تم
باسیل روحی ہے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے
کہتا ہے۔

باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پرسکون کرتے ہوئے کہتا ہے
ہم آگئے ہونگے وہ اب تک تو۔۔

روحی باسیل کی بات دہراتی ہے اور پھر باسیل کے ہاتھ سے اپنا سر
چھوڑا کر گاڑی میں جا بیٹھتی ہے۔۔

میں بہت ایکسائڈ ہوں انکل امی اور ابو کو بتانے کے لیے کہ پہلی بار مجھے
پیپیر پوریا دھت انشاء اللہ اب میں پاس ہو کر اپنے
ڈاکٹر بننے کے کیریئر کا آغاز کروں گی۔۔

روحی گاڑی میں بیٹھے ہوئے باسیل کو بیٹھتے ہوئے دیکھتے ہوئے
اپنی سیٹ بیلٹ کو ساتھ ہی ساتھ باندھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"انشاء اللہ ضرور"

باسیل مسکراتے ہوئے روحی کے گال کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی
سیٹ بیلٹ لگا کر گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ہے۔۔

دونوں یونیورسٹی سے باہر نکل جاتے ہیں۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی پر دماغ میں وہی صبح ہونے والی
باتیں گونج رہی تھیں۔

وہ شیزاکو اور اس کی باتوں کو دماغ پر حاوی نہیں کرنا چاہتی تھی

اس لیے اپنا دھیان ادھر ادھر کی باتوں میں لگا رہی تھی۔۔

روحی گاڑی میں میوزک چلائے ہوئے کچھ دیر کے لیے خاموش ہو کر کھڑکی

سے باہر دیکھنے لگی جاتی ہے۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ اداسی اور ڈرنے ایک بار پھر سے لے لی
 تھی وہ جتنا خود کو ان باتوں سے دور رکھنے کی کوشش
 کر رہی تھی اتنی ہی تیزی سے وہ باتیں اس کے دماغ میں گونجتی جا رہی تھی۔
 روحی کے چہرے پر ہنسی کی جگہ اداسی اور سنجیدگی دیکھ کر
 باسیل بھی پریشانی سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔
 روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے آواز لگاتا ہے۔
 جی۔۔!! روحی جھٹ سے پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ باسیل کبھی روحی کو تو کبھی سڑک کو دیکھتے ہوئے
 پوچھتا ہے۔۔
 جی جی میں ٹھیک ہوں۔۔ روحی مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔
 وہ تو اپنی طرف سے باسیل کو پوری تسلی سے دیتی ہے
 پر باسیل کو پھر بھی تسلی نہیں ہوتی ہے۔۔
 باسیل کی گاڑی گاؤں میں داخل ہو چکی تھی
 باسیل زمینوں کے قریب کچی پکی سڑک پر گاڑی کو ایک
 سائیڈ پر روک کر اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر
 گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور روحی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔
 روحی باسیل کو اپنی طرف کے دروازے پر دیکھ کر حیرانگی سے
 آنکھوں سے کیا ہوا کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



ہوا اتنی تیز تھی کہ باسیل کے سارے بالوں کو کے کسپڑوں کو

اپنی جگہ سے ہلا کر تہس نہس کر چکی تھی۔۔

بارش والا موسم چھانے لگ گیا تھا۔۔

ٹھنڈ بھی بڑھتی جا رہی تھی اور ہوا کی وجہ سے تو وہ اور

بڑھ رہی تھی۔۔

باسیل۔ گاڑی ک دروازہ اپنے لئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سیدھے ہاتھ سے

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے بالوں کو آنکھوں میں جانے

سے روکتے ہوئے بامشکل روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باہر آؤ۔۔ باسیل دھیرے لہجے میں کہتا ہے۔

روجی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر گاڑی سے باہر نکلتی ہے روجی جیسے ہی باہر آتی ہے

باسیل اسے گاڑی سے ہی پن کر دیتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے میری جان کو کیوں منہ پھولایا ہوا ہے۔۔؟؟

روجی کے بھی بال سارے ہوا سے بکھیرنے لگ گئے تھے۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا ہے میرا منہ ہی ایسا ہے۔۔ روجی اپنے چہرے سے

بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

منہ نہیں تو۔۔ میری گڑیا کا منہ تو بہت اچھا ہے پر اس وقت اس اچھے

سے چہرے پر ادا سی کی وجہ سمجھ نہیں آرہی ہے۔۔

باسیل روجی کے کندھوں سے ہوا کی وجہ سے اترتا ہوا دوپٹہ ٹھیک

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں بچی نہیں ہوں مجھے گڑیا مت بولیں۔۔

روحی باسیل کے ہاتھوں سے اپنا دوپٹہ لے کر خود سے ٹھیک کرتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

میرے لیے تم گڑیا ہی ہو اور میں یہی بولوں گا چاہیے تمہیں پسند
ہو یا نہیں۔۔

باسیل روحی کے ساتھ گاڑی سے ٹیک لگا کر زمینوں میں لگی ہوئی
ہریالی جو ہوا کی وجہ سے لہر رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
آپ سب لوگوں نے مجھے ایسی باتیں کر کے بچہ بنا رکھا ہے

جب میں کچھ کہتی ہوں یا کرتی ہوں تو آپ سب پھر مجھ پر غصہ کرتے ہیں۔
روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی غصہ کا اظہار
کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کس نے کر دیا ہے غصہ۔۔؟؟

بتاؤ مجھے میں سب کو ابھی لائن پر لاتا ہوں۔۔

باسیل گاڑی سے پشت ہٹائے روحی کے چہرے پر آئے ہوئے غصہ کو
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل اتنا نازک ناسنائیں مجھے کہ آپ کے جانے پر میں
زندہ ہی نارہ پاؤں۔۔

روحی سر جھکا کر اپنی آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے بولی

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤

کیا مطلب ہے اس بات کا کہاں جا رہی ہو تم۔؟؟
باسیل حیرانگی سے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پوچھتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا میں بھی نہیں جانا چاہتی ہوں پر مجھے عجیب سا ڈر لگ
رہا ہے۔۔۔

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتی ہے
بچہ کچھ ہوا ہے تو بتاؤ مجھے کیوں خود میں پریشان رہ رہی ہو۔؟؟
باسیل روحی کے چہرے سے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو
ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایک بات پوچھوں میں آپ سے۔؟؟ روحی نم آنکھوں سے
دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جو پوچھنا ہے پوچھ لیا کرو اجازت کی پابند نہیں ہو تم مجھ سے
باسیل روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سچ میں مجھ سے پیار کرتے ہیں۔؟؟

روحی کو جواب معلوم ہوتا لیکن اسے بار بار باسیل کے منہ
سے اس کی محبت کا اقرار سننا اچھا لگتا ہے۔۔

ابھی بھی کوئی شک ہے تمہیں۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں شک نہیں ہے مجھے وہ۔۔۔ بس۔۔۔

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

شک نہیں ہے تو اچھی بات ہے لیکن اگر ہے تو دل سے نکال دو باسیل

سکندر اس

پوری دنیا میں صرف اور صرف اپنی روح سے پیار کرتا ہے۔

اور یقین۔۔؟؟

روحی نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی

پوچھ لیا اس سے

یقین کرتے ہیں آپ مجھ پر بننا یقین کے محبت ہو یا دوستی

کوئی معنی نہیں رکھتے ہیں تو بتائیں یقین کرتے ہیں آپ مجھ پر۔۔؟؟

یقین کیا ہے تو ہی محبت کی ہے بننا یقین کے اس دنیا میں سوائے اپنے

ماں باپ کے میں کسی سے رشتہ نہیں جوڑتا ہوں۔

اور اگر کبھی مجھ پر یقین ڈگمگایا تو کیا کریں گے آپ۔۔؟؟

چھوڑ دیں گے آپ مجھے۔۔؟؟

روحی کی باتیں باسیل کو حیران کرتی جا رہی تھی آج سے پہلے

اس کے چہرے پر اس نے کبھی ایسی سنجیدگی نہیں دیکھی

ہے اور ناہی کبھی اس کے منہ سے اس نے کبھی بھی ایسی باتیں سنی ہیں۔

ناہی میں یقین کمزوروں پر کرتا ہوں اور ناہی محبت

تم سے دونوں کی ہے میں نے اس کے بعد تمہیں خود سے دور کرنے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

روحی کے دل کو مکمل طور پر یقین اور سکون مل گیا تھا باسیل کی باتوں پر

باسیل کی بات سننے ہی روحی باسیل کے سینے سے

لگ جاتی ہے اس کے سینے میں اپنا منہ چھپائے ہوئے روحی کی

آنکھوں میں نمی چھا گئی تھی۔۔

S

باسیل روحی کے آنکھوں کی نمی اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا

a

l

پروہ اسے کچھ نہیں کہتا ہے بس پیار سے اس کے سر ہاتھ رکھ کر اسے

h

چپ کر داتا ہے۔۔

a

روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے اسے پکارتا ہے



I

پر روحی کی اس وقت اسے جواب دینے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

q

میری جان مجھے نہیں پتا کیا سوچ سوچ کر اپنے آپ کو ہلکان

b

a

کمر رہی ہو تم پر اتنا کبھی مت بھولنا کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں



جب تمہارا دل کرے مجھے بتانے کا تب تم مجھے بتا دینا

N

کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔

o

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

v

e

انکل مجھے چھوڑ کر جانا بھی مت ورنہ اس بار بول نہیں رہی ہوں

l

s

میں سچ میں آپ کی ہڈی کا بھر تابنا دوں گی



روحی اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے باسیل سے دور ہوتی ہوئے

ہتی ہے روحی کی بات پر باسیل کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

تم مجھے مار لیا کرو۔۔ باسیل روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔
چلو گاڑی میں بیٹھ جاؤ ٹھنڈ ہو رہی ہے اس سے پہلے بیمار ہو جاؤ
ڈاکٹر بننے سے پہلے مریض بنی پڑی ہوگی۔۔

باسیل روحی کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔
روحی اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو صاف کرتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔
باسیل بھی گاڑی میں آ بیٹھتا ہے اور حویلی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
شیز اپنے کمرے میں زمین پر بیڈ کے پاس اپنی بازوؤں
پر سر رکھے ہوئے اپنے موبائل میں نظریں جمائے ہوئے باسیل کی
تصویر کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

اس کے ہاتھ میں ابھی بھی کانچ کا ٹکڑا موجود تھا جیسے وہ اپنے
سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں گھوما رہی تھی
بار بار موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کانچ کے ٹکڑے کو دیکھتی ہے
آگر میں مرحباؤں گی تو میں تمہیں دیکھوں گی کیسے۔؟؟
شیز موبائل اسکرین پر اپنی انگلیاں چلاتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی
باسیل کی گاڑی حویلی کے دروازے پر پہنچ چکی تھی اس کے
ہارن کی آواز پر شیز احبدی سے اٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر
حویلی کے باہر دروازے سے باہر دیکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل کی گاڑی حویلی کے اندر دروازے کے بالکل سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔

باسیل اور روجی دونوں ہنستے ہوئے حویلی میں ایک ساتھ داخل
 ہوتے ہیں شیزان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر بے جان سی ہو کر دروازے
 کا سہارا لیتے ہوئے واپس اندر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے۔
 روجی حویلی میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر شیزا کے کمرے کے
 دروازے پر پڑتی ہے جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔
 باسیل اور روجی دونوں سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے
 باسیل آپ چلیں میں کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں۔
 روجی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہتی ہے باسیل ہاں
 میں سر ہلاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
 روجی باسیل کے اوپر جاتے ہی کچن میں جانے کے بجائے سیدھا
 شیزا کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔
 شیزا پیروں میں لگی ہوئی چوٹ کی وجہ سے وہ لڑکھڑاتے ہوئے
 دروازے کو ایسے ہی بند کیے اسے لاک کیے بغیر ہی بیڈ کے پاس
 دوبارہ زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ جاتی ہے۔
 روجی زور سے دروازے کو کھولتی ہوئی شیزا کے کمرے میں داخل
 ہوتی ہے اندر آتے ہی وہ کمرے کا حشر دیکھ کر
 حیران ہو کر ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور پھر اپنا چہرہ
 چھپائے ہوئے شیزا کو اسے دیکھتے ہوئے روجی کمرے کا
 دروازہ بند کر دیتی ہے۔

کافی غصہ آیا ہوا تھا تمہیں۔۔۔؟؟ روحی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس

پڑی ہوئی کرسی کو کھینچتے ہوئے شیزا کے سامنے

لائی ہے اور اس پر بیٹھ کر وہ زمین پر منہ چھپائے ہوئے شیزا کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

چلی جاؤ یہاں سے۔۔!! شیزا منہ چھپائے ہوئے کہتی ہے

میں نہیں تم جاؤ گی یہاں سے۔۔

تمہاری آج صبح کی بکواس نے میرا پورا دن میرا دماغ

سب خراب کر دیا تھا لیکن جانتی ہو آج کے دن میں بھی میرے

ساتھ کیا اچھا ہوا۔۔؟؟

روحی کی بات پر شیزا نم آنکھوں سے روحی کی طرف

دیکھتی ہے۔۔

باسیل ان کی موجودگی ان کی میری خوشی میں خوش ہونا مجھے

ادا اس دیکھ کر خود بے چین ہو جانا ان کا

جانتی ان ساری باتوں کو محسوس کرتے ہوئے مجھے خود پر اور

خود کی محبت کو پختہ یقین ہو گیا ہے کہ تمہاری بد دعا میرا

کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہے۔۔۔

البتہ تم اپنے لیے مصیبت خود کھڑی کر رہی ہو مجھے انکل سے دور کر کے

وہ تمہارا قتل کر دیں اگر تم نے ہمیں دور بھی کیا

روحی کہتے ہوئے کرسی سے اپنی پشت ٹیکائے ہوئے فنا تحسانہ مسکراہٹ کبھی

ناحتم ہونے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے کہتی ہے۔

بکواسس۔۔۔؟؟؟ شیزاغصے میں کہتی ہے

بکواس نہیں ہے میری جان ٹریلیر دیکھاؤں۔۔۔؟؟

روحی جھک کر شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا روحی کی آنکھوں میں دیکھ رہے جہاں ڈر اور کوئی گھبراہٹ

نہیں تھی۔۔

صبح جو روحی کے چہرے پر ڈر ہتا اب وہ کہیں غائب ہو گیا تھا

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔؟ روحی کرسی سے کھڑی ہو کر

شیزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ ہی سوچ رہی ہونا کہ میں صبح کچھ اور تھی اور اب کچھ اور

بن گئی ہوں۔

روحی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے شیزا کے کمرے میں ٹہکتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پیارنا مجھے پہلے قسم سے بے حد فضول لگتا تھا لیکن اب یقین

ہو گیا ہے کہ پیار سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کچھ

اچھا نہیں ہوتا ہے چاہے وہ پیار ماں باپ سے کیا جائے یا پھر

بھائی بہن سے یا پھر اپنے شوہر سے پیار پیار جس سے بھی ہو وہ

جب بھی ہوتا ہے کمال کا ہوتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

روحی فخر یہ انداز میں کھڑکی سے باہر ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں کو
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں سچ میں پیار سے اچھا اور کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اس دنیا
S میں اور اس لیے میں تم سے آج ایک بار اور گزارش کرتی ہوں روحی
a مجھے میرا پیار لوٹا دو۔۔۔
l

شیزالڑکھڑاتے ہوئے روحی کے پاس آتی ہے اس کے ہاتھوں کو
h پکڑ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔
a

جو تمہارا ہے ہی نہیں اسے میں کیسے تمہیں دے دوں۔۔؟؟

اور اپنی چیزیں میں کسی سے بانٹنے کی عادی نہیں ہوں
b اور تم تو میری سب سے زیادہ قیمتی شے مانگ رہی ہو۔۔
a

روحی اپنے ہاتھوں کو شیزا کے ہاتھوں سے چھوڑا کر دوبارہ
l اپنی کمر پر باندھے ہوئے کہتی ہے۔۔
b

روحی تو میں کیا کروں کیا کروں میں۔۔؟؟

شیزا اپنے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے کھینچتے
e ہوئے غصے میں پاگل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔
l

شیزا میں قسم سے اس سٹیویشن سے نکلنے کے لیے تمہاری مدد کرنا

چاہتی تھی پر اب نہیں دوسروں کو دی گئی بد دعائیں کبھی کبھی

الٹی بھی پڑ جاتی ہے اور تمہارے ساتھ یہی ہو رہا ہے

تمہاری دعاؤں کا تو مجھے نہیں پتا پر بد دعا میں یقینا اثر ہے

پراس کا اثر الٹا ہو گیا ہے یہاں پر

اب رہو اس اذیت میں مبتلا پوری زندگی میں کچھ نہیں کر سکتی ہے

ہاں ایک مشورہ دیتی ہوں جتنا جلدی ہو سکے اس حویلی سے

باہر صرف حویلی سے ہی نہیں اس حویلی کے لوگوں کی زندگیوں

سے بھی بہت دور چلی جاؤ اب تمہارے لیے یہاں کچھ نہیں ہے۔

اور یقیناً مجھے لگتا ہے کہ تم یہ ساری باتیں

باسیل کے منہ سے نہیں سننا چاہو گی۔؟؟ ہے نا اس لیے میری

حسان اپنا سامان باندھو اور اس حویلی سے چلتی بنو

روحی ایک ہاتھ سے شیزا کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ ہر بار ممکن نہیں ہے کہ میں تم سے اتنی ہی تمیز سے

اور سکون سے بات کروں۔۔

روحی شیزا کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی میں بہت تکلیف میں ہوں میں باسیل کے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں

شیزا تم آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم رہو گی باسیل کے بغیر تمہیں رہنا پڑے گا اور رہی بات تمہاری

تکلیف کی وہ تو میں تمہارے لیے اب بڑھاؤ گی

تمہیں مجھے بد دعا نہیں دینی چاہیے تھی میں نے جب تمہارے ساتھ

عناط نہیں کیا تھا تو مجھے بد دعا نہیں دینی چاہیے تھی تمہیں۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کو اپنے کپڑوں سے صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کو اپنا آپ اس وقت بہت برا اور بہت گرا ہوا محسوس ہو رہا تھا

روحی مجھے معاف کر دوں مجھے تمہیں کچھ غلط نہیں کہنا

چاہیے تھا وہ سب غصہ میں میں نے کہا دیا تھا۔۔

شیزا روحی کا ہاتھ پکڑ کر بچپارگی سے کہتی ہے۔

روحی حیران ہو جاتی ہے شیزا کے اس رویے پر صبح کچھ تھی

اب وہ کچھ اور بن گئی تھی پل میں۔۔

میرے سامنے نالک کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں

روحی اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔م۔میں۔۔ نالک نہیں کر رہی ہوں روحی میں بس اس وقت

پاگل ہو گئی تھی غصے میں پلرز مجھے معاف کر دوں

پلرز مجھے ایک موقع دواپنی غلطی سداہارنے کا پلرز روحی پلرز

شیزا بار بار اپنے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی حیران ہو کر اس کے چہرے کو ہی دیکھ کر رہی تھی۔

نالک مت کرو شیزا۔ روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

شیزا سے کہتی ہے۔۔

میں نالک نہیں کر رہی ہوں روحی میں سچ میں معذرت خواہ ہوں

بہت۔۔

جلدی ہی سمجھ نہیں آگیا ہے تمہیں۔۔؟؟ روحی کو اس کی باتیں

کچھ ہضم نہیں ہو رہیں تھیں۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



ہاں جلدی سمجھ گئی ہوں میں جان گئی ہوں مجھے وہ نہیں مل سکتا ہے
اس لیے اب اس کے لیے لڑائی کرنا فضول ہے میرا
شیزا سر جھکا کر کہتی ہے۔

اگر سمجھ گئی ہو تو اچھی بات ہے لیکن اگر نائلک کر رہی ہو تو اس کا
انجام برا بھی ہو سکتا ہے۔۔

روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔

م۔۔ شیزا کہہ ہی رہی تھی کہ روحی بیچ میں بول پڑتی ہے۔۔

بس خاموش نہیں سنی آپ کی کوئی بھی فضول بات میں نے اب

مجھے نہیں پتا نائلک ہے یا پھر سچ بس اب جتنا ہو سکے

باسیل سے دور رہنا کیونکہ میں نائلک نہیں کروں گی میں سچ میں

آپ کا حشر کر دوں گی۔۔۔

روحی غصے میں شیزا کو گھورتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر

اس کے کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

روحی شیزا کے کمرے سے باہر نکلتی ہی ہے کہ سیڑھیوں سے جلد

بازی میں باسیل کو اترتے ہوئے دیکھ کر انہیں آواز لگا کر روکتی ہے۔

باسیل۔۔؟؟ روحی اس کا نام لیتے ہی جلدی سے باسیل کے پاس آکھڑی

ہوتی ہے۔۔

کہاں جا رہے ہیں اتنی جلدی میں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل کے سامنے کھڑی

ہوئی منکر مندی سے پوچھتی ہے۔۔

سب خیریت ہے۔؟؟ روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے
دھیرے سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں ہاں بچہ سب ٹھیک ہے میں آج باؤ گا جلد ہی واپس
اور امی اور چاچی بس پہنچنے والی ہیں ان کے لیے کھانا دیکھ لو
تیار ہوا ہے یا نہیں۔

اور بابا۔۔؟؟ روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔
بابا کہاں ہیں وہ نہیں آئے کیا ابھی تک گھر واپس۔۔؟؟
آپ کی بات ہوئی بابا سے۔۔؟؟ روحی کے سوالات پر اس وقت
باسیل کے پاس کوئی جواب نہیں بھتا۔۔

وہ دوپل کے لیے باسیل حنا موش کا کھڑا ہو کر روحی کے چہرے
کو دیکھتا رہتا ہے۔

انکل بولیں نا۔۔ روحی باسیل کا کوٹ کا کونہ پکڑ کر اسے پیار سے
کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہو گئی میری بات ان سے وہ ٹھیک ہے میں انہیں ہی لینے کے
لیے حبار ہا ہوں چاچو کی گاڑی حنا اب ہو گئی ہے راستے میں
اس لیے وہ خود نہیں آ پار ہے ہیں میں انہیں لے کر آتا ہوں۔۔

باسیل روحی کے ہاتھوں کو کوٹ سے پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
نرم لہجے میں کہتا ہے۔

تو آپ خود کیوں حبا رہے ہیں آپ ڈرائیور سے کہہ دیں نا آپ بھی تو
تھکے ہوئے ہیں وہ بابا کو لے آئیں گے۔۔

روحی کے چہرے پر اس کے لفظوں میں اپنے لیے پریشانی دیکھ کر
باسیل کا سینہ خوشی سے چوڑا ہو رہا تھا۔

آپ ہنستے رہیں گے یا مجھے جواب بھی دیں گے۔۔

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری گڑیا میرا بچہ تمہارے بابا میرے چاچو ہونے کے ساتھ

ساتھ میرے سارے بھی ہیں ان کا خیال تو مجھے رکھنا پڑے

گا آخسر کار انہوں نے مجھے اپنا اتنی قیمتی ہیرا جو دیا ہے

روحی کے چہرے کو پیالہ کی مانند اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے ناک چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ تو ہے قدر کرنی چاہیے آپ کو۔۔ روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے بہت قدر ہے اور بے حد محبت بھی اس نایاب قیمتی

ہیرے سے باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

لب میں حباؤں آپ کی احبازت ہو تو۔۔؟ باسیل روحی سے مسکراتے

ہوئے احبازت لیتا ہے۔

فی امان اللہ۔۔ میاں جی جلدی حبا ئیں اور جلدی سے واپس

آحبا ئیں۔۔

روحی بھی مسکراتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

l

l


s

♥

Rooh E Basil 

Episode No 38

By Saleha Iqbal ... 

اففف۔۔ ایسے مت دیکھو میں کیسا بواؤ گا پھر۔۔؟؟ S
روحی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر خوشی سے بھرپور لہجے میں ہنستے ہوئے کہتا ہے۔ a
اففف۔۔ اب آپ حنائیں گے نہیں e
اور میرا بھی دل حنراب کریں گے۔ h
روحی باسیل سے نظریں چراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے I
دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔ q
میرا اس گلہ ادھر میری طرف دیکھو۔ b
روحی کا رخ دوبارہ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں a
جمائے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔ l
میں چاچو کو لے کر جلدی ہی واپس آجاؤ گا می والے آنے والے N
ہیں تو میری حبان تھوڑا سا کام کر لینا ان کے لیے کھانا o
بنالینا زینہ آنٹی کے ساتھ مل کر۔ v
باسیل پیار سے ایک ہاتھ روحی کے سر پر رکھ کر اس کے چہرے l
کے بالکل سامنے اپنا چہرہ کیے ہوئے اسے پیار سے سمجھاتا ہے۔ s
آج تھوڑا سا کام کر لینا اور میری ناک بچا لینا۔۔
باسیل روحی کی ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔ 

جو حکم آپ کا فرمت کریں میں آپ کی ناک کو نہیں کٹواؤں
گی اور اب آپ جائیں اور واپسی میں میرے لیے آکریم کے کر آئے گا۔

روحی کی فرمائش پر باسیل اس کے سر سے ہاتھ ہٹا کر

اپنی کمر پر رکھ لیتا ہے۔۔

جی نہیں بیگم ٹھنڈ دیکھی ہے کتنی ہو رہی ہے کوئی آکریم نہیں

ملے گی آپ کو۔۔

باسیل اپنے ہاتھ کمر سے چھوڑتے ہوئے خود باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

ارے نہیں نہیں میاں جی

روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے اس کے سامنے آکھڑا

آکھڑی ہوتی ہے۔۔

میاں جی۔۔

ہاں جی۔۔ روحی کے کہنے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔۔

دیکھیں سردی کا مزہ تو آکریم کھا کر ہی آتا ہے۔۔

چائے تو سب ہی پی لیتے ہیں سردی میں آکریم تو کوئی کوئی

کھاتا ہے نادیکھیں آکریم والے بھائی صاحب کا نقصان ہو رہا ہے

۴ اور ایک پاکستانی ہونے کے ناطے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے

اس لیے آپ آکریم خرید کر ان کی مدد کرے گا اور میرے پیٹ کی

تھوڑی تھوڑی مدد کر دیں۔۔

روحی ٹٹماتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی معصوم سی شکل دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے ایک بار پھر سے

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

لے آؤں گا لے آؤں گا ناٹنکی۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتے ہوئے حویلی سے باہر کی طرف نکل جاتا ہے

اس کے فون پر بار بار کالز آرہی تھی جو اس کی پریشانی میں اضافہ کر رہی تھی۔

باسیل کو جاتے دیکھ کر روحی بھی ہنستے ہوئے سیدھا

کچن کی طرف بڑھ جاتی ہے۔۔

وہاں زرینہ آنٹی اور ان کے ساتھ ایک اور لڑکی شام کا کھانا بنا رہی تھی۔

اسلام وعلیم زرینہ آنٹی۔۔ روحی کچن میں داخل ہوتے ہوئے

سلام کرتی ہے۔۔

وعلیم السلام روحی بیٹا۔۔ زرینہ آنٹی دیکھی میں چچا روک

کر روحی کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے

سلام کا جواب دیتی ہیں۔۔

میں مدد کرواؤ آپ کی۔۔؟؟ روحی اپنی کمر پر اپنا دوپٹہ

باندھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں بیٹا ہم دونوں ہیں نا ہم کر لیں گے۔۔

زرینہ آنٹی اپنے پیچھے کھڑی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی میں جانتی ہوں پر وہ کیا ہے میرے میاں جی کا حکم ہے آپ
لوگوں کی مدد کرنے کا تو مجھے بھی کچھ کرنے دیں۔

روحی کے لہجے میں خوشی اور محبت کی چمک دونوں دیکھائی
دے رہی تھی۔

اسم ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے وہ رہی پلیٹ اور وہ رہی
سلات کے لیے ٹرے تو شروع ہو جاؤ پھر۔۔

زینہ آنٹی مسکراتے ہوئے روحی کی بات کا جواب دیتی ہے

ٹھیک ہے پھر۔۔ روحی کہتے ہی جا کر سلات کی ٹرے اور پلیٹ اٹھائیں

باہر ڈائننگ ٹیبل پر لے جا کر بیٹھ جاتی ہے
اور سلات کاٹنے لگتی ہے۔۔۔

بدر اپنے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے سر کو

اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنائے ہوئے اس پر سر ٹیکا کر

سامنے بیڈ کے پاس زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھی ہوئے روتی ہوئی

آنمہ پر نظریں ٹکائے ہوئے لمبی لمبی گہری سانسیں لیتا ہے۔۔

رونا تو بند کرو یا رچلا گیا ہے وہ اب۔۔

بدر بیزاری سے کہتا ہے۔۔

آپ نے انہیں مارا کیوں نہیں۔۔؟؟ آنمہ اپنا سر گڈھنوں سے اٹھاتے

ہوئے آنسوؤں سے ترچہ سرے سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم چاہتی تھی کہ میں اسے ماروں۔۔؟؟

بدر حیرانگی سے اپنا سر سیدھا کیے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے بولا

ہاں میں چاہتی تھی کہ آپ انہیں مارتے جیسے فلموں اور ناؤ لزز

میں ہیروز مارتے ہیں۔۔

آئمہ اپنے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے

اپنے گڈھنوں کو سیدھا کیے گودی بناتے ہوئے بدر کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لڑکی بھائی ہے وہ تمہارا میں نے اس لیے اسے نہیں مارا کہ تم

سینٹی ہو کر میرے سامنے نا کھڑی ہو جاؤ

بدر صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو کر نظریں جھکا کر آئمہ کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

جھوٹ تو مت بولیں آپ۔۔!! آپ کو مارنا نہیں آتا تھا اس لیے آپ نے کچھ

بھی نہیں کیا ہے۔۔

آئمہ بھی بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں لڑکی

بدر آئمہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف ایک قدم آگے بڑھا

کر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

جھوٹ ہی بول رہے ہیں آپ۔ آپ کے یہ ڈولے ڈولے سب فضول ہیں

کسی کام کے نہیں ہیں یہ۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

s



اودو۔۔ یہ میں نے اتنی محنت سے بنائیں ہیں اور یہ بہت کام

کے ہیں کچھ بھی مت بولو۔۔

بدر سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

اچھا تو ٹھیک ہے میں کچھ نہیں بولتی ہوں آپ کو اب میں سیدھا

باسیل بھائی سے ہی آپ کی شکایت کروں گی۔

آئمہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے کہ

بدر جلدی سے آئمہ کی کلائی پکڑ کر اسے زور سے اپنی

طرف کھینچتا ہے۔

آئمہ جیسے ہی جھٹکے سے پلتی ہے بدر اور آئمہ کا سر آپس میں

زور سے ٹکرا جاتا ہے۔

آئمہ اور بدر دونوں قدمیں ایک۔۔ برابر ہی ہے۔

سر ٹکراتے کی رونوں اپنے اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر اسے ملنے

لے جاتے ہیں۔۔

خبردار جو تم نے بھائی کا کچھ بھی بولا اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ

بدر کا ہاتھ اپنے سر پر ہٹا اور نظریں آئمہ کے ماتھے پر

ہاں بس مجھے ہی ڈراتے رہا کریں جیسے ڈرانا چاہئے تھا وہاں تو آپ کے

منہ سے کوئی بھی آواز نہیں نکلی تھی۔۔

آئمہ اپنے آپ کو بدر سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے اور ایک بار پھر سے اپنے

قدموں کو دروازے کی طرف اٹھاتی ہے۔۔

آئمہ اپنے دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ
آئمہ کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر پہنچنے ہی والا تھا کہ بدر آئمہ کا ہاتھ پکڑ کر
آئمہ کو پل میں اسی دروازے سے پن کر دیتا ہے۔

آئمہ کے پلٹنے پر اس کے سارے بالو آئمہ کے پورے چہرے پر
بکھرے ہوئے تھے۔

آئمہ بدر کو اپنے مترب دیکھتے ہوئے اپنی سانسوں کو روکے ہوئے
بدر سے اپنی نظریں چراتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی کوشش
کرتی ہے۔۔۔

کچھ کہہ رہی تھی تم اب کیوں سانس خشک ہو گئی ہیں تمہاری
بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔ آپ۔۔ دور ہو جائیں مجھ سے ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا
آئمہ لگاتار اپنے ہاتھوں کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔۔
کیوں بھئی۔۔؟؟ میں نے تو نا کچھ کہا ہے اور نا ہی کچھ کیا ہے
پھر کیوں تمہارا دل پھٹ جائے گا۔۔

بدر آئمہ کے تیزی سے دھڑکتے ہوئے دل کی آوازیں سنتے ہوئے
شرات سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

آپ دور ہو کر بھی ہو تو مجھ سے بات کر سکتے ہیں نا میں جواب سے
دوں گی آپ کو۔۔

آئمہ بامشکل نظریں اٹھا کر بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
کہتی ہے پر کہتے ہی جھٹ سے دوبارہ نظریں چرالیتی ہے۔
بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر اپنا منہ موڑ کر اپنی ہنسی کو
ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

تم ایسے ہی جواب دو مجھے میں سن رہا ہوں تمہیں
بدر کی مسلسل نظریں آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں پر ٹیکی ہوئی تھی وہ اس
کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پلرز آپ دور ہو جائیں نامیں کہیں بھاگو گی تھوڑی نا پلرز دور ہو جائیں
آئمہ ایک بار پھر سے اپنی نظریں اٹھا کر بدر کی شرارت سے بھری
ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
اگر بھاگ گئی تو۔۔

بدر گردن موڑ کر کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
جہاں شام رات میں ڈھلنے لگی تھی۔۔
دیکھیں پلرز آپ اچھے انسان ہیں نا پلرز مجھ سے دور ہو جائیں
کیوں میرے قریب آرہے ہیں اور کیوں آپ مجھے ایسی نظروں سے
دیکھ رہے ہیں۔

آئمہ اپنا ہاتھ بدر کے ہاتھ سے چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔
ایسی کیسی نظروں سے دیکھ رہا ہوں میں تمہیں جو تم اتنا ڈر رہی ہو۔۔

بدر آئمہ کا ہاتھ چھوڑ کر آئمہ کے مزید متربب آکر اپنا ہاتھ دروازے پر
رکھ کر آئمہ کے مزید متربب آکر اس کے چہرے پر
جھکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S
a
l
e
h
a
آئمہ بدر کی مترببی پر اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر
محسوس کرتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیتی ہے اپنے ہاتھوں
کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اور اپنے
دھڑکتے ہوئے دل کو جو بس باہر آنے کے لئے مکمل تیار رہتا
آئمہ نارمل کرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے بدر کے سینے پر
I
q
b
a
l
آئمہ بدر کو خود سے کرتے ہوئے جلدی سے اس کی قید سے
نکل کر اس سے چند قدم دور کھڑی ہو کر
N
o
v
e
l
s
ہم۔۔ بدر اپنی کسر پر ہاتھ باندھے ہوئے آئمہ کی طرف قدم بڑھانے
لگتا ہے۔

آئمہ بدر کے قدموں کو دیکھتے ہوئے خود پیچھے کی طرف قدم
اٹھاتی ہے اور ایک بار پھر سے دیوار سے جا ٹکراتی ہے۔۔
بدر کیا ہو گیا ہے آپ کو ایسے تو نہیں تھے پھر کیوں۔۔؟؟

آئمہ کہہ ہی رہی تھی کہ بدر جلدی سے آئمہ کی گردن پر ہاتھ رکھ کر
 اس کے مزید الفاظوں کو اس کے منہ میں ہی روک دیتا ہے۔
 بدر آئمہ کے لبوں کی طرف جھکتا ضرور ہے پر اس کے لبوں پر اپنے لب
 نہیں رکھتا ہے وہ بس آئمہ کے الفاظوں کو روکنے کے لیے
 اس کے دل کی دھڑکنوں سے ساتھ کھیل رہا تھا۔
 بدر آئمہ کی سانسیں ایک دم پھر سے خشک کر چکا تھا
 کیا ہوا ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔؟؟
 بدر کا ایک ہاتھ آئمہ کی گردن پر ہوتا اور دوسرا اس کی کمر پر
 چہرے پر ہنسی اور آنکھوں میں شرارت لیے وہ آئمہ
 کے ہوائیں اڑی ہوئی شکل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔
 بدر اسی وقت دور ہو جائیں مجھ سے۔۔
 آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 سچ میں ہو جاؤں برا تو نہیں لگے گا تمہیں۔۔؟؟
 بدر کی لہجے میں شرارت اور کچھ کرنے کی خواہش صاف دیکھائی دے
 رہی تھی۔۔
 جی نہیں لگے گا برا مجھے آپ ہو جائیں اب دور مجھ سے۔
 آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 پر مجھے بہت برا لگے گا اس وقت اگر میں تم سے دور ہو گیا
 وہ بھی بنا کچھ کیے۔۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s
❤️

بدر ایک بار پھر سے آئمہ کے لبوں کی طرف جھکنے ہی لگا تھا کہ
آئمہ جلدی سے بدر کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے
اور خود دروازے کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

آ۔۔ آپ بہت گندے ہیں اور بہت بے شرم ہیں
آئمہ اپنے دل کی وجہ سے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔
اچھا۔۔؟؟ پر ابھی تو میں نے تمہیں کوئی بے شرمی دیکھائی ہی نہیں ہے
پھر کیسے کہہ سکتی ہو تم۔۔؟؟

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

بس آپ ہیں مجھے پتا ہے آپ ہیں۔۔

آئمہ کہتے ہی جلدی سے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے
آئمہ کے جاتے ہی بدر دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے آئمہ کو دیکھتے ہوئے

زور سے بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے ہنستا ہے

اور کافی دیر ایسے ہی ہنستے ہوئے وہ بیڈ پر جا لیٹتا ہے اور ہنستے ہوئے

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر وہ چھت کو دیکھتے ہوئے خاموش

ہو جاتا ہے۔۔

بدر کی ہنسی چھت کو دیکھتے ہوئے پل بھر میں اس کے چہرے سے

غائب ہونے لگ گئی تھی۔

اچانک سے ہی اس کے دل میں درد اور آنکھوں میں نمی چھانے

لگ گئی تھی۔۔

مجھے معاف کرنا مہرین میں نے بیچ سفر میں تمہارا ہاتھ چھوڑ دیا

مجھے معاف کر دینا یا میں اپنے وعدے نبھا نہیں پایا

بدر کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ جاتا ہے اور کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوتا ہے۔

ہلکی ہلکی سی شام کو دیکھتے ہوئے وہ آج ایک بار پھر سے

اپنی ماضی کی یادوں میں کھونے لگ گیا تھا۔

میں تمہیں کبھی بھلا نہیں سکتا ہوں پر میں کوشش ضرور کروں گا

آتم تمہاری جگہ میرے دل ویسی والی کبھی بھی نہیں

لے سکتی ہے۔۔

پر شاید وہ اپنا مقام بننا ہی ہے اب۔۔۔۔

میں نے اسے تکلیف دی اس سے بد تمیزی کی لیکن اس نے جواباً

کچھ بھی نہیں کہا مجھے

پنے آپ میں ڈوب مرنے کا مقام ہے یہ میرے لیے نامیں تمہیں

بھلا پار ہوں اور نامیں اسے اپنی زندگی میں شامل کر پار ہا

ہوں میں کیا کروں کیا نہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

بدر اپنی بازوؤں میں اپنا سر چھپاتے ہوئے تھکے ہارے ہوئے لہجے میں

کہتا ہے۔۔

اسے موقع دے کر دیکھو یقیناً وہ تمہاری لیے ایک بہترین

انتخاب ثابت ہوگی۔۔

دروازے پر کھڑی ہوئی روحی اپنے ہاتھوں میں اسٹینگ کی

بو تل پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کی بات پر جیسے ہی اسے پلٹ کر دیکھتا ہے بدر کی آنکھوں میں
نمی بھر گئی تھی۔

روحی دروازے کو بنا بند کیے ہوئے دونوں بوتلیں ہاتھوں میں لٹکائے ہوئے
بدر کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

یہ۔ لو۔۔ روحی بدر کی طرف بوتل بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔
تمہیں کیسے پتا چلا کہ آج مجھے اس کی ضرورت ہے۔

بدر کی آنکھوں میں نمی تھی لیکن وہ اسے چھپاتا نہیں ہے اور مسکراتے
ہوئے روحی کو دیکھ کر کہتا ہے۔

کیونکہ تمہیں تم سے بہتر مجھے لگتا ہے کہ میں جانتی ہوں
شاید اس لیے مجھے آج بھی پتا چل گیا کہ میرے بھائی کو
اور میرے دوست کو آج اپنی اس ضرورت ہے۔

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

س بات پر کوئی شک ہے کہ تم مجھے بہت اچھے سے جانتی ہو میری
ہر مشکل کا حل نکالنے والی اس پوری دنیا میں
صرف تم ہو۔

بدر کا لہجہ کافی حد نرم ٹوٹا ہوا تھا۔

اور آج بھی میں تمہاری مشکل کا حل کے کر آئی ہوں تمہاری زندگی
کے ایک اہم فیصلے میں ایک چھوٹا سا مشورہ دینے کے لیے۔

تو پھر دو مشورہ۔۔ بدر اسٹینگ کی بوتل کو منہ سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

بھول جاؤ اسے۔۔

روحی کی بات پر بدر کو کھانسی آنا شروع ہو گئی تھی۔

ایسے کیسے بھول جاؤ پیار کیا تھامیں نے اور میں نے اسے چھوڑ دیا

راؤ پر سے محبت کا کفارہ بھی ادا نہیں کیا۔

بدر بوتل کو کھڑکی سے باہر ہوا میں لٹکاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کا دل بدر کی حالت دیکھ دیکھ کر پھٹنے والا ہو گیا تھاتا آج اس بدر کو

اتنا ٹوٹا بھرا ہوا اس نے کبھی نہیں دیکھا تھاتا۔

بدر ایک۔۔ بات بولو۔۔؟؟

روحی بے حد نرم لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

تم کب سے احبازت لینے لگ گئی کسی بھی بات کی۔؟؟

بدر حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

تمہیں مجھ میں کوئی بدلاؤ نظر آ رہا ہے۔۔؟؟

روحی جواب دینے سے بچائے بدر سے سوال کرتی ہے۔

ہمم۔۔ لگ رہا ہے چہرے سے ہنسی غائب ہے آنکھوں میں سے وہ پہلے

والی چمک بھی غائب ہو گئی ہے۔۔

لہجے سے وہ لڑک پن بھی کھو گیا ہے۔۔

بدر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتا ہے۔۔

وہ جانتے ہو ایسا کیوں ہے۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئے بدر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات کو دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

نہیں۔۔!!! بدر نامیں سر ہلا دیتا ہے

تم۔۔ باسیل۔۔ امی بابا۔۔ تائی امی۔۔

تم سب ہو اس کی وجہ اور اب ایک اور انسان کا بھی اضافہ ہو
گیا ہے۔۔

کس کا۔۔؟؟ بدر بوتل کھڑکی کے پاس رکھے ہوئے ٹیبل

پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میرے شوہر کی دیوانی کا۔۔ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تم جانتے ہو بدر میں کبھی نہیں بدلنا چاہتی تھی ہمیشہ کے لیے

میں نے وہ بد تمسیز والی بن کر رہنا سوچا تھا

پر اب اچانک سے سب بدل گیا۔۔

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی نظریں کھڑکی سے

باہر تیز ہوا سے ہلتے ہوئے درختوں پر پھولوں پر تھی۔۔

جو دور گاؤں کے کھڑکی سے آسانی سے نظر آرہے تھے۔

وہ جو میں پہلے تھی نا وہ اب میں نہیں رہی وہ جو بنا بات کے خوش

رہنا ہر وقت ہنستے رہنا پڑھائی سے دور رہنا بچوں کے کرکٹ کھیلنا

سڑک پر گنڈا گردی کرنا

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر چکے تھے بس لسی بھی پل
آنکھوں سے نکلنے کے تیار تھے۔

لجب کہتے ہوئے کانپ رہا تھا جیسے وہ سنبھالنے کی پوری کوشش
کر رہی تھی پر وہ اپنے درد سے بھرے ہوئے درد کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔

بدر کا کلیجہ خود پہلے سے ہی پھٹنے والا ہوا پڑا تھا

روحی کی باتیں اسے مزید درد دے رہی تھی۔

میرے اندر کا آہستہ آہستہ سب کچھ بدل گیا ہے میری پہلے کی طرح

ہنسی غائب ہو چکی ہے۔

میں بدلنا نہیں چاہتی تھی بدر پر اب ایک شخص نے مکمل
طور پر بدل دیا ہے۔

روحی کہتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔

میں فیری ٹیل کی پرنسس نہیں ہوں پر ناہی کسی کہانی کی ہیروئن

میں ایک چھوٹے سے گاؤں کی ایک عام سی لڑکی ہوں

جو بس اپنی مرضی کے مطابق جینا چاہتی تھی

دنیا دیکھنا چاہتی تھی امریکہ کا کسی گورے سے شادی کرنا

چاہتی تھی۔

پر میرے اپنے تو اپنے بن کر رہ گئے ہیں میں پڑھائی سے دور

رہنے والا اور اب پڑھائی کر رہا ہے۔

کیچن میں کام بھی کرنے لگ گئی ہے تھوڑا تھوڑا ہی سہی پر اپنی

مرضی سے

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے نم آنکھوں سے کہتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

بدر بھی روحی کی باتوں پر ہنستے ہوئے اس کی طرف

دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

میں اب اچھی نہیں لگتی نا ایسے۔۔؟؟ روحی بدر کی طرف دیکھتے

ہوئے روتے ہوئے پوچھ پڑتی ہے۔۔

نہیں تو۔۔ تم جتنی اچھی پہلے لگتی تھی آج بھی میری بہن اتنی

ہی اچھی لگتی ہے۔۔

بدر روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

سب لوگ کہتے تھے روحی کی شادی کر دوں اس کا شوہر ہی

ایسے سدھارے گا وہ ہی اسے لگام لگائے گا

لگ گئی مجھے لگام سدھر گئی میں اب کیا میں سب کو اچھی

لگوں گی ہر طرح سے پرفیکٹ۔۔؟؟؟

روحی کے اندر کے سوالات کو سنتے ہوئے بدر لمبی لمبی سانسیں لینے

لگ جاتا ہے۔۔

کیوں ایسی باتیں کر رہی ہے تو۔۔؟ بدر روحی کا رخ اپنی

طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



مجھے نہیں پتا ہے بدر پر جہاں میرے اندر پہلے خوشی ہوتی ہے

اب پتا نہیں کس چیز کا ڈر ہے۔۔؟؟

S م۔م۔ میں خود بھی خود کو نہیں سمجھ پارہی ہوں اب نامیں کہہ

a پارہی ہوں اور ناہی سہہ پارہی ہوں

l مجھے اس کی بد دعا لگ جانے کا اب بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔

e کس کی بد دعا۔۔؟؟ بدر پل میں تیش میں آجاتا ہے

h اور روجی کے کہتے ہی فوراً سے اس سے دوبارہ پوچھتا ہے۔۔

a کس نے دی ہے تجھے بد دعا۔۔؟؟ بتا مجھے۔۔؟؟

I بدر روجی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بے حد منکر مندی سے پوچھتا ہے۔

q بدر ہر بات کو اس وقت بھول گیا تھا بس اس کی ذہن میں اس

a وقت روجی کی بات سنائی دے رہی تھی۔

l روجی کہنا نہیں چاہتی تھی پر اپنے اچانک سے کہہ دینے سے وہ

N اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لے کر خود کو کمپوز

o کرتی ہے۔۔

e مجھے کچھ کہنے کی ہمت ہے کسی میں۔۔؟؟ روجی بدر کے

l ہاتھوں کو اپنے کندھوں سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

s کہتی ہے۔۔

مذاق کر رہی ہوں میں بدر۔ ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس منلو منلو میں

میرے منے سے نکل گیا تھتا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے پر سامنے کھڑے ہوئے بدر کو وہ کہیں سے بھی

مذاق نہیں لگ رہا تھا۔۔

روحی کیا چھپا رہی ہے۔۔؟؟ بدر کو اس کی بات بالکل بھی مذاق نہیں

لگ رہی تھی۔۔

ارے یار اگر مجھے کوئی کچھ کہے گا تو میں کیا اسے چھوڑوں گی

کچھ بھی نہیں ہے اور جو میں نے بکواس کی ہے نامیں نے وہ بھول

حبا وہ بکواس ہی تھی۔

خیر چھوڑ جو بھی ہے ایک بات بولنی ہے میں نے تجھے کل میرے ساتھ

شہر چلے گا مجھے پاسپورٹ تیار کروانا ہے اپنا۔۔

روحی بدر کا دھیان مکمل طور پر اپنی باتوں سے ہٹانے کی پوری

کوشش کرتی ہے۔۔

پاسپورٹ کس لیے۔۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے

کیوں اتنے سوال کرتے ہو مجھ سے اگر نہیں جانا ہے تو وہ بتا دے

روحی دوبارہ بوتل کو اپنے منے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں لے جاؤ گا پر بھائی سے پوچھ لینا پہلے۔۔ بدر بھی اپنی بوتل منے


سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ارے انہیں تو بھی نہیں بتانا ہے نا۔۔ روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے بولی

Rooh E Basil 

Episode No 39

By Saleha Iqbal ... 

پاسپورٹ کس لیے چاہیے تھے۔؟؟؟ S
a
بدر روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔ e
h
بس چاہیے۔۔!! روجی پلٹتے ہوئے اپنا رخ موڑ کر a
bدر کو دیکھنے والے انداز میں سرسری سی بات کہتی ہے۔
I
کیا کرنا چاہتی ہو تم۔؟؟ q
b
بدر روجی کے پیچھے چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے
a
ہوئے اس کی طرف پوچھتا ہے۔ l
کچھ بھی نہیں۔۔!!! روجی ہر بات کا جواب اسے مختصر سادہتی ہے۔
N
اور اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھے ہوئے وہ مست ہو کر
o
اس کے کمرے میں چکر لگاتی ہے۔ v
e
کچھ بھی نہیں ہے تو کچھ کرنا بھی نہیں بھائی تجھ سے بہت محبت
l
کرتے ہیں وہ برداشت نہیں کریں گے۔ s
بدر اپنے قدموں کو روجی سے چند فاصلے پر روکتے ہوئے دو ٹوک لہجے
میں کہتا ہے۔


وقت پر اب یہ ہی کہتے ہیں وقت آنے پر سب ٹھیک ہو جاتا ہے
بدر کی باتوں پر روحی کے قدم پر اپنی جگہ تھم جاتے ہیں روحی ویسے
ہی اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی پلٹ کر بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے تیرے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں
پلرز جو کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے ہر بہادر دیکھنے والا شخص
اتنا بی بہادر نہیں ہوتا ہے۔

بدر باسیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔
بدر روحی کی طرف بڑھتے ہوئے بول رہا تھا کہ روحی اپنے ہاتھ سے اسے
اپنی ہی جگہ پر رکھنے کا اشارہ کر دیتی ہے۔

روحی کا ہاتھ دیکھتے ہوئے بدر کے قدم بھی اپنی جگہ تھم جاتے ہیں
تم فکرمات کرو میں کسی کو بھی اس کے صبر سے بڑھ کر آزمائش
میں نہیں ڈالوں گی

اتنا ہی کروں گی جتنا سب کے ساتھ ساتھ میں بھی برداشت کر سکوں۔
روحی اپنے کندھے اچکاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

تیرے چہرے پر یہ ہنسی مجھے کچھ اچھا نا ہونے کا احساس کیوں
دل رہی ہے۔۔؟؟

بدر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر حیران وہ پریشان انداز میں بولتا ہے۔۔

اسے روجی کا لہجہ اور رویہ دونوں کھٹک رہے تھے۔

یار اتنا کیسی بدل گئی ہے پہلے حنا موش نہیں ہوتی تھی اب

اچانک سے ایسے کیسے۔؟

بدر کو اپنی بات مکمل کرنے کے لیے الفاظ نہیں

مل رہے تھے۔۔

"بدل دیا ہے مجھے میرے چاہنے والوں نے ہی

دوست مجھ جیسے شخص میں اتنی حنا موشی کہاں تھی"

"ہائے.. کیا کہا ہے میں واہ واہ"

روجی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دوبارہ دروازے کی طرف پلٹتے ہوئے کہتی ہے

اور کہتے کہتے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

بدر حنا موش سا ہو کر روجی کو جاتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس کے

جاتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود بھی صوفے پر

سیٹھ کر اپنا سر صوفے کی پشت پر ٹیکائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

روجی جیسے ہی کمرے سے باہر نکلتی ہے

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ اپنے دوپٹے کے ساتھ کھیلتے ہوئے

آتی ہے اور سیڑھیوں پر پہنچتے ہی اس کی نظر دروازے سے چند قدم

آگے کی طرف کھڑی ہوئی ہیرا بیغم اور سلطان بیغم پر پڑتی ہے

روجی جلدی سے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے آتی ہے اور آکر اپنی

ماں سے لپٹ جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



امی آپ لوگ کہاں رہ گئے تھے صبح سے سن رہی تھی میں کہ آرہے
 آرہے ہیں اور اب رات کو پہنچیں ہیں آپ لوگ
 روحی اپنی ماں کے ہاتھوں کو پکڑے ہوئے اس سے اپنی ناراضگی
 ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میری گڑیا۔ ہم لوگ تو صبح کو ہی نکل گئے تھے پر راستے میں گاڑی
 خراب ہو گئی تھی اور ہمیں بس میں سفر کر کے
 آنا پڑا اور تم حباتی تو ہو یہاں کہ بسیں چلتی کیسے ہیں۔
 روحی اپنی ماں سے سوال کرتی ہے پر اس کا جواب ہیرا بیغم
 روحی کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر دیتی ہے۔
 ہیرا بیغم کی بات سنتے ہوئے روحی ان سے حبا لپٹتی ہے۔
 ہماری دوسری بہو کہاں ہے۔؟؟

سلطان بیغم روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں۔
 وہ یہی پر ہی تھی۔ روحی کہتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگتی ہے
 کہ اس کی نظر کیچن میں دور کھڑی ہوئی آئمہ پر پڑتی ہے
 روحی اسے اشارہ کر کے اپنی طرف بلاتی ہے آئمہ بھی روحی کی بات مانتے
 ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے ہیرا بیغم اور سلطان بیغم
 کے سامنے آتی ہے اور ہچکچاتے ہوئے ان سے ملتی ہے۔
 اسلام و علیکم آئی۔ آئمہ روحی کو دیکھتے ہوئے انہیں سلام کرتی ہے۔

وعلیکم السلام بیٹے۔۔ ایسے ڈرتے تھوڑی ہیں ادھر آؤ میرے پاس

ہیرا بیغم روجی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہیں

آئمہ جلدی سے ہی ان کا ہاتھ ہٹام کر ان کے پاس آکھڑی ہوتی ہے۔۔

کیسی ہو بیٹا بدرنگ۔ تنگ۔ تو نہیں کیا ہے تمہیں۔۔؟؟

ہیرا بیغم آئمہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے پیار سے پوچھتی ہیں۔

نہیں تو بدر نے تو میری مدد کی تھی انہوں نے مجھے بھائی۔۔۔

آئمہ کہتے کہتے رک جاتی ہے۔۔

وہ بھول جاتی ہے کہ ہیرا بیغم کے سامنے ان کا ذکر نہیں کرنا ہے

وہاں کھڑے ہر شخص نے باآسانی اس کی بات سن بھی لی تھی

اور اس کا مطلب بھی سمجھ گئے تھے۔

پر کوئی بھی آئمہ کو کچھ نہیں کہتا ہے وہ اس کے شرم سے جھکے ہوئے

چہرے کو دیکھتے ہوئے چپ رہتے ہیں۔۔

باسیل کہا ہے اور بدر کہا ہے۔۔؟؟

ہیرا بیغم روجی سے پوچھتی ہے۔۔

میں یہاں ہوں امی۔۔!! بدر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بلند آواز میں

جواب دیتا ہے۔

اور باسیل بابا کو لینے گئے ہوئے ہیں تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ

واپس جائیں گے۔۔

روحی اپنی ماں کی بازوؤں کو پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

تمہارے بابا ابھی تک لوٹے نہیں ہیں وہ تو شام کو 6 بجے

تک ہمیشہ واپس آجاتے ہیں تو پھر۔۔

سلطانہ بیغم منکر مندی سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

جی جی بابا وقت پر آجاتے ہیں آج ان کی گاڑی حشراب ہو گئی تھی تو بس

باسیل انہیں لینے کے لیے گئے ہیں۔۔

روحی اپنی ماں کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے ان کے چہرے

کو پیار سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے کہہ کر

ان کی منکر کو دور کرتی ہے۔

چلیں امی تائی امی بیٹھ جائیں نا تھک گئے ہونگے آپ لوگ

کھانا بھی تیار ہے آپ لوگ تھوڑا آرام کر لیں پھر کھانا کھاتے ہیں۔

روحی اپنی ماں کو اور ہیرا بیغم کو صوفے کی طرف کے حباتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ جلدی سجا کر بدر سے نظریں چراتے ہوئے ان کے لیے

پانی لے کر آتی ہے۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دباتے ہوئے خود بھی ان کے

پاس صوفے پر حبا بیٹھتا ہے اور صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے

وہ آئمہ کو آج دل بھر کے دیکھ رہا تھا۔

باسیل کہاں رہ گئے ہوا اب تک پہنچے نہیں۔۔۔!!

فیروز صاحب پولیس اسٹیشن میں اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے

باسیل کو کال لگاتے ہوئے خود سے کہتے ہیں۔۔

S سرباسیل آگئے ہیں۔۔۔!!! فیروز صاحب اپنے فون پر غصے میں نظریں

a گاڑے ہوئے غصے میں دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک کانٹیل

l جلدی سے اندر آکر فیروز صاحب کو

e ہاسیل کی موجودگی کا بتاتا ہے۔۔

h a فیروز صاحب سنتے ہوئے ہی فوراً اپنے کمرے میں سے باہر نکل

I جاتے ہیں اور سیدھا باہر حال کہ طرف

q بڑھنے لگتے ہیں۔

b ا جہاں پر ملک زمان کے ساتھ ساتھ 4 اور لڑکے کر سیوں پر

l ادھ مراحالت میں کر سیوں پر باندھ کر بیٹھائے ہوئے تھے اور ان کے

N سامنے باسیل دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے

o اپک ہاتھ میں گن پکڑے ہوئے ملک زمان اور ان چاروں لڑکوں کی طرف

e غور سے دیکھتا ہے۔۔۔

l زمان کی آنکھیں بند پڑی تھی۔۔۔۔

s وہ جیسے ہی تھوڑی سی آنکھیں کھولتا ہے تو اپنے سامنے کھڑے

ہوئے باسیل کو دیکھ کر اس کا تہقہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

اودو تو تم ہوا اس سب کے پیچھے۔۔۔؟؟؟

زمان اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے پر ہنستے ہوئے
کہتا ہے اور کہہ کر اپنے منہ میں جمع ہوا خون تھوک کی شکل میں
پھینکتا ہے۔۔

s باسیل زمان کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے ایک کانٹیل کو کرسی
a لانے کا اشارہ کرتا ہے کانٹیل کے کرسی لاتے ہی باسیل زمان کے بالکل
l سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے ہوئے کسی سلطنت کے بادشاہ کی
h طرح چوڑا ہو کر کہتا ہے۔۔۔

فیروز صاحب بھی باسیل کو پرسکون دیکھتے ہوئے وہی
I اسی حال میں موجود ٹیل سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
b ہاں اس سب کے پیچھے میں ہی ہوں بات پچپائیت تک چل
a رہی تھی نا پچپائیت تک ہی اپنے قدموں کو محدود رکھتے میری
l حویلی میں قدم نہیں رکھنا چاہیے ہتاتہیں۔۔۔
N باسیل کاٹ کھانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بھاری آواز میں
o دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

l تو تمہیں بھی میری حویلی میں قدم نہیں رکھنا چاہیے ہت
s پہل تم نے کی تھی۔۔۔!!!

زمان سے اپنا سر اٹھایا نہیں جبار ہاتھ اوہ بار بار باسیل کے سامنے
درد کے مارے جھکتا جبار ہاتھ۔۔

میں کیوں آیا ہوتا تب کی وجہ کیا تھی تم اور میں دونوں اچھے
سے جانتے ہیں پر تم کیوں آئے اس کی وجہ میں نہیں
سمجھ پا رہا ہوں۔۔

S تمہیں میرے حویلی میں نا ہونے کا کس نے بتایا۔۔؟؟
a ہاسیل اپنی ٹانگ پر سے ٹانگ ہٹاتے ہوئے زمان کی طرف جھکتے ہوئے
e اپنی گن اپنے گڈھنوں سے لگائے ہوئے وہ سخت لہجے میں
h پوچھتا ہے۔۔
a

تمہاری بیوی نے۔۔۔!!! زمان کی بات پر باسیل جھٹ سے پیچھے
I ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔۔
q

b کمال ہے جھوٹ بھی کتنی ڈھٹائی سے بولتے ہو تم یار۔۔
a
l میری بیوی پورا دن میرے ساتھ تھی اس نے فون کو ہاتھ رک نہیں
ٹھہرا تھا۔۔۔

N ملک زمان میری بیٹی کو اپنے کالے کرتوتوں میں گھسیٹنے کی
o کوئی ضرورت نہیں ہے۔
v

e فیروز صاحب ٹیبل سے دور ہو کر زمان کی طرف بڑھتے ہوئے
l
s گر جدار آواز میں کہتا ہے۔۔

آپ رکیں میں ہوں نا۔۔ باسیل کرسی سے کھڑا ہو کر فیروز صاحب کی
طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی گن ان کے ہاتھ میں ہتھامادیتا ہے

اور اپنا کوٹ اتار کر اپنے کرتے کی بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرنے
لگ جاتا ہے۔۔

ہاتھ کھولو اس کے۔۔ باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔
S باسیل کے کہنے پر جلدی سے اس کے پاس کھڑا ہوا کانٹیل زمان کے
a ہاتھوں کو کھول دیتا ہے اور اسی کرسی سے اٹھ کھڑا
l کرتا ہے اور کرسیوں کو اس سے دور کر دیتا ہے ساتھ ہی ساتھ زمان کے
h ساتھ اس کے دوستوں کو بھی جو اس کے ساتھ کرسی
a پر باندھے ہوئے تھے انہیں میں بیچ حال میں سے دور لے جاتے ہیں۔
I کچھ کہہ رہے تھے تم۔۔ باسیل زمان کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے
q
b پوچھتا ہے۔۔

a تم ماروں گے مجھے۔؟؟ زمان ہنستے ہوئے نڈھال سا کھڑا ہو کر
l پوچھتا ہے۔۔
N تمہیں کوئی شک ہے۔۔؟؟ باسیل زمان کے بالکل سامنے آکھڑا ہوتا ہے
o
v میں تمہیں جج کی کرسی سے ہٹانے کی طاقت رکھتا ہوں
e باسیل سکندر۔۔

l اگر میرے بابا کو پتا چل گیا نا وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے
s زمان اس حالت میں بھی باسیل کو دھمکی دیتا ہے۔
اپنی سخت نگاہ گاڑھے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کے کہنے پر پولیس والے جلدی سے دوڑتے ہوئے اپنی گاڑیوں

میں سوار ملک حویلی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

اب بتاؤ میری بیوی کے بارے میں کیا بکواس کر رہے تھے تم۔۔؟؟

باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے پوچھتا ہے

اے اپنی گھر کے کسی بھی عورت کا نام گھر سے باہر لینا نہیں پسند

تھا لیکن آج وہ سب کے سامنے اسکا نام لے رہا تھا۔۔

یہ ہی کہ تمہاری بیوی اور ان کی بیٹی روحی فیروز خان تمہیں پسند نہیں

کرتی ہے وہ تم سے اپنا پیچھا چھوڑاؤنے کے لیے

اپنی ہر ممکن کوششیں کر رہی ہے تاکہ تم اسے خود چھوڑ دو اور

اس پر کوئی بات بھی نہیں آئی

اسے نے مجھے تمہارے گھر میں ناہونا کا بتایا تھا۔۔

زمان ہنستے ہوئے کہتا پر باسیل اس کی بات پر اس سے اور زیادہ بلند

آواز میں ہنستے ہوئے زمان کی ہر بات کا

ہر نئے الفاظوں کا جو وہ اور کہنے والا تھا ڈکامنہ بند کر دیتا ہے۔

زمان حیرانگی سے باسیل کو دیکھتا ہے۔۔

باسیل ہنستے ہوئے ایک زوردار ہاتھ کا مکہ بنائے ہوئے ہوا میں اٹھا

کر زمان کو مارنے کے لیے اس کے منہ کی طرف بڑھاتا ہے پر

اس کے چہرے کے پاس آکر رک جاتا ہے۔۔

نا۔۔۔ تم جیسے گھٹیا انسان کو مار کر اپنے ہاتھوں کو گندا نہیں کروں گا۔

میری بیوی۔۔؟؟؟ واقع میں تمہیں لگتا ہے کہ تم ایسی فضولیات کہہ

کر ہمارے درمیان تلخیاں پیدا کر سکتے ہو۔۔؟؟؟

سچ میں ایسا لگتا ہے تمہیں۔۔۔؟؟؟

باسیل ہنستے ہوئے اودودو بارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے سوچا تھا کہ تھوڑا ہلکا ہاتھ رکھوں گا پر افسوس تم مجھے اس گاؤں کے

سربراہ سے اس ملک کا حج بن کر تمہارے لیے فیصلہ کرنے پر مجبور کر چکے ہو۔

اور میری بیوی کا نام لے کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم

کر چکے ہو ملک زمان۔۔

تمہارے ساتھ ان سب میں کون شامل ہے یہ میں پتا کر لوں گا

تمہارا باپ آئے تو تمہاری سزا سناتے ہیں۔۔۔

ک۔۔۔ کیسی۔۔۔ سزا۔۔۔ زمان ہچکچاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

صبر کرو سب پتا چل جائے گا جلد ہی تمہیں۔۔۔

باسیل ہر سکون س ہو کر کہتا ہے۔۔

اتنے میں اس کے پیچھے سے ملک شہباز جیسے پولیس والے کھینچتے ہوئے

اندر لا رہے تھے باسیل کی نظر ان پر پڑتی ہے۔۔

یہاں نہیں وہاں کر جاؤ دونوں باپ بیٹے کو۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

پولیس والے ملک شہباز اور ملک زمان کے ساتھ ساتھ اس کے دوستوں کو

بھی پولیس اسٹیشن سے بار گھسیٹے ہوئے کھینچتے ہوئے

لے کر جاتے ہیں۔

ایک کھلے اور بہت بڑے سے گراؤنڈ میں جہاں
لوگوں کا مجموعہ لگا ہوا تھا ان کی طرف لے کر جاتے ہیں
زمان اور اس کا باپ اپنے اپنے چہرے چھپانے کی ناکام کوششیں کرنے لگے
جاتے ہیں کیونکہ سامنے لوگوں کا مجموعہ اور کوئی بھی نہیں

ریپورٹر ٹرتے تھے۔۔

بابا نہیں میں برباد ہو جاؤ گا پلڑ بابا کچھ کریں۔۔
زمان ان لوگوں کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے باپ سے التجائے لے
میں کہتا ہے۔۔

ملک شہباز کے پاس بدر کی اس بات کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔
ان دونوں کو آتا دیکھ کر سب ریپورٹر ٹرٹ جلدی سے ان کی
تصویریں لینے لگے جاتے ہیں۔

زمان اور شہباز صاحب اپنی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اپنا چہرہ
چھپانے کی پردہ نہیں چھپاتے ہیں۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد سفید رنگ کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس اوپر
ڈارک نیوی بلیو کلر کا کوٹ پہننے ہوئے فیروز صاحب کے ساتھ
گراؤنڈ میں اپنے قدم بڑھاتے ہیں۔۔

باسیل کے پیچھے آتے ہوئے پولیس والوں میں سے ایک کے
ہاتھ میں فائل اور باسیل کا موبائل دیکھ کر ملک زمان اور اس کے باپ
کے چہرے سے باقی کی ہوائیاں بھی اڑ چکی تھیں۔۔

سب رپورٹرز کی نظریں ملک زمان اور شہباز صاحب سے ہٹ کر
 مکمل طور پر باسیل پر تھی کیونکہ یہ اس کی پہلی
 پریس کانفرنس تھی ایک جج کی حیثیت سے پاکستان میں وہ جب سے
 S لوٹا تھا صرف گاؤں کی حد تک محدود ہو گیا تھا لیکن اب وہ
 اپنے گاؤں کے فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے فرائض کو بھی
 ادا کرنے کے لئے خود کو مکمل طور پر تیار کر چکا تھا۔
 اسلام و علیکم ایوری ون۔۔۔
 باسیل سب رپورٹرز کے سامنے اکھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر
 پر باندھے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔
 میرے اتنے کم وقت پر بلانے پر آپ لوگ آگئے اس کے لیے آپ
 لوگوں کا بہت بہت شکریہ۔
 یقیناً آپ لوگ مجھے جانتے ہوں گے۔؟؟
 باسیل کی نظر وہاں موجود ہر ایک رپورٹر پر گھوم رہی تھی۔
 سب لوگ باسیل کی بات کا جواب ہاں میں سر ہلاتے ہوئے
 دیتے ہوئے اور ان کی تصویریں لینے لگ جاتے ہیں۔
 آج اس ملک کا پہلا کیس اپنے ملک کے فرائض کو ادا کرنے کی پہل
 کر چکا ہوں میں جیسا کہ آپ سب جانتے تھے کہ میں اس گاؤں میں ہی
 ان دونوں کو پکڑنے کے لیے آیا تھا۔
 بات کو لمبا نہیں کروں گا۔

مختصر سی بات ہے یہاں کی گورنمنٹ

نے ملک زمان اور اس کے باپ ملک شہباز کا کیس جس وقت مجھے
بتایا تھا میں اس وقت تک سے ان کی معلومات اکٹھی کر رہا تھا

اور اس مائل میں ان کے کارنامے موجود ہیں

بائیل کی بات پر ملک زمان اور شہباز صاحب کے ساتھ ساتھ فیروز
صاحب بھی کافی حیران ہو رہے تھے۔۔

ملک شہباز اور اس گاؤں کے آس پاس کے گاؤں کے سربراہ
آج ابھی اور اسی وقت سے ان سب کو اپنی اپنی کرسیوں سے گاؤں کی
سربراہی سے اور جو الیکشن لڑنے کی تیاریوں میں تھے اور جو

الیکشن میں شامل ہو چکے تھے سب کو ان کی جگہ سے خارج
کیا جاتا ہے۔۔۔

اور ان کی اولادوں کو۔۔۔

بائیل زمان کی طرف انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے
سب کے سب کو جو اپنے باپوں کے ساتھ ان کے برے کاموں میں ملوث ہیں
ان سب کو ابھی اور اسی وقت گرفتاری کا حکم سنایا جاتا ہے۔۔۔

آج سے ان لوگوں کا ہر طرح سے نام و نشان ہر چیز سے ہٹایا جاتا ہے
باقی رہی ان کی خودداری اور نیک عملوں کے کارنامے اس

موبائل میں اس ویڈیو میں موجود ہیں۔۔

صرف ملک زمان ہی نہیں بافتیوں کے بچے بھی جو گھٹیا کام کرتے تھے

ان سب کی ویڈیوز بھی ان میں موجود ہیں۔۔

باسیل اپنا فون ہوا میں لہراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ملک شہباز اور ان کے لاڈ صاحب زادے ملک زمان دونوں باپ

S بیٹے ایک جیسے فحاش مرد ہیں جنہوں نے اپنے گھر میں کام کرنے

a والوں عورتوں تک کی عزت کو پامال کر رکھا ہے۔۔

l باسیل ملک زمان اور شہباز صاحب کے پاس آکر ان کے کندھوں پر

h ہاتھ رکھ کر اس کے کندھوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

a ان کی سزا یہاں نہیں سنائی جائے گی وہ اگلے ہفتے میرے کوٹ میں

I سنائی جائے گی۔

q آج آپ لوگوں کو یہاں بلانے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ آپ لوگ

a کو اور ان لوگوں کو تسلی ہو سکے کہ باسیل سکندر وعدوں

l کو نہیں توڑتا۔۔

N میں یہاں جس مقصد کے لیے آیا تھا وہ میں کافی حد تک پورا کر چکا

o صرف یہ ہی نہیں اپنے باپ کی موت کی بعد اس گاؤں میں ان کے

e منراٹھ کو بھی انجھام دے چکا ہوں

l باسیل اپنے ہاتھوں کو ان کے کندھوں سے ہٹائے ہوئے پریس کے

s سامنے آکھڑا ہوا جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو دوبارہ سے اپنی کمر پر باندھ لیتا

ہے اور نظریں فیروز صاحب کے حیران چہرہ پر جمائے ہوئے

وہ سب کی توجہ اب ان کی طرف کر رہا تھا۔۔

اس لیے آج آپ سب کے سامنے میں باسیل سکندر محمد ان سکندر کا

بیٹا اپنے باپ کی طرح خود کو اس گاؤں سے

اور اس گاؤں کی باقیات زمہ داریوں سے آزاد کر چکا ہے۔۔

آج سے یہ گاؤں ملک شہباز کا گاؤں اور اس پاس کے جتنے بھی

گاؤں ہیں آج سے فیروز خان صاحب سنبھالیں گے

اور میرا بھائی بدر سکندر اس گاؤں اور باقیات گاؤں کی زمہ داری

آج سے ان سب کی ہوئی۔۔

کیونکہ باسیل سکندر نے اپنی یہاں کی زمہ داریوں کو انجام دے دیا

ہے اب وہ اپنے ملک کے منرض کو انجام دینے کے لیے

مکمل طور پر تیار ہے۔۔

باسیل اپنی سینے سے بھاری بھر کم بوجھ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

سرا ایک بات پوچھوں۔۔؟؟؟

ایک رپورٹر لڑکی ہوا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جی پوچھیں۔۔ باسیل اطمینان سے جواب دیتا ہے۔۔

سران کے کیس کے بارے میں ہم رپورٹر ٹرژ پہلے سے جانتے ہیں اور ہم

یہ بھی جانتے تھے کہ آپ پاکستان آئے اپنی فیملی سے ملاقات کرنے

کے لیے تھے آپ یہاں رہنا نہیں چاہتے تھے تو اب ایسا کیا ہے یہاں

جس نے آپ کو واپس جانے سے روک دیا تھا۔۔

اور آپ نے اب دوبارہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔؟؟؟

رپورٹر کی بات پر باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ چھاتی ہے

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

پر جوہل میں وہ غائب بھی کر لیتا ہے۔۔

میں واپس امریکہ نہیں جبار ہا ہوں مجھے اسلام آباد کے ہائے کورٹ
کے لیے اپوینٹ کر لیا گیا ہے۔

میرا اور اس گاؤں کا ایک ساتھ وقت ختم ہو گیا ہے
اس ملک سے نہیں میں ایک پاکستانی ہوں اور مجھے اسی کی مٹی
میں دفن ہونا ہے ہاں رہی بات اس وجہ کی
باسیل کہتے ہوئے سر جھکا کر ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔۔
وجہ تو ہے میرے پاس رکنے کی اور اب میرے جینے کی بھی
باسیل ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم تو آج کا وقت ختم ہوا کل مجھے ان کے کارناموں کے چہرے
پورے پاکستان میں چاہیے۔۔

امید ہے آپ لوگ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔؟؟ باسیل سب رپورٹرز
کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ رکھ فیروز صاحب کے
حیران کن نظروں کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اب اگلی ملاقات ہائے کورٹ میں کرتے ہیں اب سب کے ساتھ ساتھ میں

بھی بے تابی سے ان کی سزائے جانے کا منتظر ہوں۔۔

باسیل سخت نظروں سے دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اور کہہ کر پلٹ کر سب رپورٹرز کو ایک نظر دوبارہ دیکھتا ہے

خدا حافظ۔۔

باسیل کہہ کر فیروز صاحب کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر گراؤنڈ سے

باہر جانے کے لیے اپنے قدموں کو بڑھاتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

v

e

l

s

♥

باسیل تم نے اچھا نہیں کیا ہے ہمارے ساتھ ہمیں کہیں منہ دیکھانے
کے قابل نہیں چھوڑا ہے تم نے۔۔۔

زمان باسیل کو جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے جلدی سے پلٹ کر اپنے پیچھے

کھڑے ہوئے پولیس والے کی جیب سے گن نکال کر

بنا کچھ وقت کی مہلت کے وہ باسیل پر گولی چلا دیتا ہے۔۔

سب ریپورٹر ٹرژمان اور باسیل کو حیرانی سے دیکھتے ہوئے

ان کی ریکارڈنگ کرنے کے جاتے ہیں۔۔

گولی سیدھا باسیل کی کندھے پر آگتی ہے جو اسے اسی پر

زمین پر جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔

زمان کے گولی چلانے کے بعد فیروز صاحب اپنی گن سے جو اسے

باسیل نے ہی پکڑائی تھی اسی موقع پر زمان کے سینے پر

دے مارتا ہے وہ بھی ایک نہیں ایک ساتھ

تین گولیاں زمان کے سینے میں اتار دیتا ہے جس سے زمان اسی پل

اپنے باپ کی باہوں میں زمین پر گرتا ہوا جاتا ہے۔۔

فیروز صاحب پلٹ کر جلدی سے باسیل کو دیکھتے ہیں

جس کا بازوؤں خون سے تر ہو کر زمین پر پانی کے قطروں کی طرح

پھیلتا ہوا جاتا ہے۔۔۔

باسیل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ فیروز صاحب کہہ ہی رہے تھے کہ باسیل نظر

اٹھا کر دیکھتا ہے انہیں پر انہیں وہ دیکھ نہیں پاتا اور اسی پل وہ

زمین بوس ہو جاتا ہے "

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



Rooh E Basil 

Episode No 40

By Saleha Iqbal ... 

سب لوگ کھانا کھا چکے تھے سوائے روحی کے وہ باسیل کے

انتظار میں کھانا ہی نہیں کھاتی ہے۔۔

سلطانہ بیغم بھی اپنے گھر میں اپنے کمرے میں موجود فیروز صاحب

کے لیے پریشانی میں ناٹھیک سے کھانا کھاری ہے اور ناہی سکون سے

آرام کر رہی تھی۔۔

دوسری جانب روحی کی بھی یہی حالت ہو رہی تھی باسیل کے

انتظار میں وہ بار بار گھڑی میں ٹائم اور موبائل پر اس کے

آنے یا نا آنے کی خبر کا انتظار کر رہی تھی۔۔

دونوں ماں بیٹی کی اس وقت ایک جیسی کیفیت ہو رہی تھی

دونوں کو ہی سکون نہیں مل رہا تھا اپنے اپنے شوہروں کو دیکھ

بغیر۔۔۔

روحی صوفے پر سمیٹ کر بیٹھے ہوئے اپنی گود میں میڈیکل یونیورسٹی

کی بک رکھے ہوئے اسے دھیان لگا کر پڑھنے کی کوشش

کر رہی تھی پر باسیل کی اور اپنے بابا کی فنکر میں اس کا دل ڈوبا

حبار ہا تھا کیونکہ اس وقت رات کے 2:48 منٹ ہو رہے

تھے سب سوچے تھے سوائے روحی اور سلطانہ بیغم کے

روحی اپنی کتاب پر نظریں جمائے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے دوپل
کے لیے اپنی آنکھیں بند کرتی ہے تو اس کی آنکھ ہی لے جاتی ہے
کسی کے اس کی گود میں سے کتاب کھینچنے پر اس کی آنکھ کھل
جاتی ہے۔۔

روحی دھڑکتے دل سے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھتی ہے تو
اپنی آنکھوں کے سامنے کھڑے ہوئے مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھ
کر روحی کو سکون کی سانس آتی ہے۔۔

روحی جلدی سے اٹھ کر باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔
انکل آپ کہاں رہ گئے تھے میں کب س آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔
روحی مضبوطی سے اپنی بازوؤں کا حصار بنائے ہوئے اپنے آپ کو باسیل
کے قریب کرتی ہے۔۔

خیر ہو گئی ہے آج کل میری بیوی میری زیادہ ہی دیوانی نہیں ہو
گئی ہے۔۔؟؟

باسیل ایک ہاتھ روحی کی کمر پر اور دوسرا اس کے بالوں پر
رکھتے ہوئے اس کے سر پر رکھ کر پوچھتا ہے۔۔

وہ تو ہو گئی ہے آپ کو اب اس بات پر بالکل بھی شک نہیں ہونا چاہیے
روحی اپنا سر باسیل کی سینے پر ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان مجھے تو ویسے بھی کوئی شک نہیں تھا میں جانتا تھا

یہ جنگلی بلی میرے ہاتھوں میں لازمی آئے گی

باسیل روجی کے سر سے ہاتھ ہٹا کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے اس کے لبوں پر جھک کر ہلکی سی چھوٹی سی

پیاری سے جس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روچی کے پیٹ میں تتلیاں اڑتے ہوئے اسے محسوس ہو رہی تھی۔

روچی ہنستے ہوئے سر سے نظر باسیل کے چہرے سے ہٹاتی ہے

تو اس کی نظر کوٹ کے اندر سے اس کی شرٹ پر پڑتی ہے

جولال سرخ خون سے تر ہوئی پڑی تھی۔

اودو۔۔۔ یہ آپ کو کیا ہوا ہے چوٹ لگی ہے دیکھائیں مجھے۔۔

روچی باسیل کے کوٹ کی طرف اپنے ہاتھوں کو بڑھاتے ہوئے کہتی ہے

ٹھیک ہو گڑیا معمولی سی چوٹ لگی ہے بس

باسیل روجی کا سر دوبارہ اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی کمیز کی بازوؤں خون سے تر ہوئی پڑی ہے آپ کہہ

رہے ہیں معمولی سی چوٹ ہے۔

روچی باسیل کے سینے سے سر اٹھاتے ہوئے باسیل کے کوٹ میں سے

جھانکتے ہوئے کہتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں میری جان ٹینشن نالو میری۔۔۔

باسیل روجی سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ دیکھا دیں نا مجھے میں فنیو چر ڈاکٹر ہوں ایسی چوٹیں دیکھنا

تو مجھے آنا چاہیے نا آپ دیکھائیں مجھے اتاریں اپنی کمیز

روجی باسیل کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

میری جان میں ایسی گندی باتیں نہیں کرتے ہیں اگر ہم یہاں

بزی ہو گئے تو سب کو شک ہو جائے گا۔

باسیل شرارتا لہجے میں کہتے ہیں۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ ہر بات دوسرے راستے پر لے جاتے

ہیں اور ویسے بھی سب سوچکے ہیں آپ اور میں

آلو بنے ہوئے ہیں۔۔

روجی کی بات پر باسیل ہنستے ہوئے درد میں کراہتے ہوئے

اپنے دانت بھینچتے ہوئے اپنا کونٹ اتارتا ہے۔۔

کیا کروں میں عادت سے محبور ہوں اتنی خوبصورت سی

بیوی کو دیکھ کر ہی میرے ذہن میں یہ ساری باتیں آتی ہیں۔۔

کمیز نہیں اتاروں گا میں مجھے شرم آتی ہے۔۔

باسیل شرارت سے ہنستے ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے باسیل کی بات پر

روجی اس کے سینے پر تھپڑ مار دیتی ہے۔۔

آہہہہہ۔۔۔۔۔ باسیل فوراً درد میں مبتلا ہو کر صوفوں کے سامنے

پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

آہ۔۔۔ سوری سوری باسیل غلطی سے مار دیا ہوتا میں نے
 روحی باسیل کے سامنے گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھے ہوئے اس کے چہرے
 پر درد کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے جلدی سے اٹھ کر کھینچی لینے
 کے لیے جاتی ہے ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار میں سے کینچی نکال کر وہ
 باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔۔
 باسیل روحی کے ہاتھ میں کینچی دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں
 بڑی بڑی کر لیتا ہے۔۔۔
 یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ باسیل حیران و پریشان ہو کر پوچھتا ہے
 آپ کا آپریشن کروں گی اس سے میں
 روحی اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔
 رہنے دو آئے تم بڑی ڈاکٹر چیر پھاڑ کر رکھ دوں گی تم نے مجھے
 یقین نہیں ہے تمہیں مجھ پر۔۔۔!!!
 باسیل ٹیبل سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے
 یہ کیا بات ہوئی بھلا اگر میرے شوہر کو ہی مجھ پر بھروسہ نہیں
 کریں گے تو میں باقی لوگوں کے ساتھ آپریشن اوپریشن
 کیسے کھیلوں گی۔۔۔؟؟
 روحی باسیل کے چہرے ڈر کے ریکشن کو دیکھتے ہوئے بڑی
 مشکل سے خود کو ہنسنے سے روکتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



کیا؟؟؟ تم نے اوپریشن اوپریشن کھیلنا ہے باقی سرلیضوں کے

ساتھ رہن دو بی بی میں جج ہوں اس کا یہ

ہرگز مطلب نہیں ہے کہ میں اپنی خود کی بیوی کو جیل سے نکالنے کے

اور جیل میں ڈالنے کے کھیل کھیلتا رہوں گا۔۔

باسیل الماری میں سے اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ نکال کر اسے

کچھ قدم کی دوری پر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور اپنے ہاتھ سے گھڑی نکالنے لگتا ہے۔۔

روحی کینچی لے کر باسیل کے پیچھے پیچھے ہی پھر رہی تھی۔۔

یہ کیا بات ہوئی تو کسی فائدہ ہوا مجھے ایک بڑھے انکل کی شکل والے

آدمی سے شادی کرنے کا میں نے تو سوچا تھا کہ

اگر میں اگر گنڈا گردی کروں گی رب بھی اور اگر ڈاکسٹر بن کر

کوئی کیس ویس کبھی حشر اب ہو گیا

تو آپ مجھے بچالیں ھے لیکن آپ تو پہلے ہی پلا جھاڑ رہے ہیں اپنا۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر باسیل کو ڈریسنگ ٹیبل

کے شیشے میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب اس بکواس کا کیا مطلب ہے۔۔؟؟ باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے

ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اس بکواس کا مطلب اتنا ہے بس آپ مجھے اپنا اوپریشن کرنے

دیں مجھے نہیں پتا ہے میں نے کرنا ہے۔

روحی انسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں پہلے تو تم صرف باتیں کرتی تھی آج تم مجھے سچ میں مارنے پر

تلی ہوئی ہو زارا شرم نہیں آتی ہے تمہیں۔۔

ابھی تو میں باپ بھی نہیں بنا میں سر گیا تو میرے حبا ئیداد پر

عیاشی کون کرے گا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے پاس آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں ہوں نامیں کروں گی عیاشی اور کون کرے گا۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے دونوں ہاتھوں سے اپنی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بڑی ہی کوئی تم وہ ہو۔۔!!! باسیل گنداسا منہ بنا کر کہتا ہے

اور واش روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

ارے کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔؟؟ ابھی تو خود ہی کہہ رہے تھے کہ

کمیز اتاری نہیں جا رہی ہے پھر اب کیسے اتاریں گے۔۔؟؟

روحی ہنستے ہوئے ایک انیبر واٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔!! باسیل اپنے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ادھر آئیں۔۔!! روحی باسیل کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔۔

میں نے اوپریشن نہیں کروانا ہے۔۔ باسیل روحی کا ہاتھ اپنی طرف

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا بابا نہیں کرتی میں آپ کا اوپریشن آجائیں اب۔۔۔
 روجی باسیل کو ہنتے ہوئے کہتی ہے اور باسیل کو بیڈ کی طرف
 لے کر آتی ہے باسیل کو بیڈ پر بیٹھا کر خود اس کے سامنے کھڑی ہو کر
 احتیاط کے ساتھ باسیل کے کندھے پر اس کی کمیز کاٹنے لگ جاتی ہے۔
 اگر چوٹ پر مجھ سے لگ جائے تو بتا دینا۔۔!!
 روجی باسیل کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتی ہے۔۔
 باسیل ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے۔
 روجی باسیل کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے دوبارہ اس کی شرٹ
 کو کاٹنے لگ جاتی ہے۔۔
 یہ سب کہاں سے سیکھا تم نے۔۔؟؟
 باسیل کی نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا روجی کے چہرے سے
 اور اس کے چہرے پر بکھری ہوئی اس کی زلفوں سے
 موبائل سے۔۔!! روجی مختصر سا جواب دیتی ہے اور دے کر کھینچی پہلے
 بیڈ پر پھینک دیتی ہے پھر باسیل کو دیکھتے ہوئے
 وہ اسے لگنا جائے دوبارہ سے کینچی اٹھا کر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل
 پر رکھتی ہے۔۔
 اور جلدی سے جا کر باسیل کے کپڑے ڈرینگ ٹیبل سے
 اٹھا کر اس کے پاس لاتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

b

I

q

b

a

l

b

N

o

v

e

l

s

h

آپ اب آرام سے اسے اتار لیں گے آپ یہی پر چنچ کر لیں میں آپ کے
لیے کھانا لے آتی ہوں پھر آپ دوائی بھی کھالیں۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف نظریں جھکا کر دیکھتی ہے۔

روحی کہہ کر جانے لگتی ہے پر باسیل اسے جانے دینے سے پہلے ہی اس کا

ہاتھ پکڑ کر روحی کو اپنی گود میں بیٹھا کر

اس کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اسے

اپنی قید میں ڈال اس کے کندھے پر اپنا

سر ٹیکالیتا ہے۔۔

تم بڑی ہو گئی ہو۔؟؟؟ باسیل روحی کے چہرے سے اپنا چہرہ

لگائے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں مجھے نہیں ہونا چاہیے ہوتا۔؟؟ روحی سوال کے جواب کے بدلے

خود بھی سوال کر بیٹھتی ہے۔۔

نہیں ہونا چاہئے ہوتا مجھے وہ پاگل والی لڑکا لڑکی پسند ہے

یہ سیریس والی پروٹیکٹ کرنے والی سیدھی سادھی لڑکی نہیں

باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو میں تو آپ کے لیے ہمیشہ ویسی ہی رہوں گی جیسی میں پہلے تھی

پر اب میں باقی دنیا کو بھی آپ کی طرح جوتی کی نوک پر رکھوں گی۔

روحی باسیل کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بولی۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

پہلی بیوی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کی طرح بنے کے کوشش کر رہی ہے۔۔۔؟؟؟

باسیل کاسینہ فخر اور خوشی سے اس مزید چوڑا ہوتا

حبار ہاتھ۔۔

ہاں تو جب شوہر ہر طرح سے پرنیکٹ ہے ایک اچھا بیٹا ہے ایک اچھا

شوہر ہے ایک اچھا جج ہے ایک اچھا گاؤں کا سربراہ ہے تو

بیوی بھی اس کے قابل کی اس کے ٹکر کی ہونی چاہیے نا پھر۔

روحی باسیل کی گود سے اٹھتے ہوئے باسیل کے چہرے کو

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے باسیل کے ماتھے پر اپنے لب

رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نت کرو روحی اس وقت مجھے مت چھیڑوں میں پہلے ہی بہت

مشکل سے خود کو کنٹرول کیے ہوئے ہوں ایسا نا ہو کہ میں

اپنی چوٹ کا لحاظ بھی نا کرو اور کچھ کر بیٹھو۔۔

باسیل روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

شدت سے ایک ایک لفظ کہتا ہے۔۔

جی نہیں میاں جی اس وقت کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

آپ صرف اپنا تھوڑا تھوڑا سادھیاں رکھیں باقی کامیں

رکھ لوں گی آپ کا۔۔

روحی گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر باسیل کے ہاتھوں کو مضبوطی سے

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس پر اپنے لب رکھ کر کہتی ہے۔

آپ چیخ کر لیں میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔
روحی کہہ کر باسیل کے ہاتھوں کو چھوڑ کر ہنستے مسکراتے ہوئے کمرے
میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

باسیل کو جیسے بت ہی بن گیا تھتاروحی کی باتوں پر اس کی
ایک ایک حرکت پر اس کے وجود س کے ساتھ ساتھ اس کا
دل بھی ٹہر گیا تھا۔۔

باسیل اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے ہوئے ہی بیڈ پر گر جاتا ہے
لیٹے ہی باسیل سے منہ سے درد کے مارے آہ نکلتا ہے
اپنی نظریں چھت پر ٹیکائے ہوئے وہ لمبی لمبی گہری سانسیں
لے کر خود کو ہوش میں لاتا ہے۔۔

پیار ہو گیا ہے اسے بھی مجھ سے۔۔ باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے
اور کہتے ہوئے پھر بیڈ کا سہارا لیتے ہوئے اٹھنے کی کوشش
کرتا ہے۔۔

پر کنجوس ہے محبت ہو گئی ہے پر کہیں گی نہیں۔۔۔
باسیل اپنی کٹی پھٹی ہوئی باقی کی کمیز کو اتارتے ہوئے کہتا ہے
اپنی محبت میں بھی تم نے مجھے ایسے ہی آدھے سلامت اور
آدھا پاگل کر دیا ہے روح۔۔

باسیل بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S
a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

ہائے رے یہ عشق محبت پیار عام انسان کے کرنے والے کام نہیں ہیں

اس کو تو صرف جگر والا بندہ ہی کر سکتا ہے۔۔

باسیل اپنی کمیز اتار کر صوفے پر پھینکتا ہے اپنے کپڑے لیے

وہ واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

باسیل جب تک فریش ہو کر آتا ہے روجی بھی کھانا لے کر آجاتی ہے۔

باسیل اور روجی مل کر کھانا کھاتے ہیں

کھانے کے بعد روجی باسیل کو دو انین دے کر اسے احتیاط سے

بیڈ پر لیٹا دیتی ہے اور خود برتن واپس کیچن میں اپنی اپنی

جگہ دھو کر رکھ کر آتی ہے۔۔۔

جب تک وہ لوٹتی ہے باسیل سوچکاھتا روجی اسے سکون کی

نیند کی گولی بھی دے دیتی ہے۔

کیونکہ اسے باسیل شکل سے کافی تھکا ہوا تھا کاوٹ سے چور

لگ رہا تھا۔۔

خود بھی اپنے کپڑے چنچ کیے ہوئے وہ باسیل کے پاس پر

تھوڑے فاصلے سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر وہ بھی سو جاتی ہے۔

.....

سو ہو چکی تھی گھر کی سب خواتین نیچے حال میں موجود

تھیں ایک بار پھر سے پوری حویلی میں ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔

آئم اور روجی کی بے فضول سی باتوں پر سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم کا

تہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگ رہا تھا۔۔

s
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



قہقہہ کی آوازوں پر بدر بھی ہلکے کلر کے کرتے میں ملبوس
اپنی شرٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔
تھے تو وہاں سب لیکن بدر کی نظر صرف ان سب لوگوں میں
موجود ایک شخص پر حاکمیت ہے جس کی ہنسی

پر بدر اس واری واری حبا رہتا۔۔

پور کو دیکھتے ہی آئم کی نظر بھی بدر پر پڑتی ہے آئم سے نظریں ملانے سے پہلے
ہی بدر اپنی نظریں جھکا لیتا ہے۔۔

آئم بدر کی اس معصوم سی حرکت پر ایک بار پھر
مسکرا دیتی ہے۔۔

روحی بدر اور آئم کے چہرے پر سچی ہوئی مسکراہٹ سے
اچھی طرح واقف تھی۔۔

روحی بائیل کہاں ہے بیٹا۔۔؟؟ ہیرا بیگم روحی کو دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔

تائی امی وہ سو رہے ہیں۔۔ روحی مسکراتے ہوئے جواب سے رہی تھی
کہ اتنے میں سامنے گیسٹ روم سے آتی ہوئی شیزا کو دیکھ کر
روحی کے چہرے کی ہر ہنسی غائب ہو چکی تھی۔۔

روحی کے اچانک سے مایوس چہرے کو دیکھتے ہوئے بدر کی نظر
سیدھا شیزا کی طرف اٹھتی ہے۔۔

اسلام و علیکم آنٹی سوری وہ کل رات میں ملنے نہیں آپائی
وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی مجھے اس لے۔۔۔

اس وقت سب خوش تھے کسی کو اندازہ نہیں بھتا کیا ہو گیا ہے اور
کیا ہونے والا ہے۔۔

روحی کے چہرے کی اڑتی ہوئی رنگت دیکھ کر بدر جلدی سے روحی
کے پاس آکھڑا ہوتا ہے اور اس کے موڈ ٹھیک کرنے لگتا ہے۔
بدر کی شکل دیکھ کر روحی کا قہقہہ ہوا ایک بار پھر سے لگتا ہے۔۔

روحی کو ہنسا کر بدر آئم کے پاس والی کرسی پر جا بیٹھتا ہے
جس کے سر ہانے وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔

سنو۔۔؟؟ بدر دھیمے لہجے میں پکارتا ہے۔۔

جی۔۔!!! آئم بدر کے لیے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے اس کے پاس
کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

اچھی لگ رہی ہو۔۔!! بدر چائے کا کپ اپنی طرف
کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تعریف کر رہے ہیں یا احسان۔۔؟؟ آئم ایک امیر داڑھی اتارے ہوئے کہتی ہے۔

تعریف ہی کر رہا ہوں۔۔ بدر منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو اگر آپ مسکرا کر دیں گے تو کچھ ہو جائے گا آپ کو۔۔؟؟

آئم بدر کے آگے سے چائے کا کپ واپس اپنی طرف کھینچتے ہوئے
کہتی ہے۔

آج کل کچھ زیادہ ہی ڈیپ سائڈنگ نہیں ہوتی جا رہی ہو۔؟؟

بدر کپ واپس اپنی طرف لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں تو۔۔۔!!! میری تعریف کرتے وقت اگر آپ تھوڑا سا مسکرا دیں

گے تو آپ کو کچھ نہیں ہوگا میں یہ کہہ رہی ہوں۔۔

آئمہ بدر کو چائے کا کپنا دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری ہنسی غائب ہو چکی ہے اب میں نہیں ہنستا وجہ نہیں ہے

میرے پاس ہنسنے کی۔۔۔

بدر اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ بدر کا لڑکا ہوا منہ دیکھ کر کپ خود ہی بدر کے آگے بڑھا دیتی ہے

کوشش کریں گے لانے کی تو ہزاروں وجہ مل جائے گی آپ کو

آئمہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میں ہنسنا نہیں چاہتا ہوں ہنس کر اپنا مذاق خود نہیں اڑانا چاہتا ہوں

بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ بھی بدر کی بات پر حنا موش ہو جاتی ہے کیا کہو آگے کچھ

بھی سمجھ نہیں آتا ہے اسے۔۔

روحی باسیل کو اٹھالاؤ بیٹا وہ بھی سب کے ساتھ ناشتہ

کر لے گا۔۔

سلطانہ بیغم کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔

ای وہ نہیں اٹھیں گے اس وقت وہ میں نے انہیں دونیند کی گولیاں

دی ہیں وہ دوپہر کو ہی اٹھیں گے اب۔۔

روحی اپنی ناشتہ کی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور اس کی بات پر سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ جاتی ہے
اور سب ایک آواز میں کہتے ہیں۔۔

کیا ااااا۔۔۔؟؟؟؟

سب لوگ حیران کن نظروں سے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔
جی وہ انہیں چوٹ لگی ہے نا تو اس لیے میں نے سوچا کہ وہ تھوڑا
آرام کر لیں۔۔

روحی کہتے کہتے اپنا سر جھکا کر اپنا چہرہ اپنے بالوں میں
چھپا لیتی ہے۔۔

ایک بار پھر سے روحی کی شکل کو دیکھتے ہوئے سب کا ہتھکڑ ہوا میں
بلند آواز میں لگتا ہے پر شیز کا چہرہ ہر طرح کے ایکسپریشن سے
دور دور بھتا اس وقت۔۔

یہ نہیں سدھرے گی یا باسیل کو ہی پاگل کر دے گی پر خود
سدھرے گی نہیں۔۔

سلطانہ بیگم روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
روحی کیا ہوا باسیل کو۔۔؟؟؟ ہیرا بیگم پوچھتی ہے تو سب

مجس سے روحی کی طرف اپنی نظریں ایک بار پھر سے اٹھاتے ہیں۔

جی وہ تائی امی۔۔۔ مجھے بھی نہیں پتا ہے وہ کل رات دیر سے

آئے تھے اور چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔

ہاں تمہارے بابا بھی دیر سے آئے تھے اور وہ بھی یریشان سے تھے کچھ۔۔

سلطانہ بیغم روجی کو دیکھتے ہوئے بولی

پتا نہیں کچھ ہوا ہو گا پولیس اسٹیشن میں یا پھر آتے ہوئے وہ اٹھیں گے
تو ان سے پوچھ لیں گے۔۔

ہیرا بیغم سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد سب لوگ ناشتہ کر لیتے ہیں روجی اور بدر شہر کے لیے

نکل چکے تھے باسیل اپنے کمرے میں موجود ابھی تک سویا

ہوا تھا سب لوگ اپنے اپنے کاموں پر لگ چکے تھے۔۔

آئم سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان کی کمرے

میں ان کی شادیوں کے قصے سن رہی ہوتی ہے۔۔

آئم اب پوری طرح سے نارمل ہو چکی تھی اس گھر کے

افرداؤں کے ساتھ ہو طرح کی ہچکچاہٹ اب ختم ہو رہی تھی۔۔

شیزا کیلے اپنے کمرے کی کھڑکی میں بیٹھی ہوئی کھڑکی سے باہر

دیکھے جا رہی تھی۔۔

بدر اور روجی بھی واپس آ گئے تھے۔۔

شکر ہے خدا کا کہ کوئی اور وجہ نہیں تھی میرا سوچ سوچ کر دماغ

خراب ہو گیا تھا کل سے کہ توپا سپورٹ کیوں بنوا رہی ہے۔۔

بدر گاڑی سے اترتے ہوئے روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب تو پتا چل گیا نا کہ میں کیوں نہیں بتا رہی تھی۔۔

روحی بدر کو دیکھ کو مسکراتے ہوئے بولی

ہاں شکر ہے۔۔۔!! بدر شکر کا کلمہ ادا کرتے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن ابھی تو کسی کو بتانا مت ایسا نا ہو کہ وہ لوگ مجھے ٹیسٹ میں فیل

کر دیں اور میری عزت کا جنازہ نکل جائے

روحی بدر کی بازوؤں پکڑ کر رو تلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

تو حباے گی لندن۔۔؟؟؟ چچے

بدر ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ روحی سے چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔

بندر کے بچے روحی اسے حبا تے ہوئے دیکھ کر زور سے اپنے پیر سے

خسہ نکال کر بدر کی پیٹھ پر ڈے مارتی ہے۔۔

بدر فوراً سے پکڑ کر روحی کو غصہ میں دیکھتا ہے۔۔

سوری۔۔ میں بھول گئی تھی کہ اب ہم شریف ہو گئے ہیں سوری

بھائی۔۔

روحی بدر کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہہ کر بدر کے اپنی طرف دبے دبے بڑھتے ہوئے قدموں کو

دیکھ کر وہ فوراً سے چیخ مارتے ہوئے حویلی کے پیچھے والے

گارڈن ایریا میں دوڑ کر جاتی ہے۔۔

روحی کی چیخ پر سب لوگ پریشان سے ہو جاتے ہیں اور جلدی سے

اپنے اپنے کمرے کی کھڑکیوں کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



باسیل بھی اٹھ کر ابھی بس شاور لے کر کمرے میں آیا ہی تھا کہ

پیچھے گارڈن ایریا سے لگا تار چیخنے کی اور ہنسنے کی

آواز پر وہ بھی بالوں میں ٹاؤل مارتے ہوئے کھڑکی پر جاکھڑا ہوتا ہے۔

آئمہ بھی حیران پریشان سی بدر اور روجی کو دیکھ رہی تھی۔

پریشان مت ہو آج پہلی مرتبہ یہ دیکھ رہی ہو عادت ہو جائے

گی تمہیں بھی۔۔۔

ہیرا بیغم آئمہ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر یہ ماریکوں رہے ہیں ایک دوسرے کو۔۔؟؟

آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

یہ ان دونوں کا چلتا رہتا ہے بس تم دیکھتی جاؤ۔

سلطانہ بیغم آئمہ کو جواب دیتے ہوئے دوبارہ ہنستے ہوئے

کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

آئمہ بھی ان دونوں کو دیکھتے ہوئے خود کو ہنسنے سے نہیں روک

پاتی ہے۔۔۔

شیز روجی کو خوش دیکھ کر اور مزید مایوس ہو جاتی ہے۔۔

پاگل لڑکی روجی بی بی کا سدھر جانا ممکن سی بات ہے

باسیل ہنستے ہوئے روجی کو دیکھ کر خود دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

Rooh E Basil

Episode No 41

By Saleha Iqbal ... 

روحی بدر دونوں لڑ جھگڑا پس ہنستے ہوئے حویلی میں داخل ہوتے ہیں
 ہیرا بیغم والے بھی سب اب حال میں آکر بیٹھ جاتے ہیں
 آئمہ سب کے لیے چائے بنا کر لے کر ہی آرہی تھی کہ راستے میں
 ہی بدر اس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑ کر سب کے سامنے
 ٹیبل پر حبا رکھتا ہے۔۔

روحی اپنی ماں کے کندھے پر سر ٹیکائے ہوئے ہنستے ہوئے بدر اور
 آئمہ کو دیکھ رہی تھی صرف وہ ہی نہیں سلطانہ بیغم اور ہیرا بیغم
 بھی بدر کی حرکت پر مسکرا اٹھتی ہیں۔
 امی ابو کہاں ہیں۔۔؟؟ روحی اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
 وہ دوبارہ کام پر چکے گئے ہیں۔۔

سلطانہ بیغم لمبی آہیں بھرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔
 ایسا بھی کیا کام آگیا ہے بابا کام سے لوٹ ہی نہیں رہے ہیں
 ہمارے ساتھ تو ٹائم اسپینڈ ہی نہیں کر پارہے ہیں
 اور باسیل بھی چوٹ لگوا کر واپس آتے ہیں۔۔

روحی دوبارہ سرکاندھے پر رکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے

وہ کیا ہے نا۔ یغم ہمارا کام ہی کچھ ایسا ہے یا تو ہم خود مسرتے ہیں یا پھر ہمارے
ہاتھوں سے کوئی مسرتا ہے۔۔

S باسیل اسی ٹراؤزر شرٹ میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔
a روحی کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ بکھیر جباری ہے باسیل کو دیکھتے ہوئے

e پیچھے سے شیزا بھی اپنے کمرے سے
h لائٹ پیچ کلر کی گم گھیر والی فرائڈ پھنپھن ہوئے پیروں میں خس
a پہن کر وہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔

I شیزا نے صبح اپنے پہلے والے کپڑے پہنے ہوئے تھے اب وہ دوبارہ
q سے فرائڈ میں ملبوس سب کے ساتھ
b حال میں صوفے پر آ بیٹھتی ہے باسیل اور بدر کے ساتھ والے
a صوفے پر
l

N روحی کی فوراً سے نظر شیزا پر پڑتی ہے اور ایک ہی نظر میں وہ
o سر سے پیر تک اس کو دیکھ لیتی ہے۔۔

e تائی امی بدر اور آئمہ کا ولیمہ کریں۔۔؟؟ روحی اچانک سے آئمہ کا
l ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

s روحی کی بات پر آئمہ اور بدر دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے
حالتے ہیں۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے...؟؟ آئمہ روجی کی بازوؤں پکڑ کر

اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

ضرورت ہے تو ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔ تم دونوں کا نکاح تو ہو گیا تھا

لیکن اس میں ہم سے کوئی بھی شامل نہیں تھا اب ولیمہ میں

تو ہمیں شامل ہونے دو۔۔

روجی آئمہ کی طرف دیکھتے انسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روجی کہہ تو ٹھیک رہی ہے کافی عرصہ گزر چکا ہے

اس حویلی میں کوئی خوشیاں نہیں آئی ہیں بدراور آئمہ کا ولیمہ

کرتے ہیں۔۔

ہیرا بیگم روجی کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

یہ ہوئی نابات میری پیاری سی ساسو ماں آپ بہت اچھی ہیں۔

روجی جلدی سے اٹھ کر ہیرا بیگم کے پاس جا بیٹھتی ہے۔۔

لیکن امی آپ کی بہو بالکل بھی اچھی نہیں ہے آپ کے بیٹے کا بالکل

بھی خیال نہیں رکھتی ہے۔۔۔

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے ٹیڑھے ہو کر روجی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اللہ اللہ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روجی فوراً سے غصے

والے انداز میں کہتی ہے۔۔

تو اور کیا کہوں میں امی آپ کی بہو نے آج تک مجھے ایک کپ چائے
کا بھی بنا کر نہیں پلایا ہے گندی بہو۔

باسیل ٹیبل پر رکھی ہوئی چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ نے کبھی مجھے کہا ہی نہیں تو میں کیسے بنا کر

دیتی چائے آپ کو۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو میں نے نہیں کہا لیکن تمہیں یہ خود کرنا چاہیے تھا

باسیل اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے چوڑا

ہو۔ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

بہت ہی ناشکرے ہیں آپ تو۔۔

روحی چپڑ کر کہتی ہے۔۔

روحی باسیل کی کیوٹ سی لڑائی پر سب اپنے من پر ہاتھ رکھ کر

اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کبھی ان کو کبھی

ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔

امی دیکھیں آپ کی بہو کیسے زبان چلا رہی ہے آپ سب کے

سامنے بالکل بھی تمیز نہیں ہے اس میں تو۔۔

کیا ااا۔۔؟؟؟ روحی حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



امی آپ ہی میرے لیے ایک کپ چائے کا بنا دیں اچھی سی آپ کی بہو
 کے ہاتھ کی چائے تو شاید میرے نصیب میں ہی نہیں ہے۔
 باسیل افسردہ سامنے بنا کر کہتا ہے۔۔

آپ زیادہ نہیں بول رہے ہیں۔۔؟؟
 روحی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 نہیں تو زیادہ بولنے کا ڈیپارٹمنٹ تمہارا ہے میرا نہیں۔۔
 باسیل صوفے سے اپنی پشت ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔
 پر اس وقت تو آپ کی زبان ماشاء اللہ کینچی کی طرح
 چل رہی ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر صوفے پر مارتے ہوئے
 کہتی ہے۔۔

روحی کالس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کے سامنے باسیل کے
 بال نوچ ڈالے

جی جی آپ تو بہت معصوم ہیں میں ہی تو ہوں چلاک لومڑی
 روحی اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔
 کی ہاں بالکل اب کی ہے نا تم نے حق پر بات تم ہی ہو چلاک لومڑی
 میں تو ایک معصوم سا اپنی امی کا بیٹا ہوں
 باسیل اپنے کاندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



انکل بس رہنے دیں اگر اس وقت میرے منہ سے کچھ سننا

نہیں چاہتے ہیں

تو آپ حنا موش ہو جائیں۔۔

روحی اپنے ہاتھ کو صوفے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اس وقت مجھے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی ہو یہاں چاروں طرف

میرے ہی سپوٹرز بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

باسیل دوبارہ صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا ایسی بات ہے تو پھر آپ بھول جائیں کہ میرے ہاتھوں کی

چائے اب آپ کو کبھی بھی نصیب ہوگی۔۔

روحی کہہ کر غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنا منہ موڑ لیتی ہے

اس سے۔۔

روحی کی شکل دیکھتے ہوئے باسیل کے ساتھ سب کا تہقہہ ہوا

میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

چلو پھر یہ سہ رہا کہ ہم 2 دن بعد بدر اور آئمنہ کا ولیمہ کریں گے

ہیرا، یغم روحی کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس کے

غصے کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہیرا، یغم کی بات پر بدر اور آئمنہ کی نظر آپس میں ٹکراتی ہیں

جو پل میں ہی جھٹک کر اور پلٹ جاتی ہیں۔۔

مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔۔ شیزا سب کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی بھی اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



میری بھی دودن بعد کی فلائٹ بک ہو گئی ہے واپس امریکہ کی۔۔

شیزا کی بات پر روجی سکون کا انس لیتی ہے۔

بہت اچھا فیصلہ ہے تمہارا شیزا شادی کی مبارکباد دینے کے لیے

آئی تھی تم پر اب مجھے لگنے لگا تھا کہ شادی کر کے

حبانا کا ارادہ ہے تمہارا۔۔

روجی کہہ ہی رہی تھی کہ ہیرا بیغم روجی کو واپس کھینچ کر اپنے

کندھے سے لگا دیتی ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم شادی کی مبارکباد دینے کے لیے آئی تھی میں

پراتنے دن یہاں سب کے ساتھ کیسے گزر گئے مجھے پتا ہی نہیں چلا

شاید اکیلی رہتی ہوں نامیں تو فیملی کا ساتھ کیا ہوتا ہے یہ محسوس کرتے

کرتے مجھے اتنا وقت لگ گیا یہاں۔۔

شیزا ایک لمبی گہری انس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر میں دودن بعد چلی جاؤ گی

شیزا روجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر تمہیں برباد کر کے۔۔ شیزا روجی کو دیکھتے ہوئے خود سے

کہتی ہے۔۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ تمہارا آج تک کا سب سے بہترین فیصلہ رہے گا۔

روجی شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

بدر اور آئمہ کی شادی کی تیاریوں میں پورا دن گزر جاتا ہے روحی
صبح جلدی اٹھتی ہے اور سارا دن اس کا کام میں گزر جاتا ہے۔۔
باسیل بھی گھر میں سب کو جانے کا بتانے سے پہلے اپنے ادھورے کاموں کو
مکمل کر رہا تھا گاؤں میں۔۔

گاؤں میں جو بلڈنگیں شروع کروائیں تھیں وہ مکمل تیار ہو چکی تھی
آج وہاں پر لوگوں نے کام کرنا شروع کرنا تھا
جس کے لیے باسیل بھی آج صبح اٹھ جاتا ہے گاؤں میں جانے کے لیے
سب لوگ ناشتہ کر چکے تھے ولیم کی تیاریوں میں
دوبارہ لگ چکے تھے۔۔

سب نیچے حال میں بیٹھے ہوئے کھانے میں کیا بنوانا ہے وہ
طے کر رہے تھے۔۔

روح کمرے میں آنا زارا۔۔ باسیل بھی صوفے پر بیٹھے ہوئے
روحی کو مسلسل دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر کمرے میں داخل ہو جاتا ہے
جی آئی۔!! روحی بھی کہہ کر جلدی سے اس کے پیچھے
کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

اتنی دیر لگادی میں کب سے انتظار کر رہا تھا تمہارا وقت کی بلکل
قدر نہیں ہے تمہیں۔۔

روحی کمرے میں داخل ہو رہی تھی کہ باسیل اسے دیکھتے ہی بول پڑتا ہے۔
کیا وہ گیا ہے آپ کو کیوں ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں آپ
کیوں بلایا تھا مجھے۔۔؟؟

روحی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ مجھے پیاس لگی ہے۔۔!! باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں تو وہ رکھا ہوا ہے ناپانی آپ پی لیتے اب پانی بھی میں

دوں آپ کو۔۔؟؟

روحی باسیل کی باہوں میں قید اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پانی نہیں چاہیے کچھ اور چاہیے مجھے

باسیل روحی کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔ کیا چاہیے آپ کو۔۔؟؟ روحی آنکھوں سے

اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ایک کس۔ ہونٹوں کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا کس۔۔ کیا ا۔۔؟؟ روحی پہلے اس کی بات دہراتی ہے

اور پھر حیران ہو جاتی ہے۔۔

ہاں کس چاہیے مجھے جلدی سے دے دو مجھے تاکہ میں پھر اپنے

کام پر جاسکوں

باسیل روحی کے ہونٹوں پر تقریباً جھک ہی گیا تھا کہ روحی باسیل

کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے سے

دور کرتی ہے۔۔

کام پر جانے کے لیے کس کو کس چاہیے ہوتی ہے۔۔؟؟
باسیل کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے
ہوئے پوچھتی ہے۔۔

مجھے چاہیے ہوتا ہے اچھے سے میٹھے کی شروعات کرنی چاہیے
تب ہی تو سارا دن اچھے سے ہنستے مسکراتے ہوئے گزرتا ہے۔۔
روحی کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر اسی کی کمر پر باندھے ہوئے کہتا ہے۔
چلو جلدی سے دو مجھے پھر میں جاؤں۔۔
باسیل کہتا ہے تو روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کے
لبوں پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔۔
پر جھٹ سے ہٹا بھی لیتی ہے۔

اب جائیں آپ مجھے بھی بہت سارے کام کرنے ہیں۔۔
روحی فوراً سے اپنے آپ کو باسیل سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔
یہ کیا بات ہوئی تم آج کل مجھ پر بالکل بھی توجہ نہیں دیتی ہو
دور بھی رہتی ہو تم مجھ سے کس بھی نہیں کرتی ہو مجھے
اب تم حبا رہا ہوں میں ناراض ہو گیا ہوں میں اب تم سے۔۔
باسیل روحی کے ناراضگی میں کہتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔
پیچھے کھڑی ہوئی روحی باسیل کی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے
خود بھی کمرے میں سے باہر نکل جاتی ہے۔۔
شیزا بھی دو دن سے حویلی میں کبھی آرہی ہے تو کبھی بار بار
باہر چلی جاتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

g

l

s

♥

آئمہ کو اور باقی گھسروالوں کو بھی زمان اور اس کے باپ کا حشر

معلوم ہو گیا تھا

آئمہ نے کوئی ریکشن نہیں دیا تھا زمان کی موت پر گھسروالوں نے اسے جنازہ میں شرکت کرنے کی اجازت بھی دی تھی پر وہ نہیں گئی تھی۔

وہ بھی اپنے آپ کو اب اسی خاندان کا مسرد سمجھ چکی تھی

اس لیے خود کو ان کے رنگ میں رنگ لیا تھا خود کو اس نے

دلیر کے لیے آئمہ بھی بہت ایکسائیٹ ہو رہی تھی۔۔

بدر کا رویہ بھی دو دن میں بھی کافی حد تک نرم ہو گیا تھا بدر کو بھی

اب آئمہ کا ساتھ اس کی موجودگی اپنی زندگی میں بہت اچھی لگنے

لگی تھی۔۔

بدر کا پولیس فورسز کے ٹیسٹ کاریلزٹ آپکا تھا اور وہ بہت اچھے

نمبروں سے پاس ہو گیا تھا۔۔

اس کی جوائننگ ڈیڑے بھی اگلے ہفتے کی ہی تھی۔۔

اور اس ہفتے کو مکمل ہونے میں بس دو دن ہی رہ گئے اگلے ہفتے میں

روحی کی سالگرہ بھی آرہی تھی اور اس کاریلزٹ بھی انہی

دنوں میں آنے والا ہی تھا۔۔

...

آدھی رات ہو گئی تھی باسیل سب کے ساتھ رات کا کھانا کھا کر

اپنے کمرے میں کبھی ٹہلنے لگ جاتا ہے تو کبھی صوفے پر بیٹھ جاتا

تو کبھی بیڈ پر لیٹ کر روحی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

گھڑی میں بار بار ٹائم دیکھ کر وہ اپنا وقت بڑی مشکلوں سے گزار رہا تھا
باسیل کی نظر گھڑی پر ٹپکی ہوئی تھی کہ اتنے میں روجی
کمرے میں داخل ہوتی ہے اور سیدھا الماری کی طرف بڑھتی ہے۔
روجی کو دیکھ کر باسیل فوراً سے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

روح بات سنو۔؟؟؟

باسیل بیڈ کے پاس کھڑے ہوئے روجی کو آواز لگاتا ہے۔
ہاں جی کہیں۔۔!! روجی الماری میں سے اپنا ولیسر پر پہنے ہوئے سوٹ
کا ہینگر سمیت باہر نکل رہی ہوتی ہے بنا باسیل کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔؟؟ باسیل سے ابھی بھی کام
کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا پھر ابھی پوچھ بیٹھا۔
آپ کو کچھ چاہیئے مجھ سے۔؟؟ روجی اپنا سوٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے
باسیل کے پاس آتی ہے کپڑے بیڈ پر پھینک کر
باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں چاہیے اور شدت سے چاہیے۔۔ باسیل روجی کے چہرے
کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بولیں کیا چاہیے آپ کو۔۔؟؟ روجی کی نظر ابھی بھی اپنے
کپڑوں پر ہی ٹپکی ہوئی تھی۔

تم۔۔!! باسیل روجی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کرتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



"میں تو پہلے سے ہی آپ کے پاس ہوں آپ کو جو چاہیے وہ بولیں
روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
مجھے تم ہی چاہیے ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں پر تم تو
مجھے بھول ہی گئی

آپ کہتے ہوئے ناراضگی میں روحی سے دور ہو کر واپسی
بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

پر تم سب کے ساتھ باتوں میں بھول ہی گئی تھی کہ تمہارا ایک عدد
ہینڈسم نوجوان شوہر بھی ہے جو تمہارا کمرے میں انتظار
کر رہا ہے۔۔۔

باسیل غصہ والا منہ بنا کر چھوٹی چھوٹی سی آنکھیں کیے
ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اچھا سورج ناب نہیں بھولوں گی آپ بولیں جو بول رہے تھے
روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پیارے کیوٹ سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

اب کیا فائدہ اب تو میں ناراض ہو گیا ہوں چلو مناؤ پہلے
تم مجھے پھر بتاؤں گا میں کیوں بلارہا تھا۔

کیسے مناؤں میں آپ کو اور آپ آج کل کچھ زیادہ ہی مجھ سے ناراض
نہیں ہونے لگے ہیں۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کیا ہو گیا ہے شوہر ہوں میں تمہارا ناراض ہو سکتا ہوں میں تم سے

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا بتائیں نامناؤ کیسے پھر میں نے کام۔۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے کھینچ کر اپنے

اوپر گرالیتا ہے۔۔

تم رومینس کر کے مجھے منا سکتی ہو۔۔۔

باسیل روحی کو اب بیڈ پر کیے خود اس کے اوپر جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بہت گندے ہوتے جا رہے ہیں باسیل۔۔

روحی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کی گردن پر جھک چکا تھا

وہ ایک ایک کر کے پہلے روحی کے چہرے پر اپنے لب رکھتا ہے

اور پھر اس کی گردن پر ایک شدت سے بھرا ہوا کس کر کے

روحی کے وجود میں بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔

باسیل۔۔ سب میرا انتظار کر رہے ہیں نیچے۔۔ روحی باسیل کی کندھے

پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتی ہے۔۔

کرنے دو میں نے بھی تو اس لمحے کا کتنا انتظار کیا ہے۔۔

باسیل روحی کی گردن سے ہٹ کر اس کے ہونٹوں کی طرف بڑھنے

لگتا ہے کہ روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اسے

روک دیتی ہے۔۔

انکل آج نہیں پلرز مجھے نیچے جانا ہے۔۔

امی تائی امی والی میرا انتظار کر رہی ہیں روجی باسیل کے چہرے کو

اپنے انگوٹھے سے شہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج نہیں تو کب۔۔؟؟؟

باسیل روجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

روجی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا باسیل کو دینے کے لیے اس

وقت

ابھی جانے دیں مجھے پلرز۔۔ روجی اس کی بات کا جواب

نادیتے ہوئے کہتی ہے۔

روجی کہ بات پر باسیل منہ بناتے ہوئے اس سے دور ہو جاتا ہے

روجی باسیل کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے خود سے

خود مایوس ہو جاتی ہے۔

انکل میری جان اتنی سی بات پر منہ کیوں لٹکا لیا ہے اب آپ نے

روجی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اس کا چہرہ

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے آپ کے ہی بھائی کا

ولیم ہے تیاریاں تو کرنی پڑے گی نا

کل نہیں پرسوں ولیم ہے اس کا اس کی دلہن کے کپڑے وغیرہ

خریدنے میں کی پورا دن شہر میں لگ گیا تھا۔

اب اسے یہ ٹرائے کروانا ہے درزی پر اس کا سوٹ دینا جو ہے سیٹ
کرنے کے لیے۔

اب تائی امی اور امی تو یہ سب نہیں کریں گی نا۔
روحی باسیل کو منانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ٹھیک ہے جاؤ پر جلدی واپس آ جانا۔۔

باسیل کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا مجبوراً اس نے کہا ہے۔
روحی جو اباباں میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ سے پکڑے اٹھائے کمرے میں
سے باہر چلی جاتی ہے۔۔

روحی اپنے کپڑے ہیرا بیغم کے کمرے میں لے جا کر آئم کو

دیتی ہے ٹرائے کرنے کے لیے دیتی ہے اور جلدی سے

واپس اپنے کمرے میں دوڑتے ہوئے ہوا کی رفتار سے

آتی ہے اندر آ کر دیکھتی ہے تو چہرے سے ساری ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔

باسیل بیڈ پر روحی کی سائیڈ پر کروٹ لے کر سویا پڑا ہوا۔

روحی آہستہ سے دروازے کو بند کیے ہوئے

باسیل کی طرف دبے دبے قدم اٹھاتی ہے اور باسیل کی طرف جا کر

اس کے ماتھے پر باسیل کے بکھرے ہوئے بالوں

کو ہٹا کر اس کے ماتھے پر بنے ہوئے چوٹ کے نشان پر اپنے لب

رکھ دیتی ہے۔۔

اور پھر ہنستے ہوئے اپنے رات والے کپڑے لیے الماری سے لیے

وہ جلدی سے چینیج کر کے مندریش ہو کر آتی ہے

اور اپنے آپ کو باسیل کی باہوں میں خود ڈالے ہوئے اس کے

سینے سے سر لگائے ہوئے خود بھی سو جاتی ہے۔

باسیل بھی کسی کو اپنے پاس محسوس کرتے ہوئے اپنی ایک نظر آنکھ کھول

کر دیکھتا ہے اور روجی کو اپنی باہوں میں دیکھ کر

وہ بھی اس کی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

مسکراتے ہوئے وہ بھی سو جاتا ہے۔۔۔

آئمہ سوٹ ٹرائے کر کے فلحال روجی کا سوٹ اپنے کمرے میں رکھنے

کے لیے اندر آتی ہے کمرے میں آتے ہی اس کی نظریں

بدر کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر اٹھنے لگتی ہے۔۔

آئمہ بدر کو کمرے میں ناپااتے ہوئے مایوسی کا منہ بناتے

ہوئے الماری کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

اور الماری کو بند کیے وہ جیسے ہی پلشتی ہے اپنے پیچھے بدر کو

کھڑا دیکھ کر آئمہ سیدھا الماری سے اپنی سانسیں روکے

ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

اتنا ڈر کیوں جاتی ہو مجھ سے میں انسان ہی ہوں جانور تو

نہیں کھاتا تو نہیں جاؤں گا تمہیں۔۔

بدر آئمہ کے قریب آتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ الماری پر رکھ کر آئمہ کی

روکی ہوئی سانسیں کو محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔۔ وہ مجھے نیچے جانا ہے۔۔۔

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔

وہ کیوں۔۔۔؟؟ بدر آئمہ کی دھڑکنوں کی آوازیں

سننے ہوئے شرارت سے بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

آنٹی نے کہا تھا کہ جلدی واپس آجاؤں۔۔ آئمہ خود کو اس سے

دور کرنے کے لیے یہاں بناتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ۔۔؟؟ بدر تھوڑا اور آئمہ کی طرف جھکتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ مجھے نہیں پتا انہوں نے بس کہا تھا کہ جلدی آنا تو۔۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود

سے دور کرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے چلی جانا لیکن۔۔

بدر کہتے کہتے رک جاتا ہے۔

لیکن کیا۔۔۔؟؟ آئمہ فوراً سے نظریں اٹھا کر بدر کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنے شوہر کو گڈنائٹ و شزاور کنز سے کر جباؤ تاکہ وہ پرسکون

ہو کر سو سکے تمہارا انتظار کیے بغیر۔۔

بدر کے لہجے میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔

جو آئمہ کو شرم سے لال کرتی جباری تھی۔

کیا!!۔۔؟؟ ایسے تھوڑی نا ہوتا ہے آپ بڑے ہو گئے ہیں گڈ نائٹ و شزاو

کمز چھوٹے بچوں کے لیے ہوتی ہے۔

آئمہ کے چہرے پر بھی بدر کی باتوں پر مسکراہٹ چھانے لگی تھی

ٹھیک ہے بچوں کو بھی دے دینا جب وہ آئیں گے لیکن ابھی فلحال

ان کے پایا کو دے دو۔۔۔

بدر اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ یقیناً گل ہو گئے ہیں۔۔!!! آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ

کر اے خود سے دور کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ اے دور کر پاتی سے پہلے بدر آئمہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر

اے اپنے سینے سے لگائے ہوئے دوبارہ الساری پر پن کر دیتا ہے۔۔

دھیرے دھیرے کرنے والی بھی تو تم ہی ہو جتنا تم سے دور

رہنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی ہنس ہنس کر تم مجھے اپنے قریب

کر لیتی ہوں۔

تو بتاؤں غلطی کس کی ہوئی اس میں تمہاری یا میری۔۔؟؟

بدر آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کی۔۔!! آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

ہنستے ہوئے ہی جواب دیتی ہے۔

میری کیسے۔۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

آپ کو خود پر کنٹرول کرنا چاہیے ایسے آوارہ لڑکوں والی حرکتیں کریں

گے تو کوئی بھی لڑکی امپریس نہیں ہوگی آپ سے۔۔

آئم اور بدر دونوں مسلسل مسکراتی ہوئی نظروں سے

ایک دوسرے کو ہی دیکھے جا رہے تھے۔

پر وہ تو مجھے پہلے ہی لگ رہا ہے کہ امپریس ہو چکی ہے۔۔

بدر آئم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو جاؤ۔۔!! بدر آئم سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

کہاں۔۔؟؟ آئم حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

امی بلا رہی تھیں نا تمہیں۔۔؟؟ بدر اسے یاد کرواتا ہے۔۔

وہ نہیں بلا نہیں رہی تھی۔۔!! آئم ہنستے ہوئے شرمندگی سے اپنا

سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

آہا۔۔ تو تم جھوٹ بھی بول لیتی ہو اور وہ بھی اتنی صفائی

سے ماشاء اللہ۔۔۔۔

بدر آئم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

Rooh E Basil

Episode No 42

By Saleha Iqbal ... 

ولیم کی تقریب کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی
روحی اور بدر اس وقت گھر میں پیچھے والے گارڈن میں موجود
ساری تیاریوں کو ایک آخری بار دیکھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔
آتمہ اور روحی کی پارلر میں بگنگ تھی پھر ان دونوں نے وہاں
حبانا اور حبانا بھی شہرہ تھ اس لیے وہ جانے سے پہلے اپنا ہر کام مکمل
ہو گیا ہے یا نہیں اسے دیکھ رہی تھی۔

روحی کی خواہش تھی کہ وہ بدر کے ولیم کی تقریب کی ساری تیاریاں
خود کروائے اس وہ ہر چیز کو بے حد خوبصورتی سے سجوا چکی
تھی صرف باہر جا ایریا ہی نہیں حویلی کے اندر کا منظر اس
وقت بے حد خوبصورت بے حد پیارا لگ رہا تھا۔

روحی اور بدر کو ایک ساتھ گارڈن میں دیکھتے ہوئے شیز فوراً سے اپنے
کمرے سے نکل کر سیدھا باسیل کے کمرے کے دروازے پر جا پہنچی ہے
اور بنا نوک کیے ہوئے شیز ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے
دروازے کھول کر اندر داخل ہو جاتی ہے۔

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا اپنی کمیز پہننے کی کوشش

کر رہا تھا

سر پر وہ کمیز اپنی چڑھا چکا تھا اپنی بائیں کندھے سے

اسے نیچے اتارنا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے

گولی کندھے پر لگی میں لگی نہیں تھی بھر کر گئی تھی جس کی

وجہ سے اس کے کندھے سمیت پوری بازوؤں میں

اکڑاؤ ہوا پڑا تھا۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر باسیل بنادیکھے ہوئے بول پڑتا ہے۔

روحی اسے ٹھیک کرو میں تھک گیا ہوں اور کندھے میں درد ہو

رہا ہے پھر سے۔۔

باسیل اپنا رخ دروازے کی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا باسیل کی طرف غم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کمرے کے دروازے

کو بند کیے وہ اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

اور اس کے بالکل سامنے آکھڑی ہوتی ہے اور بس خاموشی سے

اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ جا رہے تھے وہ ایک طرف خود

کو کنٹرول کرنے کی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی تھی

s اور دوسری طرف اپنی محبت کی ناکامی پر اس کا دل پھٹنے پر آگیا

ہتادہ چاہ کر بھی اپنے آنسوؤں کو اور روک نہیں پارہی تھی۔

روحی ٹھیک کردو اسی یار۔۔۔

باسیل شیز اکا ہاتھ پکڑ کر اسے پیار سے ضد کرتے ہوئے کہتا ہے۔

S باسیل کو وہ روجی لگ رہی تھی باسیل کی نظر شیز کے پیروں پر تھی

a اس نے بھی روجی کی طرح کے ہی خسے پہننے ہوئے تھے

l اس لیے اسے سمجھنے میں کنفیوژن ہو گئی تھی۔

e گماش باسیل تم میرا نام بھی اتنے پیار سے لیتے تو آج میں اکیلی اس

h آزمائش سے ناگزیر رہی ہوتی۔

a شیز اپنے ہاتھ پر باسیل کا دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو ہوا میں

I اٹھاتے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے کیے ہوئے روتے ہوئے اسے

q دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

b شیز ا۔۔؟؟؟ باسیل شیز کی آواز پہچانتے ہوئے جھٹ سے اس کا

a ہاتھ چھوڑ دیتا ہے۔

l اور اسی ہاتھ اسے اپنی کمیز اوپر سے پکڑ کر زور سے

N کھینچ کر اتار دیتا ہے۔

o یہاں کیا کر رہی ہو تم۔؟؟؟ باسیل بند دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

v کہتا ہے اور اسے کھولنے کے لیے آگے بڑھا ہے پر شیز اس کا

e ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیتی ہے۔

l رک جاؤ تھوڑی دیر۔!! شیز ا روتے ہوئے کہتی ہے باسیل اس کی

s غم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے

چھوڑا لیتا ہے۔

باسیل آج جو میں کہنے آئی ہوں اس کے بعد تمہارا رد عمل کیا

ہو گا یہ میں جانتی ہوں میں اب نا کہہ تو میں

کبھی بھی نہیں کہہ پاؤں گی۔۔

شیزا نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے ایک ہاتھ

سے اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل۔۔ م۔ میں۔۔ ت۔۔ تم سے۔۔ پ۔۔ پیار ررر۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔

شیزا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔

باسیل کی بات پر شیزا جھٹکے سے اپنی نظریں اٹھائے باسیل

کی طرف دیکھتی ہے۔۔

ت۔۔ تم۔۔ جانتے تھے۔۔؟؟ شیزا حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں جانتا ہوں اس لیے ہی تمہیں خود سے دور رکھتا ہوں

شیزا پہلے کی بات اور تھی اب میری شادی ہو گئی ہے اور میں اپنی بیوی سے

بہت محصل ہوں میں صرف اور صرف اپنی بیوی کے علاوہ کسی

اور سے پیار نہیں کرتا ہوں۔۔

باسیل شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پرسکون لہجے میں

کہتا ہے۔۔

اور کیا وہ کرتی ہے۔۔؟؟ شیزا اپنی نظریں جھکا کر ہنستے ہوئے

کہتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اس بات کا مطلب کل زمان بھی یہی کہہ رہا تھا

آخر کار کہنے کا کیا چاہتے ہو تم دونوں۔۔؟؟

S

باسیل اب کی بارشیز اسے سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

a

م۔ میں یہ کہنا چاہتی ہو باسیل روحی تم سے پیار نہیں کرتی ہے۔

l

اےس نے تم سے شادی اس لیے نہیں کی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کے فیصلے کو

e

مان گئی تھی اس نے تم سے شادی اس لیے کی تھی کہ

h

وہ اپنے اپنے اور خواہشات کو مکمل کرنے کے لیے تمہیں اپنی سیڑھی

a

بنا کے اس اور وقت آنے پر وہ تمہیں چھوڑ دے۔۔

I

شیز اپورے یقین کے ساتھ باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

q

b

کہتی ہے۔۔

a

باسیل حیران کن نظروں سے شیز کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

l

شیز اچھ بھی مت بولو اور تمہیں کیسے پتا ہے یہ سب

I

پاگل سمجھا ہوا ہے مجھے۔۔؟؟؟

N

باسیل غصہ میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے کہتا ہے۔۔

o

v

کس نے بتایا ہے تمہیں یہ سب آخر کار جو اتنے یقین سے

e

کہہ رہی ہو۔۔؟؟؟

l

مہرین نے۔۔!! شیز مختصر سا کہہ کر سامنے والے کو لا جواب

s

کر جاتی ہے۔



مہرین نے۔۔؟؟ باسیل بچکپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری باتوں پر ناسہی اس کی بات پر یقین تو ہو گا تمہیں

اور ایک بات۔۔۔

S

a شیزاکہ کرادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے وہ روجی کے بیگ کو

l

تلاش کرنے لگ جاتی ہے۔۔

e

ہاں یہ رہا۔۔!! شیزاکہتے ہی روجی کے بیگ کی طرف بڑھتی ہے

h

a اور اس کا بیگ جھٹ سے کھول کر اس میں سے روجی کے کاغذات



اور اس کے پاسپورٹ کے پیپرز کو اٹھا کر

I

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہلکی سی سسائل کرتے ہوئے وہ بنا

q

پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھنے سے پہلے ہی اپنے چہرے سے ساری

b

مکراہٹ واپس سمیٹ لیتی ہے۔

a

یہ دیکھوا

l

شاید اب یقین آجائے تمہیں۔۔۔



N یہ روجی کے پاسپورٹ کے پیپرز ہیں جو ایک دو دن تک اسے مل جائے

o

گا اور وہ یہاں سے کہیں دور تمہیں چھوڑ کر چلی

v

جائے گی۔۔۔

e

l شیزاکہ کاغذات باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

s

باسیل کے ہاتھ سے اس کی کمیز پھیل کر گر چکی تھی وہ بے



حان سا ہوتا شیزاکو تو کبھی کاغذات کو

دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہے۔

تمہیں کیسے پتا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر جانے کی تیاری کر رہی

ہے۔۔۔؟؟؟

S

a باسیل اپنے ہاتھ میں کاغذات کو پکڑے ہوئے حیرانگی سے شیزا سے

l

پوچھتی ہے۔۔۔

e

باسیل میں بھی ایک جج ہوں یہاں کی نا سہی پر ہوں تو میں ایک

h

جج ہی نالوگوں کی معلومات اکٹھی کرنا میرے لیے کوئی

a

بڑی بات نہیں ہے۔۔۔



I

شیزا پورے یقین سے عنبرور سے کہتی ہے۔۔

q

پر۔۔۔ یہ جھوٹ سے تم غلط فہمیاں پیدا مت کرو ہمارے درمیان

b

روحی مجھے کبھی چھو کر کہیں نہیں جاسکتی ہے

a

وہ پیار کرتی ہے مجھ سے۔۔

l

باسیل کاغذات کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے سخت لہجے میں



N

شیزا کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

o

باسیل کی بات پر شیزا ہنس پڑتی ہے۔۔

v

e باسیل حیران پریشان اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ

l

جاتا ہے۔۔

s

باسیل تمہیں تو میں سمجھدار سمجھتی تھی پر تم کسی لڑکی کے



معاملہ میں اتنے بیوقوف ہو سکتے ہو اندازہ نہیں تھا مجھے اس

بات کا۔۔ شیزا باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہنا کیا پتا ہتی ہو۔؟؟ باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر

شیزا کو گھورتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

S

میں کل چلی جاؤں گی یہاں سے باسیل سوچا جانے سے پہلے اپنے اس

دوست کو واقع میں اس کی شادی کا ایک اچھا سا تحفہ دیتی ہوئی

l

e

جاؤں۔۔

h

a

شیزا کہتی ہے اور دوبارہ سے روجی کے کاغذات کو

اٹھا کر باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔۔



یہ دیکھو۔۔۔ شیزا کاغذات میں موجود ایک تصویر کو باسیل

I

q

کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

b

a

یہ کیا ہے۔۔؟؟ باسیل تصویر کو پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

l

تمہاری بیوی کا اصل چہرہ اس کے خوبصورت چہرہ کے پیچھے

چھپا ہوا اصل چہرہ۔۔۔



N

o

v

e

l

s

شیزا کی باتیں سنتے ہوئے باسیل جیسے ہی تصویر کی طرف دیکھتا

ہے وہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔

روجی ملک زمان سے تمہارے بابا کی موت سے پہلے ملنے کے

لیے گئی تھی انہیں تمہاری جگہ پختائیت میں بھیجنے والی روجی تھی۔

روجی تمہیں اپنے ساتھ شہر لے گئی تھی اور تمہاری جگہ

حمدان انکل کو جانا پڑا پختائیت۔۔



باسیل کی نظر مسلسل روجی اور زمان کی ایک ساتھ تصویر پر تھی۔

حمدان صاحب کی موت کی وجہ روحی ہے وہ اپنے بابا کو

S اس گاؤں کا سردار بننا چاہتی تھی اس لیے وہ مک زمان سے مل کر

a انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بناتی ہے۔۔

l باسیل کے پیروں تلے جیسے زمین کی نکل گئی ہو وہ بالکل

e ساکت بے حبان ہو چکا تھا۔۔۔

h باسیل کے چہرے پر شک کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے شیزا ایک لمبی

a گہری سانس لیتی ہے اور ہلکی سی مکر اہٹ

I چہرے پر سجتی ہے۔۔

q تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔ روحی ایسی لڑکی نہیں ہے وہ پیسوں کے

b لیے کسی کی حبان کا سودا نہیں کر سکتی ہے۔۔

a باسیل شیزا کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

l پیار میں کیسے پاگل ہو جاتے ہیں یہ صرف سناہٹ پر آج تمہیں

N دیکھ کر یقین ہو گیا ہے۔۔

o شیزا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

v روحی پیسوں سے کتنی محبت کرتی ہے بھول گئے ہو کیا تم باسیل۔۔؟؟

e شیزا باسیل کے دونوں بازوؤں کو پکڑے ہوئے غصے میں

l کہتی ہے۔۔۔

s اس کی ماں نے تم سے شادی کا کہا اس نے کر لی اور کچھ کہا

بھی نہیں جبکہ وہ تمہیں پسند بھی نہیں کرتی تھی۔

شیز اباسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل کچھ بول ہی نہیں رہا تھا وہ بس سنے جا رہا تھا اسے اس پل
میں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

باسیل آج کل کوئی کسی کو بھی خوش دیکھ کر راضی نہیں ہوتا ہے
کسی سے کسی کی بھی خوشی برداشت نہیں ہوتی ہے اور ترقی تو
بلکل بھی نہیں۔۔۔

شیز اباسیل کو دیکھتے ہوئے اس کے بازوؤں سے ہاتھ ہٹا کر
اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتی ہے۔
باسیل میں نے تم سے کتنی محبت کی تھی اگر تم اس کا اندازہ
بھی نہیں لگا سکتے ہو تم۔۔

باسیل کے چہرے سے اپنے ہاتھوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کا مقصد اور اس کے ماں باپ کا مقصد صاف ہوتا
ہمارے بابا کی جگہ حمدان صاحب اور ہیرا بیگم کی جگہ سلطان
بیگم کو دلو کرو وہ اپنا سپنہ پورے کرنے کے لیے اس ملک کو
چھوڑ کر تمہیں چھوڑ کر سب کچھ چھوڑ کر چلی جائے گی
جس کی تیاریاں تو وہ پہلے دن سے کر رہی تھی بس تم ہی دیکھنے
سے اور سمجھنے سے متاثر ہوئے بیٹھے تھے۔۔

شیز اباسیل پر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہوش میں آؤں باسیل روحی کا تمہاری زندگی میں آنا تمہاری محبت
کی داستان بننے کی وجہ نہیں تھی۔

وہ تم سے تمہاری ہر خوشی صرف تمہاری ہی نہیں تمہارے

ماں باپ کی خوشیاں چھیننے کے لیے آئی تھی اور وہ اپنا کام بہت

اچھے سے تقریباً مکمل کر چکی ہے۔۔

بس کچھ دنوں کا انتظار اور بس پھر وہ تم سے راہ فرار اپنی پڑھائی

اپنے کرسچن کے نام پر لے لیتی۔

شیزا ناموش ہو جاؤ بس ناموش ہو جاؤ۔

بالہ سٹیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔

تمہارے کہیے ہوئے ایک بھی لفظ پر یقین نہیں ہے مجھے

میری روح مجھ سے محبت کرتی ہے وہ مجھے دھوکا نہیں دے

^Nسکتی ہے وہ میری خوشیوں کی دشمن نہیں ہے وہ ہی میری خوشی ہے

تم کچھ بھی بکواس کر کے اس کے میرے اور درمیان دوری نہیں

پیدا کر سکتی ہے۔۔۔

باسیل انگلی اٹھا کر اپنے ایک ایک الفاظ پر زور دیتے ہوئے

غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں دوری تو تب پیدا کرتی نابا سیل جب مجھے تم دونوں ایک لگتے

تمہاری محبت سچی ہے یا ک ہے اور اس کی دھوکا چھلاوا ہے۔



تم نے اپنے لیے اسے نہیں چننا تھا وہ تمہارے ماں باپ کا فیصلہ تھا

تم نے ان کے فیصلے کی قدر کر کے ان کی بات کا

مان رکھا اور روحی نے اپنے ماں باپ کی خواہش کا مان رکھ کر تم سے

شادی کی کیا اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کی شادی کس

سے ہونے جا رہی ہے۔۔؟؟

شیز اپنی ہر ممکن کوشش کر کے باسیل کو شک میں مبتلا کر رہی تھی۔

اسے سب پتا تھا اسے پتا تھا کہ اس کی شادی کس سے ہو رہی ہے

پہلے وہ لوگ بدر سے اس کی شادی کروانے کے

لیے مان گئے تھے پھر اچانک سے اس کی جگہ وہ لوگ تم سے

اس کی شادی کروانا چاہتے تھے۔۔؟؟

کیوں۔۔؟؟؟ کیونکہ تمہارے پاس بدر سے زیادہ پاور ہے تم سے شادی کر کے

روحی آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی ہے

اور وہ ہو بھی گئی تمہاری پریس کانفرنس سنی تھی میں نے تم نے

یہ گاؤں اور آس پاس کے سارے گاؤں کی ذمہ داری فیروز صاحب کو

دے دی بدر کا تو صرف نام ہو گا حقیقت میں یہ سب کچھ

سنھالنے والے تو فیروز صاحب ہی ہونگے نا۔۔؟؟؟

شیز ابا کا بار پھر سے باسیل ہے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اسے اپنی باتوں پر یقین دلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل میرا مقصد تمہیں سچ کا آئینہ دیکھنا تھا باقی فیصلہ تمہارا ہو گا

اگر تمہیں پھر بھی میری باتوں پر یقین نہیں ہے تو تم خود
S روحی سے ان کاغذات کے بارے میں اس تصویر کے بارے میں پوچھ کر
a دیکھ لو۔۔

l لیکن پلزز اس کے سامنے مہرین کا ذکر سر کرنا وہ بہت مشکلوں سے
e روحی کی سچائی میرے سامنے لائی تھی۔

h تم روحی کے غصہ کو بھی جاننے ہو اگر اسے پتا چل گیا کہ
a اس کی دوست نے جو اس کا ہر راز جانتی ہے وہ اس کی سچائی ہمیں
I بتا چکی ہے تو وہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہزاروں جھوٹ کا
q ہاتھ ہٹام لے گی۔۔

b لیکن اگر تمہیں مہرین سے پوچھنا ہے تم اس سے پوچھ سکتے ہو۔۔
a
l پرفون پر کیونکہ وہ بھی گاؤں سے جا چکی ہے۔۔

میری بھی فون پر بات ہوئی تھی اس سے اور جو بات ہوئی تھی اس
N کی ریکارڈنگ میں تمہیں بھیجوا دوں گی۔۔

o شیزا کہتی ہے اور کہتے ہی پانے فون سے ریکارڈنگ باسیل کے
v نمبر پر بھیج دیتی ہے۔۔

e اپنی زندگی کا ایک اہم اور بہت بڑا فیصلہ تو تم غلط کے چپکے ہو
l

s اب اسے ٹھیک کرنے کا وقت آئے گا اور یہ ہی ٹھیک وقت ہے

جو کرنا ہے کر لو اس کے پاس پورٹ آنے سے پہلے

اس سے پہلے وہ تمہیں چھوڑ کر جائے تم اسے چھوڑ دو ختم کر اس رشتے کو۔

شیزا بے زاری سے دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے اور اپنے ہاتھوں کی

مٹھیوں بھینچ کر اپنے غصے کو کنٹرول کرتی ہے۔۔

S

میں جبار ہی ہوں باسیل اب اور کچھ بھی نہیں کہوں گی میں نے جو

a

لہنا تھا جو دیکھنا تھا وہ سب میں کر چکی ہوں اب تمہیں میرے

e

سچ پر یقین کرنا ہے یا روحی کے جھوٹ پر یہ تمہارا فیصلہ ہے

h

میں کچھ بھی نہیں کہوں گی۔۔

a

شیزا باسیل کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے



I اپنی بے کو پورے یقین سے کہتی ہے اور کہہ کر ایک لمبی گہری سانس

q

لیتے ہوئے باسیل کے کمرے میں سے نکل جاتی ہے۔۔

b

روحی بدر کے ساتھ ہنستے ہوئے واپس حویلی میں داخل ہو رہی ہوتی

a

ہے سیڑھیوں سے پر سکون اور ہنستے ہوئے

l

شیزا کو دیکھ کر روحی کے چہرے سے ہنسی غائب ہو جاتی ہے۔



N

شیزا روحی کو دیکھ کر جلدی سے اس کے گلے سے آگلتی ہے۔

o

اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے مسکراتے

v

ہوئے کہتی ہے۔۔

e

روحی میری دعا مقبول ہونے والی ہے شیزا کہتے ہی روحی کے ماتھے پر

l

کس کر دیتی ہے۔

s

چھوڑو مجھے یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ روحی اپنے چہرے سے شیزا کے



ہاتھوں کو جھکٹ کر دور کرتی ہے۔

یہ کس دعا کے مقبول ہونے کی اتنی خوشی ہو رہی ہے تمہیں۔۔؟؟

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر شیز اسے پوچھتی ہے۔۔

ابھی ہوئی نہیں ہے بس ہونے والی ہے یقین ہے مجھے اس بات کا۔۔

شیز اروجی ہے سامنے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر بھی حیران کن نظروں سے شیز کو دیکھتے ہوئے بیزار می

سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔

روحی تم ٹھیک کہہ رہی تھی کہ باسیل میرا کبھی نہیں ہو سکتا ہے

پر اب سچ کہوں نا تو میں نے اسے پانے کی خواہش بھی چھوڑ دی ہے

باسیل تم سے محبت کرتا ہے اور مجھے اس بات پر یقین

آگیا ہے۔۔

شیز اروجی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں کل چلی جاؤں گی روحی باسیل کو چھوڑ کر اس حویلی کو

چھوڑ کر امید ہے مجھے کہ تم میری محبت کا اچھے سے خیال

رکھو گی۔۔۔

شیز اروجی کے ہاتھوں پر اپنی نظریں جمائے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچانک سے کیا ہو گیا ہے تمہیں شیزا۔۔؟؟؟

کل تک تو تم مجھ سے انہیں چھیننے کی کوشش کر رہی تھی اور اب

تم خود ہی انہیں چھوڑ رہی ہو۔۔؟؟؟

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



ہاں کل تک اسے پانے کی خواہش مند تھی پر اب نہیں ہوں اب میں نے

سب میرے اللہ پر چھوڑ دیا ہے وہ جو فیصلہ کریں گے

مجھے وہ قبول ہے۔۔۔

شیزا کی بات پر روحی کوتاہی تو نہیں ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ

بڑا دل کر کے اور کوئی بھی الٹی سیدھی سوچ

دل اور دماغ میں لائے بغیر ہی شیزا کی بات پر متفق ہو کر ہاں میں سر

ہلا دیتی ہے۔۔

اللہ سے بہتر اور کوئی ہمارے لیے بہترین فیصلہ نہیں کر سکتا ہے

خیر دیر سے ہی سہی پر آپ کو عقل آگئی ہے بیت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ

نے شیزا اس بات پر آپ کو میں آپ کی عزت جو میں بدتمیزی

میں کنورٹ کر لی تھی وہ اب واپس دیتی ہوں۔۔

روحی اب شیزا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے کہتی ہے۔

اللہ آپ کو بہت ساری خوشیاں دیں اور جو آپ کے لیے بہتر ہو

وہ جلد سے جلد آپ کے نصیب میں لکھ دیں۔۔

روحی ہنستے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آمین۔۔۔ شیزا سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

آمین۔۔۔ روحی بھی شیزا کا جھکا ہوا سر دیکھ کر کہتی ہے۔

میں چلتی ہوں انکل کو صبح سے نہیں دیکھا زندہ رہنے کے لیے

مجھے اپنے شوہر کا دیدار تو کرنا ہو گا نا۔۔؟؟

روحی کہتی ہے اور کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ جاتی ہے۔۔

S باسیل روحی کے کاغذات کو واپس اس کے بیگ میں ڈال

a دیتا ہے اور خود ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے درد کو آنگور

l کرتے ہوئے وہ اپنی کمیز پہن رہا ہوتا ہے۔۔

e انکل۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

h باسیل پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں دیکھا وہ اپنے دماغ کے
a

✿ خیالات سے باہر نکلتا تو ہی تو کچھ اور سنتا۔۔

I روحی باسیل کا کوئی ریکشن نا دیکھتے ہوئے دروازے کو بند کیے

q باسیل کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے

b پھر بھی اس کی توجہ خود پر نا دیکھتے ہوئے روحی باسیل کے سامنے
a

l آکھڑی ہوتی ہے۔۔

✿ آپ کہاں کھوئے ہوئے ہیں مجھے سن بھی نہیں رہے ہیں۔۔؟؟

N روحی باسیل کے ہاتھ اس کی کمیز سے ہٹا کر

o خود اس کی کمیز کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کی شرٹ کے بٹن بند
v

e کرنے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل کی نظریں روحی کے چہرے پر اس کے چہرے کے ایک ایک

s نقوش پر ٹیکی ہوئی تھی۔۔

✿ باسیل روحی کے چہرے کو دیکھے جا رہا تھا اور ذہن میں شیزا

کی باتوں کو ہٹانے کی کوششیں کرتا جا رہا تھا۔

انکل۔۔؟؟ روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

S کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟؟ طبعیت ٹھیک نہیں ہے کیا آپ کی۔۔؟؟

a روحی منکر مندی سے پوچھتی ہے پر ناحبانے کیوں باسیل کو اب اس کا

l منکر کرنا صرف ناٹک کرنا لگ رہا تھا۔۔

e میں ٹھیک ہوں۔۔!!

h باسیل مختصر سا جواب دیتے ہوئے روحی سے دور کے

a ہو کر الماری کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

I روحی باسیل کے لہجے میں بے رخی کو محسوس کرتے ہوئے اس کی

q طرف رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

b باسیل آپ ناراض ہیں کیا مجھ سے۔۔؟؟ روحی باسیل کا رخ اپنی

a طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

l نہیں میں کس بات پر ناراض ہوں گا تم سے۔۔؟؟ ناراض ہونے کے

N لیے وجہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے

o اور ابھی وہ مجھے ملی نہیں ہے۔۔

v باسیل کوٹ پہنتے ہوئے روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

l تو پھر آپ ایسے کیوں مجھ سے بات کر رہے ہیں۔۔؟؟

s روحی باسیل کی طرف اپنا ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے تو

♥ باسیل جلدی سے واپس ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔

روحی کو باسیل کارویہ اس کا لہجہ بدلہ ہوا لگ رہا تھا پر اس سے پوچھنے کی
ہمت نہیں ہو پارہی تھی۔۔

باسیل اگر آپ ناراض ہیں تو مجھے وجہ تو بتائیں

ایسے منہ تو ناموڑیں آپ مجھ سے۔۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کہہ دیا ہے نامیں ناراض نہیں ہوں اور مجھے اس کی کوئی

ٹھوس وجہ ملی نہیں ہے اب تک۔

جب مل جائے گی اور یقین بھی ہو جائے گا تو پھر دیکھو گی تم

میری ناراضگی۔۔

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور کہہ کر جلدی سے پلٹ کر روحی کے مایوس چہرہ کو

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا

ہے مجھے کچھ کام ہے میں مکمل کر کے ولیسے پہلے آجاؤں گا۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی جو اباباں میں سر ہلا دیتی ہے۔

اور باسیل ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا

ہوا کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

انہیں کچھ تو ہوا ہے بت کیوں نہیں رہے ہیں مجھے۔۔ روحی دروازے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



Rooh E Basil 

Episode No 43

By Saleha Iqbal ... 

S

a

_____:

آئمہ اور روحی ولیمے کے لیے پارلر حبار ہی تھی پارلر کی تقریب رات کی
تھی اور وہ دونوں دوپہر سے ہی بدر کے
ساتھ پارلر حبار ہی تھیں۔۔۔



J

q

آئمہ بدر کے ساتھ آگے والے سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور روحی آئمہ
کے پیچھے ٹیڑھی ہو کر شیشے سے ٹیک لگائے ہوئے وہ بائیل کے بدلے
رویہ کو سمجھنے کی کوششوں میں لگی ہوئی تھی۔۔



h

روحی کا ادا اس چہرہ بار بار بدر شیشے میں سے دیکھ رہا تھا صبح تک وہ
ہنستی مسکراتی ہوئی نظر آرہی تھی پر اب اچانک سے
اس کے چہرے سے ہر خوشی غائب ہو چکی تھی۔

o

v

e

l

روحی۔۔؟؟ بدر اسے آواز لگاتا ہے پر وہ اپنے خیالوں میں گہرائی میں
ڈوب چکی تھی اسے کچھ سنائی دے کر بھی سنائی نہیں



دے رہا تھا۔۔

روحی۔۔ بدر اس بار تھوڑا بلند آواز میں کہتا ہے

بدر کی آواز پر روجی جھٹ سے جھٹکا کھا کر بدر کی طرف
دیکھتی ہے پر اس کا سرا بھی بھی کھڑکی سے ٹیکا ہوا ہوتا۔
روحی اشاروں سے بدر سے کیا ہوا پوچھتی ہے۔

ناوہ سر ہلاتی ہے اور ناہی کوئی چہرے پر ایکسپریشن دیے وہ بدر کو
دیکھتی ہے۔

ٹھیک ہو۔؟؟؟ بدر گاڑی روک کر روجی کی طرف پلٹ کر دیکھتے
ہوئے پوچھتا ہے۔

بدر کو دیکھتے ہوئے آئم بھی روجی کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
روحی آئم کی معصوم سی شکل دیکھ کر مسکراتے ہوئے
سیدھی ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔

بدر ایک بات پوچھوں۔؟؟ روجی سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے اور اپنے
کندھوں پر دوپٹے سیدھ کرتے ہوئے بدر اور
آئم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
پوچھو۔!!!

بدر اطمینان پر سکون لہجے میں کہتا ہے۔
اگر۔۔۔ روجی کہتے کہتے رک جاتی ہے اور خود ہی شیشے سے باہر دیکھتے
ہوئے اپنے آنسوؤں کو ضبط کر کے دوبارہ مسکراتے ہوئے بدر
کو دیکھتے ہوئے نامیں سر ہلا دیتی ہے۔

کچھ نہیں۔۔۔ روحی ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ اور بدر روحی کی اس الجھنوں کو اچھے سے

محسوس کر رہے تھے بدر اور آئمہ ایک دوسرے کو دیکھ کر اس سے

کچھ بھی کہنے سے روک دیتے ہیں۔

بدر اپنی سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور دوبارہ گاڑی کو

اسٹارٹ کر دیتا ہے۔۔۔

روحی بھی دوبارہ سیٹ سے پشت ٹیکائے ہوئے اپنی آنکھیں بند

کر لیتی ہے۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ شہر کے سب سے بڑے اور سب سے خوبصورت

پارلر کی پارکنگ ایریامیں پہنچ چکے تھے۔۔۔

بدر گاڑی سے نکل کر پارلر کے دروازے پر اندر کھڑے ہوئے لڑکوں

کو اشارہ کر کے بلاتا ہے اور

انہیں گاڑی کی ڈیگی میں سے روحی اور آئمہ کے لہنگے وغیرہ

نکال کر انہیں دیتا ہے اور آئمہ اور روحی کو باہر آنے کے لیے

آواز لگاتا ہے بدر کی آواز پر دونوں گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

روحی بار بار اپنے فون کی طرف دیکھے جا رہی تھی وہ باسیل کی کال

کی منتظر تھی پر اس نے ایک بار بھی کال اسے اب تک کال نہیں کی تھی۔

روحی باسیل کو خود بھی کال نہیں کرتی ہے اور اپنا فون گاڑی میں

بھی پھینک کر وہ آئمہ کے ساتھ پارلر کے اندر چلی جاتی ہے۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

بدر بھی انہیں اندر حباتا ہوا دیکھ کر خود بھی گاڑی میں سوار ہو کر

واپس حویلی میں لاجباتا ہے۔

روحی کافون بھی بدر کی گاڑی میں ہی رہ جاتا ہے اور آئمہ اپنے پاس

فون رکھتی ہی نہیں ہے۔

S

....

a

شام سے رات ہو چکی تھی حویلی میں لوگوں کے آنے کی شروعات ہو

l

e

چپکی تھی ہو طرف لوگوں کو مجموعہ اور شور ہی شور

h

a

سنائی دے رہا تھا۔

🦋

بدر بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں

I

q

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے

b

a

اپنی ٹائی باندھنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس سے پچھلے

l

10 منٹ سے بندھ ہی نہیں رہی تھی اسلئے سبب بیزار کرتی جا رہی تھی۔

🦋

N

آئمہ اور روحی کو لینے جانے کا ٹائم ہوا پڑا ہے اس کے دل کی

o

دھڑکنیں تیزی سے بڑھتی جا رہی تھی اور اوپر سے اس کا سر بھی غصے میں

v

e

ٹائی کی وجہ سے گرم ہوتا جا رہا تھا۔

l

s

شرافت سے بندھ جاؤ تم ٹائی ورنہ تمہارے بغیر بھی

❤️

میرا دل بھی ہو جائے گا۔

بدر اپنے ہاتھ میں ٹائی پکڑ کر غصے میں کہتا ہے۔

میں آخری بار تمہیں باندھ رہا ہوں اگر تم اب نہیں بندھی نا تو میں تمہیں

اسی کھڑکی سے پھینک کر مار دوں گا۔۔

بدر غصے میں کہتے ہوئے ایک بار پھر سے ٹائی باندھنے لگتا ہے

جو اس بار بھی اس سے نہیں بندھتی ہے بدر زور سے

ٹائی کو فرسش پر پھینک کر کمرے سے باہر جانے کے لیے اپنے قدم

آگے کی طرف بڑھاتا ہے تو دروازے پر اسی وقت باسیل

دستک دینے ہی والا ہوتا ہے۔۔

بھائی۔۔؟؟ بدر اچانک سے اسے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے

تیار ہو گئے تم۔۔؟؟ باسیل دروازے پر کھڑے ہوئے ہی پوچھتا

ہے وہ بدر کے پھولوں سے سجے ہوئے کمرے میں

اپنی سرسری سی نظر ڈال کر واپس بدر کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جی بھائی باقی ٹائی نہیں بندھ رہی ہے تنگ کر دیا ہے اس نے

بدر زمین پر کالے رنگ کی ٹائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

گنداسا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

لے آؤ اسے اٹھا کر میں باندھ دیتا ہوں اور آجباؤ باہر مجھے کچھ بات

بھی کرنی ہے تم سے۔۔

باسیل کہتے ہی اپنے قدموں کو مزید اس کے کمرے سے پیچھے

کرتا ہے۔

بھائی آپ اندر آجائیں ہم یہاں بات کر لیتے ہیں۔۔!!

بدر اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

نہیں تم ٹائی اٹھاؤ ہم چھت پر چل کر بات کریں گے۔۔

باسیل کہتے ہی اپنا رخ موڑ لیتا ہے۔۔

جی بھائی۔۔ بدر باسیل کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور جلدی سے اپنی ٹائی اٹھا کر باسیل کے پیچھے چل پڑتا ہے۔

دونوں بھائی قدم سے قدم ملا کر چلتے تھے باسیل اپنے قدموں کے ساتھ

ساتھ اٹھتے ہوئے بدر کے قدموں کو دیکھ کر وہ خوش ہو رہا تھا۔۔

دونوں جلدی ہی چھت پر پہنچ جاتے ہیں

آج وہ دوسری بار ایک ساتھ اپنے ہی حویلی کی چھت پر آئے تھے

بدر اور باسیل دونوں کی نظریں اس وقت

گھر کے پیچھے والے گارڈن کی جگمگاتی ہوئی روشنیوں پر

اور ان روشنیوں کے درمیان موجود گھر کے اندر ادوں پر اور گاؤں

کے لوگوں پر ٹیکی ہوئی۔

کاش آج بابا ہمارے ساتھ ہوتے بھائی تو آج یہ روشنیاں یہ

خوشیاں بابا کے چہرے پر مسکراہٹ ضرور بکھیر دیتی۔۔

انہیں گھر میں ایسے انتظامات کروانا کتنا پسند تھا۔

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

ان کا بس نہیں چلتا کہ وہ بنا بات کہ پورے گاؤں کو ایسے ہی سجا

کر رکھتے۔۔

باسیل بھی مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بابا کے بعد آپ ہی ہیں جو یہ سب کر سکتے ہیں بھائی
ان کی خواہشات کو پورا کرنا آپ تقریباً کر چکے ہیں اس گاؤں میں
بلڈ نگلیں بنوا کر اب باقی ان کی کوئی خواہش رہ بھی گئی ہے
مجھے نہیں لگتا ہے۔۔۔

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لگتا تو مجھے بھی ہے کہ ان کی جتنی ہو سکتی تھی اتنی زمیاداریوں
کو مکمل کر چکا ہوں اب جو رہ گئے ہیں وہ تمہاری اور چپاچو کی زمیاداری
ہے کیونکہ میرے واپس جانے کا وقت قریب آچکا ہے۔۔
باسیل بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا بھائی۔۔؟؟ بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے
مطلب صاف سیدھا سمپل سا ہے میرے بھائی
میں اس گاؤں کا سربراہ نہیں ہتا میں نے اپنے بابا کی ادھوری
چیزوں کو مکمل کرنے کے لیے یہاں رکنے کا فیصلہ کیا ہتا۔
جتنا مجھ سے ہو سکتا ہتا میں نے کر چکا ہوں اب میں ان ذمہ داریوں
کو تمہارے اور چپاچو کے سپرد کر کے اپنی دوسری ذمہ داریوں کی طرف
بڑھنا چاہتا ہوں۔۔

کون سی دوسری ذمہ داریاں آپ روحی کی بات کر رہے ہیں۔؟؟

بدر شرارتاً لہجے میں کہتا ہے۔

باسیل جو ابابکا مسکرا کر بدر کے کندھے سے اپنا ہاتھ

ہٹا لیتا ہے۔۔

بھائی پوچھنا بنتا نہیں ہے لیکن کیا آپ کے روحی کے درمیان

کچھ نہیں ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔؟؟

بدر کی بات پر باسیل بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کی طرف دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

بھائی ایسے تو مت دیکھیں مجھے میں جانتا ہوں کہ وہ آپ کی بیوی

ہے آپ کو وہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور عزیز ہونے بھی

چاہیے روحی ہے ہی اتنی پیاری اتنی حساس

بتائے گی نہیں لیکن اپنی ہر مشکلات کا حل خود تلاش کرنے کی

اس سیٹوشن سے خود کو نکالنے کی ہر ممکن کوشش خود سے

ہی کرتی رہتی ہے۔۔

بدر کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی روحی کی باتوں پر

آپ کو پتا ہے بھائی روحی نے بچپن سے ہی جتنے بھی

لوگوں سے پیسے نکلوائیں ہیں ان سب کا اس نے کیا کیا ہے۔۔؟؟

بدر مسکراتی ہوئی نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

کیا کیا ہے۔۔؟؟ باسیل پوچھتا ہے۔

اس نے ان میں سے ایک روپے بھی خود بھی حرام کر دیا تھا۔

کرکٹ کے نام پر وہ چھوٹے بچوں کو گیم میں جیتوا کر وہ سارے
 پیسے ہمیشہ ان عنبریب بچوں کو دے دیتی تھی
 تاکہ انہیں احسان بھی جالگے اور جیتنے کی خوشی سے ان کے گھر والے
 بھی کسی کا احسان مانے بغیر سکون سے کھانا کھا کر
 اپنا پیٹ بھریں۔۔

بدر کے چہرے پر فضا تحسانہ مسکراہٹ تھی روحی کی بارے میں
 کہتے ہوئے۔۔۔

بھائی مجھے کہنا نہیں چاہیے پر کسی تیسرے کی وجہ سے روحی
 کا دل مت توڑنا آپ وہ دیکھنے میں اسٹورنگ اور بڑا نے
 والی لڑکی ہے پر میری بہن اصل میں بہت احساس ہو گئی ہے۔
 آپ کو لے کر تو وہ بہت زیادہ ہی ہو گئی ہے اب۔۔۔

پورا دن اس کے زبان پر اب آپ کا نام رہتا ہے اور آپ کا نام لینے سے
 جو مسکراہٹ آتی ہے وہ بالکل ویسی ہوتی ہے جیسی وہ
 گجروں کو دیکھ کر کھل جاتی ہے۔۔

ایک طرف اس کے گجبرے اور دوسری طرف اب آپ یہ دو
 واحد ہیں جو اس کے چہرے پر سچی ہوئی مسکراہٹ کی وجہ ہیں
 اور ان کے نام ملنے پر مایوسی کی بھی۔۔۔

بدر اشاروں اشاروں میں ہی شیزاکا ذکر کر رہا تھا
 وہ کھل کر کہہ نہیں پارہا تھا کیونکہ وہ باسیل کی دوست بھی

ہے۔

جانتا ہوں میں اپنی بیوی کو تم منکر مت کرو اپنی ٹریننگ کو
مکمل کرو اور چاچو کے ساتھ گاؤں کی زمہ داری کو بانٹوں ان پر
مکمل بوجھ ڈالنا بہتر نہیں ہوگا۔

س چاچو بھی اس فیلڈ میں نئے ہیں اور تم بھی ایک نئی چیز ریشن
اور ایک پورانی چیز ریشن مل کر اس گاؤں کے ساتھ ساتھ ہمارے اب
نئے گاؤں کو بھی ترقی پر پہنچانے میں
یقیناً اپنا اہم کردار ادا کریں گے اور مجھے اور بابا کو مایوس
نہیں کریں گے۔۔

باسیل بدر کارخ اپنی طرف متوجہ کر کے اس کے ہاتھ سے
ٹائی پکڑ کر اسے باندھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
اور باندھ کر بدر کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے آئمہ کی طرف سے بھی تمہاری کسی بھی قسم کی کوئی
شکایت نہیں ملنے چاہیے بدر

وہ بیوی ہے تمہاری جو بھی ہے اب وہ ہی ہے اس کے علاوہ ناتو
تمہاری زبان پر کسی کا ذکر ہونا چاہیے اور نا ہی یہ نظریں کسی
اور کی طرف اٹھنی چاہیے۔۔

باسیل دو ٹوک لہجے میں بدر کے کندھوں کو تھپتھپاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

منکرمات کریں آپ بھائی شکایت کا موقع نہیں ملے گا آپ کو۔۔

بدر ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے اپنی ٹریننگ تک کی مہلت چاہئے پھر میں چاچو کی

جگہ پولیس اسٹیشن کو اس گاؤں کے ساتھ باقی گاؤں کو بھی دیکھ

ٹلوں گا لیکن یہ پخپائیت وغیرہ یہ سب آپ چاچو سے ہی کہیں

کہ وہ ہی دیکھیں وہ ایک دوبار بابا کے ساتھ گئے ہیں

پخپائیت میں۔۔

ویسے سچ کہوں بھائی چاچو کو بھی ایسے لمبے لمبے پخپائیت کے

فیصلوں میں پڑنا پسند نہیں ہے۔۔

اس لیے تو وہ پولیس میں گئے تھے اور انہیں دیکھ دیکھ کر

مجھے پولیس میں جانے کا شوق چڑھا تھا۔۔۔

بدر اپنے گلے میں ٹائی کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

شوق کا کوئی مول نہیں ہوتا ہے جب زمرہ داریاں کسندھوں پر پڑتی ہیں

شوق کو پورا کرو لیکن امی داریوں کے آگے اسے

اولین ترجیح دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے اور سامنے کھڑے ہوئے بدر کو

چند الفاظوں میں ہی اپنی بات کا مکمل مطلب سمجھا دیتا ہے۔

حباؤ اپنی اور میری بیوی کو لے آؤ غصہ میں تپتی پڑی ہو گئی

دونوں وہاں پر۔۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ رینگ پر رکھ کر دوبارہ

نیچے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

بھائی آپ نہیں جائیں گے۔۔؟؟ بدر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

نہیں تم حباؤ لے آؤ انہیں مجھے کچھ کام ہے۔۔

باسیل گردن موڑ کر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے۔

بدر کے جاتے ہی باسیل کا فون بج پڑتا ہے جیسے بنا دیکھے ہی باسیل

فون کان سے لگاتا ہے۔۔

ٹھیک ہے آج۔۔ باسیل کہتے ہی فون کاٹ دیتا ہے

اور خود بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلا جاتا ہے۔۔

باسیل بھی اپنا بیوی بلیو کلر کر تھری پیس سوٹ پہن کر ڈریسنگ

ٹیبیل کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ میں گھڑی پہن کر

وہ اپنے فون پر نظریں جمائے ہوئے کسی کی کال کا منتظر رہتا۔

فون پر کال ابھی آئی ہی تھی کہ سیل کے بجنے سے پہلے ہی فون

اٹھ کر کان سے لگاتے ہوئے وہ بیسنگر سے کھینچتے ہوئے کمرے سے

باہر نکل جاتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

✿

I

q

b

a

l

✿

N

o

v

e

l

s

♥

بدر کافی دیر بعد پار لڑ پہنچ گیا ہمتا بس اکوٹ پہننے ہوئے
وہ اپنی گاڑی سے باہر نکل کر دروازے پر کھڑے ہوئے گاڑز کو اندر
سے لڑکیوں کو بلوانے کا کہتا ہے۔

S بدر کے کہنے پر گاڑ فوراً سے اندر جاتا ہے اور آئمہ اور روجی کو جو صوفے پر
a تھکاوٹ سے چور تیار ہو کر پچھلے دو گھنٹوں سے بیزار بیٹھی ہوئی تھیں۔
l آئمہ نے ڈارک مہرون کل کر گولڈن کلر کے کام سے بھرا ہوا
e لہنگا پہننا ہوا ہمتا جس کی چوکی چھوٹی تھی جس میں سے ہلکا ہلکا
h اس کا پیٹ دیکھائی دے رہا تھا۔
a

I پر دوپٹے سے اسے اس طرح سیٹ کیا ہوا ہمتا کہ پیٹ زیادہ واضح
q نہیں ہو رہا تھا۔
b

a گولڈن کلر کی برائیدل حبیلوری پہننے ہوئے پیروں میں گولڈن کلر کی
l ہیلز پہنے کر وہ صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے اسٹرا کی مدد سے
N کولڈ ڈرنک پی پی کر دونوں اپنا ٹائم پاس کر رہی تھیں۔
o

v دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر کر کے بھی تھک چکی تھی اب کچھ کہنے
e کو یا پھر بتانے کو بچا ہی نہیں تھا ایک دوسرے کے پاس
l روجی نے بھی لہنگا پہننا ہوا ہمتا پر وہ آئمہ کے لہنگے جتنا بھاری بھر کم
s نہیں تھا لیکن پھر بھی کافی بھاری تھا روجی نے بلیک گولڈن کلر کا
لہنگا پہننا ہوا ہمتا جس کی چولی آئمہ کی چولی جیسی ہی

چھوٹی تھی پر لسٹن کی وجہ سے وہ کھالی جگہ خود ہی فصل ہو جاتی ہے

اور روجی کے پیٹ کو اچھے سے چھپا دیتی ہے۔۔

گولڈن کلر کا نارسل سپارٹی میک آپ کیے ہوئے بالوں میں ہلکے ہلکے

سے کر لڑ کر وائے ہوئے ماتھے پر مانتا ٹیکا سجائے ہوئے وہ

بھی کسی دلہن سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

دونوں اس وقت بے حد خوبصورت بے حد پیاری لگ رہی تھیں

پر دونوں کے چہروں پر تھکاوٹ سے چور اس وقت 12 بجے ہوئے تھے۔

بس میں تھک گئی ہوں میں تو حبا رہی ہوں کپڑے بدلنے

کوئی آہی نہیں رہا ہے ہمیں لینے کے لیے میں کپڑے چینج کر لوں پھر

ٹیکسی ڈھونڈ کر لاتی ہوں تمہارے لیے۔۔۔

روجی کہہ کر اٹھ ہی رہی تھی کہ گارڈز لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

اندر اتا ہے اور روجی اور آئمہ کو انہیں لینے کے لیے آئیں ہیں ان کا

بتا کر فوراً اس باہر واپس چل جاتا ہے۔۔

بدرا اس کچھ وقت کے لیے دروازے سے دور بھیج دیتا ہے جب تک آئمہ

اور روجی گاڑی میں ناسوار ہو جائیں۔۔

گارڈ کے بتانے پر دونوں جلدی سے اپنے اپنے لہنگوں کو ہاتھ میں پکڑے

ہوئے باہر کی جانب بڑھنے لگتی ہے۔۔

روجی کو لگا تھا کہ شاید باسیل بھی آیا ہے وہ ایک نظر خود کو

آئینہ میں دیکھتے ہوئے اپنے سر پر دوپٹہ کو ٹھیک کر کے

ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے باہر کی جانب اپنے قدم

بڑھاتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

پر شیشے میں سے وہ صرف بدر کو کھڑا دیکھ کر واپس

پارلر میں صوفے پر حبا بیٹھتی ہے۔۔

آئمہ اپنے ہاتھوں میں ڈارک مہرون کلر کے لہنگے کو پکڑے ہوئے

S بالوں میں جوڑا بسائے ہوئے برائیدل میک آپ کروائے ہوئے وہ بدر کے پورے

a ہوش و حواس کو اڑانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔

l بدر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گاڑی سے پشت ٹیکائے ہوئے وہ

e h ان دونوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ سرسری

a سی نظر اٹھا کر پارلر کے شیشے کے دروازے میں سے اندر کی طرف

دیکھتا ہے

q بدر آئمہ کو اندر سے آتا ہوا دیکھتا ہے اور بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے

b وہ اس کے لیے دروازہ کھولنے والا تھا پر وہ بھول جاتا ہے

a l بدر نے آج پہلی بار آئمہ کو تیار دیکھا تو چپاہ کر بھی اپنی نظریں اس

N پر کڑا ہی نہیں پارہا تھا آنکھوں میں جیسے آئمہ کے خوبصورت سے

o چہرے کو اسی پل بالینا چاہتا ہے۔۔

v e آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں سے لہنگے کو پکڑ کر بدر کی آنکھوں کے سامنے

l آکھڑی ہوتی ہے

s اور لہنگے کو چھوڑ کر وہ بدر کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے

ہوئے اس کے دروازے کو کھولنے کا انتظار کرنے لگتی ہے۔۔

میاں جی دروازے کو کھول دیں گے میں باہر آجاؤں پھر اچھے سے مجھے

تاڑ لینا۔۔

آئمہ شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

بدر آئمہ کی بات پر سر جھکا کر ہنس پڑتا ہے اور اس کے لیے آگے بڑھ

کر دروازے کو کھول کر آئمہ کے لیے دروازے کو کھول کر

آئمہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے پر نظریں مسلسل

اس کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

آئمہ بھی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا ایک ایک قدم اس کی

طرف بڑھانے لگتی ہے۔

اور آکر بالکل اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے

بدر کی آنکھوں کے بالکل سامنے کھڑی ہو کر آئمہ مسکراتے ہوئے بدر

کو سر سے پیر تک دیکھنے لگتی ہے۔۔

ماشاء اللہ۔۔ بہت پیارے لگ رہے ہیں آپ تو۔۔

آئمہ دھڑکتے ہوئے دل سے بدر کی تعریف کرتی ہے۔

اب آپ بھی کچھ بولیں۔۔ آئمہ بدر کے دل پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ کے انگلی رکھتے ہی بدر کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ

گئی تھی

جیسے ہی بدر اپنے دل پر آئمہ کی انگلی دیکھتا ہے آئمہ جھٹ سے

اپنا ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔۔

کیا بولوں میں۔۔؟؟ بدر بوکھلاتے ہوئے دوبارہ آئمہ کے خوبصورت سے

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی بات پر ہنس پڑتی ہے اور نامیں سر ہلاتے ہوئے
بدر کو کچھ بھی کہنے سے روک دیتی ہے۔۔

کچھ بھی مت کہیں کہہ کر تعریف کروانی ہے تو کیا ہی
فائدہ اس تعریف کا۔۔

آئمہ شیشے سے اندر کی طرف روجی کو ڈھونڈنے کی
کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ بدر آئمہ کے حیران کن چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتا ہے۔

روجی بھی تیار تھی وہ آرہی تھی میرے ساتھ پھر پتا نہیں
کیوں نہیں آئی اندر سے روکیں میں دیکھ کر
آتی ہوں اسے۔۔

آئمہ کہتے ہی اندر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے تو بدر جلدی سے
اسکا بازوؤں پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچ لیتا ہے۔۔

آئمہ کے مہرون اور گولڈن چوڑیوں سے بھرے ہوئے دونوں ہاتھ سیدھا
بدر کے سینے پر جالگتے ہیں۔۔

آئمہ کا پورا وزن اس وقت بدر پر ہوتا وہ سیڑھیوں پر
بلکل کونے پر کھڑی ہوئی تھی اگر بدر ہلکا سا بھی اس وقت ہلتا تو
آئمہ سیدھا زمین پر گر جاتی۔

بدر آئمہ کو پیٹ سے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑے ہونے میں
مدد کرتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a

🦋

I

q

b

a

l

🦋

N

o

v

e

l

s

❤️

تم رو کو میں دیکھتا ہوں اسے۔۔ بدر کہہ کر آئمہ کو سیدھا کھڑا
کر اس کے لہنگے کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول کر
اسے پیچھے والی سیٹ پر احتیاط سے اندر بیٹھا دیتا ہے۔۔

میں بس ابھی آرہا ہوں گاڑی لوک کر لو اندر سے۔۔
بدر دروازے کو بند کرنے سے پہلے آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکرمندی سے
کہتا ہے۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔
ہنس کیوں رہی ہوں۔۔؟ بدر آئمہ کی ٹھوڈی پکڑ کر مسکراتے ہوئے
پوچھتا ہے۔۔

آپ مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہے ہیں اس لیے
آئمہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو تم مجھے بڑے بڑے ہونے کا ثبوت دے دو بڑوں والا ٹریٹمنٹ بھی
دے دوں گا میں تمہیں۔۔۔

بدر آئمہ کی شراکت سے ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر
گاڑی کا دروازہ بند کر کے گاڑی کو اشارہ کر کے آئمہ کے گاڑی کے پاس
آکر کھڑے ہونے کو کہتا ہے۔۔

میں آرہا ہوں۔۔ بدر کہتا ہے اور کہہ کر گاڑی کو خود بھی باہر سے
لاک کیے وہ پارلر کے اندر چلا جاتا ہے۔۔

منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے میری گڑیا نے۔۔ بدر روجی کے سامنے آکھڑا
ہو کر مسکراتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھتا ہے۔۔
باسیل نہیں آئے۔۔؟؟ روجی نم آنکھوں سے بدر کو دیکھتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔

بھائی کو کام بھتا اس لیے انہوں نے مجھے بھیج دیا بھتا۔۔
بدر زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
بدر ایک بات مانو گے۔۔؟؟ روجی کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر گئے
تھے وہ سب نکلنے کے لیے تیار تھے۔۔

ہمم بولو۔۔ بدر روجی کے گڈھنوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر پیار سے کہتا ہے۔
آئمہ کو لے کر چلے جاؤ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤ گی
روجی۔۔؟؟ بدر اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے۔

بدر پلزنایا مجھے بھی اب تھوڑا اپنی محبت کو آزمانے دو یا پھر
آزمائش سے گزرنا ہی ہے میری قسمت میں۔۔
روجی کہتی ہے اور ایک آنسوؤں نکل کر سیدھا بدر کے ہاتھ پر جا گرتا
ہے۔۔

روجی روتے تھوڑے ہیں تمہارا شوہر نا سہی تمہارا بھائی تو تمہیں
لینے کے لیے آیا ہے نا پلزن میرے ساتھ چلو شام رات گہری
ہوتی جا رہی ہے۔۔

بدر روجی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے منکر مندی سے کہتا ہے۔

S
a
l
e
h
a
I
q
b
a
l
N
o
v
e
l
s



باسیل روجی کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر روجی دوبارہ اسے ہاتھ سے
روکنے کا کہہ دیتی ہے۔۔

وہی رک جائیں میری طرف بڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔
کاش کے جوا بھی آپ نے کہا ہے نامیں اس بات پر یقین کر کے
مسکرا دیتی کاش۔۔

باسیل مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے سچ میں طلاق چاہیے
میں یوں پل پل کسی کے لیے تڑپ کر بار بار آزمائش سے
اس تکلیف سے نہیں گزرنا چاہتی ہوں۔۔

میں اتنی بھی بہادر نہیں ہوں کہ جس سے پیار کرتی ہوں
اس کی بے وجہ کی بے رخی پر مجھے آگنور پر میرا دل ناچھٹے
مجھ سے نہیں ہوتا ہے۔۔۔

روجی کی آنکھوں سے تیزی سے آنسوؤں بہنے لگ جاتے ہیں
روجی مشکل سے گہری گہری سانس لینے لگتی ہے۔۔
میں اکیلی رہ لوں گی پر میں یہ نہیں برداشت کر سکتی ہوں
مجھے طلاق دے کر ہماری کہانی کو بھی پر ختم کریں پلزز۔۔۔

روجی روتے ہوئے باسیل کو چہرہ پر آتے جاتے رنگ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ایسا کبھی نہیں ہوگا روجی تم مجھے دور نہیں جاسکتی ہوں
میں نہیں جانے دوں گا۔۔

اور کتنا دور جانا باقی ہے۔۔؟؟

روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

بتائیں۔۔؟؟ باسیل کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

آج پورا دن میں نے کتنا انتظار کیا آپ کا

آنا تو دور فون تک کرنے کا وقت نہیں تھا آپ کے پاس میرے لیے

اب اس سے اور کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصہ میں کہتی ہے۔۔

روحی کے کندھے سے اس کا دوپٹہ سرک کر اس کے ہاتھ میں آگیا تھا

باسیل کی نظر اس کے چہرے سے ہٹ کر اس کے دوپٹے پر جا ٹپکتی ہے۔

باسیل مجھے اپنی اوقات آپ کی زندگی میں پتا چل گئی ہے

اس لیے چیزیں مزید خراب ہو جائیں

اپنے اپنے راستوں کو الگ کر لیتے ہیں سب ختم کریں۔۔

کچھ ختم نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

باسیل سخت لہجے میں کہتا ہے۔

کیوں نہیں ہو گا کیا چاہتے ہیں کہ میں ہمیشہ انتظار کرتی رہوں

باسیل نہیں رہنا آپ کے ساتھ اب نہیں رہنا میں نے

آپ کے صرف دو بول کی بات ہے بول دیں اور بس ختم کریں اس رشتے

کو میرے اندر کا صبر جواب دے گیا ہے باسیل

اب آپ کی بے رخی نہیں برداشت کر سکتی ہوں میں آپ کو

اپنی زندگی اپنے کام بہت عزیز ہیں پر مجھے اب صرف آپ عزیز تھے

پر اب کوئی فائدہ نہیں ہے کسی بھی چیز کا سبب ختم
ہو گیا ہے دوبول کہہ کر اس کو مکمل طور پر ختم کریں۔۔
روحی باسیل دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھے
حبار ہے تھے۔

روحی خاموش ہو جاؤ بس اب خاموش ہو جاؤ۔۔
باسیل روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے
اس کی باتیں باسیل کا دل بھی چھسنی کر رہی تھی۔
ایک کی آنکھوں میں غصہ اور دوسرے کی آنکھوں میں غصہ
اور نمی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔

باسیل روحی کی باتوں پر اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے
غصہ میں روحی کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔
روحی بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی باسیل کو اپنی طرف آتا ہوا
دیکھ رہی تھی۔

ناظرین جھک رہی تھی اور ناہی قدم پیچھے ہٹ رہے تھے۔
پاگل ہو گئی ہو ایسے کیسے رشتہ ختم کر سکتی ہوں بات بھی کیسے کی
تم نے۔۔؟؟

باسیل روحی کی بازوؤں کو پکڑے ہوئے اس پر اپنی گرفت بڑھاتے
ہوئے کہتا ہے پر گرفت اتنی سخت بھی نا تھی کہ اسے تکلیف ہوتی
کیوں آپ کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا تھا جب شیراز نے آپ کو
میرے بارے میں ناخبانے کیا کیا کہا تھا۔؟؟

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



باسیل روجی کی بات پر سوچ میں پڑ جاتا ہے۔۔

باسیل کو سوچ میں گم دیکھ کر روجی کو اپنی بات پر یقین ہو گیا

تھا۔ روجی جھٹ سے اپنی بازوؤں کو باسیل کی ہاتھوں سے چھوڑا سیتی ہے۔۔

تمہیں کیسے پتا اس نے مجھے کچھ کہا ہے۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

تو اس نے سچ میں کچھ کہا تھا اور آپ نے یقین بھی کر لیا تھا اس

پر اس نے مجھ سے ناحانے کتنی مرتبہ آپ سے پیار کرتی ہے

اس بات کو کہا میں نے تو آپ پر ایک بار بھی سوال نہیں اٹھایا نا ہی

کچھ کہا تھا میں نے اور آپ نے اس کی بات پر یقین کر کے مجھ

اکسیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

روجی کی نظریں مسلسل باسیل کے چہرے پر ٹسکی ہوئی تھی

آنکھوں سے آنسوؤں اور تیزی سے بڑھنے لگ جاتے ہیں۔۔

ایسا نہیں ہے میری جان میں سچ میں تھوڑا سا مصروف ہو

گیا تھا کام میں بس۔۔

باسیل روجی کو دوبارہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے دور رہیں مجھ سے۔۔

روجی حلق کے بل چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کام کام کام۔۔ کام ضروری ہے نا آپ کے لیے تو آپ اپنے کام کو

ہی اہمیت دیں مجھے چھوڑ دیں۔۔

روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے

اس سے بولنا نہیں جا رہا ہوتا وہ اپنے دل پر مکہ مار کر اپنی دل کی

دھڑکنوں کو نارمل کرتی ہے۔

روحی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے میری جان

ریلیکس ہو جاؤ ایسے نہیں روتے ہیں طبیعت خراب ہو رہی ہے تمہاری

باسیل روحی کو اس بار بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف

متوجہ کرتے ہوئے منکر مندی سے کہتا ہے۔۔

آپ کیوں منکر کرنے کا نالک کر رہے ہیں باسیل اور اب بھی آنے کی

کیا ضرورت تھی آپ کو۔۔؟؟

روحی اپنے آپ کو اس سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے لہجے میں ناراضگی تلخی تھی جیسے باسیل کو اپنے کیے

پر شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھا۔

روحی کا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر چکا تھا

باسیل کی نظریں اس کے زمین پر پڑے ہوئے دوپٹے پر ٹپکی ہوئی

تھی وہ اپنے کیے پر پشیمان ہو گیا تھا۔

ایسا نہیں ہے روحی کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔؟؟

کیوں مجھے تکلیف دے رہی ہو تم۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی نم آنکھوں میں

آنسوؤں سے ترچہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

دھڑکتے دل سے کہتا ہے۔۔

میں تکلیف دے رہی ہوں آپ کا کیا جو آپ کرتے ہیں وہ سب ٹھیک ہے

اور میرا کچھ کہنا آپ کو تکلیف دینا ہے بولیں۔۔؟؟

S مجھے اس بات سے تکلیف ہوئی تھی کہ آپ نہیں آئے مجھے اس بات

a کی تکلیف ہو رہی ہے مجھے اس بات سے تکلیف ہو رہی ہے

l کہ آپ نے مجھ پر نہیں اس پر یقین کیا اس کی بات پر یقین کر کے

e آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے غصہ نظر

h آ رہا تھا مجھے

a روجی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے

I چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

q اب کیوں حنا موش ہو گئے ہیں اب بھی کوئی جواب نہیں ہے

b آپ کے پاس باسیل۔۔

a روجی کی آنکھوں میں نمی تھی پر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

l چھوڑ دیا ہوتا اکیلا تو چھوڑ کر چلے جاتے یوں واپس لوٹ کر مجھ

N ہر احسان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

o اس نے جو بھی کہا تھا یقین کر لیتے نا۔۔

v روجی کہتے کہتے رک جاتی ہے۔۔۔

e آپ نے تو یقین کر لیا تھا۔۔؟؟ روجی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر لمبی گہری

l سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

s تو سچ میں اس پر یقین رکھتے ہیں آپ مجھ پر نہیں۔۔؟؟

روحی کی ہر بات باسیل کو لا جواب کر چکی تھی۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آج حنا موش کھڑا تھا جب کہ

ہر سوال کا جواب موجود تھا اس کے پاس۔۔

روحی حنا موش ہو جاؤ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے بس

حنا موش ہو جاؤ۔۔

باسیل روحی کے پاس آ کر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے۔۔

کیوں آپ یہ جھوٹی فکر دیکھا رہے ہیں باسیل جب حقیقت میں فکر

نہیں ہے تو نائٹ مت کریں نا۔۔

روحی روتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں کیوں لگتا ہے میری جان کہ میں نائٹ کر رہا ہوں۔۔

میں اپنی بیوی پر یقین نہیں کروں گا اور شیزا پر یقین کروں گا ایسا

کیوں سوچ رہی ہوں میری جان۔

باسیل روحی کے چہرے پر اس کی آنکھوں سے بار بار نکلتے ہوئے

آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے آپ آئیں بھی نہیں مجھے

فون بھی نہیں کیا میں کہاں ہوں آپ کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

تو میں کیسے نا سوچتی باسیل کہ آپ کو مجھ سے زیادہ اس پر یقین ہے۔۔

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا رک ہی نہیں رہے تھے

اس کا دل سچ میں بہت زیادہ دکھا ہوا تھا جس کا ثبوت اس کا

لہجہ اور اس کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں تھے۔

مت روؤ نا ایسے کیوں مجھے جیتے جی مار رہی ہو میری جان

تھوڑا سا ترس کھا لو مجھ رحم کرو میرے دل پر۔

روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ بھی محبت سے چور

لہجے میں کہتا ہے۔

میری لیے میری بیوی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے یہ بات حنائی ہو

نامیری شہزادی۔

پھر کیسے سوچ لیا کہ کبھی کوئی تم سے زیادہ اہم ہو سکتا ہے میرے لیے

باسیل بار بار روحی کے چہرے کو اس کے آنسوؤں کو صاف کرتا

ہے پر چہرہ پھر آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے۔

وہ۔ وہ۔ کہتی تھی کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے آپ کو وہ چھین

لے گی مجھے لگا کہ اس کی بد دعا لگ گئی ہے مجھے

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔

اس نے تمہیں بد دعا دی تھی۔؟؟ باسیل پل میں غصے میں

آ جاتا ہے پرویسے پل میں روحی کو روتا دیکھ کر وہ اپنے غصے کو کنٹرول کر لیتا ہے۔

تو میری جان میری گڑیا مجھے تب بتانا چاہئے تھا نا

جب اس نے تمہیں یہ سب کہا تھا کیوں تم اس کی وجہ سے

اتنی پریشان رہی ہو۔

مجھ پر یقین کر لیتی نا۔۔ باسیل روحی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے

اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے یقین تھا کہ آپ میرے ہیں اور میرے ہی رہیں گے

اس لیے میں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا تھا پر آپ نے بھی تو اس کی

باتوں پر یقین کر لیا تھا۔۔

روحی باسیل کے سینے سے سر ہٹاتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں صرف تم پر یقین کرتا ہوں اور ہر حد سے زیادہ کرتا

ہوں تم پر سے میرا یقین اور محبت کوئی ڈمگا نہیں سکتا ہے۔

باسیل جتنا پیار اپنی اور یقین اپنی بیوی پر کرتا ہے نا

اتنا اس نے شاید کبھی خود پر بھی کیا ہوگا۔۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو پیالہ نما انداز میں اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

ایک ایک لفظ شدت سے کہتا ہے۔۔

شیزا کی باتوں پر یقین کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

وہ کوئی نہیں ہے اس کی اہمیت نہیں ہے وہ جو تمہاری ہے

میری جان تم میری ہو تمہیں میں نہیں جانوں گا تو کسی جانوں گا

سب سے بہتر۔۔؟؟

باسیل کی باتیں روحی کو مزید رلا رہی تھیں۔۔۔

آپ نہیں کرتے یقین اس کی بات پر۔۔؟؟ روجی نم آنکھوں سے
دھڑکتے دل سے ٹھنڈے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے
باسیل کی آنکھوں میں پوچھتی ہے۔

نہیں کرتا ہوں۔۔!! باسیل روجی کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے
اسے دوبارہ اپنے سینے سے لگائے ہوئے اپنی باہوں میں
قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرا میری جان بس کر جاؤ۔۔ باسیل روجی کی پیٹھ سہلاتے ہوئے
اسے چپ کروانے کی کوشش کرتا ہے۔۔

شیزا روجی کو کچھ نہیں کہنا چاہیے ہتا تمہیں۔۔

میں تمہیں تمہارے جھوٹ کی سزا دینے کا فیصلہ کر چکا ہتا پر
میری بیوی تک نہیں پہنچنا چاہیے ہتا تمہیں۔۔

باسیل کو مزید اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے انسان سڑک پر
گہرے اندھیرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روجی کی سسکیاں اس کا دل حد سے دکھا رہی تھی وہ اس وقت
وہ اس کا دل دماغ سن کرتی جا رہی تھی باسیل کو کچھ اور سننے کا
سوچنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

روجی میری جان میری طرف دیکھو۔۔ باسیل روجی کو خود سے
دور کیے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایسے نہیں روتے ہیں میری جان اپنی طبیعت پہلے ہی اتنی خراب کر چکی
ہوں اور ہو جائے گی۔۔۔

بس چپ ہو جاؤ۔۔۔ باسیل انگوٹھے سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے

ہوئے روجی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں بھی تھک کر روؤ کر پر یہ نہیں رک رہے ہیں۔۔

روجی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر پھر زور سے روتے ہوئے باسیل کے

سینے سے لگ جاتی ہے۔

باسیل روجی کی بات پر ہنس پڑتا ہے۔۔

میرا بچہ تو اتنا کمزور نہیں ہے جو اتنا روئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر

باسیل روجی کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کمزور تو نہیں ہوں اور نا ہی یہ چھوٹی بات تھی آپ آئے نہیں تھے

اور میں نے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا

تو ڈبل غصہ آ رہا تھا مجھے۔۔۔

روجی باسیل سے دور ہو کر پہلے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر

پھر اپنی نظریں جھکا کر معصومانہ انداز میں بالکل دھیرے سے

کہتی ہے۔۔

اور کھانا کیوں نہیں کھایا تھا تم نے۔۔؟؟ باسیل روجی کا

چہرہ ٹھوڈی سے پکڑ کر اوپر کیے ہوئے پوچھتا ہے

غصہ تھی نا میں تو غصے میں کھانا نہیں کھاتی ہوں میں۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

بچہ کہاں ہیں۔۔؟؟ روحی باسیل کے قریب ایک قدم بڑھاتے ہوئے

اپنے پیچھے گھپ اندھیرا دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں پتا ہونا چاہیے ہوتا تم اکیلی جبار ہی تھی وہاں۔۔

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اندھیرے راستے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

مجھے تو نہیں پتا ہے میں تو بس روتے ہوئے غصے میں

چل رہی تھی۔۔۔

روحی ابھی بھی اسے اندھیرے راستے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی مار کھاؤ گی تم مجھ سے اب۔۔؟؟ باسیل اس کا منہ اپنی طرف

موڑ کر غصے میں کہتا ہے۔۔

وہ کیوں۔۔؟؟ روحی باسیل کی آنکھوں میں

اپنی بڑی بڑی گرین آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

آئندہ غصہ مجھ پر ہو تو مجھ سے لڑنا جھگڑنا ایسے اکیلی کہیں بھی مت نکل

جانا اور ناہی کھانا چھوڑنا سمجھ آئی ہے۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے چہرے کو زور سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

مطلب آپ نے آگے بھی یہ کرنا ہے۔۔؟؟

روحی غصے میں پوچھتی

ہے اور اپنے چہرے کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کرواتی ہے۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔!! باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہاں۔۔ میں مان گئی ہوں نا اس لیے اب کیا فرق پڑتا ہے

آپ کو اب آپ ایک بار کریں یا بار بار کریں

پتا تو چلے گیا ہے کہ میں ناراض نہیں رہ سکتی ہوں سے

اور نہیں جاسکتی ہوں حد سے زیادہ پیار جو کرنے لگ گئی ہوں میں

آپ سے تو اب تو آپ نے نخرے تو دیکھانے ہیں مجھے۔۔

روحی پیچھے کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہوئی باسیل کے

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایک سیکنڈ کسی تم مجھ سے محبت کا اظہار کر رہی ہو۔؟؟

باسیل بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ باندھ کر روحی کی طرف

اپنے قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں تو میں تو نہیں کرتی محبت آپ سے

میں اس شخص سے کبھی محبت نہیں کرتی ہوں جو مجھے رولاتا

ہے ستاتا ہے مجھے انتظار کرواتا ہے

روحی باسیل کی گاڑی کی طرف اپنا رخ موڑ کر اپنے ایک ایک لفظوں

پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اور آپ کو پتا ہے۔۔۔۔۔ روحی کہنے کے لیے پلٹتی ہی ہے کہ باسیل
روحی کے باقی الفاظوں کو اسی کے منہ میں ہی روک دیتا ہے اسے اپنی
بات مکمل کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتا ہے۔۔

باسیل کے ہاتھ میں روحی کا دوپٹہ جو وہ زمین سے اٹھا کر اس کی
طرف بڑھاتا ہے۔

دوپٹہ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہی ہاتھ روحی کی کمر پر
رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے دوسرا ہاتھ روحی کی گردن پر
رکھ کر اس کے لبوں پر جھک جاتا ہے۔

اور دور ہونے کے بجائے روحی کو مزید خود میں قید کرتے ہوئے
اس کے لبوں پر اپنی شدت کو بڑھانے لگتا ہے۔۔۔

روحی کی سانسیں پہلے ہی پھولی ہوئی تھی باقی باسیل اس کی سانسیں
روکنے کی پوری کوشش میں تھا۔۔۔

روحی باسیل کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے روکنے کا کہتی

ہے۔۔۔

انکل۔۔؟؟ روحی باسیل سے دور ہو کر کہتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے میری جان بس تھک گئی اتنے میں ہی
باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل بد تمیزی مت کریں ہم لوگ سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں بھول گئے ہیں

کیا۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے ہم میاں بیوی ہیں ہم رو سینس کر سکتے ہیں

باسیل دوبارہ روحی کے قریب آتے ہوئے اس کے لبوں کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں پر ہم راستے میں ہیں یہ سب مت کریں یہاں اور دوپٹے

دیں میرا۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے دل پر رحم نہیں آتا ہے تم کو کتنی ظالم بیوی ہو تم

باسیل دوپٹہ چھوڑنے کے بجائے اسے دوپٹہ کو روحی کی کمر پر ڈال

کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں بھی اب کیا بگاڑ دیا ہے میں نے آپ کے دل کا۔۔؟؟

باسیل سے سینے سے لگی ہوئی نظریں اٹھا کر باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اب تک میرا سب کچھ بگاڑا ہی ہے سدا کا کیا ہے مجھ میں۔۔

باسیل بھی سر جھکا کر روحی کی آنکھوں میں روحی

کے ماتھے پر سجے ہوئے ماہٹاٹیکے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جیسا کہ۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔

میرا دل اور دماغ جس میں تم ہر وقت بسی رہتی ہو

روحی کے چہرے پر بھری ہوئی چند لٹیں اپنی انگلی سے ہٹاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

یہ تو مجھے آپ کو لگی ہوئی کوئی بیماری لگتی ہے آپ اپنے دل کو
و تابو میں رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔

روحی مسکراتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف مسکراتی ہوئی
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا جی۔۔ بیماری تو ہے مریضوں کی بیماری تو ایک ڈاکٹر ہی
ٹھیک کر سکتی ہے اور میری ڈاکٹر تو تم ہی ہو ٹھیک کر دو مجھے
روحی کے گال پر کس طرح پیار سے کہتا ہے۔

میں ابھی ڈاکٹر نہیں بنی ہو لیکن جس دن بن گئی مناسب سے پہلے
علاج آپ کا ہی کروں گی کیونکہ ضرورت ہے آپ کو۔

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور ہوتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

میری ضرورت تو تم ہو جس دن مل جاؤ گی اس دن میں
بلکل ٹھیک ہو جاؤں گا۔

باسیل شرارتا لہجے میں روحی کو فلائنگ کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔
دور کیوں ہو رہی ہو تمہیں پتا ہے نا تمہیں دیکھ بغیر مجھے سانس
نہیں آتی ہے مت دور حبا کرو مجھ سے

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کہ روحی اس کے
ہاتھ پر تھپڑ مار کر باسیل کا ہاتھ خود سے دور کرتی ہے۔

اوو اوو۔ ایسی رہتی فی میں آکسیجن

یہ آپ پیدا نشی اتنے ٹھہر کی تھے یا اب جا کر ہوئے ہیں۔؟؟

روحی اپنی بازوؤں میں دوپٹہ لٹکائے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر

ایک ائیر واٹھاتے ہوئے بولتی ہے۔۔

تمہیں دیکھ دیکھ کر میں ٹھہر کی ہوا ہوں تم ہی ہو مجھے بگاڑنے والی

در نہ میں تو اپنی ماں کا بہت اچھا اور معصوم سا بیٹا تھا

تم نے بگاڑا ہے مجھے گندی بیوی۔۔۔

باسیل افسردگی میں نامیں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

مار کھانی ہے سڑک پر۔۔۔؟؟

نہیں رو میسن کرنا ہے کر لو۔۔۔

باسیل شرات سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے کہ روحی کا قہقہہ

ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

باسیل روحی کو ہنستے ہوئے دیکھ کر ایک پرسکون سی دل کو

سکون دینے والی گہری سانس لیتا ہے۔۔۔

اس طرح ہمیشہ خوش رہے کر میرا دل کو پرسکون رکھ سکتی

ہونا پھر کیوں رو کر اس کو تڑپاتی ہو تم۔۔۔؟؟؟

روحی کے چہرے کو ایک بار پھر سے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
پیارے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

آپ مجھے رولاتے ہیں آپ زمہ دار ہیں آنسوؤں کے

روحی سارا الزام باسیل پر لگاتے ہوئے اپنے کندھے اچکا دیتی ہے۔

میں تو تمہیں ہمیشہ خوش رکھنا چاہتا ہوں

تم ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو پڑتی ہو۔

باسیل اپنا پلڑا صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی جی میں تو پاگل ہوں بے واقف ہوں جو بنا کسی بھی بات

کے رو پڑتی ہے۔۔

باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹائے اپنے ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے کہتی ہے۔۔

جی آپ ہیں آپ پاگل بھی ہیں اور بیوقوف بھی ہیں

جو کسی کی بھی باتوں کا سن کر اپنا سکون برباد کر لیتی ہیں

باسیل روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے گلے سے

لگا دیتا ہے۔۔

آئندہ کوئی کچھ بھی کہے کبھی بھی کہے سیدھا میرے پاس

آؤں گی۔

چاہیے چھوٹی سے چھوٹی بات کیوں ناہو آئندہ ایسے پریشان
رہنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں سمجھ آئی۔۔

روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے
کہتا ہے۔

وہ تو میں سمجھ گئی لیکن ایسے تو میں وہ بن جاؤں گی نا۔
روحی باسیل کے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے
کہتی ہے ہے اور کہتے کہتے بھول جاتی ہے۔۔

وہ کیا۔۔؟؟؟ باسیل تجھ سے پوچھتا ہے۔

وہ۔۔ وہ جو شکایت لگانے پر لڑکیاں بن جاتی ہیں۔۔؟؟
کیا بن جاتی ہے لاڈو۔۔؟؟ باسیل روحی کو اپنے سامنے کیے
ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔ میں بھول گئی اسے کیا کہتے ہیں امی مجھے ہمیشہ کہتی رہتی ہیں
جب میں ان کی شکایت بابا سے کرتی ہوں۔۔

روحی اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے سوچتی ہے پر اسے کچھ

یاد نہیں آ رہا تھا۔۔

چاچی کو بھی کہتی ہیں میں وہ نہیں کہوں گا لیکن اگر تم نے اب

مجھ سے کچھ بھی چھپایا تو یاد رکھنا میں تمہارے ساتھ اچھا نہیں کروں گا۔

سمجھ گئی میری جان۔۔؟؟؟

گھر چلیں گڑیاں آج رات۔ یہی رہنا میری ساتھ۔۔؟؟

S

روحی کی مسکراتی ہوئی نظروں میں اپنے پیار کی چمک دیکھتے ہوئے مسکراتے

l

ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

e

اب کیا فائدہ گھر میں فٹکشن تو ختم ہو گیا ہو گا اب گھر بھر کر

a

کیا کریں گے۔۔!



روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر اسے

l

کر اس کر کے اپنی کندھوں پر پیچھے کی طرف سے

q

b

دوپٹہ رکھتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے سڑک پر چلنے

a

l

لگ جاتی ہے۔۔



تو پھر کیا کرنا چاہتی ہو۔۔؟؟؟ باسیل گاڑی کے بونٹ سے

N

o

v

پر بیٹھتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

e

ہم۔۔ روحی سوچتے ہوئے بائیں کی طرف پلٹتی ہے اور ایک نظر

l

اس کی طرف پھر دوبارہ اس سڑک کی طرف چلتی ہے

s

جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔



آجائیں ہم یہاں چلتے ہیں۔۔ روحی اندھیرے راستے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اندھیرا ہے وہاں تو۔۔۔ باسیل گاڑی سے اتر کر روجی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو کیا ہو گیا ہے اندھیرا ہے تو دور سے گہرا لگ رہا ہے اس میں جانیں گے تو سب دیکھنے لگ جائے گا منزل بھی نظر آ جائے گی۔۔

روجی اندھیرے کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہیں اندھیرا پسند ہے۔۔؟؟ باسیل روجی کے پاس آکھڑا ہوا کر اندھیرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔ ہم۔۔۔ بہت۔۔۔!! روجی باسیل کی طرف سڑاٹھا آکر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

لوگوں کو اصل منزل تو اندھیرے کی بعد ہی ملتی ہے جب ہر طرف اندھیرا ہو گا کچھ نادیکھائی سے گائب روشنی کی چھوٹی سی کرن جو دل میں خوشی کی لہر پیدا کرتی ہے وہ میری فنیورٹ ہے۔۔

روجی باسیل کہ بازوؤں میں اپنے ہاتھ ڈالے ہوئے اس کی بازوؤں سے سرٹیکا کر کہتی ہے۔۔۔

آپ کو اندھیرا نہیں پسند۔۔؟؟ روجی سڑاٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھتی ہے۔

مجھے روشنی پسند ہے۔۔!! باسیل اپنے پیچھے کھجے میں

لگے ہوئے اس ایک سفید رنگ کے باب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہتا ہے۔

وہ۔۔؟ روجی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ یہ ایک ساتھ بہت لوگوں کی زندگی میں انہیں اس کی

منزل تک پہنچانے میں مدد کرتی ہے۔۔

روشنی ہوگی تو ہی تو ہر کوئی اپنی منزل طے کر پائے گا۔۔

باسیل باب کی طرف اور اس کی روشنی جس کے نیچے وہ خود کھڑے

ہوئے تھے اور اس ایک باب جس نے ان کے پاس کے

کافی ساری حصے کا روشن کیا ہوا تھا۔۔

آپ کو پتا ہے کہ میں کبھی کبھی سوچتی ہوں آپ اور میں ایک

دوسرے سے اتنے مختلف ہیں پھر ہم ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟

روجنی باسیل کے بالکل سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

جبکہ میں نے اپنے لیے آپ جیسا شخص کبھی تصور ہی نہیں کیا تھا

پھر آپ کا اور میرا کیا ممکن تھا۔۔؟؟

روجنی ایک گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

باسیل جواب سینے سے پہلے سے روجی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا

ہے جیسے روجی اسی پل محتام لیتی ہے۔

کیونکہ ہمارا ایک ہونا لکھا تھا شاید اس لیے۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں روجی کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہماری قسمت کبھی بھی ہماری مرضی کے مطابق نہیں چلتی ہے ہوتا وہی ہے

جو ہمارا خدا چاہتا ہے۔۔

جس طرح روح باسیل کا ایک دوسرے کا ناپسند کرنا اور پھر بھی

ایک رشتے میں بندھ جانا

پھر لڑتے لڑتے اچانک سے محبت ہو جانا پھر ایک دوسرے کی

حد سے زیادہ والی گندی عادت ہو جانا اتنی گندی کے

اس کے بغیر رہنے کا تصور ہی ناہو پائے۔۔

باسیل روجی کے دوسرے ہاتھ کو بھی اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے

ہنستے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کہتے رک جاتا ہے

اور نظراٹھا کر روجی کی آنکھوں میں دیکھتا ہے پر کہتا کچھ بھی

نہیں ہے۔۔

روجی بھی حنا موشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتی ہے۔

ہاتھوں میں ہاتھ پکڑے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے

وہ دونوں ہی حنا موش ہو گئے تھے زبان کچھ کہہ

نہیں رہی تھی لیکن آنکھیں بہت کچھ بول رہی تھیں اس وقت

روجی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی۔۔

تمہارے بغیر میں کیسے رہوں گا 4 سال۔۔۔

باسیل کلہجے میں کافی درد محسوس ہو رہا تھا۔

4 سال۔۔؟ آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔؟؟

S روجی دھڑکتے ہوئے دل سے باسیل کے قریب آکر اس کی آنکھوں

a میں اپنی غم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
l

e میں نہیں تم جا رہی ہو۔۔ باسیل روجی کے ہاتھوں کو چھوڑ کر اس کے چہرے

h کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیتا ہے۔۔
a

میں کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟ روجی کے دل کی دھڑکنیں ابھی

l بھی تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔
q

b لندن۔۔!! باسیل کی بات پر روجی بنا پلک۔۔ چھپکائیں حیران

a کن نظروں سے اے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔
l

میری جان ہوش میں آؤں۔۔ باسیل روجی کو کندھے سے

N ہلاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔
o

v م۔م۔ میں لندن کیوں جاؤں گی۔۔؟؟ روجی لڑکھڑاتے ہوئے

e لہجے میں پوچھتی ہے۔۔
l

s کیونکہ تم پاس ہو گئی ہو وہاں کی میڈیکل یونیورسٹی میں

انٹری ٹیسٹ میں یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا تھا پر تم

پاس ہو گئی ہو اور وہ بھی کافی اچھے نمبروں سے۔۔۔

باسیل فخریہ انداز میں کہتا ہے۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں آپ میں کبھی پاکستان میں اچھے نمبروں سے
لاس نہیں ہوئی ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں لندن یونیورسٹی
میں واپس ہو گئی ہوں اور وہ بھی اچھے نمبروں سے

S
a
l
e
h
a
✂
I
q
b
a
l
✂
N
o
v
e
l
s
❤
روچی باسیل سے دور ہوتے ہوئے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے
ہوئے کہتی ہے۔۔

میں سچ میں پاس ہو گئی ہوں کیا۔۔؟؟؟ روچی واپس پلٹ کر
باسیل کہ طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔
باسیل سنتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے روچی کو یقین
دلاتا ہے۔۔۔

روچی خوش ہونے کے بجائے روؤ پڑتی ہے۔۔
اووو۔۔ میرا بچہ پھر رونے لگ گیا ہو تم۔۔ باسیل روچی ہے پاس
آکر روچی کو اپنے گلے سے لگا کر اسے سنتے ہوئے
چپ کر داتا ہے۔۔۔

میں اب ڈاکٹر بن سکتی ہوں۔۔؟؟؟ ڈاکٹر روچی روتے ہوئے
پوچھتی ہے۔۔۔

ہاں میری جان ب تم وہ بن سکتی ہو جو تم چاہتی ہو تمہارے
اندھیرے راستے کو روشنی کی اک چھوٹی سی کرن مل

گئی ہے باقی کے پورے راستے کو روشن کر کے اپنی منزل تک کیسے
پہنچنا ہے وہ تم طے کروں گی۔۔

باسیل کہتے ہوئے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کے چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر
اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔۔

آپ غصہ نہیں ہیں کہ میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی اتنی
دور۔۔۔

باسیل کی فوراً سے پلکیں جھک جاتی ہیں روحی کی بات پر
وہ اس وقت وہ ایک بار پھر سے حنا موش ہو جاتا ہے۔۔
باسیل آپ چاہتے ہیں میں نا جاؤں تو میں نہیں جاؤں گی میں
نہیں جاؤں گی میں کوئی ضد نہیں کروں گی اب آپ
ایسے حنا موش تو ہوئے نا۔۔۔

روحی اپنے ننھے ننھے نازک ہاتھوں سے باسیل کا چہرہ
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اوپر کیے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ تم نہیں جاؤں روحی تم ہمیشہ میرے ساتھ میرے
پاس ہی رہو پر میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ تم اپنا نام اپنی
پہچان خود بناؤ تم میری بیوی ہو پر تم مجھ سے پہلے اپنے
نام سے جانی جاؤ میں یہ چاہتا ہوں۔۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اب کی بار
اس کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگی تھی۔۔۔

واہ کیا بات ہے اس دنیا کے پہلے شوہر ہو گئے آپ جو اپنی بیوی
کو اس کی پہچان بنانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔
روحی بنتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پہلا ہوں یا نہیں یہ میں نہیں جانتا بس اتنا جانتا ہوں
جب سردوں کو اپنا نام بنانے کا اسے اونچپائیوں پر پہنچانے
کا حق حاصل ہے اور عورتوں کو بھی اتنا ہی حق حاصل ہے
اپنے کیے کچھ کرنے کا

آج کل کے زمانے میں سردوں سے عورت کی پہچان نہیں ہوتی ہے
جبکہ مجھے لگتا ہے کہ عورتوں کا درجہ پر حال میں
ہر شے پر سردوں سے بڑھ کر ہونا چاہیئے
ہم سردوں کو اس دنیا میں لانے والی آہنر کار تم عورتیں ہی
تو ہوتی ہو تم ہمارے برابر کا نہیں ہم سے چار قدم نہیں چار نہیں
بلکہ دس کا آگے ہی حقدار ہوں

اور میں اپنی بیوی کو ہر حال اپنے سے آگے پہنچاؤں گا اسے
وہ بننے میں مدد کروں گا جس کی وہ حقدار ہے۔۔

باسیل کی باتیں روحی کے ہر خوشی لہریں پیدا کرتی جیسا ہی تھیں
جو اس کے چہرے پر صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

روح باسیل کی کہانی میں روحی کا باسیل ہمیشہ اس کے ساتھ تھا
ساتھ ہے اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا

کچھ دنوں کی یا سالوں کی

دوری ہمیں اور ہمارے رشتوں کو کمزور نہیں بلکہ اور مضبوط

کر دے گی پورا یقین ہے مجھے۔۔

S باسیل ایک لمبی گہری سانس لے کر روجی کے بلکل سامنے کھڑا ہو

a کر اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے

e اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہمیں تمہاری زندگی کا شروع ہونے والا نیا سفر مبارک ہو میری جان

a اس سفر میں تمہیں ساتھ ہوں پر ساتھوں ہونے کا مطلب

l یہ نہیں ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گا اپنا نام تم اپنے دم پر بناؤ

q گی اپنی محنت سے بناؤ گی

a تم پر سوں لندن واپس جاؤ گی اور میں اسلام آباد ان چار سالوں

l میں نا تم مجھ سے ملو گی اور نا ہی میں جب تک تم ایک کامیاب

N ڈاکٹر نہیں بن جاتی ہو تب تک تم واپس پاکستان نہیں آؤ گی۔

o باسیل کی باتیں روجی کو خوشی دینے کے بجائے پریشان کر رہی تھی

v کیا مطلب آپ کا نا میں آپ کو دیکھ سکوں گی نا بات کر سکوں گی

l اور نا ہی سچ۔۔۔

s روجی باسیل کے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ مجھے اپنا کسیر بنانے کے لئے فصیح دے رہے ہیں

یا یہ آپ مجھے سزا دے رہے ہیں

روحی حیران پریشان ہو کر پوچھتی ہے۔۔

سزا تو یہ مجھے اپنے لیے لگ رہی ہے پر گزار لوں گا تمہارے بغیر

یہ چند سال

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تاکہ پھر ٹھیک ہے آپ میرے بغیر اب یہ چند سال گزاریں گے

میں جاؤں گی لندن اور کچھ بن کر ہی وہاں سے لوٹوں گی

اور آپ میرے ہی رہے گے تب تک ادھر ادھر سے ٹکٹے کی

ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی ورنہ انشاء اللہ پاکستان واپس آکر

سب سے پہلے آپریشن میں آپ کا ہی کروں گی

اس میں کامیاب ہوئی یا پھر ناکام مجھے نہیں پتا۔۔۔

روحی اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم کچھ بنو یا نا بنو خدا کی بسند ہی انسان بن کر واپس آنا

باسیل روحی کے گال پر کس کرتے کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب گھر چلتے ہیں ایسا نا ہو کہ گھر والوں کو لگے ایک شوہر اپنی ہی

بیوی کو بھگا کر لے گیا ہے۔۔۔

باسیل کی بات پر دونوں ک قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے

اور دونوں جا کر گاڑی میں اپنی اپنی سیٹ

پر بیٹھ جاتے ہیں اور حویلی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

روحی کچھ کھانا ہے۔۔؟؟ باسیل گاڑی کو ریورس میں کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

ہاں پیزا۔۔!! روحی فوراً سے جواب دیتی ہے۔۔

پیزا کھا کر پہلے ہی اتنی موٹی ہو گئی ہو اب پیزا نہیں ملے گا تمہیں۔۔

موٹے ہو گئے آپ۔ آپ کا خاندان میں کیوں موڑی ہونے لگی

پیزا کھاؤں گی زنگر برگر بھی اور اسٹنگ۔ بھی پیو گی۔۔

روحی میں نے ایک چیز پوچھی تھی۔۔

روحی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی باسیل بول پڑتا ہے۔

پر میں یہ سب کھاؤ گی اور وہ بھی۔۔

وہ کیا۔۔؟؟ باسیل گردن موڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

پاستہ۔ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔

ہا ہا ہا۔۔ ایک مزے کی بات بتاؤ میں تمہیں۔۔؟؟

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا۔۔؟؟ روحی تجسس و جستجو سے پوچھتی ہے۔

اس وقت پورا شہر بند ہے تمہیں کچھ بھی کھانے کو نہیں ملے گا

گھر چلو دلیہ کا بچہ ہوا کھانا کھاؤ شرافت سے

باسیل بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس کی بات پر روحی منہ پھلا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ

جاتی ہے۔۔

بڑھے کھٹ نا ہو تو پوچھا کیوں جب کھانا نہیں بھتا۔

سنائی دے رہا ہے مجھے۔۔ باسیل اپنا منہ موڑ کر روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سنانے کے لیے ہی کہا تھا میں نے۔۔

S روجی گندا سامنہ بنا کر کہتی ہے اور دوبارہ منہ موڑ لیتی ہے اپنا

a حویلی میں فلکشن ختم ہو گیا تھا سب مہمان حبار ہے تھے

e کچھ حبا کے تھے اور کچھ حبار ہے تھے

h آئم کی بیٹھ بیٹھ کر حالت بری ہو چکی تھی

a وہ بھی اب ہیرا سینگم سے احبازت لے کر واپس حویلی کے اندر حبار ہی

I تھی ہیرا سینگم والے مہمانوں کو رخصت کر رہے تھے اس

q لیے آئم اکیلی ہی واپس حویلی میں اندر جانے کے لیے

a بڑھ رہی تھی کہ لہنگا کو پکڑ کر وہ ہیلز پہنے ہوئے بامشکل چل

l رہی تھی لہنگے میں اس کی پائل اٹکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے

N وہ اے ٹھیک سے اٹھا نہیں پار رہی تھی

o آئم لہنگے کو جیسے ہی زور سے کھینچتی ہے پائل اس کی کھل کر وہی زمین

e پر گر جاتی ہے۔۔۔

l اووہوو۔۔ تمہیں بھی ابھی ٹکنا تھا میں اب تمہیں اٹھاؤں یا

s پھر اے سنبالوں۔۔۔

آئم زمین پر پڑی ہوئی اپنی پائل کی طرف دیکھتے ہوئے بے زاری سے

کہتی ہے۔۔

آئمہ زمین سے پائل کو اٹھانے کے لئے آگے کی طرف بڑھتی ہے کہ
فون پر بات کرتے ہوئے بدر پر اکی نظر پڑتی ہے جو دروازے کی طرف بڑھ
رہا تھا۔۔۔

سنیں۔؟؟؟ آئمہ بدر کو آواز لگاتی ہے۔۔

آئمہ کی آواز پر بدر فوراً سے پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے
اور فون کان سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہیں۔۔!!! فون ہاتھ میں لٹکائے ہوئے وہ آئمہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ میری پائل کھل کر وہاں گر گئی ہے آپ اٹھا کر مجھے پہنا
دیں گے۔۔

آئمہ اے اپنی طرف آتا دیکھ کر زمین پر گرے ہوئے پائل کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔؟؟ میں پہناؤ تمہیں پائیل۔۔؟؟

آئمہ کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو روک کر حیرانگی سے کہتا ہے

جی آپ ہی تو میرے شوہر ہیں تو آپ ہی مجھے پائیل پہنائیں گے

میں یہاں اور کسی کو نہیں جانتی ہو۔۔

آئمہ کا اشارہ دروازے سے جاتے ہوئے لوگوں کی طرف تھا۔

میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم کسی اور کو کہو تمہیں پائیل

پہنانے کے لئے۔۔

بدر زمین سے آئمہ کی پائیل اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر۔۔؟؟ آئمہ اے زمین پر جھکتے ہوئے دیکھ کر پوچھتی ہے

تم سچ میں اتنی معصوم ہو یا پھر میرے سامنے بنتی ہو۔۔؟؟

بدر پائیل اٹھائے آئمہ کی بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ تو آپ کا نظریہ ہوا جو میں آپ کو معصوم لگی میں سچ میں

معصوم نہیں ہوں۔۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتی تھی۔

حبات ہوں تم معصوم نہیں ہو تب ہی تو دھیرے دھیرے مجھ پر

اپنا اثر چھوڑتی حبار ہی ہو۔۔

آئمہ کی پائل کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے سامنے گڈھنوں کے

بل بیٹھ جاتا ہے۔۔

بس اللہ جی یہ ہی دن رہ گئے تھے اب لڑکیوں کو پائل پہناتا پھیروں

بس یہ ہی دیکھنا اور کرنا باقی رہ گیا تھا۔۔

آئمہ کا پیر اپنے گڈھنوں پر رکھ کر اس کے پیر میں پائل پہناتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

پہنا دی پائل۔۔۔ بنم اب اور کچھ۔۔؟؟ بدر اس کا پیر

واپس زمین پر رکھتے ہوئے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

نہیں شکر یہ آپ کا۔۔؟؟۔ آئمہ مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔
آئمہ بیٹا ابھی تک اندر نہیں گئی۔۔؟؟۔ سلطانہ، بیگم پیچھے سے آتے ہوئے
آئمہ کو باہر ہی کھڑا دیکھ کر پوچھتی ہے۔

S
a
l
e
h
a
چاچی جان حبار ہی تھی میری پائل کھل گئی تھی بدر بس وہی
پہننا رہے تھے۔۔

آئمہ جھٹ سے پیچھے سلطانہ، بیگم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے
اچھا چلو آج باؤ بیٹا اندر لے چلتی ہوں میں تمہیں تھک گئی ہوگی
سلطانہ، بیگم حویلی کے دروازے پر کھڑی ہوئی
آئمہ کو بلند آواز میں بلاتی ہیں۔۔

I
q
b
a
l
آئی میں۔۔!! آئمہ ایک نظر بدر کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے
سلطانہ، بیگم کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

آئمہ اور سلطانہ، بیگم کو حباتے دیکھ بدر دوبارہ روجی کے فون
پر فون ملانے لگتا ہے ایک بار ملاتا ہے

N
o
v
e
کال حباری ہے پر کوئی اٹھاتا نہیں ہے دوبارہ کال لگاتے ہوئے وہ اپنی
گاڑی کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو روجی کے فون کی آواز

اپنی گاڑی کے پاس سنتے ہوئے وہ ادھر ادھر اور دھر دیکھنے لگتا ہے
اتنے میں اس کی نظر گاڑی میں پچھلی سیٹ پر پڑے ہوئے روجی کے

فون پر پڑتی ہے بدر فون دیکھتے ہی جلدی سے گاڑی کا
دروازہ کھول کر اس کے فون کو اٹھاتا ہے۔

روحی کافون تو یہ رہا گاڑی میں ہی رہ گیا تھا اففف روحی تم خود
کہاں ہو۔۔

بدر پریشانی کے عالم میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے زور سے
کسیر پر لات مارتا ہی ہے کہ اتنے میں اس کے فون پر باسیل کے نمبر
سے وائس میج آجاتا ہے۔۔

روحی کی آواز سن کر بدر سکون کی سانس لیتا ہے اور کچھ پلوں
کے لیے وہی زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

شکر ہے خدا کا شکر ہے دونوں ساتھ ہے ورنہ میری تو حالت
ہی بری ہو گئی تھی سوچ سوچ کر۔۔۔

بدر زمین سے اٹھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتا
ہے اور خود بھی حویلی میں اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

سلطانہ، بینم آئمہ کو اس کے کمرے میں بیٹھا کر خود واپس
چکی گئی تھیں ہیرا بینم کے پاس

بدر کمرے کا دروازہ کھول کر اپنے دھیان میں اندر کی طرف بڑھ
رہا تھا کہ بیڈ پر لمبی چوڑا گھونٹ لیے ہوئے

آئمہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر وہ حیران ہو کر دوپل کے لیے دروازے
میں ہی کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

آدھی رات کو اتنا بڑا گھونٹ کیوں لیا ہوا ہے تم نے
انس کیسے آرہی ہے۔

بدر صوفی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ تو مت ہی پوچھیں گے کیسے آرہی ہے چلیں جلدی سے میری

منہ دیکھائی دیں تاکہ میں اتاروں اسے

آئمہ اپنے دونوں ہاتھوں میں گھونگھٹ کو پکڑے ہوئے بے زار

لہجے میں کہتی ہے۔۔

کس چیز کی منہ دیکھائی بی بی سو سے زائد دفعہ میں یہ منہ دیکھ

چکا ہوں میں آج۔۔

کس چیز کی منہ دیکھائی دی جائے تمہیں میں کوئی نہیں

لایا منہ دیکھائی ہٹا لو اسے

بدر اپنے شوز اور حبر ابلے اتارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا!۔۔؟؟؟ میری منہ دیکھائی نہیں لائے سچ میں۔۔؟؟

آئمہ خود ہی اپنے چہرے سے گھونگھٹ ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں نہیں لایا میں مجھے نہیں لگا تھا کہ تمہیں منہ دیکھائی دینے کی

ضرورت ہے مجھے۔

بدر شوز سائیڈ پر رکھ کر کھڑے ہو کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بات سنیں اپنا یہ سڑا ہوا منہ اٹھائیں اور نکلے میرے

کمرے سے باہر۔۔۔

آئم بیڈ پر کھڑی ہو کر غصہ میں ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں
بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا۔۔؟؟ بی بی یہ میرا کمرہ ہے۔۔!!!

بدر آئم کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تھا۔۔ اب یہ کمرہ بھی میرا ہے اور اس کمرے میں رہنے والا بندہ
بھی جیسے میں منہ دیکھائی نالانے پر کمرے سے باہر نکل سکتی
ہوں۔۔

آئم بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چلیں شاہباش ابھی کے ابھی اپنی یہ شکل غائب کریں منہ دیکھائی
نہیں تو میرے کمرے میں انٹری نہیں۔۔

آئم بدر کو بازوؤں سے پکڑ کر دروازے کی طرف کرتی ہے۔۔

بدر حیرانگی سے آئم کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے جس پر اس
وقت غصہ کے تاثرات صاف دیکھائی دے رہے تھے۔

میں پاگل ہوں کو صبح سے آپ کے لیے تیار ہو کر بیٹھی ہوئی

ہوں اور آپ لاڈ صاحب میری منہ دیکھائی لائے ہی نہیں

آئم بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

اگر منہ دیکھائی نہیں لائے آپ تو مجھے بھی یہ منہ دیکھانے کی کوئی

ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔

آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسے کمرے سے باہر کھڑا
کیے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

بدر آئمہ کا یہ روپ دیکھ کر حیران پریشان ہو جاتا ہے
S آئمہ غصہ میں بدر کو دیکھتے ہوئے اس کے منہ پر زور سے دروازے کو
a بند کر دیتی ہے۔
l

e بدر دروازے کے بند ہونے پر جھٹکا کھا کر ایک قدم پیچھے
h ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔
a

یہ کیا ہوا ہے ابھی میرے ساتھ۔۔؟؟ بدر بند دروازے کی طرف
I دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔
q

b مجھے میرے ہی کمرے سے باہر نکا دیا گیا ہے کیا۔۔؟؟
a بدر ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
l

آئمہ دروازے کھولو۔۔ ایسا نہیں کرتے ہیں میں شوہر ہوں تمہارا
N دروازہ کھول دو پلزز۔۔۔
o

v بدر دروازے کو بجاتے ہوئے معصومانہ انداز میں کہتا ہے۔۔
e آئمہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی حبیلوری کو
l

s اتار رہی ہوتی ہے۔۔۔

وہ سن سب رہی تھی پر بدر کی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔ ❤️

آئمہ یار پلزز دروازے کو کھول تم کیوں میری عزت کا جنازہ نکلوانے
کے چکروں میں ہو پلزز کھول دو دروازے کو۔۔۔

"Dastane Rooh E Basil" ❤️

Episode No 47

By Saleha Iqbal ... 🦋

آئمہ دروازے کو کھول دو میں کھڑا کھڑا تھک گیا ہوں۔۔

بدر دروازے سے سر ٹیکائے ہوئے اپنے ہاتھ کا مکہ بنائے ہوئے وہ ہلکا

ہلکا سا مسلسل اسے بجاتے جا رہا تھا۔۔

آئمہ کپڑے چینج کیے واش روم سے باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل

کی طرف بڑھتی ہے بدر کی ہلکی ہلکی سی آواز پر

آئمہ دوپل کے لیے روکتی ہے اور دروازے کو غصہ میں گھورتے

ہوئے دیکھتی ہے۔۔

دروازے کو بجانا بند کریں گے میں نے سونا بھی ہے۔۔

آئمہ کہتے ہی اپنا رخ موڑ کر ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں خود

کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔

یار مجھے اندر آنے دو باہر بہت ٹھنڈا ہو رہی ہے۔۔

بدر آئمہ کی آواز سن کر فوراً بول پڑتا ہے

میں کل تمہاری منہ دیکھائی لے آؤں گا نا اندر آنے دو میرے پیر

ٹھنڈے سے برف بن گئے ہیں۔۔

میں نہیں کھولنے والی ہوں منہ دیکھائی نہیں تو کمرے میں
انٹری نہیں۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے ہو کر اپنے ہاتھوں میں
لوشن کی بوتل پکڑ کر وہ ٹیڑھی گردن سے دروازے کو دیکھتے
ہوئے کہتی ہے۔۔

آئم کہتے ہی شعر سے لوشن کی بوتل واپس ٹیبل پر رکھتی ہے۔
میری جان تم تو اچھی بیوی تھی یہ اچانک سے چٹیلوں والی روح
کہاں سے آگئی ہے تم میں۔۔؟؟

بدر دروازے سے تھوڑا سا دور ہو کر دروازے کو گھورتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ جیسے شوہروں کی وجہ سے ہی ہم بیویوں کو چٹیلوں والا
روپ لینا پڑتا ہے شرافت سے ہماری خواہشات پوری کر کے ہمیں
خوش کیوں نہیں رکھتے ہیں۔۔

آئم غصے میں کہتی ہوئی دروازے کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے
کیوں ہمیں انسان سے چٹیل بننے پر مجبور کرتے ہیں۔۔؟؟
آئم اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر غصے میں کہتی ہے۔۔

اچھا نامیری جان ایسے نہیں کرتے ہیں کیوں تم آدھی رات کو میری
عزت کا جنازہ نکال رہی ہو۔۔؟؟

مجھے ایسے دروازے سے چپکا ہوا کسی نے دیکھ لیا نا تو کیا سوچیں
گے میرے بارے۔۔

بدر اپنے اس پاس پھر سیڑھیوں سے نیچے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کوئی جنازہ نہیں نکال رہی ہوں آپ کی عزت کا آور ویسے بھی
آئمہ کہتے ہی دوپل کے لیے روکتی ہے اور بیڈ پر جا کر
پیرزمین سے لڑکائے ہوئے چھت کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔
آپ کو ایسے دیکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ اگر وہ بھی
اپنی بیوی کو منہ دیکھائی نہیں دیں گے تو ان کے ساتھ بھی یہی
ہوگا آدھی رات کو ننگے پیر ٹھنڈے فرسش پر سو کر اپنی غلطی کا ازالہ
کرنا پڑے گا۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے کہہ کر رہی تھی اس کے لہجے میں خوشی
بدر محسوس کر رہا تھا جو اس کا صرف پارہ چڑھانے میں مدد
کر رہی تھی۔۔

یہ غلط بھائی ہے بھی میری پہلی شادی ہے مجھے نہیں پتا تھا
کہ منہ دیکھائی اتنی ضروری ہوتی ہے ورنہ میں لے آتا
ہر اب زمین پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے وہ اب کھڑا کھڑا تھک گیا تھا
کیا ا۔۔۔؟؟؟ آئمہ بدر کی بات پر حیران ہو کر بیڈ سے اترتی ہے
اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی آکر جلدی سے دروازے کو
کھلوتی ہے۔۔

ہاں تو کیا مطلب ہے اس کا کہ آپ کی پہلی شادی ہے

میں کیا جب سے پیدا ہوئی ہوں شادی ہی کرتی جا رہی ہوں۔۔۔؟؟

آئم غصے میں زمین پر بیٹھے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

شکر یہ تم نے چو یا دروازہ کھولا۔۔

بدر زمین سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا۔۔؟؟ آئم دوبارہ اپنی بات دہراتی ہے

بتانا ہوں میں تمہیں۔۔ بدر دروازے میں کھڑا ہو کر آئم

کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے سینے

سے لگائے ہوئے دوسرے ہاتھ سے دروازے کو بند کیے آئم کو اسی

دروازے سے پن کر دیتا ہے۔۔

آئم ابھی بھی غصے میں تھی اور بدر اس کے چہرے پر

غصہ کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔؟؟ بدر جھٹ سے سیریس ہو کر کہتا ہے

کس بد تمیزی کی بات کر رہے ہیں آپ کیا کیا ہے میں نے۔۔؟؟

آئم ڈھٹائی سے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آدھی رات کو اپنے شوہر کمرے سے باہر وہ بھی ننگے پیروں پر

رہی ہو کیا کیا ہے میں نے۔۔؟؟

بدر آئم کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے

جس سے آئم درد میں کراہ کر بدر کے سینے پر تھپڑ مارتی ہے۔۔

تو شوہر کو بھی ایسی حرکتیں نہیں کرنی چاہیے کہ بیوی آدھی رات
کو شوہر کو کمرے سے باہر نکال دے۔۔

آئمہ ایک اور تھپڑ بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

واہ بیٹا جی زیادہ زبان نہیں چلنے لگ گئی ہے آپ کی تو اس کو
مجھے لگام لگانے کی ضرورت ہے مجھے۔

بدر شرارتا لہجے میں اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ن۔ن۔ نہیں میں نے تو کچھ بولا ہی نہیں ہے جو آپ میری زبان کو لگام
لگائیں گے۔۔۔

آئمہ بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے جیسے وہ سچ میں اس کے ساتھ کچھ
کر گزرے گا اس وقت

تو اکیا ابھی میرے فرشتے تھے وہ جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
مجھے کمرے سے نکالنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔۔؟؟

بدر کی بات پر آئمہ جھٹ سے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔۔

آپ انہی سے پوچھ لیں میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے وہ تو میں
تو معصوم سی لڑکی ہوں نا۔۔

آئمہ نظریں جھکائے ہوئے بدر کی شرٹ کے بٹن پر انگلی گھوماتے ہوئے
دھیرے سے کہتی ہے۔۔

مجھے پتا چل گیا ہے آپ کتنی معصوم ہیں بیگم صاحبہ یہ جو
کینچی کی طرح آپ کی زبان چلنے لگ گئی ہے نا اس کو کنٹرول کر لیں

کیونکہ اگر اس پر میں نے لگام لگائی تو شاید آپ کو میرا
طریقہ پسند نہیں آئے گا۔۔

بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر کی دھسکی دینے والے انداز پر آئمہ گنداسا منہ بنا کر بدر کے چہرے

کی طرف دیکھتی ہے بدر کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر

آئمہ چپڑ کر کہتی ہے۔۔

آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ بدر کے سینے پر تھپڑ

مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اچھی لگ رہی ہو۔ آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا

کر کہتا ہے تو آئمہ جھٹ سے اپنی پلکیں جھکالتی ہے

آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ کر بدر مسکرا کر اس کے ماتھے

پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

آپ ہنس کر میرا غصہ کم نہیں کر سکتے ہیں مت ہنسنے

تم غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

میں کیوں بھلا تمہارا غصہ کم کرنے کی کوشش کروں گا

میرا کیا بجائے گا تمہارے غصے سے تم غصہ میں دو روٹیاں زیادہ

کھا لینا اور کیا کر سکتی ہو میرا کون سا واٹر بند کروا سکتی ہو تم

بدر کے لہجے میں ابھی ابھی شرارت تھی جو آئمہ کو غصہ چپڑھنے

میں اہم کردار ادا کر رہی تھی۔

بدرمت کریں میں ناراض ہوں آپ سے ایسا تھوڑا نا

ہوتا ہے۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے دور جاتے ہوئے کہتی ہے

آئمہ بدر کو کر اس کیے دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ بدر اسے کمر سے

پکڑ کر آئمہ کی پشت کو ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگالیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کی حرکت پر جلدی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس کی

تیزی سے بڑھنے والی دھڑکنیں اپنی آنکھیں بند کر کنٹرول کرنے کی

کی کوشش تھی۔۔

بدر ہلکا سا سر جھکا کر آئمہ کی بند آنکھوں کو دیکھ کر مسکراتے

ہوئے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک خوبصورت سا

پینڈٹ جس پر خوبصورت سا چھوٹے چھوٹے الفاظوں میں مسز

آئمہ لکھا ہوا تھا بدر آرام سے آئمہ کی گلے میں پہناتا ہے

پہلے تو آئمہ کو احساس نہیں ہوتا ہے جب بدر کی گردن سے اس

کے بالوں کو ہٹاتا ہے تو آئمہ جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر

فوراً سے بدر کی طرف پلٹ جاتی ہے اور بدر کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر ایک سانس ہوئی دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

بدر دوپل کے لیے آئمہ کو اتنی متربے دیکھ کر اس کے

ہاتھ پیر بھی سن ہو گئے تھے وہ بھی بنا پلک جھپکائیں ہوئے مسلسل

آئمہ کی آنکھوں میں دیکھنے لگ جاتا ہے۔

گاڑی کے ہارن پر دونوں ایک دوسرے سے نظریں ہٹا کر اپنا اپنا
منہ دوسری طرف موڑ کر دونوں گہری سانس لیتے
ہوئے آئمہ بدر سے

دور جانے لگتی ہے پر بدر کے ہاتھ اپنی گردن پر
محسوس کرتے ہوئے وہ دوبارہ سے رک جاتی ہے۔۔

بدر بھی گہری سانس لیتے ہوئے آئمہ سے دور ہونے کے بجائے اس

کے قریب جاتا ہوتا

آئمہ اپنے ہاتھوں میں اپنی شرٹ مضبوطی سے پکڑے ہوئے

زور سے اپنی آنکھیں بھیجنے لیتی ہے۔۔

بدر اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر آئمہ کے

بالکل نزدیک جاتا ہے اس کے کندھے سے اس کی گردن کی طرف

دیکھتے ہوئے اس کے لوکٹ کو بند کرتا ہے۔۔

آئمہ لوکٹ کو اب اپنے گلے میں محسوس کرتے ہوئے

اپنی آنکھیں کھول کر اپنے گلے میں ہاتھ مارتی ہے گلے میں لوکٹ جس

پر نظر تک نہیں گئی ہے اس کو ٹچ کرتے ہی وہ ہنس پڑتی

ہے اور فوراً سے بدر کے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

آپ تحفہ لائے تھے میرے لیے۔۔؟؟

آئمہ مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جی لایا ہتا دینے والا ہتا پر آپ نے مجھے کمرے سے ہی باہر نکال
دیا ہتا۔۔

بدر معصوم سی شکل بنا کر کہتا ہے۔۔

سوری۔۔ آئمہ بھی معصوم سامنے بنا کر کہتی ہے اور کہہ کر
اپنے ہونٹ بھینچ لیتی ہے۔۔

آئمہ کا ہاتھ مسلسل اس لو کوٹ پر پھیر رہا ہتا۔۔

کوئی بات نہیں آئمہ کے لیے میرا تجربہ ہو گیا ہے جو بھی لاؤں گا

شرافت سے دے دوں گا اور نہ تمہارا دورِ سرا روپ میں
برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔

بدر کی بات پر آئمہ کا تہقہ بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

یہ ہی ٹھیک رہے گا۔۔!! آئمہ ہنستے ہوئے بدر کی ٹھوڈی کو

پکڑ کر کہتی ہے پر بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ اس کی ٹھوڈی

کو چھوڑ کر بدر سے دور ہو جاتی ہے۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں سو جاتی ہوں۔۔

آئمہ ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر صوفے کی طرف بڑھنے لگتی ہے

بیڈ پر سو جاؤ۔۔ بدر اپنی شرٹ کی بازوؤں کے بٹنوں کو

کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو آپ کہاں سوئیں گے پھر۔۔؟؟ آئمہ صوفے کے پاس پہنچی ہی تھی
کہ پلٹ کر پوچھتی ہے۔

میں بھی بیڈ پر ہی سوؤں گا۔!! بدر اپنے کندھے اچکاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

تو ہم دونوں ایک ساتھ سوئیں گے کیا۔۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔
کوئی مسئلہ ہے میرے ساتھ سونے میں تمہیں۔۔؟؟
بدر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اپنی ایک آئبر واٹھالتے ہوئے پوچھتا
ہے۔۔

آہ۔۔ تو نہیں ہونا چاہیے کیا۔۔؟؟ آئمہ سوال ہے بدلے
اس سے لگاتار سوال ہی کیے جا رہی تھی۔۔
ہاں نہیں ہونا چاہیے میں شوہر ہوں تمہارا میرے ساتھ
سو سکتی ہو تم سمجھی۔۔

بدر آئمہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر الماری کی
طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

م۔ میں آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی آپ پھر صوفے پر
سو جائیں میں بیڈ پر سو جاؤں گی۔۔

آئمہ اپنے فیصلے پر سکون انس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم آج سے میرے ساتھ سوؤ گی بیڈ پر بات ختم۔۔

بدر آئمہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتے ہوئے
الماری سے اپنے کپڑے لیے واش روم میں گھس جاتا ہے۔

روحی اٹھو گھر آگئے ہیں۔۔۔!!! باسیل گاڑی حویلی کے دروازے پر

کے سامنے روکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی گاڑی کی کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے سرسائیڈ پر

سجھکائے ہوئے اپنے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا کر وہ گہری نیند میں سوئی

پڑی تھی باسیل کی آواز پر بھی روحی ہلتی تک

نہیں ہے۔۔۔

گڑیا۔۔۔ باسیل اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے کہتا ہے

اور روحی کی طرف دیکھتا ہے جس کے کانوں میں اس کی آواز

پہنچ تک نہیں رہی تھی۔۔

سو گئی۔۔۔ باسیل روحی کے بالوں میں اس کے چہرے سے

ہٹاتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

بنا کھانا کھائیں کیسے سو سکتی ہو میری جان

باسیل اپنی طرف سے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے موبائل فون

اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے وہ روحی کی طرف بڑھتا ہے

اور اس کا دروازہ کھول کر پہلے دوپل اس کے سوتے ہوئے

خوبصورت سے چہرے کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔

انف فیا ر 4 سال میں کیسے رہوں گا تم سے دور۔۔۔

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

روحی میری لڑیا اٹھ جاؤ اندر جا کر سو جاؤ یہاں ٹھنڈ ہو رہی

ہے۔۔۔

باسیل بے حد محبت سے نرم لہجے میں روحی کی سیٹ

بیلٹ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہم گھر پہنچ گئے۔۔؟؟ روحی اپنی آنکھیں ہلکی سی کھول کر

باسیل کی بازوؤں کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہاں کب کے پہنچ گئے ہیں تمہیں کب سے تو اٹھا رہا ہوں پر تم اٹھنے کا

نام ہی نہیں لے رہی ہو۔۔

باسیل گاڑی سے باہر اپنا سر نکالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ میں سو گئی تھی۔۔!! روحی اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تم سو گئی تھی اب اٹھا جاؤ کچھ کھا لینا پہلے پھر

چینج کر کے پھر سونا چلو آ جاؤ باہر اوپر چلتے ہیں۔۔

باسیل اپنا ہاتھ روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی پل میں اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھے ہوئے گاڑی سے باہر

نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی نیند میں چور ہوئی پڑی تھی وہ گاڑی سے نکلتے

ہی لڑکھڑا کر گرنے لگتی ہے آپ اس سے پہلے کے زمین بوس ہوتی

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھ کر

اسے گرنے سے بچا لیتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



دھیان سے میری گڑیا آنکھیں کھول لو ورنہ دوبارہ گرجاؤ گی

باسیل روجی کو اپنے سامنے کھڑا کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل مجھے نیند آرہی ہے میں کیا کروں۔۔ روجی باسیل کے سینے سے

لگے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیے کہتی ہے۔

باسیل روجی کا لہنگا گاڑی میں سے نکالے ہوئے گاڑی کے دروازے

کو بند کرتا ہے اور روجی کو اپنی باہوں میں اٹھائے حویلی کے اندر

داخل ہوتے ہوتا ہے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ کوئی دیکھ لے گا تو اچھا تو نہیں

لگے گا پھر۔۔

روجی باسیل کی گردن میں اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

اس کے چہرے کے قریب آکر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

گھبرائے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

بیغم یہ پاکستان کا ایک گاؤں ہے یہاں کے لوگ راتوں کو

جھاگتے نہیں یہاں ڈھلتی ہوئی شام لوگوں کے لیے رات ہی ہو جاتی ہے

اور اس وقت اپنی حویلی میں بھی سس لوگ سوچکے ہیں

کوئی بھی نہیں جاگ رہا ہے دیکھو اندھیرا ہو گیا ہے

ہر طرف۔۔۔

باسیل حویلی کے بالکل پیچھے کھڑا ہو کر ادھر ادھر دیکھتے

ہوئے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ہے تو کوئی بھی نہیں۔۔

روحی بھی اپنی نظریں حویلی میں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل کہہ کر دوبارہ آگے بڑھنے لگتا ہے اور سیڑھیوں پر پہنچا ہی

بھتا کہ روحی پھر سے بول پڑتی ہے۔۔

انکل آپ اتار دیں مجھے نیچے میں خود چلی جاؤں گی

ایسے ہی آپ کی کوئی ہڈی وغیرہ ادھر ادھر ہو گئی تو لینے

کے دینے پڑ جائیں گے مجھے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے

کہتی ہے اور کہہ کر ہنس پڑتی ہے۔۔

دھروں کی نہیں تم۔۔؟؟ باسیل سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

الحمد للہ میں تو پہلے ہی کافی دھری ہوئی ہوں اب اور کتنا

دھروں میں۔۔۔

روحی باسیل کے بالوں گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے پہلے سے کافی دھرتو گئی ہو تم اب اور مزید

تم میں تبدیلیاں میرے لیے ہی مشکلات پیدا کریں گی۔۔

باسیل اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے اور دو قدم گے

بڑھا کر روحی کو اپنی گود سے نیچے اتار دیتا ہے۔

انف لڑکی کتنی بھاری ہو یا تم۔

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو میں نے کب کہا تھا کہ میں ہلکی ہوں

بڑھاپے میں آپ کو ہی شوق چڑھا مجھے باہوں میں

اٹھا کر سیڑھیاں

چڑھنے کا۔۔ تو چڑھیں پھر میں کیوں رو کو۔۔۔

روحی اپنے کندھوں سے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

باسیل بھی روحی کی بات سنتے ہوئے کمرے کا دروازہ

بند کر دیتا ہے اور روحی کی بات سنتے ہی ہاتھ میں دروازے کا لوک

پکڑے ہوئے فوراً سے پلٹ کر روحی کو دیکھنے

لگ جاتا ہے۔۔

باسیل کی پہلے نظر اس کے دوپٹہ صوفے پر پڑے ہوئے

دوپٹہ پر جاتی ہے

جیسے دیکھ کر وہ روحی کو دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظر

کھڑکی کی طرف گھوما کر ایک لمبی گہری سانس لیتا ہے

اور پھر دھیرے دھیرے سے روحی کی طرف اپنی گردن گھوماتا ہے

روحی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی ایک ایک کر کے

اپنے کانوں میں پہننے ہوئے جھمکوں کو اتار رہی ہوتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



بائیل کی نظریں روجی پر ہی ٹک جاتی ہے وہ اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا پر روجی کی ایک ایک اداسیدھا اس کے دل پر لگ رہی تھی۔۔

بائیل ہاتھ میں لوک کو گھومتے ہوئے اپنے پیر کو بار بار زمین سے اٹھاتا ہے اور واپس رکھتا ہے جیسے وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا ہے نظروں کے سامنے روجی تھی پر دماغ کچھ اور چل رہا تھا۔۔

روجی اپنے گلے سے نیک لیس اتار کر اپنے ہاتھوں میں پہننی ہوئی انگوٹھیوں کو اتار کر اپنے ہاتھوں میں لہنگے کو پکڑے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے سے نظریں ہٹا کر جیسے ہی پلٹتی ہے بائیل دروازے کو لوک کیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روجی کے پاس آ جاتا ہے اور اسے سکون کا سانس لینے کی

مہلت دینے سے پہلی ہی اس کی سانسوں کو روک چکا تھا روجی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے بائیل کے اس اچانک سے رد عمل کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ

بائیل روجی کو ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ والی دیوار پر ہی پن کر کے اسے کمر سے پکڑے ہوئے اپنے سینے سے لگائے اپنی باہوں میں مکمل طور پر قید کر چکا تھا۔

ایک ہاتھ سے اس کے چہرے اور گردن کو گرفت میں لیے ہوئے
دوسرے ہاتھ سے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کیے
ہوئے وہ ہر طرف سے

اسے اپنے آپ میں بانے کی تیاری کر چکا تھا۔۔

باسیل کے سینے پر ہاتھ مار کر روجی اسے روکنے کا اشارہ

کرتی ہے پروہ اس کے ہر اشارہ کو نظر انداز کیے ہوئے شدت سے اس

کے لبوں پر جھک کر اپنے ہر انتظار کی

بھری پائی کر رہا تھا۔۔

روجی کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بنائے ہوئے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے

پر اس سے مزید باسیل کی شدت برداشت نہیں ہو رہی

ہے روجی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک بار پھر سے

روکنے کا کہتی ہے روجی کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو سنتے ہوئے

باسیل اس کے لبوں کو آزاد کیے اس کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹا کر

دونوں ہاتھوں سے روجی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں قید کیے ہوئے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکا لیتا ہے۔۔

روجی کی گہری سانسوں کو بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کو سنتے ہوئے

باسیل سر اپنی آنکھیں بند کیے اس کی سانسوں

کو اتھل پھل ہوتی ہوئی دھڑکنوں کو سننے لگتا ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



سرحباؤگی میرے بغیر۔۔۔ روحی کے ماتھے سے سر ٹیکائے اپنی بند
آنکھوں سے

اس کی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں رہ لوں گی آپ کے بغیر۔۔

روحی اپنی آنکھیں کھول کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات بھی اپنی آنکھیں کھول کر روحی کی آنکھوں

میں دیکھنے لگ جاتا ہے پہلے پہل تو وہ خاموش رہتا ہے

پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ شدت سے بھرے ہوئے لہجے

میں اپنی محبت سے چور ہوئے وہ روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں شاید نارہ پاؤں۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی گردن پر جھک کر اس کی گردن پر

اپنے لب رکھتی ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن کو

پیچھے سے پکڑے ہوئے روحی کو مدہوش کر کے سرگوشی نما انداز

میں کہتا ہے۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔ روحی باسیل کی شرٹ کو اپنے ایک ہاتھ میں

مضبوطی سے اپنی مٹھیوں میں پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے

سینے پر ہاتھ رکھ کر خود سے دور کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی جو کرنے کے لیے میں ناحبانے اس پل کا کب سے انتظار کر رہا تھا

باسیل اس کی گردن پر ایک ایک کر کے اپنے لب رکھتے ہوئے

روحی کے چہرے کے سامنے اپنا چہرہ کیے ہوئے ایک نظر اس کے
چہرے کو دیکھتا ہے

اور دوبارہ اس کی گردن پر جھکنے والا ہوتا ہے کہ روحی اپنے

S دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے قریب آنے

a سے روک دیتی ہے۔۔

l انکل۔۔ باسیل کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتے

e ہوئے وہ تلملا کر کہتی ہے۔

h a انکل کی حبان آج نہیں پلڑ آج نہیں میں نے بہت انتظار کیا ہے اب

ختم کر دو اس انتظار کو۔۔

I باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

q اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک شدت سے چور

b ا ہو کر کہتا ہے۔۔

a l باسیل آپ تھک گئے ہیں نا تو سو جائیں نا کریں نا آپ پلڑ

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

N o تھک تو میں گیا ہوں پر کام سے نہیں اس انتظار سے اب ختم

v e کر دوں اسے پلڑ۔۔۔

l باسیل روحی کو خود سے دور جاتے دیکھ کر فوراً سے پلٹ کر

s روحی کو کمر سے پکڑ کر اپنی دونوں بازوؤں سے اس کی کمر کے

گرد بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی گردن میں اپنا منہ چھپائے

ہوئے بے بسی سے کہتا ہے۔

میں کیسے کر سکتی ہوں۔۔

روحی اپنی گردن پر باسیل کے لبوں کو اس کی سانسوں کی تپش کو
اس کی تیزی سے بڑھتی ہوئی ڈھس رکنوں کو سنتے ہوئے خود بھی دھڑکتے
ہوئے دل سے باسیل کی طرف پلٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے بولتی ہے۔

تم ہی تو کر سکتی ہو اب بس بہت ہو گیا ہے اب نا تو میں دور
جاؤں گا اور نا ہی آج رات میں تمہیں دور جانے دوں گا۔
روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے مزید اپنے قریب کیے ہوئے
کہتا ہے۔۔

میں تو ویسے بھی آپ کے پاس ہی ہوں دور کہاں رہ سکتی
ہوں میں بھی آپ سے۔۔

روحی بھی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دور رہ بھی نہیں سکتی ہو اور مجھے اپنا آپ دیتی بھی نہیں ہو

محبت میں نا انصافی کرتی ہو تم میرے ساتھ

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

پر بہت ہو گئی ہے یہ نا انصافی اب اور نہیں میں خود کو قوت ابو

میں رکھ سکتا ہوں۔۔

By Saleha Iqbal ... 🦋

"باسیل۔۔؟؟؟ روحی باسیل کی نظریں مسلسل اپنے لبوں پر

ٹپکی ہوئی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جی میری حبان۔۔ باسیل روحی کو اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل نہیں نامیں آج تھک گئی ہوں۔۔ روحی بچنے کی ناکام

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو آج میں اپنی حبان کی ساری تھکان کو اتارنے کی پوری کوشش

کروں گا

روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس کے دائیں گال پر اپنے لب

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل پلزز۔۔ باسیل کے سلگتے ہوئے لبوں کو اپنے گال پر

محسوس کرتے ہوئے ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

مگر باسیل تو آج روحی کو کوئی رعایت دینے کے موڈ میں ہوتا

ہی نہیں وہ روحی کے چہرے پر ایک ایک کر کے اپنی محبت سے بھرے

شدت سے چور لب رکھتے ہوئے روحی کو اپنی طلب کی اپنی

شدت کی ہر حد دیکھانے کا مکمل ارادہ کر چکا ہوتا۔۔

روحی باسیل کی بڑھتی ہوئی فترتی پر اپنے ہاتھوں میں بیڈ کی
چادر کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے باسیل کی محبت کی شدت کو
محسوس کر رہی تھی۔

روحی اپنی آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے تھی باسیل روحی کی

بلند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کے آنکھوں پر اپنے لب رکھتے روحی کا چہرہ

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے وہ پیار سے چور ہو کر

اس کے لبوں کو فوکس میں لیے ہوئے کہتا ہے۔

آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔ باسیل کے کہنے کی دیر تھی روحی جھٹ سے

اپنی آنکھیں کھول کر سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھنے

لگ جاتی ہے۔۔

ڈر کیوں رہی ہو۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے سے ہاتھ ہٹائیں

اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کے فترت پر بیڈ پر رکھے ہوئے روحی

کی اٹھتی ہوئی اور فوراً سے جھکتی ہوئی

پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کچھ نہیں کہتی ہے بس نظریں جھکائے ہوئے ایک ہاتھ

سے باسیل کی شرٹ سے کھیلنے لگ جاتی ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟ باسیل بے حد پیارے طریقے سے اسے پکارتا ہے تو روحی

جھٹ سے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکراتی ہے۔

جب پیار کرتے ہیں تو کسی کی قریب آنے پر ڈرتے نہیں ہیں
اسے محبت سے احبازت دیتے ہیں اپنی محبت اور اس کی محبت کی حد
کو دیکھنے کی خواہش مند ہوتے ہیں۔۔

باسیل اپنا ہاتھ سے بیڈ سے ہٹائے روجی کی گردن پر انگلی پھیرتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

اور میں تو تم سے ناحبانے کب سے عشق کر بیٹھا ہوں
تمہیں میری طلب اور تڑپ کی ہر حد سے واقف ہو پھر ڈر
کیوں رہی ہو۔۔؟؟

ڈر نہیں رہی ہوں وہ بس۔۔۔

روجی کہتے کہتے رک جاتی ہے اور دوبارہ نظریں جھکا کر
مسکرا دیتی ہے۔۔

باسیل اس کے چہرے پر مسکراہٹ سجدی دیکھ کر وہ بھی مسکراتے ہوئے

اس کی گردن پر ایک بار پھر سے جھک کر روجی کی

دھڑکنوں کو تیز کرنے لگ جاتا ہے۔۔

باسیل کے لب اس کی لبوں کی شدت روجی کے اندر ایک

عجیب سا احساس پیدا کرتی جا رہی تھی۔

باسیل اس کی گردن کو آزاد کیے اس سے دوپل کے لیے دور ہوتا

ہے اپنے گڈھنوں کے بل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ

روجی کو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے ایک ایک بٹنوں کا کھولنے لگتا ہے۔

S
a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی باسیل کے کو شرٹ اتارتے دیکھ کر خود بھی دھڑکتے ہوئے
دل سے اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

زارا زارا بہکتا ہے مہکتا ہے آج تو میرا

تن بدن میں پیسا ہوں مجھے بھر لے اپنی باہوں میں
روحی کو اٹھتے دیکھ کر باسیل اپنی شرٹ بیڈ سے نیچے پھینکتے ہوئے
روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

باسیل کو گنگنا تے ہوئے دیکھ کر روحی جھٹ سے اس سے نظریں
چپراتے ہوئے ادھر ادھر نظر میں گھومتے ہوئے کھڑکی سے باہر
دیکھنے لگ جاتی ہے

اس کی سیدھا نظر آدھی رات کو آسمان پر چسکتے ہوئے ستاروں
کے درمیان چاند پر جا ملتی ہے۔

باسیل روحی کی نظر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے

گانا گنگنا تے ہوئے روحی پر ایک بار جھک جاتا ہے روحی کے گردن پر اس کے
بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے
گانا گنگنا نے لگ جاتا ہے۔

"کھلی کھلی تیری زلفوں کو سنوار لوں"

"ہاں پیار دوں"

روحی کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے قریب آ کر ایک ہاتھ اس
کی کمر پر رکھتے ہوئے اس کو مکمل خود میں قید کرتے ہوئے اسے مدہوش
کرنے لگتا ہے۔

روحی باسیل کے ایک ایک لہس پر تلملاتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کیے

ہوئے باسیل کی گردن میں اپنا منہ چھپانے لگتی ہے۔۔

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ گھوماتے ہوئے اس کے چوکی میں لگی

ہوئی زپ پر اس کے ہاتھ جاکتی ہے۔

لبوں کی قید میں اور اپنے آپ وہ مکمل طور پر روحی کو چھپائے

ہوئے دھیرے دھیرے سے اس کی چولی کی زپ کھولتے ہوئے روحی

کی دل کی دھڑکنیں مزید تیزی سے بڑھانے لگتا ہے۔۔

روحی اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے باسیل کے کمرتی جسم

میں اپنا آپ چھپانے لگتی ہے۔۔

آہستہ آہستہ وہ اس کی کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو بنا ہٹائے

اس کی چوکی کی زپ کو کھول رہا تھا۔

جیسے جیسے زپ کھولتی جا رہی تھی روحی کا دل بھی ڈوبا جا رہا تھا

باسیل مکمل سپ نہیں کھولتا ہے وہ اس کی زپ سے ہاتھ ہٹائے

روحی کی گردن کو آزاد کیے اس کے کندھے سے اس کی چولی کو

ہٹاتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے لبوں کو رکھتے ہوئے روحی کو

ایک بار پھر سے سیڈ پر لیٹا چکا تھا۔

روحی کا سر تکیہ پر رکھتے ہی باسیل اس کے کندھوں کو آزاد

کیے ہوئے ایک بار روحی کے چہرے پر دیکھتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو

فوکس میں لیے ہوئے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے
لبوں پر جھک کر اپنی محبت کی شدت کو مٹانے لگتا ہے۔
روحی کے ہاتھ باسیل کی کمر پر تھے آنکھیں اس کی محبت کی شدت کو
محسوس کرتے ہوئے بند ہو گئیں تھیں۔۔

روحی کے دل کی دھڑکنیں اتنی تیز ہوئی پڑی تھی کہ باسیل ان
کی آوازوں کو سنتے ہوئے مزید اپنی شدتوں میں
اضافہ کرتا حبابا ہوتا۔۔

.....

ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہو چلو بیڈ پر۔
بدر اپنے گیلے بالوں میں ٹاؤل مارتے ہوئے واش کادر واہ
بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
میں آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی بیڈ پر آپ سو
جائیں وہاں۔۔

آئمہ اپنے آپ کو صوفے پر ایڈجسٹ کرتے ہوئے بدر کی طرف
سرسری سی نظر ڈال کر کہتی ہے۔۔

میں نے بھی کہا دیکھا کہ آج رات تم میرے ساتھ ہی بیڈ پر سوؤں
گی اتنا بڑا بیڈ ہے ہم دونوں آجائیں گے پورے اس پر
بدر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر گیلے ٹاؤل کو کرسی کی
بیک سیٹ پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں میں نے نہیں سونا ہے آپ کے ساتھ۔۔

آئمہ اپنے منہ تک کبسل کو اوڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھو اب تم مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کر رہی ہو۔۔؟؟

S
a
l
e
h
a
bدر آئمہ کے منہ سے کبسل ہٹاتے ہوئے اس کے سر پر کھڑے
ہو کر کہتا ہے۔۔۔

جو کرنا ہے کر لیں میں نہیں جاؤں گی۔۔

آئمہ اٹل لہجے میں کہتی ہوئی دوبارہ کبسل اوڑھنے کے لیے صوفے

سے تھوڑی اوپر ہو کر بیٹھنے ہی لگی تھی وہ ابھی

I
q
bمکمل طور پر بیٹھی بھی نہیں تھی کہ بدر کہتے ہوئے اسے

اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنا رخ بیڈ کی طرف موڑتا ہے۔

a
lٹھیک ہے پھر یہ کرنے پر مجبور تم نے مجھے کیا ہے۔

bدر آئمہ کو اپنی باہوں میں اٹھائے اس کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

N
o
v
e
l
s
یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔؟؟ آئمہ حیرانگی سے بدر

کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں آج رات اپنی باہوں میں بھر کر سکون کی نیند سونے کی

تیساری کر رہا ہوں۔۔

حنا موش کچھ مت بولنا ابھی تمہیں آپ ی باہوں میں اٹھایا ہے ایسا

ناہو کہ ارادہ بدل جائے اور میں کچھ کا کچھ کر دوں

بدر کے لہجے میں اور اس کی آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی وہ اور اس کی باہوں میں موجود آئمہ کی

آنکھوں میں اس کے چہرے کی شرارت کو دیکھتے ہوئے کچھ کر نادینے کا عجیب سا خوف اس کے دل میں بیٹھا ہوا تھا۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو نہیں سونا ہے میں نے آپ کے ساتھ چھوڑیں مجھے نیچے اتاریں ابھی۔۔

آئمہ خود اس کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے پر بدر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا وہ اسے ہلنے تک نہیں سے رہا تھا۔۔

سوری بیوی انکار کی گنجائش نہیں ہے اب کوئی بھی میں نے ارادہ بنا لیا ہے۔۔

آئمہ کو اپنے چہرے کے قریب کیے ہوئے ایک انبر واٹھاتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر اپنا ایک قدم آگے بڑھانے ہی لگا تھا کہ آئمہ کی بات پر اس کے قدم ایک بار پھر اس وہی رک جاتے ہیں۔

آہ کے ارادوں کی ایسی کی تھی اب ابھی اور اس وقت چھوڑیں مجھے۔

آئمہ بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔ اگر میں نے ابھی تمہیں جوڑ دیا تو تمہیں چوٹ لگ جائے گی۔

ہاں کوئی بات نہیں چوٹ لگوا لوں گی لیکن آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی۔

آئم بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں چوٹ لگوانا منظور ہے تمہیں لیکن اپنے معصوم سے شوہر کا

بھلا کرتے ہوئے موت پڑتی ہے تم کو۔۔

بدر لمبے ڈگ بھرتا ہوا بیڈ کے پاس جاتا ہے اور زور سے

آئم کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

معصوم اور آپ۔۔؟؟ آئم ہاتھوں کے بل بیڈ پر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

الحمد للہ اپنے خاندان کا سب سے شریف اور معصوم لڑکا

ہوں میں کیا سمجھ رہی ہو تم مجھے۔۔؟؟

بدر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے لڑکا لہجے میں کہتا ہے۔

شریفوں والا کوئی ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں آپ مجھے

اس وقت۔۔۔

آئم اپنی طرف دیکھ کر پھر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ اس وقت میں ایک شوہر ہوں اور میاں بیوی

جب ساتھ ہوتے ہیں سب ان کے درمیان شرافت کا کوئی کام

نہیں ہوتا ہے چلو کھسکو ادھر۔۔

بدر آئم کو بیڈ کے درمیان میں کرتے ہوئے خود بیڈ پر لیٹے

ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو آجاؤ۔۔ بدر ٹھیک سے بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنی دونوں باہیں
پھیلائے ہوئے آئمہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔
کہاں آجاؤں۔۔؟؟ آئمہ بدر کی کھلی ہوئی باہوں کو دیکھتے ہوئے حیرانگی
سے کہتی ہے۔۔

میرا باہوں میں میری پناہوں میں۔۔!!

بدر کہتے کہتے گنگا دیتا ہے۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کی باہوں میں آنے کا آپ کو آپ کی

باہیں اور پناہیں مبارک کو

آئمہ کہتے ہی بیڈ سے اترنے کے لیے تھوڑا سا ہاتھوں کے سہارے

آگے بڑھتی ہی ہے کہ بدر آئمہ کا دوپٹہ پکڑ کر زور سے

اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔

آئمہ کا سر سیدھا بدر کے سینے سے زور سے آگلتا ہے

بدر آئمہ کے گرتے ہی اپنی آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔

یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ سو جائیں ناچپ کر کے

آئمہ اپنا سر اس کے سینے سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں کسی کر رہا ہوں بس تھوڑا سا رو مینس کرنا چاہتا ہوں اپنی

بیوی کے ساتھ ایک پرسکون سی نیند سونا چاہتا ہوں

اپنے دل کو ٹھنڈک دینا چاہتا ہوں میں بس اور کیا

چاہتا ہوں میں

بدر آئمہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر دوبارہ اپنے سینے سے

لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر میں آپ کے ساتھ۔۔۔

سوناپا ہتی ہوں میں جاننا ہوں میری جان اب تم میرے ساتھ

ہی اپنی زندگی کا ہر پل ہر لمحہ گزارنا چاہتی ہو

چلو کوئی بات نہیں لے لیتا ہوں میں تمہیں اپنی باہوں میں

سوالوں کا تمہیں اپنے سینے سے لگا کر کیا یاد رکھو گی تم۔۔

بدر آئمہ کی بات کو مکمل ہونے دینے سے پہلے ہی اس کی بات کاٹ

کر خود ہنستے ہوئے بول پڑتا ہے۔۔

اور آئمہ کو اچھے سے اپنی باہوں میں قید کیے وہ اپنی آنکھیں

میچ لیتا ہے۔۔

بدر آپ بہت حشر اب انسان ہیں۔۔ آئمہ ایک اور بار بدر کو

مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج آئمہ نا جانے کتنی بار در کو تھپڑ مار چکی تھی لیکن اس کے

حار نے پر مترادف کھڑے ہوئے شخص کو غصہ نہیں بلکل اس پر بہت

پیار آ رہا تھا۔۔

ہم۔۔ میں واقع میں بہت حشر اب ہو آئمہ اب تم بھی تھوڑی

سی حشر اب ہو جاؤ پر صرف میرے لیے۔۔

بدر کہتے کہتے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر کہتا ہے۔

آئمہ بدر کی بات پر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دیتی

ہے آئمہ کو مسکراتا دیکھ کر بدر بھی مسکراتے ہوئے اس کو

اچھے سے اپنی باہوں میں لیے ہوئے آئمہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

اپنی آنکھیں بھی بند کر لیتا ہے اور آئمہ کو بھی نیند کی گہرائیوں میں

اتارنے لگتا ہے۔۔

.....

صبح ہو چکی تھی دونوں جوڑوں کی زندگی کی ایک خوبصورت اور

بے حد خوبصورت سی نئی شروعات روحی باسیل کی شرٹ پہننے

ہوئے کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے وہ گہری نیند میں

سوئی پڑی تھی۔۔

باسیل بھی روحی کے پیچھے اس کا رخ بھی کھڑکی کی طرف

تھ کھڑکی سے آنے والی۔ سورج کی روشنی سیدھا روحی سے ٹکڑا رہی

تھی لیکن وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے ہوئے گہری نیند میں سوئی پڑی

تھی پر باسیل کے چہرے پر وہ روشنی سیدھا

لگ رہی تھی جو اس کی نیند کو خراب کرنے کی پوری کوشش

کر رہی تھی۔۔

اور بھی بہت اچھے سے اپنی کوششوں میں کامیاب بھی

ہو گئی تھی۔۔

باسیل دونوں تین بار ہل ڈھل کر روشنی کو اپنے تک پہنچنے سے
پہلے روکنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ پھر بھی اس کے چہرے کے
ساتھ ساتھ اس کے جسم پر بھی لگ رہی تھی۔

روشنی کی کرنوں کی تپش باسیل کی نیند کی دشمن بنے ہوئے
اس کو نیند سے آخر کار اٹھانے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔

باسیل اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے
ہوئے وہ اپنی نیند میں بھری ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

وہ جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتا ہے باسیل کی نظر سیدھا اس
کھڑکی کی طرف جاتی ہے جیسے وہ گنداسا منہ بنا کر اپنا منہ
موڑتا ہے تو اس کی نظر روجی کی طرف پڑتی ہے۔

جو باسیل کی شرٹ پہننے ہوئے اپنے چہرے کو اپنی بازوؤں سے
چھپائے ہوئے نیند کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

باسیل روجی کو خود سے تھوڑا سا دور دیکھ کر روجی کو پیٹ سے
پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے۔۔

روجی سیدھا باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے باسیل روجی کو اپنے
قریب کیے اپنے ہاتھ سے اس کی طرف بڑھتی ہوئی روشنی کو
روکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

باسیل مسکراتی ہوئی نظروں سے روجی کے چہرے کو دیکھنے
لگ جاتا ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے سے اس کے منہ میں جاتے ہوئے بالوں کو
اپنی انگلی سے ہٹاتا ہی ہے کہ روحی نیند میں بند آنکھوں
سے باسیل کے انگلی کو اپنے دانتوں تلے دبائے ہوئے اسے چبانے لگتی ہے۔

آہہہہہ۔۔۔ روحی۔۔۔ میری انگلی۔۔۔!!!!

باسیل اس کے منہ سے انگلی نکالنے کی کوشش کرتا ہے پر روحی اور
زور سے اس کی انگلی کو منہ سے چھوڑتے ہوئے نیند میں ہی انگڑائی
لیتے ہوئے اپنا سر باسیل کے سینے سے ہٹا کر

اپنی بازوؤں پر رکھ لیتی ہے۔۔

جنگلی بلی بھوک لگی ہے تو اٹھ جاؤنا ایسے سوتے سوتے مجھے
کیوں کھا رہی ہو۔۔۔

باسیل روحی کا رخ دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

افف اللہ جی یہ مجھ سے پہلے کیوں اٹھ گئے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنی بازوؤں پر سر ٹیکائے ہوئے کھڑکی سے باہر آسمان کی
طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ اٹھ جاؤ گڑیا۔۔ باسیل روحی کی طرف اپنا آپ موڑ کر کہتا ہے۔

میں نہیں اٹھ رہی آپ جائیں نا۔۔ روحی بند آنکھوں سے خود سے
کہتی ہے۔۔

میں جانتا ہوں تم اٹھ گئی ہو اب اٹھ جاؤ۔۔ باسیل روحی کی کمر
پر انگلی مارتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اٹھنا ہی پڑے گا تمہیں اب میں اور کچھ بھی نہیں کر سکتی ہو
روحی اٹھنے کے بجائے کروٹ لے کر سیدھی ہو کر لیٹتی ہے
اور اپنے منہ تک کفر ٹڑا ڈھے ہوئے وہ اپنی شرمندگی کو کم کرنے
کی کوشش کرتی ہے۔۔

S
a

l
e
h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اٹھ جاؤ گڑیا۔۔!!! باسیل روحی کے چہرے سے کفر ٹڑا تارتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی مضبوطی سے اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھی وہ اسے
چھوڑ ہی نہیں رہی تھی۔۔

ہٹاؤ اسے۔۔ باسیل روحی کی طرف اپنا رخ کیے اس کے چہرے
سے کفر ٹڑا کو اتارنے کی بار بار کوشش کرتا ہے پر وہ اسے ہٹانے
ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

میں نہیں اتار رہی ہوں آپ حنائیں پہلے۔۔!!!

روحی اپنی مٹھیوں میں مضبوطی سے کفر ٹڑا کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

میں ایسے کہیں بھی نہیں جا رہا ہوں میں دیکھاؤ مجھے

اپنا۔۔ باسیل ضدی لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر روحی اپنے پیر بیڈ پر مارتے ہوئے اپنی آنکھوں سے

تھوڑا سا کفر ٹڑا تارتی ہے ہر جیسے ہی وہ باسیل کے چہرے کی طرف

دیکھتی ہے فوراً اسے واپس اوپر تک کر لیتی ہے۔۔

میں نہیں ہٹا رہی ہوں آپ مجھے گندی گندی نظروں سے دیکھ
رہے ہیں۔۔

روحی اپنے منہ پر اپنی بازوؤں کیے اپنے چہرے کو کمفر ٹڑکے ساتھ ساتھ
اپنی بازوؤں میں چھپاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

میں نہیں دیکھو گا گندی نظروں سے تو اور کون دیکھے گا۔۔
باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا نا اب بس کر دو چہرہ دیکھا دو اپنا مجھے۔۔

باسیل چادر کو ہلکا ہلکا سا کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی ایک گہری سانس لیتے ہوئے دھیرے دھیرے سے اپنے
چہرے سے کمفر ٹڑہٹا کر باسیل کو دیکھتی ہے جو ہنستے ہوئے

اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔

دیکھا آپ ہنس رہے ہیں مجھ پر۔۔ روحی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے

روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے اور اٹھ کر بیڈ سے اترنے لگتی ہے

پر باسیل اس کا بازوؤں پکڑ کر اس اپنی طرف کھینچ کر اپنی باہوں

میں قید کر لیتا ہے۔۔

کیوں ایسی شکل بنا رہی ہو گڑیا۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے

سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ۔۔ آپ مجھے ایسے مت دیکھیں نا پلرز۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ کو روک۔ کو اپنے ہاتھ کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا میں نہیں دیکھتا۔۔ باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل ٹائم کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟ روحی خود گھڑی کی طرف دیکھنے کے

لیے اٹھتے ہوئے پوچھتی ہے پر باسیل اس کی نظریں گھڑی پر جانے سے پہلے ہی اسے اپنے سینے سے دوبارہ لگا دیتا ہے۔۔

کیا کروں گی گھڑی میں ٹائم دیکھ کر ویسے بھی کل تم مجھ سے دور

ہو جانا ہے ابھی تو میرے پاس ہی رہو۔۔۔۔

باسیل روحی کو مزید اپنے قریب کیے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے

انکل آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہونگے۔۔؟؟

روحی سر اٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

نہیں تو۔۔ باسیل بھی نظریں جھکائے روحی کی بڑی بڑی گرین آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو مجھے جانے کی اجازت ہے۔۔؟؟ روحی اسی انداز میں پوچھتی ہے۔

جی ہے۔۔ باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روئیں گے تو نہیں نا۔۔ روحی شرارت لہجے میں کہتا ہے

تمہیں میں چھوٹا بچہ لگتا ہوں جو بیوی کے دور جانے پر روئے گا۔

روحی کی ناک کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں پر آپ تو مجھ سے پیار سے کرتے ہیں نا ایک دن تو دور رہا نہیں
جاتا ہے اتنے سال دور رہ لیں گے۔۔

روحی باسیل سے دور ہو کر گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

ویسے آپ کبھی کبھی حسرتیں بچوں والی ہی کرتے ہیں۔۔

روحی تم نہیں جانا چاہتی ہو۔۔

باسیل اپنے ہاتھوں کے سہارے سے بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتا ہے اور بیڈ کرواؤن

سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہم۔۔ میرا دل نہیں کر رہا ہے آپ سے دور جانے کو

روحی کہتے ہی باسیل کے پاس جاتی ہے اور اس کے گلے سے جا لگتی ہے۔۔

تو سیدھا سیدھا بول دو گڑیا کہ میں نے نہیں جانا میں یہی

آپ کے پاس رہوں گی۔۔

روحی کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے اس کی کمر سہلاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

میں نہیں بول پار ہی نامیں جانا بھی چاہتی ہوں اور میں نہیں

بھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔۔

روحی باسیل کی گردن پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اس کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پاگل لڑکی جانے یا نا جانے کا فیصلہ تمہارا ہے اور تمہارے پر

فیصلے میں میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔

روحی کی ناک سے اپنی ناک کو ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اف۔۔ اپ اتنے اچھے شوہر کیوں ہیں آپ وہ کھڑوس والے
 بھی تو ہو سکتے تھے ناجیسے بیوی کی پڑھائی کرنے پر مسئلہ ہو
 وہ ناحپاہے کہ بیوی اس سے آگے بڑھ کر ترقی کرے۔
 روحی دوبارہ باسیل کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 میں اپنی گڑیا کے لیے اپنی بیوی کے لیے وہ شوہر کبھی بھی نہیں بن سکتا
 ہوں میں جیسا ہوں میں ویسا ہی رہوں گا۔۔
 روحی کو اپنی باہوں میں مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کی روحی
 کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔
 آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں۔۔ روحی باسیل کی سینے پر
 تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 ہاں نامیری جان میں سوچ رہا ہوں آج کا پورا دن ہم دونوں اس
 کمرے میں رو مینس ہی کرتے ہیں
 ویسے بھی کل تم چلی جاؤ گی تو پھر مجھے تمہاری یاد آگئی
 تمہاری طلب لگی گے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی جائے گی
 تو اس لیے ہمیں کچھ کرنا پڑے گا کہ اتنے سال ہم دونوں ایک دوسرے
 سے دور گزار سکے۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کو دوبارہ بیڈ پر لیٹا دیتا ہے اور خود اس کے۔ اوپر
 آئے اس کی راہ منرار کے سارے راستے بند کر دیتا ہے۔۔

"Dastane Rooh E Basil"

Episode No 48

By Saleha Iqbal ... 

باسیل آپ پھر سے شروع ہو گئے ہیں ابھی تھک نہیں گئے۔۔

روحی بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں میں تو بالکل بھی نہیں تھکا ہوں ابھی بھی مجھ میں بہت

کچھ کرنے کی ہمت ہے۔۔۔

دوبارہ سے اسے بیڈ پر لیٹا کر اس کی شرٹ کی بٹنوں پر

اپنی نظریں ٹیکائے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اس کی نظریں اپنی طرف مسلسل دیکھتے ہوئے

ہنس پڑتی ہے۔۔

اٹھ جائیں جانے دیں مجھے امی غصہ کریں گی مجھ پر کل سے میں نے

اپنی ماں کی شکل نہیں دیکھی ہے اور نا ہی انہیں دیکھائی دے

اب ان پر تو ظلم نا کریں جانے دیں مجھے

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

ظلم میں نہیں تم مجھ پر کرتی ہو سارے جب جب کچھ کرنے کی

نیت کرتا ہوں تم کوئی نا کوئی بات کر کے میرا سا راموڈ خراب کر دیتی ہو۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



روحی کے اوپر سے ہٹتے ہوئے افسردگی سے کہتا ہے۔

روحی باسیل کو حبات دیکھ اس کے چہرے پر ناٹسکی دیکھ کر وہ اچھے سے

اس کے ارادوں کو سمجھ رہی تھی

پروہ بھی اپنے نام کی ایک ہی روحی تھی۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ میں بہت بد تمیز ہوں مجھ جیسے لوگوں

سے نا 100 فٹ دور رہنا چاہیے اب آپ بھی مجھ سے دور رہیں گے

روحی بیڈ سے اتر کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی

ہے اور کہہ کر الماری کی طرف بڑھنے کی لگتی ہے کہ باسیل

روحی کو اپنی ایک بازوؤں میں اٹھائے ہوئے خود بیڈ پر بیٹھتا ہے

اور روحی کو اپنی گود میں بیٹھا کر اس کے گرد مضبوطی سے

آپی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے وہ اسے اپنے آپ میں قید کر لیتا ہے۔

میں تمہیں خود سے ایک قدم دور نارہنے دوں تم سوفٹ کی

بات کرتی ہو۔۔۔

روحی کی گردن اور کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

انگل۔۔؟؟ روحی باسیل کے ارادوں کو حباتے ہوئے جلدی سے اپنا

رخ اس کی طرف موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جی میری جان۔۔ روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اس کی شرٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے روحی کی گردن میں اپنا منہ
چھپاتے ہوئے سرگوشی سے کہتا ہے۔۔

ابھی نہیں ناپس کر دیں ناپہلے ہی کل رات سے آپ کی شدتوں کو
برداشت کر رہی ہوں۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کہتی ہے۔
تو انہیں بڑھانے والی بھی تو تم ہی ہو۔۔

باسیل مختصر سا کہتے ہوئے پھر سے روحی کی گردن پر
اپنے لب رکھنے لگتا ہے۔۔

پھر بھی اب بس میں تھک گئی ہوں اور بھوک بھی لگ رہی ہے
تو بس کریں نا آپ۔۔

باسیل کے لبوں کی شدت کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔
تو میں مٹاؤں گا نا اپنی بھوک پہلے مجھے اپنی پیاس
تو بجھالینے دو

باسیل روحی کی گردن سے کب ہٹائے پر چہرہ چھپائے ہوئے کہتا ہے۔۔
آپ چھوڑیں نا مجھے۔۔

باسیل کے لبوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے
تملاتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی نہیں نا ابھی میرا من نہیں کر رہا ہے تمہارے دور ہونے کی احبازت

دینے کو کچھ پل ٹھہر جاؤ میرے پاس

روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار اور مضبوط

کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کے پاس ہی ہوں کہاں جاؤں گی میں آپ سے

دور ہو کر مرنا نہیں ہے میں نے آپ سے دور ہو کر

روحی ایک بار پھر باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر تم مجھے مجھ سے دور ہو کر پل پل تڑپا کر مارتی ہو اور مجھ

پر رحم بھی آتا ہے تمہیں اب میں نے سوچ لیا ہے جب تک

دل احبازت نہیں دے گا تب تک میں تمہیں خود سے دور نہیں

جانے دوں گا۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کے لبوں پر جھکنے لگتا ہے کہ روحی

باسیل کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روک دیتی ہے۔۔

چھوڑیں گے مجھے۔۔؟؟؟ باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں ابھی نہیں ابھی میں نے تھوڑی دیر اور رو مینس کرنا ہے

اپنے ہونٹوں پر سے روحی کا ہاتھ ہٹا کر اس کی گال پر کس

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں یہاں ہوں تمہاری آنکھوں کے سامنے تم کہیں اور جا کر
کیا کروں گی چھوڑ دوں باقی سب کو ہم رو مینس کرتے ہیں۔۔

باسیل روجی کے ہاتھوں کی انگلیوں میں حالی جگہ پر اپنے انگلیوں ڈالتے
کہتا ہے۔۔

میں نے نہیں کرنا ہے رو مینس میں تھک گئی کر کے اب مجھے سکون
کا نس لینے دیں۔۔

باسیل کا چہرہ ٹھوڈی سے پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کب رو کی ہیں تمہاری سانسیں لے لو اچھے سے لے لو
جب لے لو تو مجھے بتا دینا۔۔

باسیل شرارت لہجے میں ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کیوں۔۔؟؟ روجی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

میں نے انہیں روکنا بھی تو ہے۔۔ باسیل روجی کو فوکس میں
لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں سدھریں گے آپ یقین ہو گیا ہے مجھے کبھی رو مینس کرنے
کے علاوہ بھی کچھ اور سوچ کیا کریں۔۔

روجی باسیل کی تھوڈی سے ہاتھ ہٹا کر باسیل کی گردن پر

رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

سوچتا تو ہوں میں۔۔ باسیل روحی کا دوسرا ہاتھ بھی اپنی گردن پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور وہ کیا ہے بتانا پسند کریں گے آپ۔۔؟؟ روحی اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں باندھے ہوئے مسکراتے ہوئے باسیل کی آنکھوں میں بنا پلک جھپکائے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

رومیںس کا سوچنے کے بعد میں اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں سوچنے لگ جاتا ہوں۔۔

تمہاری وجہ سے وہ پہلے ہی کتنے لیٹ ہو گئے ہیں اندازہ ہے تمہیں سب کچھ میں ہی سوچوں تم بھی کچھ سوچ لو۔۔

باسیل۔۔؟؟ روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر ہنستے ہوئے اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی اور مضبوطی سے اسے اپنی باہوں میں قید میں کر لیتا ہے اور دونوں ہی دوپل کے لیے ہنستے ہوئے حنا موش ہو جاتے ہیں۔ باسیل ایک دم حنا موش سا ہو جاتا ہے روحی کی گردن

میں اپنا منہ

چھپائے ہوئے وہ کہیں کھو ہی گیا۔۔

روحی باسیل کی حنا موشی کو محسوس کر رہی تھی وہ بھی اس وقت وہی سوچ رہی تھی جو باتیں باسیل کے ذہن میں گونج رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے۔؟؟ باسیل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔
کچھ بھی نہیں۔۔

اپنا چہرہ اس کی گردن سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر ایسے گم سم کیوں ہو گئے ہیں آپ۔۔

روحی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

بس کچھ سوچنے لگ گیا تھا۔!! باسیل نظریں جھکا کر کہتا ہے۔۔

یہی کہ میں دور کی جاؤں گی آپ سے۔۔؟؟ روحی باسیل کی

جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں دور چلی جاؤں گی تم مجھ سے۔۔ باسیل جھٹ سے روحی

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر میں جلدی لوٹ کر بھی تو آجاؤں گی بس کچھ وقت کی

بات ہے۔۔

روحی لمبی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

پر مجھ سے یہ وقت نہیں کٹے گا تمہارے بغیر تمہارے بغیر رہنا

آسان نہیں ہے میرے لیے۔۔

کہتے ہوئے نظریں دوبارہ جھک جاتی ہیں۔

کٹے گا تو مجھ سے بھی نہیں کراہنے کا ہاتھ کہتا کہ میں جا سکتی

ہوں۔۔؟؟

پر اب کیا میں تمہیں ناحبانے کا کہہ سکتا ہوں۔۔؟؟

روحی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے اور کہنے کی

اجازت مانگتا ہے۔۔

آپ بالکل کہہ سکتے ہیں۔۔!! روحی باسیل کے گال پر اپنے لب

رکھتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔

تو مت جاؤ تم رک جاؤ میرے پاس تصور بھی نہیں کر پارہا ہوں

تمہارے بغیر رہنا کیسے رہوں گا۔

باسیل کے لہجے کافی حد تک ڈرا ہوا ساما یوس سامحسوس

ہو رہا تھا۔۔

I کیا آپ نہیں چاہتے ہیں کہ میں جاؤں۔؟؟ روحی باسیل کے چہرے

پر نظریں جمائے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں میں نہیں چاہتا ہوں کہ اب تم کہیں بھی جاؤ میں اپنی زندگی

کا ہر لمحہ ہر پل ہر سفر پر تمہارے ساتھ چلنا چاہتا ہوں

رک جاؤ نا۔۔

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی باتیں روحی کو خاموش کر گئی تھیں۔۔

اس نے تھوڑے سے وقت میں ہی اپنی اس اچانک سی ڈاکٹر بننے

کی خواہش کو اپنا سپنہ بنالیا تھا۔

اب زندگی کے اس مقام پر وہ آکھڑی تھی جہاں سپنہ چنتی تو

محبت سے دور ہو جاتی اور اگر محبت تو چنتی تو اس کا سپنہ ٹوٹ

جاتا ہے۔۔

باسیل روجی کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے مسکرا دیتا ہے

اور روجی کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے کمپوز کرنے لگتا ہے۔۔

تم کیوں ادا اس ہو رہی ہو میری گڑیا میں جانتا ہوں ڈاکٹر بننا اب
کوئی معمولی سی خواہش نہیں ہے تمہارے لیے جیسے تم جب چاہوں
چھوڑ دو۔۔

تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو اور میں اپنی بیوی کو ڈاکٹر ضرور
بناؤں گا۔۔

باسیل کی باتوں پر روجی بے یقینی سے اس کے چہرے کو دیکھنے
لگ جاتی ہے۔۔

کیا سچ میں۔۔؟ روجی بڑی بڑی گرین آنکھیں باسیل کی کالی
آنکھوں میں ڈالے ہوئے حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں سچ میں میری گڑیا کی ہر خواہش کو میں ضرور پورا کروں گا
روجی کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر آپ ادا اس ہو کر ایسے میرا دل کیوں دکھا رہے ہیں پھر انکل
میرا دل تو مت دکھائیں۔۔

روجی روتلو سی شکل بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں ادا اس نہیں ہوں بس اس وقت تھوڑا فکرمند ہو

باسیل روجی کے بالوں سے کھیلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

منکر مند کس کے لیے۔۔؟؟ روحی تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اپنے بچوں کے لیے ان کا آنا کا وقت پھر سے لیٹ ہو گیا ہے

وہ پھر سے پینڈنگ پر چلے گئے ہیں۔۔

استغفرُ اللہ۔۔ سدا رحبانیں آپ۔

روحی باسیل کے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے اس سے دور ہو جاتی ہے

اور اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

تم باتوں میں لگا کر میرا دھیان نہیں ہٹا سکتی ہو اس سے جو

میں کرنے آیا ہوتا۔۔

باسیل روحی جے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اب میں نے کیا کر دیا ہے۔؟؟ روحی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر

رکھتے ہوئے ایک آئبر واٹھا تے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم اپنی باتوں میں لگا کر مجھے اپنے متربب آنے سے نہیں روک

سکتی ہو۔

باسیل روحی کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتا ہے کہ روحی اس کے

سینے پر انگلی رکھ کر اسے روک دیتی ہے۔

ابھی آپ کا متربب آنا باقی ہے۔؟؟

ہاں بالکل ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں کل رات تو جلدی گزر گئی تھی۔

پر آج رات تو ہم دونوں ہی گھر پر ہیں آج رات تم نہیں بچ

پاؤگی مجھ سے سمجھی تم اور کوئی بہانہ بھی نہیں چلے گا۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے
ہی اس کے گالوں پر زور سے کس کرتے ہوئے خود واش روم
میں گھس جاتا ہے۔

یہ عجیب زبردستی چل رہی ہے میرے ساتھ۔۔۔
روحی باسیل کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے اور پھر اپنے کمرے
میں نظریں دوڑائے وہ شرماتے ہوئے اپنا کمرہ ٹھیک کرنے لگتی ہے
جب تک باسیل واش روم سے باہر آتا ہے روحی پورا کمرہ
ٹھیک کر چکی ہوتی ہے۔

باسیل کے آتے ہی روحی خود بھی جلدی سے شاور لینے چلی جاتی ہے
باسیل بھی تیار ہو کر آج پھر سفید رنگ کا کارٹن کا سوٹ
پہن کر وہ روحی کے آنے سے پہلے ہی نیچے حال میں چل جاتا ہے۔
فیروز صاحب اور بدر کے ساتھ حال میں بیٹھ کر وہ چائے کے
مزے لے رہا ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ گاؤں کی باتیں بھی
ان سے ڈسکس کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

صبح کی ناشتہ کی ساری تیاری ہو گئی تھی سب کچھ آئم
سب کے آنے سے پہلے ہی تیار کر چکی تھی۔۔۔
سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم دونوں گھر کی کام والی سے حویلی کو
اچھے سے صاف کرنے کا حکم دے رہیں تھیں۔

کل ولیہ کے فنکشن سے حویلی میں اور باہر کافی کر کل سی انہیں
محسوس ہو رہی تھی وہ سب کچھ پھر سے صاف شفاف کروانا چاہتی تھیں۔

ٹھیک ہے جاؤ اور اچھے سے ساری حویلی کی صفائی شروع کرو

ہیرا بیغم حکمانہ لہجے میں کہتی ہیں۔۔

اور آکر مالی سے بھی کہہ دو کہ وہ پیچھے گارڈن کو جا کر صاف کریں

ہر چیز صاف ستھری ہونی چاہیے۔۔

سلطانہ بیغم بھی حکمانہ لہجے میں کہتی ہوئی فیروز صاحب والوں

کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل بیٹا روجی کہاں ہے کل سے اسے نہیں دیکھا ہے تم دونوں

رات کو فنگشن میں بھی نہیں تھے۔۔؟؟

سلطانہ بیغم فیروز صاحب کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

باسیل سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ کیا جواب دوں میں ان کی بات کا

چاچی بتایا تو تھتا کہ آدھی رات کو روجی کو پیزا کھانا تھتا بھائی

پیزا کو ڈھونڈنے کے چکروں میں دیر ہو گئی تھی

پورا شہر بند ہو گیا تھتا پر روجی کی ضد تھی کہ اس نے پیزا کھانا

ہے تو وہ بس اس لیے انہیں دیر ہو گئی تھی۔۔

بدر کہتے ہی صوفے پر چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور باسیل کو

آنکھ مارتا ہے۔۔

جس پر باسیل بامشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے اپنی دونوں آئیںبر واٹھاتے

ہوئے خود بھی پرسکون سا صوفے سے اپنی پشت ٹیکاتا ہے۔۔

آئے یہ زار و جی بتاتی ہوں میں اسے ابھی بھی نہیں سہری ہے
ابھی بھی بچپنہ نہیں گیا ہے اس کا۔

سلطانہ بیغم تھوڑا غصہ والا لہجے میں کہتی ہے۔

S ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ چاچی بہت تنگ کرتی ہے مجھے میری بلکل بھی

a بات نہیں مانتی ہے جو بولوں اس کا الٹا ہی کرتی ہے ہمیشہ۔۔

l باسیل سلطانہ بیغم کی طرف دیکھتے ہوئے شکایتی انداز میں

e اس کی شکایت لگاتا ہے۔

h ا کچھ کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟ روحی باسیل کے پیچھے ایک ہاتھ صوفے

a پر رکھے ہوئے اور دوسرا ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر

I باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

q آہ۔۔ تم کب آئی۔۔؟؟ باسیل اپنا رخ موڑ کر اپنے پیچھے سرہانے

b کھڑی ہوئی روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

a تب ہی جب میری شکایتیں لگائی جا رہی تھیں۔۔!! روحی صوفے سے ہاتھ

l ہٹا کر باسیل کے پاس صوفے پر آ بیٹھتی ہے۔۔

N میں شکایت تو نہیں لگا رہا تھا۔۔ باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔

o آپ مجھے کمرے میں ملیں یا اکیلے میں پھر بتاؤں گی میں آپ کو

l میں تنگ کرتی ہوں یا آپ مجھے۔۔

s روحی اپنے دانت بھینچ کر غصہ میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

♥ ابھی چلیں کمرے میں۔۔؟؟ باسیل کہتا ہے تو روحی غصہ میں

بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کو ایک نظر گھور کر دیکھتی ہے۔

اور منہ موڑ کر باسیل سے دور صوفے کے دوسرے کونے پر جا بیٹھتی ہے۔
باسیل روجی کو دیکھتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف موڑ کر
اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

S پر دوسری طرف دیکھتے ہی اس کے چہرے سے سارے ہنسی
a شیزا کو اسکے کمرے سے آتا دیکھ کر پل میں غائب ہو جاتی ہے۔
l شیزا کے چہرے پر ٹینشن تھی وہ اپنے ہاتھوں کو
e مسلتے ہوئے سب لوگوں کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔
h

a باسیل اڈے آتا دیکھ کر خود غصہ میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس
I کے پاس جاتا ہے شیزا کو بازوؤں سے پکڑ کر وہ
q اپنے ساتھ حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں لے جاتا ہے۔
b

a سب لوگ حیرانگی سے ان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں روجی کے
l چہرے پر ناہی کوئی حیرانگی تھی اور ناہی کوئی ٹینشن وہ سب
N میں پر سکون سی بیٹھی ہوئی تھی۔
o

v سب جاؤ یہاں سے۔۔۔ باسیل وہاں کام کرنے والے لوگوں کو
e حکمانہ لہجے میں کہتا ہے باسیل کی ایک آواز پر سب لوگ
l وہاں سے چلے جاتے ہیں۔
s

ان کے جاتے ہی باسیل جھٹ سے شیزا کو بازوؤں سے کھینچ کر
اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے۔

کیا چاہتی ہو۔۔۔؟؟ باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

تمہیں چاہتی ہوں۔!! شیزادھیرے سے سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

اور میں اپنی بیوی کو اس دنیا میں ہر چیز سے ہر شخص سے زیادہ
میں صرف اور اسے چاہتا ہوں میں اپنی بیوی کے ساتھ مخلص ہوں
S باسیل شیزا کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
a
l
e
h
a
butterfly
I
q
b
a
l
butterfly
N
o
v
e
l
s

میں نے سوچا تھا غلط فہمیاں پیدا کر کے تم دونوں کو ایک
دوسرے سے

دور کر دوں گی پر تم دونوں تو اور قریب آ گئے۔۔

شیزا ٹوٹی ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

غلط فہمیاں وہاں پیدا ہوتی ہیں جہاں یقین نہیں ہوتا ہے

اور میں بہت یقین کرتا ہوں اپنی بیوی پر

تمہارے پیدا کی ہوئی کوئی بھی غلط فہمی معنی نہیں رکھتی ہے

باسیل شیزا کا لٹکا ہوا شرمندگی سے جھکا ہوا سر دیکھ کر وہ اس

سے آرام سے کہتا ہے۔۔

شیزا میں حبا نتا ہوں کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو میں حبا نتا ہوں

کہ تم مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے یہ سب کر رہی تھی۔❤️

پر یقین کرو میں نے تمہیں کبھی بھی دوست سے بڑھ کر تمہارے

بارے میں نہیں سوچا میں نے

اس دنیا میں صرف ایک ہی لڑکی سے

پیار کرتا ہوں اور وہ صرف اور صرف میری محرم میری روجی ہے

میں نے نا تمہیں اور نا ہی کبھی کسی اور لڑکی کو کبھی ان نظروں سے

دیکھا ہے روجی سے محرم بن کر محبت کی ہے میں نے اور جب محبت

محرم بن کر ملتی ہے نا اس نے کسی اور کی محبت کی یا پھر کسی اور

کی موجودگی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

بائیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

شیزا جب سے تم یہاں آئی ہو میں تمہیں ہر پل نوٹس کرتا

ہوں۔۔

بائیل کی بات پر شیزا جلدی سے اپنا سراٹھا کر اس کے چہرے

کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

تم میرے لیے میری زندگی کی پہلی اور بہترین دوست ہو

میں دوست بنانے والے انسانوں میں سے نہیں تھا لیکن تم سے دوستی

کی اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں تھا کہ تم سے محبت بھی کرتا

دوستی ختم نہیں کرنا چاہتی ہو تو اس کو اس کی حدود میں

رہنے دو ورنہ تم مجھے بھی جانتی ہو اگر میں کسی سے رشتہ ایک

بار ختم کر دوں تو اس کا مرنا جیسا سب بے مول ہو جاتا ہے

میرے لیے۔

بائیل شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے غلط کیا ہے باسیل مجھے معاف کر دوں۔۔

شیزا غم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر یہ بھی سچ ہے کہ میں نے تمہیں دوست سے بڑھ کر ہمیشہ سے دیکھا
S ہے تم سے دوستی کرنا میرے لیے میری محبت کی طرف اپنا پہلا

قدم تھا جو کتنی مشکلوں سے میں نے پار کیا تھا وہ میں

جانتی ہوں۔۔

شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے جاتے ہیں پر چہرے پر

درد سے بھری ہوئی مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے لیے بہت مشکل ہے یہ جس سے پیار کرتی ہوں اس کے

ساتھ محبت کے رشتے کے علاوہ کسی اور رشتے میں بندھ کر

رہنا۔۔

شیزا اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہماری دوستی کو ختم کرتے ہیں باسیل اور اپنی اپنی منزل کی

طرف بڑھتے ہیں میں اب اس سے زیادہ اذیت میں

مبتلا نہیں رہ سکتی ہوں

تمہارے لیے میں دوست ہوں پر میرے لیے تم میری پہلی محبت

میں نے سنا تھا کہ پہلی محبت بہت خوبصورت ہوتی ہے

کیونکہ وہ نامکمل ہوتی ہے سنا تھا آج ایکسپیرینس بھی کر لیا

شیز ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے مسکرا کر خود کو کمپوز کرتے
ہوئے باسیل کے چہرے پر اپنی نظریں ٹیکاتی ہے۔

تمہاری اور میری دوستی کی ایک سپائری ڈیٹ آگئی ہے
میری لود سٹوری کی موئے موئے ہو گئی ہے۔

شیز اکہر کر ہنس پڑتی ہے اور اپنا سر جھکا کر اپنے آنسوؤں کو ضبط
کرتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ باسیل کی طرف بڑھاتی ہے۔

میں نے بہت غلط کیا ہے اور بہت کچھ غلط کہا بھی ہے روجی کو
میں اس سے معافی مانگ لوں گی پر اس سے پہلے تم مجھے معاف کر دوں
اپنی دس سال کی دوستی کو مددے نظر رکھتے ہوئے

مجھے معاف کر دو باسیل

شیز اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو ہوا میں
اٹھا ہوا تھوہ باسیل کا ہاتھ ناٹھتے ہوئے دیکھ کر جھکانے ہی والی تھی
کہ روجی شیز کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ملائے ہوئے مسکراتے ہوئے
اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔

شیز اور باسیل دونوں اچانک سے روجی کو دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں
پر پل میں ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔

دوستوں کی ایک سپائری ڈیٹ نہیں ہوتی ہے وہ ازل سے ابد تک
قائم رکھنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔

روجی باسیل کے آگے کھڑی ہو کر شیز کی غم آنکھوں کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ دوستیاں ازل سے ابد تک کے لیے نہیں ہوتی ہے

ان کا ساتھ ہمارے دوستی جتنا ہوتا ہے۔

شیز اباسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس کی نظریں روحی پر

ہی ٹیکی ہوئی تھی۔۔

ایسا نہیں ہے غلطیاں تو ہر رشتے میں ہوتی ہیں اگر ایک ایک کو گننے

بیٹھ جائیں اور ان پر غور کرتے ہوئے رشتوں کو توڑنے کے جائیں

تو اس دنیا میں کوئی کسی سے بھی کبھی کوئی رشتہ نہیں جوڑ پائے گا

چاہے وہ دوستی کا ہو یا پھر محبت کا۔۔

روحی اباسیل کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہتی ہے۔

تم کہہ سکتی ہو بنامانگے تمہیں بہت کچھ جو مل گیا ہے۔۔

شیز اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو کچھ وقت تم بھی انتظار کر کے دیکھ لو

شاید تمہارے مقدر میں ایسا ہی لکھا گیا ہو

یہ مت سوچو کہ تمہارا نقصان ہوا ہے یہ بھی سوچ سکتی ہو تم کہ

شاید کچھ اچھا اور بہت اچھا تمہارے قسمت میں پہلے ہی لکھ دیا گیا ہے

جس کی وجہ سے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں

آخر کار ہوتا تو وہی ہے نا جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔۔

یہ انکل میرے نصیب میں تھے اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی یہ

مجھے مل گئے اور میں نا چاہتے ہوئے بھی میں ان سے محبت کر بیٹھی

By Saleha Iqbal ...

شاید تمہاری لود سٹوری کی موئے موئے ابھی نہیں ہوئی ہے کوئی

تو ہو گا جو تمہیں دعاؤں میں مانگا رہا ہو گا اس لیے

تو تم اب سگل ہو شاید تمہاری اصل دعائیں جو تم شدت سے مانگا

رہی ہو وہ تمہیں ملنے والا ہے

بر اسوج کر کسی کے ساتھ بنائے ہوئے اتنی محنت اور محبت

سے رشتوں کو ختم نہیں کرتے ہیں۔

انکل اور تم دوست تھے شیز اور ہمیشہ دوست رہو گے

تمہاری دوستی کے درمیان میں نہیں آؤں گی لیکن میرے بندے تک

کسی اور ارادے سے آئی تو چھوڑ دوں گی بھی نہیں تمہیں

روحی شیز اکا با تم چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

واہ دوستی نا توڑنے کا کہہ رہی ہو اور ساتھ ساتھ وارننگ بھی

دے رہی ہو کمال ہو تم قسم سے۔

شیز اہستے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو پھر دوستی نہیں ختم نا۔؟ روحی شیز اور باسیل کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

باسیل تو جواباً گندھے اچکا دیتا ہے اور شیز اہستے ہوئے ہاں

میں سر ہلا دیتی ہے۔۔

نہیں ختم اب شیز اور باسیل صرف اور صرف دوست ہیں شیزا کے
لیے باسیل س کے دوست سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں رہا۔۔

یہ ہی بہتر رہے گا۔۔ "روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

سوری شیزا باجی میں ہاتھ ملانے کو نہیں کہہ سکتی ہو

آپ کو ایسے ہی دور دور کی دوستی رکھنی پڑے گی۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

حبانتی ہوں میری ماں نہیں ٹچ کر رہی ہوں میں تمہارے بندے

کو ٹینشن نالو تم۔۔

شیزا روحی کی بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے

اور کہہ کر واپس حویلی میں جانے کے لیے گارڈن ایریا سے

چلی جاتی ہے۔۔

ہم۔۔ تو میری گڑیا بڑی بڑی باتیں کب سے کرنے لگ گئی ہے؟

باسیل روحی کو بازو سے پکڑ کر اپنی

طرف کھینچ کر اپنے سینے سے لگائے س کی کمر پر اپنے ہاتھ رکھ

کر اس کے چہرے کی مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جب سے اس کی زندگی میں ایک عدد ہینڈسم نوجوان شوہر کی

انٹری ہوئی ہے تب سے وہ خود بخود سمجھدار بھی ہو گئی ہے

اور بڑی بڑی باتیں بھی کرنے لگ گئی ہے۔۔

باسیل کے سینے سے سر ٹیکائے ہوئے اس کو اپنی چھوٹی چھوٹی

سی بازوؤں سے باسیل کو اپنی باہوں میں بھرنے کی کوشش کرتی ہے۔

انگل اتنے بڑے اور چوڑے کیوں ہیں میرے اتنی لمبی لمبی بازوؤں میں

بھی آپ پورے نہیں آرہے ہیں۔

روحی باسیل کے سینے سے سر ہٹائے ہوئے سر اٹھا کر روحی باسیل کے

چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔

باسیل اس کا منہ دیکھ کر بلند آواز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

تو تم میری باہوں میں آجاؤ میں بھر لوں گا تمہاری قید میں

اور اچھے سے چھپا بھی لوں گا۔

باسیل روحی کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے روحی کے سر پر اپنے

لب رکھتا ہے۔

مجھے لگا تھا کہ تم شیز اپر غصہ کروں گی پر تم نے تو اسے بنا معافی

مانگے ہی معاف کر دیا۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ وہ مجھے کبھی غلط لگی ہی نہیں وہ اس کو معاف نہ کرنے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

روحی باسیل کے سینے پر اپنی تھوڑی ٹیکائے ہوئے باسیل کے چہرے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور وہ کیوں۔؟؟ روحی کے چہرے سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ جب مجھے آپ سے پیار ہوا تھا اور جب مجھے سمجھ آیا
کہ پیار سے دور ہونے والی فیملنگ کیسی ہوتی ہے تو پھر مجھے شیزا کبھی
عناط لگی ہی نہیں۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

ہمم۔۔ اور کب ہوئی تھی تمہیں مجھ سے محبت۔۔؟؟

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھنے ہوئے روحی کی طرف اپنے قدم بڑھاتے
ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میں نے آپ کو کالے کپڑوں میں دیکھا تھا اور آپ کے ماتھے
پر قریب سے آپ کی چوٹ کا نشان دیکھا تھا۔۔

روحی بھی اپنا رخ موڑ کر گاڑ دن ایرامیں ابھی بھی موجود لال

گلاب کے پھولوں کی پستیوں کو کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنے ہاتھوں میں
اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تمہاری مہندی والی رات۔۔؟؟ کتنی ٹھہر کی لڑکی تھی تم شادی کسی اور
سے کر رہی تھی اور پسند میں آگیا تھا تمہیں۔۔؟؟

باسیل روحی کو زمین سے پھولوں

والی پنکھڑیوں کو اٹھاتے ہوئے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ تو اس لیے پسند آگئے تھے کیونکہ وہ شادی اصل نہیں تھی خود بخود

آپ پسند آگئے تھے آپ کے اس نشان کی وجہ سے

یہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے نشان میں ایسا کیا ہے مجھے تو یہ کبھی اچھا نہیں لگا اور
یہ اس پر ہی فلیٹ ہو گئی ہے۔۔

باسیل اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے۔
انکل آپ کو پتا ہے آپ مجھے شروع میں بالکل بھی پسند نہیں تھے
ایک دم گندے سڑے ہوئے انڈے جیسے لگتے تھے آپ مجھے
پھر جب آپ سے شادی ہوئی آہستہ آہستہ خود ہی اچھے لگنے لگے
گئے پہلی بار آپ اس رات کو اچھے لگتے سیدھا دل پر ٹاہ کر کے
بچے تھے آپ میرے۔۔

روحی دوبارہ زمین پر بیٹھ کر پھولوں کی پتیوں کو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔
اور دوسری بار جب آپ نے مجھے غصے میں زبردستی گھر سے پہنائے تھے
گاؤں میں شادی والی رات یاد ہے یا بھول گئے۔۔؟؟ روحی اپنی
کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں انڈے اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔
یاد ہے وہ رات پیسے نکلوائے تھے تم نے مجھ سے کرکٹ کھیلنے کی بیننگ کے لیے۔۔

باسیل قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو اپنے نام کا لوکٹ دے کر میں نے بھرپائی کر تو دی تھی
آپ کے پیسوں کی۔

روحی اپنے ہاتھ کمر سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم کر تو دی تھی تم نے بھرپائی باسیل روحی کی بات سن کر وہ
خوبصورت سے پل یاد کرنے لگ جاتا ہے۔۔

اچھا آپ نے تو بتایا ہی نہیں آپ کو میں کب پسند آئی تھی۔۔؟؟
روحی باسیل سے وہی دور کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دوپل کے لیے ٹھہر
جاتا ہے۔۔

تمہیں پسند کرنے کے مجھے کوئی خاص موقع تو یاد نہیں بس اتنا یاد
ہے تم واحد ہو جیسے میں نے نہیں میرے دل نے پسند کیا ہے
باسیل مسکراتے ہوئے اپنے کندھوں کو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
ویسے انکل آپ سچ میں کتنے کنجوس ہیں۔۔ روحی منہ بناتے ہوئے
باسیل کے پاس آجاتی ہے۔۔

کیوں بھئی۔۔؟؟ باسیل اپنی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے
روحی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آہ نے مجھے آج تک کوئی تحفہ نہیں دیا ہماری شادی کو کتنا وقت
ہو گا ہے اور اب کل میں کی جاؤں گی لیکن آپ نے اب تک
مجھے کوئی تحفہ نہیں دیا۔۔

روحی سر جھکا کر اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پھولوں کی پستیوں
کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری گڑیا کو تحفہ چاہیے۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کو
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

جی چاہیے۔۔!! روحی جھٹ سے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا چاہیے۔۔؟؟ اسی انداز میں محبت سے بھری ہوئی نگاہوں سے
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

S وہی لوکٹ پر اس بار تھوڑا سا چیخ۔۔ روحی اپنے ہاتھوں سے پھول کی
q پستیوں کو باسیل کے اوپر پھینکتے ہوئے کہتی ہے اور باسیل کی بازوؤں سے خود کو
l نکال کر دوبارہ زمین سے پتیاں اکٹھی کرنے لگ جاتی ہے۔۔
e

h کیسی چینجنگ۔۔؟؟ باسیل روحی کو زمین پر بیٹھے ہیں آپ دیکھ کر پوچھتا
a ہے بچوں والے کام چھوڑو اور مجھے بتاؤ کیا چاہیے

I روحی کافی ساری پتیاں اکٹھی کیے کھڑی ہوتی ہے اور کھڑی ہوتی ہی وہ کہتی ہے۔
q
b "روح باسیل"

a اور کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی پستیوں کو اپنے
l اور باسیل کے اوپر برساتی ہے۔۔

N دونوں ایک ساتھ ہوا میں اڑتی ہوئی پستیوں کو پل کے لیے دیکھنے
o
v لگ جاتے ہیں۔۔۔

e روح باسیل تو پہلے ہی تمہارے پاس ہے۔۔!!

l باسیل روحی کی طرف دیکھتا ہے اور روحی زمین پر گرے ہوئے
s پستیوں کو دوبارہ دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

مجھے باسیل اپنے دل کے قریب چاہیے ہر پل ہر لمحہ
روحی باسیل کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے روح کے لوکٹ میں روح کے ساتھ اب باسیل بھی چاہیے

روحی اپنی بازوؤں کو پکڑے ہوئے باسیل کو اپنی باہوں میں

بھرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

اور مجھے کیا ملے گا۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کو اس کے بالوں میں

ہاتھ رکھے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے کرتا ہے۔۔

میں ملوں گی نا آپ کو آپ کو مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی چاہیے۔؟؟

روحی باسیل کے لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں تم سے بڑھ کر کوئی نہیں کچھ بھی نہیں ہے نا ہی کوئی انسان اور

ناہی کوئی چیز تم ہنستی رہو میری جان

مجھے اس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔

باسیل بھی اب کی بار مسکراتے ہوئے روحی کے لبوں پر جھک کر

پیارے اپنے لب اس لب رکھ کر کہتا ہے۔۔

لیکن باسیل مجھے یہ تحفہ ابھی نہیں چاہیے۔!! باسیل کے سینے پر

ہاتھ مار کر اسے کہتی ہے۔۔

تو پھر کب چاہیے۔؟؟ باسیل تجس سے پوچھتا ہے۔

جب میں اپنی پڑھائی مکمل کر لوں گی اور ڈگری میرے ہاتھوں میں

ہوگی لندن کی یونیورسٹی میں کالے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس

ہاتھ میں ڈگری لیے کھڑی آپ کا انتظار کر رہی ہوگی۔

تب آپ کالے رنگ کے سوٹ بوٹ میں ملبوس

یہ تحفہ ہمارے دوبارہ ملنے پر دیں گے۔

وعدہ کریں مجھ سے میری پڑھائی مکمل ہوتے ہی اس دن میں آپ کا

انتظار کروں گا کچھ بھی نہیں کھاؤں گی اور ناہی پیو گی

جب تک آپ میرے سامنے نہیں آجائیں گے۔

کریں وعدہ اس دن آپ آئیں گے بھی اور مجھے یہ تحفہ بھی دیں گے

روحی اپنا ہاتھ باسیل کے آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے دوپل کے لیے ٹہر جاتا ہے

اور اگر میں نا آیا تو۔۔؟؟

باسیل روحی کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تو پھر آپ مجھے کبھی نہیں دیکھ پائیں گے کبھی بھی نہیں

روحی اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے افسردگی سے کہتی ہے

تو پھر ٹھیک ہے میں آؤں گا اور تمہیں تحفہ بھی دوں لیکن اس دن

تو تم مجھے گریجویشن کے کپڑوں میں ملبوس دیکھو گی

لیکن رات کو میرے لیے ساڑھی پہن کر تیار ہو گی

بولو منظور ہے۔۔؟؟ اب کی بار باسیل روحی کے ہاتھ کے پاس اپنا

ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

دونوں کی ہتھیلی آسمان کی طرف تھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

وہ ایک مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے میں

مصروف ہو گئے تھے۔

وعدہ۔۔۔ روحی باسیل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے

تو میرا بھی وعدہ رہا اب ہم دونوں 4 سال بعد تمہاری گریجویشن کی ڈگری

ملنے کے بعد ہی ایک دوسرے کے سامنے آئیں گے۔۔

باسیل اور روحی دونوں ایک لمبی گہری پرسکون سی انس لیتے ہیں۔

اب اندر چلتے ہیں درنہ بولیں گے سب پھر گم ہو گئے ہیں یہ لوگ۔۔

باسیل روحی کا وہی ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ اندر کی طرف

لے کر جاتا ہے۔۔

انکل پھول لینے دیں۔۔!!! روحی زمین پر پھولوں کی پستیوں کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہارا پھول میں ہوں اور میں تمہارے پاس ہی ہوں

اور کسی پھول کا تم نے کیا کرنا ہے۔۔

باسیل اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ پھول تو ہیں پر گلاب کا پھول نہیں گیندے کا پھول ہیں آپ تو۔۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔

میں گیندے کا پھول ہوں۔۔؟؟ اب ہماری اگلی سہاگ

رات ہر میں تمہارے

کیے گیندے کا پھول ہی ہر طرف بیچھاؤں گا۔

باسیل حویلی کے دروازے سے تھوڑا دور کھڑے ہو کر روحی کو

اپنے سامنے کیے ہوئے کہتا ہے۔۔

کون سی سہاگ رات۔۔۔؟؟؟ مناتولی آپ نے اب کچھ

نہیں ملے گا آپ کو رہتے نہیں اتنے اچھے۔۔

روحی کہتے ہوئے حویلی میں اندر بھاگ کر چلی جاتی ہے پیچھے کھڑا

ہوا باسیل اسے جاتا دیکھ کر حیرانگی سے گندے گندے منہ بنانے

لگ جاتا ہے۔

سہاگ رات تو تمہارا ابا بھی منائے گا۔

باسیل منو منو میں کہہ دیتا ہے اور آگے کی طرف اپنے قدم بڑھاتا

ہی ہے روک لیتا ہے خود کو۔

استغفرُ اللہ استغفرُ اللہ کیس بول رہا ہوں میں اس

لڑکی نے سچ میں میرا دماغ خراب کر دیا ہے کتنی گندی باتیں کرنے

لگ گیا ہوں میں تو۔

باسیل اپنے ہونٹوں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے اور اپنے آپ کو

نارسل کیے وہ بھی حویلی میں داخل ہوتا ہے۔

روحی سب کے ساتھ ڈانٹنگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی اپنا ناشتہ کر رہی تھی

شیز ابھی سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اس کے سامنے والی کرسی پر

جا بیٹھتا ہے۔

آئمہ چائے دینا۔۔ بدر اپنے چائے کا کپ آئمہ کی طرف بڑھاتا

ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ صبح سے 5 بار بدر کو چائے دے رہی تھی اب اسکا پارہ

چپڑھ رہا تھا۔

آئمہ بدر کو غصے میں چپائے کا کپ دیتے ہوئے خود کو بھی ناشتہ
کرنے لگ جاتی ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد سب ہنستے ہوئے ناشتہ ختم کیے اپنے اپنے کام پر لگ
جاتے ہیں۔۔۔

باسیل اور روحی ناشتہ کی ٹیبل پر ہی روحی کالینڈر جانا اور باسیل
کے اسلام آباد جانے کا بتا چکے تھے۔۔

سب ناراض ہوئے تھے پر مان جاتے ہیں سب کیونکہ باسیل نے احبازت
نہیں مانگی تھے روحی کے بارے میں سب کو فیصلہ سنایا

بھتا جس پر کسی اور کا سوال کرنا فضول ہی بھتا۔۔

محبوراً سب کو باسیل کے فیصلے میں سہمت ہونا پڑا بھتا۔۔

ناشتہ کیے آئمہ اور روحی روحی کے کمرے میں اس کی پیکنگ میں
کر رہے ہوتی ہیں۔۔

دونوں ہنستے ہوئے باتیں کرتے ہوئے پیکنگ کر رہی ہوتی ہیں۔۔

بدر دوبار مزید آئمہ سے چپائے بنوا چکا بھتا اب کام والی کو دوبارہ

روحی بے کمرے میں بھیج کر وہ

آئمہ کو بلواتا ہے۔۔

رو کو زارا میں ان کو سیدھا کر کے آتی ہوں۔۔

آئمہ کام والی کو دیکھتی ہوئے غصے میں ہیر ہیر پکھتے ہوئے

روحی کے کمرے سے نکل کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

کیا ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے۔؟؟ آئم۔ غصے میں
کمرے میں

داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کب تنگ کسی ہے میں نے تو کچھ بولا ہی نہیں ہے۔۔
بدر اپنی ٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے اس پر کام کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو صبح سے چائے چائے کس نے لگائی ہوئی ہے۔۔؟؟

آئم۔ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔!! بدر اپنے کندھے اچکاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

پکی بات ہے۔۔؟؟ آئم۔ انگلی اٹھا کر پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔ ہاں پکی بات ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے۔۔

بدر واپس اپنی نظریں اسکرین پر جماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو میں جاؤں سکون سے اپنا کام کرنے کے لیے۔۔؟؟ آئم۔ بدر کے سامنے

کھڑی ہوئی اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں ہاں جاؤ میں نے کب روکا ہے تمہیں۔۔!!

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر۔۔ آئم۔ واپس جانے کے لیے مڑتی ہے پر

کمرے کا لٹا سیدھا

حشر نشہ دیکھ کر وہ غصے میں مڑ کر بدر کی طرف دیکھتی ہے

جو حبان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے سب کر رہا تھا۔۔

"آئم بیڈ کی چادر اور ٹکیہ ٹھیک کرنے کے لیے بیڈ کی طرف بڑھتی ہے تو بدر لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر آئم کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔"

آئم کو بدر کی نظریں خود کی مسلسل محسوس ہو رہی تھی۔
جو جیسے ہی پلٹ کر دیکھتی ہے در فوراً سے اپنی آنکھیں واپس
لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف کر لیتا ہے۔
بولیں۔!! آئم بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں ہے ابھی۔
بدر بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتا ہے۔
ہر کچھ کہنے کے چپکروں میں ضرور ہیں آپ نظر آ رہا ہے مجھے
بولیں میں سن رہی ہوں۔

آئم کہہ کر واپس بیڈ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور بیڈ پر رکھی
ہوئی گدیو کو ٹھیک کرنے لگ جاتا ہے۔

ماشاء اللہ کافی سمجھدار ہو گئی ہس تم تو میرے ساتھ رہ کر نظر
نالگے تمہاری سمجھداری کو کسی کی بھی۔

بدر لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

مکے مت ماریں کام کی بات کریں۔

اچھا وہ ایک کہ چائے تو دوو۔

بدر بول ہی رہا تھا کہ آئم بیڈ سے گدی اٹھا کر سیدھا بدر کی طرف
گدی ہوا میں اڑتے ہوئے آتی ہے اور سیدھا بدر کے منہ پر آ لگتی ہے۔

خبردار جو چائے کا نام بھی لیا ہے تو نفرت ہو گئی ہے مجھے
چائے سے۔

S آئمہ غصے میں لال ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

a
l اللہ خیر۔ بیغم ایسے غصہ نہیں کرتے ہیں اور اپنے مسزاجی خدا کو
e مارتے بھی نہیں ہیں۔۔

h
a بدر صوفے سے اٹھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے
butterfly مسزاجی خدا۔؟؟؟

I
q آئمہ گنداسا منہ بنا کر کہتی ہے۔۔

b
a جی ہاں تمہارا مسزاجی خدا تمہیں حکم دیتا ہوں جباؤ اور میرے
l کیے ایک کپ چائے کالے کر آؤ۔۔

butterfly
N بدر واپس چوڑے ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ρ
v س میں زہر میں خود ڈال کر لاؤں یا پھر آپ خود ڈالنا پسند
e کریں گے۔۔؟؟

l
s آئمہ چڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

♥ شرم لڑکی شرم شوہر ہوں تمہارا کھلے عام مجھے مارنے کی دھمکیاں
دے رہی ہو تم میں سر گیا تو بیوہ ہو جباؤ کی تم بھول گئی ہو گیا۔۔؟؟

بدر واپس آئمہ کی طرف گدی پھیکنتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حباؤ چائے لے کر آؤ میرے لیے۔

بدر حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور دوبارہ لیپ ٹاپ اپنی ٹانگوں پر

رکھ کر اس میں نظریں جمالیتا ہے۔۔

ابھی لے کر آتی ہوں۔۔

آئم غصے میں کہتی ہوئی گدی بیڈ پر بھیکنتی ہے اور خود پیر

چٹکتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

....

آئم کو گئے 20 منٹ ہو گئے تھے بدر کی نظریں مسلسل دروازے پر

ٹکی ہوئی تھی آئم کے انتظار میں پر وہ آہی نہیں رہی تھی۔۔

کہاں رہ گئی ہے چائے بنانے لگی ہے یا پھر پائے

بدر دروازے سے اپنی نظریں ہٹاتا ہی ہے کہ اسے آئم آتی ہوئی نظر آتی ہے

اور دوبارہ سے بدر چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔۔

یہ لیں چائے۔۔!! آئم بدر کے آگے چائے کا کپ بڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

اتنی دیر کیوں لگا دی ہے تم نے چائے لانے میں۔۔؟؟ بدر

چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ میں چوہے مار زہر ڈھونڈ رہی تھی مسل نہیں رہا تھا

آئم بدر سے تھوڑے فاصلے پر صوفے پر پرسکون سا بیٹھتے ہوئے

کہتی ہے۔

چوہے مار زہر کس لیے ڈھونڈ رہی تھی۔۔؟؟

بدر گرم و گرم چائے کا سب لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ آپ کی چائے میں ملانا ہوتا اس لیے

آئمہ صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے کولڈ

فیس میں کہتی ہے۔

کیا۔۔۔؟؟؟ اس چائے میں زہر ہوتا تم نے مجھے زہر دے دیا ہے۔؟؟؟

بدر چائے کا کپ صوفے پر رکھتے ہوئے حیران و پریشان

ہو کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔؟؟ میں نے اتنی جلدی بیوہ نہیں ہونا ہے۔

میں نے ڈھونڈا تھا زہر پر وہ مجھے کہیں بھی مل نہیں

رہا تھا تو مجبوراً میں سادگی چائے ہی کے آئی تھی اس میں زہر

نہیں ہے فنکر مت کریں آپ ہی لیں اسے

آئمہ ہنستے ہوئے چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں میں نے نہیں پینی تمہارا کیا بھروسہ اگر سب میں مجھے زہر

دے دیا تم نے تو میں تو بھری ہوئی جوانی میں ہی

مرحباؤں گا میں نے نہیں پینی چائے اب تم میرے لیے

چائے نہیں بناؤں گی۔۔

ٹھیک ہے مت پیئیں چائے۔۔ آئمہ چائے کا کپ اٹھائے اسے واپس

کے حباتی ہے اور اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش

کرتی ہے۔۔

ہاں اب نہیں بنوائیں گے چائے حبان چھوٹی میری۔۔۔

آئمہ چائے کا کپ لیے سیڑھیوں کی طرف جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

....

شام ہو گئی تھی سب کو اپنے کام کرتے ہوئے

باسیل کام سے حویلی سے باہر گیا ہوا تھا

شیزا بھی اپنے حبانے کی تیاریاں کر رہی تھی روجی بھی پیکنگ میں
لگی ہوئی تھی۔۔

سلطانہ بیغم روجی کے حبانے کا سب کر رہی تھیں

ہیرا بیغم انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی اور ان کے ساتھ
باہر گارڈن میں بیٹھے ہوئے چائے کی چکیوں کا مزہ لے تھیں۔

روجی اپنی اور باسیل کی مکمل پیکنگ کر چکی تھی

وہ اپنی کتابیں وغیرہ بیگ میں رکھ کر اپنے سارے پیپر ز کو

ایک بار پھر سے چیک کر رہی تھی ہر چیز مکمل کیے وہ انکڑائیاں لیتے

ہوئے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں سے باہر نکل

جاتی ہے اور اپنی ماں اور سلطانہ بیغم کو

دیکھتے ہوئے وہ حویلی سے باہر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہی ہے

کہ اس کی نظر شیزا پر پڑتی ہے۔۔

شیزا آجائیں باہر چائے پیتے ہیں ساتھ۔۔

روجی حال میں کھڑی ہوئی بلند آواز میں شیزا کو آواز لگاتی ہے

آ رہی ہوں روحی۔۔۔ شیز ابھی روحی کی آواز پر بلند آواز میں

جواب دیتی ہے اور اپنی چیزیں ادھوری چھوڑ کر اپنے کمرے میں سے

باہر نکل جاتی ہے۔۔

ا ہو گئی تمہاری ہیکنگ۔۔؟؟ شیز اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں ہو گئی میری آپ کی۔؟؟ روحی بھی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر

پوچھتی ہے۔۔

ہاں ہو گئی ہے بس فائلز چیک کر رہی تھی میں۔۔

چلیں باہر۔۔؟؟ روحی پوچھتی ہے اور دونوں ساتھ حویلی سے باہر نکلنے

لگ جاتی ہیں پر روحی دروازے پر رک جاتی ہے۔۔

بھانسنے کی رانی آج کسیری بہو بہت کام کر لیا ہے تم نے آج آج

روحی کچن میں کھڑی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

روحی کی بات پر شیز انہنس پڑتی ہے اس کے ساتھ ساتھ روحی

بھی انہنس پڑتی ہے۔

آ رہی ہوں۔۔!! آئمہ ٹرے میں چائے کے ساتھ ساتھ

چپس اور بسکٹ بھی لے کر آ رہی ہوتی ہے۔۔

تمہیں ناچائے کا ڈھابہ کھلو اگر دینا چاہیے پستی بھی رہنا اور

بیچتی بھی رہنا۔۔

روحی اسے اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سحویلی کی ساری خواتین حویلی سے باہر حال میں بیٹھے ہوئے ایک ساتھ ہنستے ہوئے باتیں کرتے ہوئے چائے کے مزے لے رہی تھیں۔

سلطانہ بیغم روجی کو دیکھ دیکھ کر بار بار رو پڑتی ہے روجی کی شادی بھی انہوں نے اسی لیے قریب کروائی تھی کہ وہ روجی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اب اس کے اتنے دور جانے پر ان کا دل بے چین ہو رہا تھا۔

امی کوئی فکر کر رہی ہیں میں بچی نہیں ہوں

جو اکیلے کہیں نہیں جا سکتی ہے۔

روجی اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنی ماں کے پاس زمین پر گڑھنوں

کے بل بیٹھ کر معصوم سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

میرے لیے تم بچی ہی ہو۔

کہتے ہی روجی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتی ہیں۔

امی ایسے تو نا کریں نا آپ پل زاب میں سچ میں سیریس ہو کر

کچھ کرنے جا رہی ہوں تو آپ ایسے رو کر میرا

دل خراب کر رہی ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے میں نے کوئی غلط فیصلہ

لے لیا ہو۔

روجی اپنی ماں کے گڑھنوں پر سے رکھتے ہوئے نم لہجے میں کہتی ہے۔

تم نے کوئی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے میری جان بس وہ کبھی تمہیں
خود سے دور نہیں کیا ہے میں نے تو بس اچھا نہیں لگ رہا ہے
مجھے۔۔۔

S سلطانہ: بیغم پیار سے روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے
a
l کہتی ہے۔۔۔

e جواب تک نہیں کیا ہے وہ کبھی نا کریں یہ ممکن تو نہیں ہے۔۔۔
h فیروز صاحب کندھوں پر شال ڈالے ہوئے باسیل کی گاڑی سے اترتے
a ہوئے بلند آواز میں کہتے ہیں۔۔۔

l روحی اپنے بابا کی آواز پر جلدی سے مسکراتے ہوئے ان کی طرف
q دیکھنے لگ جاتی ہے پہلے فیروز صاحب پھر اس کی نظر باسیل پر
a جا نکلتی ہے جو ابھی گاڑی سے اتر ہی رہا تھا۔۔۔

l باسیل گاڑی سے نکل کر جیسے ہی روحی کی طرف دیکھتا ہے روحی
N فوراً سے اپنی نظریں گھوما سیتی ہے اور دوبارہ اپنے بابا
o کو دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔

v اسلام وعلیکم بابا۔۔۔ روحی اپنے بابا کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔
e وعلیکم السلام بابا کی جان۔۔۔ فیروز صاحب روح کے سر پر
l کس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

s تیاری ہو گئی تمہاری۔۔۔؟؟ فیروز صاحب روحی کے بالوں میں
ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔۔

جی بابا ہو گئی ہے۔۔ روحی فیروز صاحب کے لیے کرسی کھینچتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

بہت اچھے۔۔ فیروز صاحب کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔

S سلطانہ۔ بیگم کیوں رو کر خود کو اور میرے دل کو بے حبان کر رہی ہیں

فیروز صاحب انتہائی پیار سے سلطانہ۔ بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتے ہیں۔
a

e شرم کریں حنان صاحب یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔

h سلطانہ۔ بیگم فیروز صاحب کے ہاتھ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہیں۔
a

وہاں موجود ہر شخص انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے ایک دوسرے

کو دیکھ رہے تھے۔۔
I

q باسیل بھی روحی کے پاس آکھڑا ہوتا ہے روحی سرائٹا کر
b

a باسیل کی طرف دیکھتی ہے اور پھر اپنی نظریں واپس مسکراتے
l

ہوئے اپنے ماں باپ کی طرف بڑھالیتی ہے۔۔
butterfly

N اووہو سلطانہ۔ بیگم شادی کو اتنے سال ہو گئے ہیں لیکن

تمہاری شرم ابھی تک نہیں گئی ہے یہ سب شادی شدہ ہو گئے ہیں
v

e اب ان کے سامنے شرم مانے کی کیا ضرورت ہے۔۔

l فیروز صاحب منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔
s

ان کا منہ دیکھ کر سب کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے
♥

امی بابا۔۔ منہ کیوں بنا رہے ہیں آپ دونوں

روحی باسیل سے دور ہو کر اپنی ماں اور بابا کی طرف بڑھتی ہے۔

آئمہ کی بار بار نظریں مسلسل دروازے کی آٹھ رہی تھیں وہ
بدر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس وقت سب تھے لیکن وہ پھر بھی
بدر کی غنیمت موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔

آئمہ افسردگی سے دروازے سے اپنی نظریں ہٹاتی ہے تو اتنے میں
بدر اپنی گاڑی میں سوار حویلی میں داخل ہوتا ہے

بدر کی گاڑی دیکھتے ہی آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ چھاباتی ہے
وہ بدر کو اندر آتے ہوئے دیکھ رہی ہوتی ہے جب تک وہ گاڑی سے نیچے اتر
نہیں جاتا ہے۔

بدر کے اترتے ہی آئمہ بھی اپنی نظریں جھکا کر اپنے چہرے سے اپنی
ہنسی غائب کر لیتی ہے۔۔

بدر بھی سب کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
اسلام و علیکم۔۔ بدر سلام کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔
وعلیکم السلام۔ آئمہ کے ساتھ ساتھ سب اس کے

سلام کا جواب دیتے

ہیں آئمہ بھی جواب دیتی ہے پر اس کی نظریں اس وقت شیزا پر ہوتی ہے
بدر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

آئمہ۔۔ بدر دھیرے سے اس کو آواز لگاتا ہے پر آئمہ شیزای

باتیں سننے میں مصروف ہوئی پڑی تھی وہ بدر کی بات کو نہیں سن پاتی ہے۔

بدر کو اس کی موجودگی میں آئمہ کو اس کو نادیکھنے پر

غصہ آتا ہے وہ دوپل کے لیے ٹہرتا ہے اور پھر غصے میں اٹھ کر وہاں سے

چلا جاتا ہے۔۔

روحی پاسپورٹ رکھ لیے ہیں تم نے۔۔؟؟ باسیل کرسی پر بیٹھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی رکھ لیے ہیں۔۔ روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہے

اور انسٹری ٹیسٹ کے اوٹلائن والے ریزلٹ کی کاپی کر لی ہیں لندن

یونیورسٹی کی۔۔؟؟

باسیل کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے اپنا فون ٹیبیل پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں وہ تو میں نے نہیں کیا ابھی کرتی ہوں جا کر۔۔

روحی کہتے ہی حویلی میں اندر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

باسیل ایک نظر روحی کو حبا تادیکھ کر پھر سب کے ساتھ باتوں میں

لگ جاتا ہے۔۔

آئمہ بدر کو اچانک سے حبا تے دیکھ کر روحی کے حبانے کے بعد

کچھ ہی دیر میں وہ بھی چلی جاتی ہے۔۔

اندر حبا تے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے کمرے کا

دروازے کھولتی ہے کہ اس کی نظر سیدھا صوفے پر بیٹھے ہوئے

غصہ میں بدر کو دیکھتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ سے کمرے کا دروازہ

بند کیے وہ بدر کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے۔

"آپ مجھ سے خفا ہیں۔۔؟؟ آئم بدر کے سامنے کھڑی ہو کر

ہچکچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے کہ ایسا کوئی حق ہے میرے پاس جو میں تم

سے خفا ہو سکوں۔۔

بدر بنا آئم کو دیکھے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ایسا کیوں کہ رہے ہیں آپ آپ کو ہر حق حاصل ہے سوائے

مجھ سے خفا ہونے کا۔۔۔

آئم بدر کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہے تم سے دور ہٹ کر بیٹھو مجھ سے

در آئم کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہے۔

آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں مجھ پر میں نے کیا کیا ہے۔۔؟؟

آئم بدر کی تلخی پر رونے والی ہو گئی تھی۔

تمہیں نہیں پتا ہے تم نے کیا کیا ہے تم مجھے سب کے سامنے

اگنور کر رہی تھی۔۔

بدر لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے غصے میں

کہتا ہے۔

ہیں۔۔ میں آپ کو اگنور نہیں کر رہی تھی میں بس مصروف تھی اس

لیے آپ کی بات نہیں سن سکی۔۔

آئم سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے کہتی ہے۔

یہاں بنانے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں کہ تمہیں
میرے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگتا ہے۔

بدر آئم کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے وہ میں بس تھوڑا سا مصروف ہو گئی تھی۔

آئم سرری سا سراٹھا کر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے
پر پھر اپنا سرواپس جھکا سکتی ہے۔

جاؤ یہاں سے مجھے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی ہے جاؤ

کمرے سے باہر۔!!

بدر اپنا رخ بیڈ کی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ مجھے کمرے میں سے نکال رہے ہیں۔؟؟

آئم کھڑی ہو کر روتے ہوئے بدر کی پیٹھ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تمہیں کمرے میں سے نہیں نکال رہا ہوں بس میں کچھ وقت

اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔

بدر آئم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جا رہی ہوں آپ کو لگتا ہے

کہ میری غلطی ہے تو آپ مجھے سزا دیں پر خفا نا ہو مجھ سے۔

آئم روتے ہوئے بدر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سزا برداشت کر لو گی۔؟؟

بدر آئمہ کے آنسوؤں سے ترچہ سرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی میں کر لوں گی اگر آپ مان جائیں گے ایسے تو مجھے سزا بھی

قبول ہے۔۔

آئمہ بدر کا ہاتھ چھوڑ کر آنسوؤں کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ کی بات پر بدر کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے

پروہ پل میں غائب

کیے سیریس ہو کر واپس صوفے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

ٹھیک ہے پھر جا کر تیار ہو جاؤ ہم دونوں آج رات باہر جائیں گے

بدر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کہاں۔۔؟؟ آئمہ بدر کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھ سے کوئی سوال مت پوچھو جا کر تیار ہو جاؤ تمہیں تمہاری

عسلی کی سزا آج ہی ملے گی تاکہ آئندہ مجھے کبھی آگنور

کرنے کی ہمت نہ کر سکو۔۔۔

بدر لیپ ٹاپ کو بند کیے واپس کھڑے ہو کر کہتا ہے اور کہہ کر لمبے

لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے باہر نکل کر سیدھا چھت کی

طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

میں نے تیار نہیں ہونا ہے اتنا نام لگتا ہے اس میں تو۔۔

آئمہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے روتلو سامنہ بنا کر کہتی ہے۔۔

اگر میں تیار نہیں ہو گئی تو یہ زاگو ناجن مانے گے نہیں پتا نہیں
یہ شوہر لوگ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔

آئم غصے میں کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور الماری
کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

اب کیا پہنوو۔۔ الماری کا دروازہ لہرا رہا ہے
کچھ بھی پہن لو آئم اچھی ہی لگو گی تم۔۔

آئم اپنی تعریف کرتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور ہنستے ہوئے
الماری سے اپنے کپڑوں میں سے ایک لائنڈ پنک کلر کی خوبصورت
سی ہلکی ہلکی کڑھائی والی مشراق نکال کر وہ دواش روم میں
چلی جاتی ہے۔۔

.....

روحی دوپٹہ ایک صوفے پر پھیلتے ہوئے اپنی دونوں ٹانگیں

صوفے پر رکھ کر گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے

وہ اپنے سارے ڈاکیومنٹس کو ایک ساتھ سیٹ کر رہی تھی اور ان
کی کاپی بنا کر یو ایس بی میں پیسٹ کر رہی تھی۔۔

روحی اپنے کام میں مصروف ہوئی پڑی تھی کہ باسیل ایک ہاتھ میں
بیگ پکڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔

اندر آتے ہی وہ نظر دوڑاتے ہوئے روحی کو دیکھتا ہے باسیل کے

کمرے میں آتے ہی روحی بھی جھپٹ سے نظر اٹھا کر باسیل کی طرف
دیکھتی ہے جو دروازے کی کنڈی لگا رہا ہوتا ہے۔۔

کسڈی کیوں لگا رہے ہیں۔۔؟؟ روحی اپنی گود سے لیپ ٹاپ

اٹھ آکر صوفے پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

رات ہو گئی ہے۔۔!! باسیل شاپنگ بیگ دروازے کے ساتھ والے

ٹیبیل پر رکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہاں تو۔۔؟؟ روحی بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو ہی جو میں نے تمہیں کہا تھا آج رات کو لے کر

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے روحی کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو کچھ بھی نہیں سنا تھا۔۔ روحی باسیل کو آتا

دیکھ کر صوفے سے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

اسن تو تم نے سب لیا تھا اب زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے

ادھر آؤ میرے پاس میری باہوں میں۔۔

باسیل ایک ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو نہیں آرہی۔۔ روحی صوفے کے پیچھے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے

نہیں آؤ گی تم۔۔ باسیل روحی کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں میں تو نہیں آرہی کل رات آپ نے جو کرنا تھا کر لیا اب

بس اور کچھ بھی نہیں۔

روحی باسیل کی طرف صوفے سے گدی اٹھا کر پھینکتے ہوئے کہتی ہے
تو ایک بار میرے ہاتھ تو لگو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ کل رات
جو ہوا وہ زیادہ بھتا یا تھوڑا۔

باسیل گدی صوفے پر واپس پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟ روحی باسیل کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے

غصہ میں کہتی ہے۔۔

جی میری جان۔۔!! باسیل اپنے قدموں کو وہی پر روک کر پیارے

کہتا ہے۔۔۔

آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں۔۔ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ میں ایک عہدِ خوبصورت بیوی کو شوہر ہوں

اور اس کو بے شرم ہونا نہیں رو مینٹک ہونا کہتے ہیں۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا نہیں کچھ تمہارے ساتھ ادھر آؤ۔۔

باسیل اپنا ہاتھ کمر سے ہٹا کر روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے

آپ کا کیا بھروسہ۔۔!! روحی باسیل کے ہاتھ کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پاگل لڑکی پتا نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہو۔۔۔

باسیل کہتے ہی واپس دروازے کے پاس رکھے ہوئے بیگ

کی طرف بڑھتا ہے۔

شاپنگ بیگ اٹھائے واپس روجی کی طرف بڑھتا ہے روجی حیرانگی
سے اس کی طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ لو۔ روجی کی طرف شاپنگ بیگ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

روجی بیگ دیکھتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے صوفے سے

اٹ کر آگے کی طرف آتی ہے اور باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ روجی بیگ کو پکڑے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہارے لیے ہے جلدی سے تیار ہو جاؤں۔۔ باسیل کا ہاتھ بھی ابھی تک

بیگ پر ہی تھتا۔۔

تحفہ ہے۔۔؟؟ روجی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

باسیل جواب نہیں دیتا ہے اور ہاں میں سر ہلا دیتا ہے

یہ باسیل کا دیا ہوا پہلا تحفہ تھا روجی کو روجی نے کبھی مانگا نہیں

تو باسیل نے بھی کبھی اسے کچھ دینا کا سوچا نہیں تھا

روجی تحفہ کو پکڑے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے باسیل کی طرف

دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

ہم تحفہ ہے تمہارے لیے جلدی سے تیار ہو جاؤں گاڑی کے پاس

انتظار کر رہا ہوں تمہارا ہمیں جانا ہے۔

باسیل کہتے ہی شاپنگ بیگ سے ہاتھ ہٹاتا ہے اور باہر جانے

کے لیے پلٹتا ہے۔

کہاں جانا ہے۔؟؟ روحی باسیل کو حباتے دیکھ کر پوچھتی ہے۔
 سوال کیوں پوچھتی ہوا تنے تیار ہو حباؤ نا گھر سے بھگا کر تھوڑی نا
 لے حباؤں گا میں تمہیں۔

باسیل روحی کے پاس آکر اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
 ناک چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بھگا بھی نہیں سکتے ہیں آپ کی ذاتی بیوی ہی ہوں میں۔۔
 روحی ایک انیبر واٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی میری اکلوتی ذاتی بیوی اپنے اس اکلوتے شوہر کی بات مان لیں اور
 تیار ہو جائیں۔۔

باسیل پیار سے روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سچ میں مجھے گھر سے بھگانے کے چکروں میں تو نہیں ہیں نا۔؟؟
 روحی ہنستے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتی ہے۔۔

جی نہیں میرا بس چلے تو میں ہمیشہ تمہیں خود میں چھپا کر رکھوں
 پل کے لیے بھی تمہیں خود سے دور نا ہونے دوں۔۔

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے
 تیار ہو حباؤ میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔

باسیل کہتے ہی کمرے میں سے باہر نکل جاتا ہے اس کے حباتے ہی روحی
 فوراً سے شاپنگ بیگ کھول کر دیکھتی ہے جس میں بلیک کلر کی
 خوبصورت سی لونگ فرائڈ تھی جو بالکل سیمپل سی تھی

پر دیکھنے میں نے حد خوبصورت بے حد دلکش منراک دیکھتے ہی

روحی بے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی

کبھی ناحتم ہونے والی مسکراہٹ روحی جلدی سے منراک

ہاتھوں میں پکڑے

ہوئے واش روم میں گھس جاتی ہے منریش ہو کر

وہ پہن کر جلدی سے خود کو دیکھنے کے لیے واپس کمرے

میں آ جاتی ہے۔۔

کمرے میں آ کر باسیل کے دیے ہوئے کپڑے پہن کر وہ ڈریسنگ

ٹیبل میں خود کو دیکھتے ہی وہ خوشی سے گھومنے لگ جاتی ہے

آخر کار باسیل کی طرف سے دیا ہوا

اس کا پہلا تحفہ ہوتا ہے اور ہوتا بھی اتنا خوبصورت باسیل کی

پسند ہوتا۔

روحی خوشی سے گھومتے ہوئے خود کو روکتی ہے اور

ہنستے ہوئے لمبی لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر تیار ہونا

شروع ہوتی ہے۔۔

....

دوسری طرف آئمہ بھی مکمل تیار ہو گئی تھی بے بی پنک کلر کی سوفٹ

سی منراک پہنے ہوئے ہلکا ہلکا سوفٹ گولڈن میک آپ کیے ہوئے

وہ اپنے بالوں میں سائیڈ مانگ سے کچھ بالوں میں منرتیج
بنا کر وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر تیار کر رہی تھی۔۔

بالوں میں ہیر سٹائل بنا کر وہ ایک لمبی گہری سانس
لیتے ہوئے کھڑی

ہوتی ہے اور خود کو مکمل تیار دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اور مسکراتے ہوئے وہ اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر
اپنے بچے میں پہنچے ہوئے لوکٹ پر جاتی ہے

آئم نے اب تک اپنے بچے میں پہنچے ہوئے لوکٹ غور سے نہیں دیکھا

بھتا آئم کی نظر اب اس لوکٹ پر پڑی تھی اور بے دیکھتے ہی
آئم کی آنکھوں میں خوشی سے نمی چھانے لگ گئی تھی۔

آئم اس لوکٹ پر مسز بدر کا نام دیکھتے ہوئے وہ خوشی سے ایک بار
پھر سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

تیار ہو گئی۔۔۔۔؟؟؟؟

بدر بنانوک کیے اپنے موبائل میں نظریں ٹیکائے ہوئے

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے

پوچھ ہی رہا تھا کہ آئم کو تیار دیکھ کر وہ وہی دروازے پر رک جاتا ہے۔

آئم کا ہاتھ اس کے گلے میں پہنچے ہوئے لوکٹ پر بھتا پر

نم آنکھوں سے وہ دروازے پر کھڑے ہوئے بدر کو دیکھ رہی تھی۔

بدر گہری سانس لیتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

کمرے کا دروازہ بند کیے وہ بنا پلک جھپکائے وہ آئم

کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔۔

آئم اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اپنی نظریں جھکا سیتی ہے

اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگ جاتی ہے۔۔

آئم کا دوپٹہ الماری میں ہینگر میں لگا ہوا تھا وہ دوپٹہ لینے کے

لیے الماری کی طرف بڑھتی ہے کہ بدر بھی اپنا فون بیڈ پر

پھینک کر آئم کی طرف بڑھتا ہے وہ دوپٹہ لے پاتی اس سے

پہلے ہی بدر آئم کو کلائی سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے

آئم کے مڑتے ہی بدر ایک ہاتھ اس کی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اس

کی گردن پر رکھ کر اس کے لبوں پر جھک جاتا ہے۔

آئم پھٹی ہوئی آنکھوں سے تیزی سے بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو

سننے ہوئے وہ بدر کی اس حرکت کو

سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے

پر بدر اسے چھوڑنے کے بجائے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے اسی کی کمر پر باندھے ہوئے آئم کو الماری سے

پن کر دیتا ہے۔

آئم گہری سانس لیتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑا کر دوبارہ بدر کے

سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے کا کہتی ہے۔۔

یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

اور گہری سانس لیتے ہوئے بدر سے دور ہو کر کچھ قدم اپنے آگے بیڈ کی طرف بڑھاتی ہے کہ بدر آئمہ کو اس کی کمر پر لٹک رہی ڈوری سے کھینچ کر اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیتا ہے۔۔
آئمہ کے بڑھتے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کی سانس بھی رکنے والی ہو گئی تھی۔۔

وہ بت بنے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بدر کی طرف پیٹھ کیے ہوئے وہی رک جاتی ہے۔۔

تم نے کہا تھا کہ جو سزا دوں گا وہ برداشت کروں گی تو پھر سزا ملنے سے پہلے ہی تم تو دور جانے لگ گئی ہو۔۔

بدر آئمہ کی ڈوری کو پکڑے ہوئے اسے کھینچ کر کھولتے ہوئے اپنے ہاتھ میں فولڈ کرتے ہوئے وہ اس کی طرف اپنے چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا ہے۔۔

آئمہ اپنی آنکھیں میچے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کو

کنٹرول کر رہی تھی کہ بدر کی انگلی کو اپنی گردن پر محسوس

کرتے ہوئے وہ جھڑے اپنی کھول کر فوراً سے پلٹ جاتی ہے

آئمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈوری کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر۔۔؟؟ آئمہ اس کی آنکھوں سے آنکھیں چپرائے ہوئے اس کے ہاتھ
سے دوڑی نکالنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

ڈر کیوں رہی ہوا بھی تو میں کچھ بھی نہیں کیا۔۔؟؟

a بدر دوڑی کو مزید مضبوطی سے اپنے ہاتھوں میں رول کرتے ہوئے کہتا ہے۔

l آپ کے کچھ کرنے کے ارادے تو لگ رہے ہیں مجھے۔۔

e آئمہ کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگ گئے تھے بدر اس کی گھبراہٹ کو

a محسوس کرتے ہوئے خوش ہو رہا تھا۔

l آئمہ کو کوششیں دیکھتے ہوئے وہ دوڑی کو چھوڑ دیتا ہے

q آئمہ بدر کے ہاتھ سے ڈوری کو آزاد دیکھ کر جلدی سے اس سے دور جانے

b لگتی ہے وہ پلٹی ہی تھی کہ بدر آئمہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے

l سینے سے لگا کر اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔۔

بدر آپ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ آئمہ فوراً ہی اپنے آپ کو اس کی باہوں میں

o قید دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

v وہی جو ہر میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں

e بدر کہتے ہوئے اس کی گردن سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہوئے

s سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔

بدر مت کریں پلزز۔۔ آئمہ اپنے آپ کو اس کی گرفت سے نکالتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

اگر اب نہیں کروں گا تو پھر میں کب کروں گا۔۔۔ بدر کہتے ہی

آنمہ کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

آنمہ بدر کے لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنا رخ دوبارہ

بدر کی طرف موڑتی ہے۔۔

ڈرتے نہیں ہیں ایسے میری جان اگر ایسے ڈرو گی تو باقی کا پروس کیسے

مکمل کر پائیں گے ہم۔۔۔

بدر آنمہ کے لبوں کو فوکس میں رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے شرارت سے

بھڑے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

بدر گندی باتیں مت کریں آپ میرے پاس چھوڑیں مجھے

آنمہ بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چھوڑنے کی تھوڑی نا تمہیں اپنی باہوں میں قید کیا ہے اور اب میں نے

چھوڑنا بھی نہیں ہے تمہیں آج رات بہت ہو گئے دور دور رہنے کا کھیل

اب آج رات ساری دوریاں ختم ہو گئی ہماری۔۔

بدر کہتے ہی آنمہ کے لبوں پر جھک جاتا ہے ایک ہاتھ سے اس کی کمر

پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگائے

ہوئے دوسرے ہاتھ اس کے

بالوں میں بنا ہوا ہیر سٹائل کھولنے لگ جاتا ہے۔

بدر آنمہ کے بالوں کو کھولتے ہوئے آنمہ کے لبوں پر شدت کو بڑھاتے

ہوئے اپنے قدموں کو بیڈ کی طرف بڑھاتا ہے۔۔



بدر کے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے قدم آئم کے دل کی دھڑکنیں تیز

مزید تیز کرتی جا رہی تھیں۔۔

رک جائیں پلزز۔۔ آئم بدر کو روکتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟ بدر آئم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے پوچھتا ہے۔۔

بدر مت کریں آپ۔۔ آئم نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیوں۔۔؟؟ بدر آئم کے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔۔!! آئم دھیرے سے کہتی ہے۔

میں۔۔؟؟

نہیں آپ تو بہت اچھے ہیں وہ بس۔۔۔

بدر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آئم بول پڑتی ہے۔۔

میں اچھا ہوں تو جو میں کروں گا وہ بھی تو اچھا ہی ہوگا۔۔

آئم کے گال پر اپنے سگتے ہوئے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر۔۔۔ ائم بدر کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آئم ایسے نہیں کرتے ہیں میں شوہر ہوں تمہارا اور یہ سب حق

ہے میرا تم مجھے میرے حق سے محروم رکھو گی۔؟؟

بدر آئمہ کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس م۔۔ آئمہ کہتے کہتے رک جاتی ہے۔

اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے اجازت دو۔۔!!

بدر اس کی شرم سے مزید جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے

مکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ مجھے آنٹی بلارہی ہیں میں ان کی بات سن کر آتی ہوں

آئمہ بدر کے ہاتھوں سے خود کو نکلواتے ہوئے ہسانہ بنا کر بدر کو

کراس کرتے ہوئے جانے کے لئے آگے بڑھتی ہے تو بدر ہنستے ہوئے اسے

کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگائے ہوئے

آئمہ کو اپنی باہوں میں قید کر لیتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں نہیں میری حبان آج اپنی ساسو ماں کو بلانے

دو کچھ دیر بعد وہ خود ہی سمجھ جائیں گی کہ ان کی

بیو کہیں مصروف ہو گئی ہے وہ خود ہی بلانا چھوڑ دیں گی۔۔

بدر آئمہ کے پیٹ پر اپنی بازوؤں کا حصار مضبوطی سے باندھے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ر آج آپ کو کیا ہوا گیا ہے تھوڑی دیر پہلے تک سنا بات کے مجھ

پر غصہ کر رہے تھے اور اب آپ یہ سب کر رہے ہیں۔۔؟؟

آئمہ بدر کو اپنی گردن اور کمر پر بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو یہ تو میں اپنا غصہ ختم کرنے کے لیے ہی تو کر رہا ہوں
تمہیں سزا دے کر میں اپنا غصہ ختم کروں گا۔

S
a بدر آئمہ کے کان کی لو چومتے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز
l میں کہتا ہے۔۔

e
h تو آپ کا غصہ ایسا ختم ہو گا۔؟؟؟

a
آئمہ بدر کی طرف پلٹتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم۔۔ بلکل ایسے ہی ختم ہو گا آئمہ جب بھی غلطی کروں گی خود

I
q کر کس کر کے معافی مانگو تو آرام سے معاف کر دوں گا لیکن اگر میں نے

b
تمہیں سزا دی تو یاد رکھنا تم بھول نہیں کر پاؤں گی اسے

a
l بدر آئمہ کے لبوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

بدر آپ بہت خراب ہیں۔۔۔۔

N
آئمہ کہہ رہی تھی کہ بدر اس کے لبوں پر جھک کر اس کے سارے

o
v الفاظوں کا دم اس کے منہ ہی توڑ چکا تھا۔۔

e
ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کی

l
سزا کی دوڑی کو کھولتے ہوئے بدر آئمہ کو مکمل طور پر اپنی قید میں

s
ڈالے ہوئے اس کے لبوں پر شدت سے جھک جاتا ہے۔۔

دوپل کے لیے وہ آئمہ کو آزاد کرتا ہے اور اسے اپنی باہوں میں اٹھائے

وہ بیڈ پر لے جاتا ہے۔

بدر آئمہ کو لیٹاتے ہی خود گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اپنی شرٹ اتار

کروہی بیڈ کے کونے پر پھینک دیتا ہے۔

آئمہ کا چہرہ شرم سے لال سرخ ہوا پڑا ہوتا وہ بڑھتی ہوئی ڈھیر کنوں کے

ساتھ ہچکچاتے ہوئے

کبھی نظریں اٹھا کر تو کبھی جھکا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے

جو اسی کو دیکھتے ہوئے مسکرا ہا ہوتا۔

بدر اپنی شرٹ پھینکتے ہی آئمہ پر جھکنا لگتا ہے آئمہ کے مٹھیوں

میں بھینچے ہوئے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ ڈال کر مضبوطی

سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی قید میں ڈالے ہوئے بدر آئمہ کی

گردن کی طرف جھکتا ہے اور اس کی گردن پر اپنے

شدت سے بھرے ہوئے لبوں کو رکھتے ہوئے وہ آج اس کا پور

پورا اپنے رنگ میں رنگنے کا ارادہ کر چکا ہوتا۔

آئمہ بدر کی لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں

زور سے بند کر لیتی ہے۔

بدر کے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھوں کو وہ بھی مضبوطی سے پکڑ

لیتی ہے۔

بدر اس کی گردن کو آزاد کرتے ہوئے آئمہ کے گلابی رنگ میں رنگنے

ہوئے لبوں کو اپنی قید میں ڈال لیتا ہے۔

روحی بلیک کمر کی خوبصورت سی مسراک پہنے ہوئے آنکھوں پر کوئی

میک آپ ناکیے ہوئے صرف اپنی گرین گرین بڑی بڑی آنکھوں میں

کجاہل لگائے گالوں کو بلش آن سے پنک کیے ہونٹوں پر میٹ لائٹ سی ریڈ کمر

کی پس اسٹک لگائے ہوئے وہ سادی سی ہی قیامت لگ رہی تھی۔

کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں انکل کی قسمت کھل گئی مجھ

حبیبی خوبصورت بیوی جو ملی ہے انہیں

روحی کمر سی سے اٹھ کر بیگ سے نکلا کر صوفے پر پھینکا ہوا

دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتی ہے اور

الماری کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے پیروں میں بلیک کمر کا

خسہ پہننے ہوئے کندھوں پر شینیل کی موٹی گرم شال ڈال کر وہ

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا اپنا فون اٹھائے

ہنستے ہوئے اپنے کمرے میں سے باہر نکلتی ہے۔

باسیل حویلی کے دروازے کے باہر اپنی سفید کمر کی گاڑی کے پاس

سفید کمر کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس اوپر ڈارک نیوی بلیو کمر

کا کوٹ پہننے ہوئے فون میں نظریں جمائے ہوئے روحی کے آنے کا

انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

بیویاں انتظار کروانے کے علاوہ کبھی اور کچھ بھی نہیں کرتیں ہیں

باسیل اپنے فون میں نظریں جمائے ہوئے ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل لیتے ہوئے فون سے نظریں ہٹا کر سرکاری سی نظر اٹھا کر دروازے

کی طرف دیکھتا ہی ہے کہ روجی کو دیکھ کر وہ سچ میں اپنی

سانس لینا بھول جاتا ہے۔

روجی باسیل کو گاڑی کے پاس کھڑا ہوا دیکھ کر ہنستے مکرراتے

ہوئے جلدی سے اس کے پاس آتی ہے اور

آکر بالکل باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟؟ روجی باسیل کے بالکل سامنے کھڑی ہو

کر ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

میری لگ رہی ہو۔۔!! باسیل روجی کے چہرے سے نظریں ہٹانے

کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہم کہاں جائیں گے۔۔؟؟ روجی ہنستے ہوئے ایک بار اور

پوچھتی ہے۔

باسیل اب کی بار ایک اور پرسکون سانس لیتے ہوئے اپنا

فون جیب میں ڈال کر روجی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔۔

بہت جلد پتہ چل جائے گا۔۔

چلیں پرسنس۔۔؟؟ باسیل گاڑی کا دروازہ کھول کر ہنستے ہوئے

کہتا ہے۔۔

Sure prince..

روجی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی گاڑی کا دروازہ بند کیے ہوئے گاڑی کی دوسری طرف
آتا ہے اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ہے اور دونوں رات کے 09 بجے
حوالی سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔۔

.....

لگاتار وہ ایک گھنٹہ 18 منٹ سے سفر ہی کر رہے تھے روحی کا صبر
اب جواب دے رہا تھا۔۔

باسیل ہم جا کہاں رہے ہیں ہم کب سے سفر کر رہے ہیں
سفر ختم ہی نہیں ہو رہا ہے۔۔

روحی اب تنگ ہو رہی تھی سفر کرتے ہوئے

ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔؟؟۔ روحی اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر

اپنے دونوں پیر سیٹ پر رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کچھ وقت تنہائی میں ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے لیے
باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ویسے ایک بات پوچھوں میں آپ سے۔۔؟؟

روحی باسیل کی طرف اپنا رخ کیے ہوئے پوچھتی ہے۔

احبازت کی پابند نہیں ہو گڑیا پوچھو کو ہو چھنا ہے آپ نے

باسیل روحی کی ٹھوڈی پکڑے ہوئے پیار سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی مسکراتے ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنا کہ اگر تمہیں دوپل نادیکھوں اور ناسنو تو میرے دل کو سکون
نہیں ملتا ہے۔۔

بسیل سڑک پر نظر رکھے ہوئے کہتا ہے پر وہ پھر بھی بار بار روجی کی
طرف دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ کہیں گرنا حباے جیسے وہ بیٹھی ہوئی ہے۔
تو پھر میرے بغیر کیسے رہیں گے آپ اگر آپ بے چین رہیں
گے تو مجھے کیسے سکون ملے گا۔

روجی بسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے فکر مندی سے
کہتی ہے۔۔۔

ہم۔۔ پھر تو مسئلہ ہو جائے گا مجھے تو واقعی میں ہی سکون
ملے گا تمہارے بغیر۔۔

بسیل روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اور کہہ کر دوبارہ سڑک پر نظر جمالیتا ہے۔

تو پھر ایک کام کرتے ہیں نا آپ بھی میرے ساتھ چلیں ہم دونوں
چلتے ہیں نا۔۔؟؟

روجی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر میں تمہارے ساتھ گیا تو تم ڈاکٹر بننے سے پہلے ہی اماں
بن جاؤ گی اور پھر ڈاکٹر بننا بھول ہی جانا تم
بسیل ہنستے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتا ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے اماں تو بننا ہی ہے نامیں نے آج نہیں تو کل سہی

ہمارے بے بی تو آئیں گے نا۔۔؟؟

روحی بھی باسیل سے کم تھوڑی ہے نا پنگے لینے میں وہ بھی جواباً

ہنستے ہوئے شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

تم بہت بے شرم ہو۔۔ باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہائے کیا کروں اپنے مسزاجی خدا سے بے شرمی سیکھ رہی ہوں

آپ کی سنگت نے مجھے بگاڑا ہے درنہ میں تو کافی شریف تھی

پہلے۔۔۔

روحی اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اترتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اور شریف۔۔؟؟ تمہارے جیسے دو تین اور آگئے نا بیگم

دنیا تباہ ہے پھر تباہ وہ برباد ہے پھر نام۔۔ نشان مٹ جائے گا

ایسے والی تباہ۔۔۔۔

باسیل سڑک پر دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

رہنے دیں۔۔ ویسے مجھے ایک بات تو بتائیں میں ذاتی بیوی ہوں نا آپ کی۔؟

روحی سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو بیوی ہی ہو کوئی شک ہے تمہیں۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں تو یہ اوارہ لڑکوں والی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں۔

آپ کو پتا ہے

جب میں نے اور آپ نے کل بھی یہ ہی سب کرنا ہے سارا دن تو

آدھی رات کو یوں مجھے سڑک پر لے کر کیوں گھوم رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے باسیل کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

حد ہو گئی ہے لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ لونگ ڈرائیو پر

جاتے ہوئے موت پڑ رہی ہے تمہیں۔۔!!

باسیل بھی بڑی بڑی آنکھیں کیے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لونگ ڈرائیو ہے یہ۔۔؟؟ روحی گنداسا منہ بناشیشے سے

باہر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

واقع میں لونگ ڈرائیو ہی ہے یہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے

روحی تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

باسیل مجھے بھوک لگنے کے گئی ہے شام کو آپ کے انتظار میں

میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اور اب آپ مجھے بس سڑک پر

گھومائے جا رہے ہیں۔۔

روحی سڑک سے نظریں ہٹا کر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بکھر کھانے کے علاوہ بھی کچھ اور سوچ کیا کرو

تم میں ہی ہوں اس وقت تمہارے پاس مجھے ہی کھالو تم۔۔

باسیل گاڑی کو روکتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں کڑوی چیزیں نہیں کھاتی ہوں میں۔۔

مجھے میٹھا پسند ہے۔۔

روحی باسیل کا پارہ چڑھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

جھوٹی کل رات کتنے مزے سے کھا رہی تھی تم مجھے۔۔

کل رات۔۔ باسیل کہہ ہی رہا تھا کہ روحی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ

کر باسیل کا منہ بند کروادیتی ہے۔۔

چپ ہو جائیں آدھی رات کو سڑک پر رہنے کا ارادہ نہیں ہے

آپ کا تو۔۔

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

گندی ہاتھ ہٹاؤ ہاتھ کی بجائے منہ سے منہ لگا کر میرا منہ

بند کروا سکتی تھی نا تم

باسیل روحی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں لگانا ہے آپ کو منہ لگالیا جتنا لگانا تھا اب بس

بہت ہو گیا ہے۔۔

روحی کہتے ہی گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

آوو ٹڈی سی نا ہوتا تو۔۔ باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے خود بھی گاڑی سے

باہر نکل جاتا ہے۔۔

ادھر آؤ۔۔ باسیل روحی کو اشارہ کرتے ہوئے اپنی طرف بلاتا ہے۔۔

کیوں۔۔؟؟ روحی گاڑی کی دوسری طرف سے ہی

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

سٹرک پر رو مسینس کرنا ہے کل رات کی طرح شروع یہاں کرتے ہیں

ختم گھر پر جا کر کریں گے۔۔

باسیل چڑتے ہوئے کہتا ہے۔

کل رات تو لگ لگ گیا تھا آپ کا ہر دن اور رات ایک جیسی

نہیں ہوتی ہے باسیل سکندر عرف میرے میاں جی

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

زبان چلو الو تم سے کبھی میری بات ناماننا تم۔۔

روحی کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹائم ہو گیا ہے چلو اب۔۔ باسیل اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتے

ہوئے روحی کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھ معصوم کو کڈنیپ تو نہیں کر رہے ہیں

آپ مجھے۔۔؟؟

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کڈنیپ کرنا ہوتا تو کسی حور پری کو تو کرتا میں تم جیسی چٹیل

کو نہیں۔۔۔

باسیل رک کر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چپڑیل ہوں۔؟؟؟ روحی منہ پھولاتے ہوئے پوچھتی ہے۔
تو اور کیا ہو تم۔؟؟؟ باسیل روحی کی طرف اپنا رخ موڑ کر قدم
بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اس ٹھیک ہے پھر چھوڑیں میرا ہاتھ نہیں جانا میں نے آپ کے
ساتھ کہیں بھی جب چلی جاؤں گی میں آپ سے دور
پھر پتا چلے گا آپ کو میں چپڑیل ہوں یا کچھ اور۔۔۔
روحی باسیل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑ داتے ہوئے رونے والا
منہ بنا کر کہتی ہے اور واپس گاڑی کی طرف پلٹتی ہے۔
میرا وہ مطلب نہیں بھتا روحی۔۔
باسیل روحی کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے آپ کے مجھ سے جڑے ہوئے ہر مطلب اچھے سے پتا ہیں
روحی بنا پلٹ کر دیکھے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

میرے سارے مطلب تو تم ہی سے ہونگے نا آخر کار تم میری
ہی ہونا تم سے مطلب نہیں جوڑوں گا تو کس سے جوڑوں گا۔
باسیل اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے کہتا ہے

اس انسان کو ہر طریقے سے فلرٹ کرنے کی لائینیں مارنے
اچھے سے آتی ہیں۔۔

اب میں تو غصہ کرنے والی تھی اب غصہ تو غائب کر دیا ہے

ایک ہی لائن مار کر انہوں نے اب کیا کروں میں

روحی گاڑی کے شیشے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے خود سے کہتی ہے۔

ناٹنکی تو میں رج رج کر ہوں ابھی پھر ناٹک کر لیتی ہوں

آخری رات ہے تنگ کرنا تو بنتا ہے میرے بندے کو ایکشن موڈ

آن روحی باسیل سکندر

روحی اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے پلٹ کر باسیل کی طرف دیکھتی

ہے اور غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے اسے گھورنے لگ

جاتی ہے۔۔

کچھ بھی کہنے سے پہلے بتا دوں پیزا کھانا ہے تو منہ ٹھیک کر لو اپنا

پیزا۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

پیزا میں تو روحی کی جان بسی ہے جتنا مرضی کھلا کو پیٹ ہی نہیں

بھرتا ہے اس سے۔۔

میں شیر تو یہ سوا شیر ہیں ہر طریقے سے مجھے ہینڈل کرنا ہے

آتا ہے ان کو۔۔

روحی باسیل کی شکل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ویسے تو میں غصہ ہوں آپ سے کیونکہ آپ نے مجھے چپڑیل کہا ہے

لیکن میں آپ کو معاف کرتی ہوں وہ کیا ہے بزرگوں سے ناراض

رہنا بھی بات نہیں ہوتی ہے۔

امی نے سیکھایا ہے مجھے کہ بڑوں سے ناراض نہیں ہوتے ہیں

اس لیے میں آپ کو معاف کرتی ہوں

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سیریس

فیس کے ساتھ کہتی ہے اور کہہ کر اس کی طرف بڑھتی ہے

باسیل کی آنکھوں کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔

چلیں۔۔!! روحی باسیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کہاں۔۔؟؟ باسیل ایک انبر واٹھا کر پوچھتا ہے۔۔

پیزا کھانے۔۔!! روحی اسے یاد کرواتی ہے۔

میں نہیں کہلا رہا ہوں چلو واپس گھر۔۔ باسیل گاڑی کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں بھائی۔۔

بھائی نہیں ہوں میں تمہارا شوہر ہوں۔۔

باسیل روحی کے منہ سے نکلے الفاظوں کو دہراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ہاں میرا وہی مطلب تھا میں کیوں بھائی بولوں گی بھلا آپ کو

وہ غلطی سے میرے منہ سے نکل گیا تھا۔۔

چلیں نا پیزا کھانے۔۔

روحی باسیل کی بازوؤں کو پکڑ کر پیار سے ضد کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اب میرا موڈ خراب ہو گیا ہے۔

روحی، بیغم تم نے مجھے بڑھا

کہا ہے اب میں نہیں کھلا رہا ہوں تمہیں کوئی پیزا دیرا
باسیل روحی کے ہاتھوں سے اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ایسے نہیں کہتے ہیں آپ تو میری جان ہیں نامیرے پیارے

سے ہینڈ سم سے نوجوان سے شوہر ہیں ناہاں

روحی اپنی پیروں کی انگلیوں پر کھڑی ہونے کی کوشش کرتے ہوئے

باسیل تک پہنچتے ہوئے باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیارے کہتی ہے۔

روحی کہتے ہی لڑکھڑانے لگتی ہے تو باسیل اس کی کمر میں

ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچا لیتا ہے۔۔

مت ناراض ہوئیں نا آپ مجھ سے پلرز۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگی ہوئی معصوم سی شکل بن کر کہتی ہے۔۔

اب چلیں پیزا کھانے کے لیے۔۔

ساری بات تمہاری کھانے پر آکر رک جاتی ہے بھکڑ

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئندہ اگر تم نے مجھے دوبارہ بڑھا کہا تو میں تمہیں معاف نہیں

کروں گا روحی بی بی۔

باسیل روحی کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔

روحی دانست بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

چلو آجاؤ اپنی جنگلی ملی کو کچھ کھلا دیتا ہوں اس سے پہلے کہ تم مجھے ہی

نوچ کھاؤ۔۔

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ پار کنگ ایریا سے نکل کر ایک

خوبصورت سے شاندار سے فاسٹ فوڈ پوائنٹ پر لے کر آتا ہے

روحی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا ہوتا فوڈ پوائنٹ کے بیئر پر لگی ہوئی

کھانے کی چیزیں دیکھتے ہوئے

باسیل روحی کی شکل کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے اسے اپنے ساتھ

فوڈ پوائنٹ میں اندر لے جاتا ہے اور ریسپشن پر

لے جاتا ہے۔۔

چلو لو جو لینا ہے۔۔!! باسیل روحی کو مینو پاس کرتے

ہوئے کہتا ہے۔

کچھ بھی لے لوں۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے

باسیل ہاں میں سربلاتے ہوئے اسے جواب دیتا ہے

ٹھیک ہے پھر بھائی بات سنیں یہ والے دونوں پیزا دے دیں

یہ والی فرائز اور یہ زنگر دے دیں اور چپا کلیٹ کیک اور چپا کلیٹ

آٹکریم بھی دے دیں۔۔

روحی مسیخو کارڈ پر انگلی رکھ کر بتاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ سب آپ کھائیں گی۔۔؟؟ ویسٹر حیران ہو کر پوچھتا ہے

ارے نہیں نہیں وہ دیکھیں وہ جو میں اپنی پیاری پیاری اور

خوبصورت سی دوستوں کو لائی ہوں نا وہ کھائیں گی یہ سب۔۔

باسیل روحی کی بات کو سمجھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھ کر اپنی ہنسی کا ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ ویسٹر حیران ہو کر کہتا ہے۔

کیا بات کر رہے ہیں بھائی وہ اتنی خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھ رہی

ہے آپ کو۔۔

روحی ویسٹر کا حیران ہوا منہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ وہ سب گوری بہت ہیں نا تو اتنی زیادہ روشنی میں نظر نہیں

آ رہی ہیں وہ آج ہی تازی تازی قبر سے باہر نکلی ہیں تو بس اس لیے

کوئی بات نہیں تھوڑی دیر میں نظر آنے لگ جائیں گی آپ کو بھی

آپ باقی کا آرڈر ان سے لے لینا خود حبا کر

روحی ویسٹر کے چودہ طبق روشن کر چکی تھی۔۔

وہ حیران پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

بھائی صاحب اپنی بہن کو سمجھائیں کیسی الٹی سیدھی باتیں

کر رہی ہیں یہ

ویسٹر باسیل کی متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویٹر کی بات پر باسیل کا پارہ چپڑھ گیا تھا اور روحی کے چہرے پر
ہنسی بکھر گئی تھی۔۔

اوائے بہن نہیں ہے بیوی ہے یہ میری۔۔

باسیل روحی کو اپنے پیچھے کھڑا کیے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

آہ سوری سر وہ کافی چھوٹی لگتی ہیں تو اس لیے میں نے کہا

لڑکا بچکچپا تے ہوئے ڈرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

بکواس بند۔۔ باسیل سخت لہجے میں غصہ میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

وہ کہا ہے وہ کروں اور اپنی نظریں نیچے کر لو اس سے پہلے کہ

میں تمہاری آنکھوں کو باہر نکال دوں۔۔۔

باسیل اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل کا سخت لہجہ دیکھتے ہوئے روحی بھی اپنے چہرے سے ساری

ہنسی غائب کر لیتی ہے۔

حباؤ۔۔ باسیل ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویٹر فوراً سے دوڑتے ہوئے روحی کا آرڈر لینے کے لیے چلا جاتا ہے۔

تم باہر گاڑی میں حباؤ میں یہ سب لارہا ہوں۔۔

باسیل روحی کی طرف دیکھتے ہوئے غصہ میں کہتا ہے۔

روحی باسیل کو غصہ میں دیکھتے ہوئے سر جھکا کر اندر کھانے

کے بجائے باہر نکل جاتی ہے اور گاڑی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

S

a

l

e

h

a



I

q

b

a

l



N

o

v

e

l

s



اس میں میری کیا غلطی ہے بھائی تو اس نے بنایا ہے
نا انہیں میں

نے تو کچھ بھی نہیں کہا ہے پھر بھی مجھ پر غصہ کریں گے
روحی اپنی شال کو ایک کونے سے پکڑ کر لہراتے ہوئے گاڑی کی طرف
بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

گندے میرا سی کہیں کے۔۔ سارے موڈ کو پل میں برباد کر دیتے ہیں۔
روحی بولتے بولتے گاڑی کے پاس پہنچ جاتی ہے۔۔
میں نے موڈ خراب کیا ہے۔۔؟؟

اچانک سے باسیل کی آواز پر روحی ڈرتے ہوئے فوراً سے پلٹ کر
دیکھتی ہے اے۔۔

انکل ڈرا دیا آپ نے مجھے۔۔ روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے
تولا ڈو ہو شش میں سڑک پر چلو نا اپنے خیالوں میں اتنا
کیوں مگن ہو گئی تھی تم۔۔

باسیل گاڑی کا دروازہ کھول کر کھانے کے شاپر اندر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔
چلو اندر باہر ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔ باسیل اے گاڑی میں
بیٹھنے کا کہتا ہے۔

چلو بسٹھو گاڑی میں۔۔!! باسیل روجی کو بنا دیکھے ہوئے گاڑی کا

دروازہ پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں کسی بس یہ کروانے کے لیے مجھے اتنا تیار کروا کر لائیں ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا کرنا چاہتی ہو تم۔۔؟؟ باسیل روجی کو پکڑ کر اپنی طرف

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہر یہ تو عذاب بات ہے نامیں اتنا تیار ہی ہوئی تھی مجھے لگ رہا

محتاج کسی اچھی سی جگہ پر رومینٹک ساؤنڈ کریں گے یہ کیا بات ہوئی

ہم یہاں پر اتنی دور پیسز لینے کے لیے آئے تھے۔۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگی ہوئی منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے پہلے بتا دیجی کہ تم میرے ساتھ کچھ رومینٹک کرنا چاہتی تھی

تو ہم دونوں اتنی دور تھوڑی نا آتے ہم گھر پر ہی کچھ کر لیتے

باسیل روجی کے لبوں کو دیکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔۔

اب بتنا آپ نے میرا موڈ خراب کیا ہے نا اس کے بعد میں

منہ لگائی نالوں آپ کو۔۔

مت کریں مجھ سے بات ہو گئی اب میں سچ میں ناراض اب نہیں

مانو گی آپ سے میرے سارے ارمانوں کو

توڑ کر رکھ دیتے ہیں آپ ہمیشہ۔۔۔

روحی باسیل سے دور ہو کر گاڑی کی دوسری طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روجی کی روتلو سی شکل دیکھ کر خود بھی گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے
کتنی روتلو سی ہو تم قسم سے روجی یقین نہیں آرہا ہے مجھے۔۔۔

باسیل اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روجی بنا سیٹ بیلٹ لگائے منہ بنا کر کھڑکی سے باہر منہ کیے ہوئے

حنا موش ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

روجی سیٹ بیلٹ لگا لو۔۔۔ باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یار اتنی سی دیر میں تم مجھ سے کتنی بار ناراض ہو چکی ہو اندازہ

ہے تمہیں اس بات کا۔۔؟؟؟

باسیل روجی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے پر روجی اسے چادر

میں چھپا لیتی ہے۔۔

مت بات کریں مجھ سے کچھ مت بولیں آپ مجھے بس حنا موش ہو جائیں

آپ بھی میں بھی اب حنا موش ہو گئی ہوں نا۔۔۔

روجی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو مت رہو نا حنا موش باتیں کرو مجھ سے میں سن رہا ہوں بولتی

جباؤ تم۔۔۔

باسیل روجی جے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں کروں گی میں بات آپ سے نہیں کروں گی کوئی بھی بات آپ سے

اب اب میں چپ رہوں گا۔۔

روجی باسیل کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھ کو آپس میں باندھے ہوئے

غصے میں کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

پکی بات ہے نہیں کرنی ہے بات واپس گھر چلیں۔۔؟؟

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے تو روجی پلا کر اس کو ایک بار دیکھتی ہے
اور بنا کچھ بولے سیٹ سے ٹیک لگائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔
باسیل روجی کو حنا موش دیکھ کر مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دیتا ہے
اور کچھ ہی دیر میں روجی نیند کی گہرائیوں میں کھو
جاتی ہے۔۔

باسیل روجی کو سوتا ہوا دیکھ کر گاڑی کی اسپینڈ تیز کیے
ایک خوبصورت سے چھوٹے سے گھر کی طرف اپنی گاڑی گھوماتا ہے۔
ایک کمرے پر مشتمل یہ اور ایک چھوٹے سے برآمدے پر ایک سے دو
لوگوں کے رہنے کے لیے یہ جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔
باسیل گھر کے سامنے گاڑی روک کر ایک نظر روجی کو سوتا ہوا
دیکھ کر دھیرے سے پہلے خود گاڑی سے نکلتا ہے اور پھر
کھانے کا سامان اٹھائے گاڑی کی ڈیگی میں سے ایک بڑا سا بکس نکال
کر باسیل گھر کے اندر لے جاتا ہے۔۔

دونوں ہاتھوں میں سامان اٹھائے باسیل اندر کی طرف بڑھ رہا تھا
اپنی کہنی سے دروازے کو کھول کر وہ دھیرے سے
اندر جاتا ہے اور اندر جاتے ہی دروازے کو بند کر دیتا ہے۔۔
کچھ دیر بعد دروازے کو کھول کر بنا کوٹ کے کمیز کے دو اوپر کے
بشنوں کو کھولے ہوئے باسیل بھری ہوئی حالت میں واپس
گاڑی کی طرف بڑھتا ہے جہاں اب تک روجی پر سکون سی سوئی پڑی تھی

باسیل اس کی طرف کا دروازہ کھول کر روجی کو سوتا

دیکھ کر اسے آرام سے اپنی باہوں میں اٹھائے گاڑی سے باہر نکالتا ہے۔

باسیل کی باہوں میں آتے ہی روجی کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

باسیل۔۔؟؟؟ روجی نیند میں بھری ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش

کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

جی میری جان۔۔۔ باسیل رک کر روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

ہم گھر پہنچ گئے۔۔؟؟؟ روجی باسیل کے سینے سے

سر ٹیکائے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں ہم گھر نہیں آئیں ہم کہیں اور آئیں ہیں۔

باسیل کہتے ہوئے دوبارہ چلتا ہے اور حبا کر چھوٹے سے دروازے کے

سامنے حبا کھڑا ہوتا ہے۔

ہم کہاں آئیں ہیں۔۔؟؟؟ روجی اب کی بار پوری آنکھیں کھول کر

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا

صاف صاف صرف چاند کی روشنی تھی جس کے نیچے روجی باسیل

کھڑے ہوئے تھے ایک دروازے کے سامنے

انکل ہم کہاں آئیں ہیں یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہیں۔۔؟

روجی دور دور کر سننا محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ کہہ کر جیسے ہی پلشتی ہے باسیل اس کے پیچھے نہیں ہوتا ہے۔

انکل۔۔ روجی باسیل کو نادیکھتے ہوئے فوراً اے اے

پکارتی ہے۔۔۔

باسیل کہاں ہیں آپ۔ یہ مذاق کا وقت نہیں ہے جہاں بھی ہیں باہر

آجائیں۔۔

h روجی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے وہ کہہ اپنے قدم دروازے کے

ا بجائے پیچھے کی طرف اٹھاتی ہی ہے کہ ہر طرف روشنی ہی روشنی

چھا جاتی ہے۔۔۔

روجی کے قدم وہی رک۔۔ جاتے ہیں چہرے پر حیرانگی

پر آنکھوں میں خوبصورتی سے سجا ہوا یہ چھوٹا سا گھر دیکھ کر

خوشی کی چمک۔۔ دک۔۔ تھی۔۔

روجی حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھی کہ

اچانک۔۔۔ باسیل اس کے قریب آتا ہے اور روجی کے کمر کے گرد

بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روجی کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے

ا سکر اتے ہوئے اس کے ساتھ وہ چھوٹا سا گھر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

s یہ کیا ہے۔۔؟؟ روجی باسیل کے ہاتھوں پر اپنا رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ ہمارا چھوٹا سا گھر جہاں میں تمہارے ساتھ کچھ پل گزارنا چاہتا

تھا۔۔۔

باسیل روحی کے کندھے پر سر ڈیکائے ہوئے گہری سانس لیتے
ہوئے کہتا ہے۔۔

گزارنا چاہتا تھا کیا مطلب۔۔؟؟

روحی گردن موڑ کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ گھرا بھی کا نہیں ہے میرے بچپن کا ہے اس گاؤں میں یہ گھر

میرا اپنا ہے جہاں میری حویلی سے زیادہ بچپن کی خوبصورت

یادیں حبڑی ہوئی ہیں۔۔

باسیل روحی کے گالوں پر کس کرتے ہوئے پیار سے اسے

بتاتا ہے منن

بچپن میں بابا اور میں یہاں اکثر آتے تھے بابا نے یہ گھر خود بنایا

تھا یہاں پر پھول وغیرہ یہ سب کچھ بابا نے اپنے ہاتھوں سے

لگائے تھے پر مصروفیات کی وجہ سے وہ یہاں زیادہ نہیں سکتے تھے

آہستہ آہستہ انہوں نے یہاں آنا چھوڑ دیا تھا

اپر جب انہوں نے چھوڑا تب میں نے اس گھر کو اپنا آشیانہ بنا

لیا تھا۔۔

باسیل روحی سے دور ہوتے ہوئے اسے لاسٹوں کی روشنی میں

اس جگہ کی خوبصورتی کو دیکھانے لگ جاتا ہے۔

ہم دونوں نا جانے کب دوبارہ یہاں آئے تو سوچا آج رات سے اچھا

موقع مجھے دوبارہ نہیں ملے گا۔

باسیل روجی کو خود کی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیوں آج کوئی خاص دن ہے کیا۔؟؟ روجی تجھ سے پوچھتی ہے۔

تمہیں نہیں پتا ہے آج کیا ہے۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

نہیں۔۔!! روجی نامیں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اندر جاؤ تمہیں پتا چل جائے گا۔۔

باسیل اپنے ہاتھ میں پہننی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روجی کو اس کی ہر ایک بات حیران کر رہی تھی۔۔

اندر۔۔؟؟ روجی آہستہ سے ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم جاؤ۔۔!! باسیل روجی کو چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روجی ہچکچاتے ہوئے اپنے قدموں کو دوبارہ دروازے کی طرف موڑتی

ہے اور ایک نظر پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے وہ

دروازے کو دونوں ہاتھوں سے کھولتی ہے۔۔

روجی اندر دیکھنے کے بجائے باسیل کی طرف ہی دیکھے جا رہی تھی

باسیل مسکراتے ہوئے اسے اندر دیکھنے کو کہتا ہے

اور خود بھی اس کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے۔۔

روجی باسیل سے نظریں ہٹا کر جیسے ہی اندر دیکھتی ہے وہ ایک

بار پھر حیران رہ جاتی ہے۔۔

یہ چھوٹا سا گھر بے حد خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا

بیچ میں ٹیبل جا پر لال رنگ گلاب کی پستیوں پستیوں پر موم بتیاں

لگائی ہوئی بے حد خوبصورتی سے سجایا ہوا درمیان

میں ایک بڑا سا چاکلیٹ کیک رکھا ہوا اس پاس روجی کے

پسند کے کھانے کی چیزوں کو سجا کر باسیل نے روجی کو رولانے کی

مکمل تیاری کر دی تھی۔۔

پوری زمین لال گلاب کی پستیوں سے سجی ہوئی تھی جس پر روجی

قدم رکھتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے گھر میں داخل ہوتی ہے۔

باسیل بھی روجی کے پیچھے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ہوئے

چل رہا ہوتا ہے۔۔

روجی موم بتیوں کو دیکھتے ہوئے ٹیبل کے اس کیک کے پاس جاتی ہے

جس پر بے حد خوبصورت طریقے سے

Happy birthday Mrs Basil..

لکھا ہوا تھا روجی اس کیک کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے فوراً سے

پلشتی ہے تو ہاتھ میں لال گلاب پکڑے ہوئے نظریں جھکائے باسیل

بلکل اس کے پیچھے اس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔

باسیل کی نظریں ابھی بھی اس کے ہاتھ پر پہنچی ہوئی گھڑی پر تھی

جس پر وہ 12 بجنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

12 بجنے میں کچھ سیکنڈ ہی باقی رہ گئے تھے باسیل گھڑی پر
وہ آخری سیکنڈ کو دیکھ رہا تھا اور روجی نم آنکھوں سے باسیل کے
چہرے کو

12 بج گئے Happy.....

باسیل کہنے ہی والا تھا کہ روجی نم آنکھوں سے اس کے لبوں پر اپنے لب
رکھ کر اس کے اس خوبصورت سے سر پر انزکا
شکریہ ادا کرتی ہے۔۔

باسیل روجی کی اس اچانک سی حرکت پر مسکراتے ہوئے اسے مزید
اپنے نزدیک کیے پھول پکڑے ہوئے ہاتھ کو اس کی کمر پر رکھ کر
دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن کو قید میں لیے وہ
اس کے لبوں پر جھک کر مزید اپنی محبتیں نیچھاؤر کر رہا تھا۔۔
روجی باسیل کے لبوں کو آزاد کیے اس سے دور ہوتی ہے اور
اپنے پیروں کے بل کھڑے ہو کر باسیل کے ماتھے پر اپنے لب رکھ
دیتی ہے۔۔

شکریہ باسیل ہر چیز کے لیے شکریہ میں آپ کی اتنی محبت
کے قابل نہیں ہوں

روجی باسیل کے سینے سے لگے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔
تم قابل ہو تو تمہیں یہ سب مل رہا ہے میری جان
باسیل روجی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے
پیارے کہتا ہے۔

S

a

l

e

h

a

l

q

b

a

l

N

o

v

e

l

s

l

s

l

s

l

s

میں نہیں ہوں باسیل میں آپ کو آج تک تنگ ہی کیا کتنا کچھ کہا

ہے آپ نے کبھی مجھ پر غصہ نہیں کیا مجھے نہیں ڈانٹا

ہمیشہ مجھے بچوں کی طرح سمجھایا ہے مجھ سے اتنا پیار کیا ہے مجھ

جیسی بد تمیز لڑکی ان سب کے قابل نہیں ہے۔۔

روحی اپنا منہ باسیل کے سینے میں چھپائے ہوئے کہتی ہے۔

میری گڑیا میری جان ادھر دیکھو میری طرف

ایسے روتے نہیں ہیں شہزادی آج تمہاری سالگرہ ہے ایک نئے سال

کا استقبال ایسے روتے ہوئے نہیں کرتے ہیں۔۔

میرے لیے یہ سال اچھا نہیں ہوگا میں آپ سے دور ہو جاؤں گی

اس میں کیا اچھا ہے۔۔۔؟؟

روحی روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

گڑیا شہزادی کوئی بات نہیں ہے تم کچھ اچھا کرنے

مے لیے حبابی ہو یہ اچھا ہے اس میں ایسے رونے والی بات نہیں ہے۔

باسیل روحی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس میں اچھا نہیں ہے اگر آپ کو کوئی اور پسند آگئی میرے حباب

کے بعد تو میں کیا کروں گی۔۔۔!!!

روحی کہتے ہی اور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔

کیا اے۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

تم اس لیے تو رہی ہو حد ہو گئی ہے روحی قسم سے۔۔

باسیل کہتے ہی ہنستے ہوئے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

تمہیں منکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میری حبان مجھے بار بار اپنی
حبان کو عذاب میں ڈالنے کی عادت نہیں ہے۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

کیا۔۔؟؟ روحی فوراً سے سراٹھا کر اپنی بھیگی ہوئی باسیل کی چہرے کی طرف
دیکھتے ہے جہاں چہرے پر نقلی مسکراہٹ سجا کر وہ اپنے آپ کو کمپوز
کرنے کی کوشش رہا ہوتا ہے۔

روحی رو کر میری حبان کو کیوں ہلکان کر دیتی ہو تم

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے انگوٹھے

سے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہاری نم آنکھیں بے حد پسند ہیں مجھے پر اس کا مطلب یہ تو نہیں
ہے نارو کر تم میرا دل دکھاتی رہو

رحم کیوں نہیں کرتی ہو تم مجھ پر اور میرے دل پر۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی وہاں اکیلی

مجھے سوچ کر ہی اچھا نہیں لگ رہا ہے۔

روحی سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

کوشش کروں گی تو رہ لوں گی تم حبانٹی ہو روحی میرا بالکل دل

نہیں تمہیں اس وقت خود سے دور بھیجنے کے لیے

لیکن اس وقت تمہارا مجھ سے دور حبانائی بہتر ہے۔

اسلام آباد میں ابھی جا کر میں نے شروعات کرنی اور شروعات
میں اس فیلڈ میں اچھی چیزوں سے زیادہ بری چیزیں
ہوتی ہیں۔۔

میں تمہاری جان کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا ہوں اور
تمہاری موجودگی میں کسی بھی چیز کو اول ترجیح نہیں دے سکتا
ہوں اس لیے جب تک میں اسلام آباد میں اپنی حبڑیں مضبوط کروں
گاتب تک تم انشاء اللہ اپنے سنے کو پورا کرنے کے
لیے کافی آگے بڑھ چکی ہوگی۔۔

خیر سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤں تو کراپنے آپ کو ہلکان
مت کرنا اور ٹینشن بھی مت لینا کہ میں تمہاری جگہ کسی اور کبھی
بھی دے پاؤں گا۔۔

باسیل روحی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اسے پیار سے ہر
بات سمجھتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔؟؟ باسیل روحی کی آنکھوں میں مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم ٹھیک ہے۔۔ روحی مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔

کیک کاٹیں۔۔؟؟ باسیل پیار سے پوچھتا ہے

روحی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کیک کی طرف بڑھتی ہے اور باسیل

کا ہاتھ پکڑ کر دونوں مل کر کیک کٹ کرتے ہیں۔۔۔

یہ تمہارے لیے۔۔؟؟ باسیل ہنستے ہوئے دیتا ہے۔۔

بس پھول۔۔؟؟ روجی گلاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اسم۔۔۔ کچھ اور چاہیے تمہیں۔۔؟؟ باسیل ٹٹماتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

روجی باسیل کا چہرہ دیکھتے ہوئے ہنس پڑتی ہے اور دوبارہ باسیل کے سینے سے لپٹ جاتی ہے۔۔۔

I love you Uncle.... I really really love you....

اور مجھے آپ کے علاوہ اس دنیا میں اور کچھ بھی نہیں چاہیے بس آپ ساعت صرف اور صرف آپ چاہیے۔۔۔

I love you too Guriya....

مجھے بھی تم چاہنے پر مجبور اس وقت ہم دونوں کوئی ایک دوسرے سے دور ہونا پڑے گا۔۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں نا ہم ہمیشہ کے لیے تھوڑی نا اگلا ہو رہے ہیں صرف 4 سالوں کی بات ہے اس کے بعد تو ہم دونوں نے عمر بھر ساتھ ہی رہنا ہے۔۔

روجی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بھی ٹھیک کہنا ہے تم نے اب چلو جلدی سے کچھ کھا لو پھر گھر

بھی جانا ہے کل اسلام آباد اور پھر تم نے لندن بھی جانا ہے

بہت سارا سفر کرنا ہے تم نے ہیٹ بھر کر کھانا کھا لو پھر

گھر چلتے ہیں۔

باسیل روجی کے لیے کرسی کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ۔۔۔ روجی کہتے ہوئے کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور سامنے والی کرسی پر باسیل دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کھانا کھاتے ہیں اور اپنی اس رات کو انجوائے کرتے ہیں۔۔۔

صبح ہو چکی تھی گھڑی میں 8 بج رہے تھے اور پوری حویلی میں بھگڈر مچی ہوئی تھی روجی اور باسیل کے جانے کی تیاریوں میں روجی اور باسیل نے 9 بجے حویلی سے نکلنا تھا وہ لوگ بائے روڈ اسلام آباد جا رہے تھے۔۔

روجی کی فلائٹ شام کی تھی ساری بیگز وغیرہ گاڑی میں رکھوا

دیے گئے تھے روجی اور باسیل دونوں تیاریوں کے ساتھ

ناشتہ کر رہے تھے اور بس ناشتہ کر کے نکلنے کی تیاریوں میں تھے۔۔۔

سلطان، بیگم رو کر اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے میں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔۔

باسیل روجی گھر والوں سے مل کر گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے کہ سلطان، بیگم

کے رونے کی آواز پر روجی گاڑی کی طرف سے واپس پلٹ کر

آ جاتی ہے۔۔

امی ایسے روتے نہیں ہیں کیوں رو رہی ہیں آپ۔۔؟

روجی اپنی ماں کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔

روجی اپنا خیال رکھنا میری جان مجھے ہر روز فون کرنا کھانا وقت

پر کھانا اور کسی مارنا مت وہاں انسان بن کر رہنا۔۔

"Dastane Rooh E Basil" ❤️

2nd Last Episode

By Saleha Iqbal ... 🦋

ای میں نہیں مارتی کیسی کو کس کا سر نہیں پھاڑوں گی کسی کو
بھی کچھ بھی نہیں کہوں گی۔

روحی امی ماں کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سہی کہہ رہی ہیں چپاچی ہر کوئی بدر سکندر نہیں ہوتا ہے جو تم سے چپڑیل

کو برداشت کرے یہ میرا ظرف بھتا

کسی اور کے ساتھ ایسا مت کرنا تو۔۔

بدر ہنتے ہوئے روحی جے پاس آکر کہتا ہے۔۔

یہ لے کیا یاد رکھے گی۔۔ بدر ایک گفٹ پیپر میں پیک بکس

روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

تیری سالگرہ کا تحفہ اور میری حبان چھوڑنے کا بھی

بدر ہنتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی بدر کی بات پر غصہ والا منہ بنا کر اس کے چہرے کی طرف

دیکھنے لگ جاتی ہے اتنے میں ہیر۔ بیغم کی آواز پر کام والی دو

لڑکیاں ہاتھوں میں گفٹس پکڑے ہوئے حویلی کے اندر سے باہر آتی ہیں۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ میری سالگرہ کے طور پر مجھے
تحفے تحائف نہیں دیے جا رہے ہیں مجھ سے جان چھڑانے کی
خوشی میں مجھے یہ سب دیا جا رہا ہے۔۔

روحی ان لڑکیوں کے ہاتھوں میں گٹھن دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے میری شہزادی یہ سب تمہاری اکیسویں
سالگرہ کی خوشی میں ہے آج تم پوری اکیس سال کی ہو گئی ہو میری جان
سالگرہ مبارک ہو تمہیں بیت بہت
فیروز صاحب روحی کے ماتھے پر اپنے لب
رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل گاڑی سے پشت ٹیکائے ہوئے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ
رہا تھا۔۔

ہاں اور یہ بھی تیری سالگرہ کا تحفہ ہی ہے میری تو کسی کو
یاد نہیں تھی چل خیر تو خوش رہے۔۔
بدر مایوسی سے کہتا ہے۔۔

تجھے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت تحفہ تو ملا ہے اور کیا
چاہیے تجھے۔۔؟؟

روحی حویلی سے باہر آتی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر
کہتی ہے۔۔

ہمم۔۔۔ وہ۔ تو ہے۔۔۔

بدر بھی آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔

روحی بیٹا سالگرہ بہت بہت مبارک ہو ہنسنے نہیں سوچا تھا جس دن تم

اس حویلی میں قدم رکھو گی اسی دن اس حویلی آگے

قدم باہر نکالو گی اور وہ بھی اتنی دور جانے کے لیے۔۔

ہیرا بیگم بھی مایوسی سے کہتی ہے۔۔

تائی امی آپ کیوں مایوس ہو رہی ہیں ایسے منہ تو نا

بنائیں نا آپ لوگ اب جانے بھی دیں رو رو کر سینیٹی ناکرے

پلرز مجھے۔۔

روحی سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے جاباؤ تم لوگ اب دیر ہو جائے گی تمہیں۔۔۔

فیروز صاحب روحی کے آرپر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

دے میرا تحفہ اس میں سے کچھ اچھا نازکا تو چھوڑوں گی نہیں

تجھے۔۔۔

انگلی اٹھا کر بدر کو دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے اور گاڑی کی

طرف بڑھتی ہے۔۔۔

اوائے رک رک۔۔۔ روحی گاڑی کے پاس جانے سے پہلے ی

واپس بدر کی طرف پلشتی ہے اور اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈال کر

اس کا رخ دوسری طرف موڑتی ہے۔۔

وہ جو کرکٹ والے بچے ہیں نا ان سے میں نے سا لگرہ پر ٹریڈ دینے کا
وعدہ کیا تھا۔۔

میں نہیں کچھ کر رہا۔۔ بدر اس کی بات مکمل ہونے سے
پہلے ہی بول پڑتا ہے۔۔

سر پھاڑ دوں گی میں تیرا۔۔ روحی بدر کی بازوؤں پر
زور سے چونٹی کاٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شرافت سے انہیں اپنے پیسوں سے کسی اچھے سے ڈھالے پر
کھانا کھلا دینا۔۔

میں کیوں اپنے پیسوں سے کھلاؤں انہیں
تو واپس پیسے نہیں دیتی ہے مجھے میں نے دے رہا ہے ادھار
تجھے۔۔۔

بدر اپنا بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔۔
لعنت تیری شکل پر منحوس انسان اگر تھوڑے سے پیسے دے دیگا
تو کیا ہو جائے گا رک۔۔ حاسر نہیں
میرے پاس بینک ہے۔۔

روحی غصے میں در کے گھورتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
انک۔۔۔ باسیل مجھے پیسے دینا۔۔۔

روحی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل حیرانگی سے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اپنی انہیر

اٹھا کر اشارے سے پوچھتا ہے۔۔

دے دینا اب آپ تو میرے شوہر ہیں میری عزت کا سوال ہے

پیسے دیں آپ مجھے۔۔

روحی انسٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کتنے۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے اور

اپنی جیب سے پیسے نکالتا ہے۔۔

بیس ہزار روپے۔۔۔ روحی پر سکون سا کہتی ہے اور سامنے

والے کو حیران کر رہی ہے۔۔

کبھی ہلکے پر ہاتھ مار کھا کر و تم لڑکی۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے روحی جے ہاتھ میں پیسے

رکھتا ہے۔۔

یہ کو مروت اب ہو جائے گا کام۔۔؟؟ روحی جھٹ سے پیسے

بدر کو دیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم اب بالکل ہو جائے گا۔۔ بدر روحی جے ہاتھ سے پیسے لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کنجو س آدمی شادی کے بعد بھی نہیں بدلے ہو تم بدر

اللہ کرے تمہاری اولاد تمہاری جیسی ناہو ورنہ پھر دنیا تباہ ہے

روحی اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

آمین میری بھی یہ ہی دعا ہے تمہارے لیے۔۔

بدر بنتے ہوئے کہتا ہے اور روحی کو حنا موش کر جاتا ہے۔۔

چلو خدا حافظ بندر۔۔

جی خدا حافظ گینڈی ساندھی۔۔ بدر باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے دانت

بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاتھ چھوڑ میرا۔۔ روحی اپنا چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے اور آئمہ کی

طرف مڑ جاتی ہے۔۔

ہلنا خیال رکھنا اور اگر یہ تمہیں تنگ کرنا یا پھر شوہر گیری جھاڑ

کر تم سے زیادہ کام کروائے تو مجھے بتانا

اون لائن مفت میں اس کی عزت کا جنازہ نکالوں گی میں

پھر اب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

روحی بدر کی طرف دیکھتے ہوئے آئمہ سے کہتی ہے۔۔

اوئے میری بیوی کو الٹی پیٹیاں نا پڑھا۔۔۔

بدر آئمہ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اوئے۔۔؟؟؟ باسیل بدر کے الفاظ دہراتا ہے

جیسے وہاں موجود سب لوگ سنتے ہیں۔۔

باسیل ایک امیر و اٹھائے ہوئے بدر کی طرف دیکھتا ہے۔۔

بدر باسیل کی نظر خود پر محسوس کرتے ہوئے ہنس کر اس کی
طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

بس ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں نہیں کہتی تیری بیوی کو میں کچھ
بھی۔۔۔ روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل چلیں اس سے پہلے یہ سب مجھ سے بیزار ہو جائیں اور
دونوں ہاتھوں سے مجھے باہر نکالیں چلیں آپ۔۔۔

روحی اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کی بات ہو امیں بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہیں

روحی ان کی کھلاہٹ سنے ہوئے خود بھی مسکراتے ہوئے گاڑی میں
بیٹھ جاتی ہے۔۔

باسیل بھی دوسری طرف جا کر اپنی سیٹ سنبھالتا ہے۔۔

حدا حافظ۔۔۔ روحی کھڑکی سے باہر ہوا میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

بابا امی کو تنگ مت کرنا۔۔۔ روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے تو فیروز

صاحب جھٹ سے حیرانگی سے سلطانہ بیگم کی طرف

دیکھتے ہوئے جو روحی کی بات پر ہر ہنس رہی ہوتی ہیں۔

بدر اور تم بھی میری بھابھی کو تنگ مت کرنا۔

روحی آئمہ کو فلائنگ کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اوی۔۔۔ باسیل روجی کو فلائنگ کس کرتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے
کیا ہوا۔۔؟؟ روجی اپنی سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
یہ میرا کس ہے کسی کو بھی مت دو۔۔

باسیل روجی کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
آہ۔۔ لالچی مرد۔۔ روجی گنداسا منہ بناتے ہوئے اپنی
سیٹ بیلٹ لگاتے ہی

اور اور ویک۔ گہری سانس لیتے ہوئے اپنے گاؤں کی
خوبصورت اور اس میں بنائی ہوئی خوبصورت یادوں کو
یاد کرتے ہوئے اپنے دل میں قید کر لیتی ہے۔۔

باسیل گاڑی کی اسپڈ تیز کیے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

.....

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ اسلام آباد پہنچ گئے تھے
روجی پورے راستے باتیں کرتے ہوئے آئی تھی اپنی بچپن کی
ساری فضول چنلیاں سب کچھ وہ باسیل کو سناتے ہوئے آئی تھی
کب سفر طے بھی ہو گیا پتا بھی نہیں چلا دونوں کو
باسیل روجی کی باتوں کا غور سے سنتے ہوئے ہنستے ہوئے ہاں
میں بس سر ہلاتا حباب تھا۔

اور روجی باسیل کے چہرے پر سچی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر
اس سے اپنی ہر خوبصورت یاد کی بات بتاتی جا رہی تھی۔۔

اسلام آباد میں داخل ہوئے روجی کی آنکھیں خوشی سے چمک

اٹھی تھی وہ آج پہلی بار اسلام آباد دیکھ رہی تھی

وہاں کی ہریالی قدرت کی خوبصورتی دیکھ کر روجی کی آنکھیں خوشی

سے چمکنے لگی تھی۔۔

باسیل گاڑی کی اسپنڈا بھی تیز زہی کیے گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اسلام آباد میں داخل ہونے کے 35 منٹ کے مزید سفر کے بعد

باسیل اور روجی اپنے گھر پہنچ گئے تھے۔۔۔

سفید رنگ کی یہ ایک خوبصورت سی کوٹھی تھی

جو باہر اور اندر سے سفید رنگ میں رنگنی ہوئی تھی گھر میں داخل

ہوتے ہیں پھولوں سے سجا ہوا خوبصورت

ساگڑن جو گھر کے فرنٹ سائیڈ پر ہی تھا ساتھ میں کار

پارکنگ ایریا بنا تھا۔۔

باسیل کو ٹھی کے دروازے پر پہنچ پر ہارن بجبا کر گاڑی کو

دروازے کھولنے کا اشارہ دیتا ہے۔

گاڑی باسیل کو دیکھتے ہوئے جلدی سے آکر دروازے کو کھولتے

ہیں اور اس کی گاڑی جب تک اندر نہیں جاتی وہ دروازے کو

پکڑے ہوئے وہی بت بنے ہوئے کھڑے تھے۔

یہ گھر باسیل کا خرید ہوا نہیں تھا یہ سرکاری کی طرف سے

اسے اسلام آباد کے جن بننے کے صورت میں دیے گائیک خوبصورت

ساتھ تھا۔

باسیل گاڑی پار کنگ۔ ایریا میں پارک کرتا ہی ہے کہ روحی جلدی سے

گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے اور گارڈن

میں لگے ہوئے خوبصورت سے جھولے کو دیکھ کر ہنس پڑتی ہے۔۔

انکل یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔!!!

روحی گارڈن ایریا کو خوبصورتی سے سجے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کیونکہ اس میں زیادہ تر لال گلاب لگے ہوئے روحی جے فنیورٹ

پھول ان پر تو وہ ویسے بھی واری واری جاتی ہے۔۔۔

گارڈن دیکھ کر فلیٹ ہو گئی اندر گھر بھی بہت خوبصورت ہے

باسیل روحی کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو چلیں اندر۔؟

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

چلو۔!! باسیل اندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

روحی جلدی سے باسیل کے پاس جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ

گھر کے اندر قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

دونوں دروازے پر پہنچتے ہی تو ایک ہاتھ سے باسیل اور دوسرے

ہاتھ سے روحی دروازے کو کھول کر

دونوں ایک ساتھ گھر میں قدم رکھتے ہیں۔۔

دونوں کی نظریں گھر کی اندر سفید اور گولڈن روشنیوں کی چمک

پر تھی وہ ان کی آنکھوں کو چمک سے بھر پور کر رہی تھی۔۔

اچھے سے دیکھ لو اور اپنی آنکھوں میں بسالو ہماری محبت کا یہ
 اشیانہ ہے ہم کہاں بھی ہو کہیں بھی ہو ہماری کہانی اس گھر پر
 ختم ہے کیونکہ یہ روح باسیل کی داستان کو اختتام پذیر کرے گا۔
 باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے
 مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک ایک الفاظ شدت سے محبت
 سے چور ہو کر کہتا ہے۔۔۔

یقیناً کرے گا۔۔ روحی باسیل کے سینے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔
 ویسے ہمارا کمرہ کہاں ہے مجھے نئے گھر اور اس گھر میں
 اپنے کمرے دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔۔

روحی باسیل کے سینے سے سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 ہاں لیکن اگر مجھے اچھا نہیں لگے تو اسے بدلا جائے گا
 ٹھیک ہے۔۔؟؟

بڑی بڑی آنکھیں کیے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 جو حکم آپ کا۔۔ باسیل روحی کے چہرے کو
 اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے
 کہتا ہے۔۔

کمرے اوپر ہے نیچے لیونگ ایریا ہے ماسٹر روم ہے یقیناً
 پسند آئے گا تمہیں"

کمرے میں ایک طرف کھڑکی کی سائیڈ پر بیڈ اساری کو
ڈریسنگ ٹیبل کو سیٹ کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر
دوسری دیوار پر بنی ہوئی کھڑکی کی طرف

صوفوں کو سیٹ کیا گیا تھا۔۔

دونوں کے درمیان میں خوبصورت سے شینیل کے موٹے پردے
لگے ہوئے تھے جو خوبصورتی سے سائیڈ پر کر کے بند کیے ہوئے تھے۔

روحی صوفے کے پاس والی کھڑکی کو دیکھتے ہوئے

جلدی سے اس سے پاس جاتی ہے اور اسے کھول کر اوپر سے گارڈن کا
منظر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

اللہ اللہ یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔۔

روحی آسمان کی طرف ٹھنڈ میں بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے

سورج کی طرف دیکھتے ہوئے اور

نیچے زمین پر گارڈن میں لگے ہوئے پھولوں کو دیکھتے ہوئے

اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل دروازے پر کھڑے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے لمبی لمبی

گہری سانسیں لیتے ہوئے اپنے

دل کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دروازے پر اسے کھڑا

دیکھ کر وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگ جاتی ہے

جواے ہی مسلسل دیکھے حبا رہتا۔۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں ایسی گندی گندی نظروں سے مجھے
دیکھ رہے ہیں۔۔

روحی اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری بیوی ہے میری آنکھیں ہیں میں جیسے مرضی دیکھو
تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔

باسیل دونوں ہاتھوں سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔
ہاں مسئلہ ہے مت دیکھیں آپ مجھے کیونکہ آپ صرف دیکھتے نہیں
ہیں کر بھی دیتے ہیں۔۔

روحی اپنے ہاتھ کمر سے ہٹاتے ہوئے نامیں سر ہلاتے ہوئے
واپس کمر کی سے باہر دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

ہاں تو اچھی بات ہے نا انسان کو اپنے دل کے ارمانوں کو پورا
کرتے رہنا چاہیے۔۔

باسیل اپنا کوٹ اتارتے ہوئے صوفے پر پکھنٹتا ہے اور اپنی شرٹ کی
بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے روحی کی طرف
اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

بس یہ ارمان پورے کرتے رہا کریں اور امید ہی کسی کر سکتی ہوں
آپ سے میں۔۔۔

روحی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

زار بستائیں گی آپ مجھے میں نے آپ کی کون سی امیدوں کو

توڑا ہے۔۔۔

باسیل روحی کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے روحی کو

اپنے سینے سے لگائے خود بھی باہر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کوئی ایک ہو تو بستائوں۔۔

روحی بنا پلٹے ہوئے اپنا سر باسیل کے کندھے سے ٹکاتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ ایک ہی بتادیں۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتا ہے

اور مزید اپنی باہوں میں قید کرتا ہے۔۔

آپ کو سکون نہیں ہے آپ دوبارہ سے رو میس کرنا شروع

ہو گئے ہیں۔۔۔

روحی اپنی گردن پر باسیل کے لب محسوس کرتے ہوئے

اس کی اپنا رخ موڑ کر کہتی ہے۔۔

ہائے صبر بس ایک یہ ہی کجخت چیز مجھ سے نہیں ہوتی ہے

اور تمہیں دیکھ کر تو بالکل بھی نہیں

باسیل روحی کو بازوؤں کے نیچے سے اٹھا کر کھڑکی میں بیٹھاتے

ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پھر 4 سال آپ کسی کریں گے۔۔؟؟

روحی باسیل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے چہرے پر اپنے
دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

S

a

l

e

h

a



l

q

h

a

l



N

o

v

e

l

s



h

a

l

e

h

تمہیں یاد کر کے اپنی محبت کو اور اس کی شدتوں کو بڑھاؤں گا

جو ملنے پر بہت بہت تکلیف دہ ہو جائے گی تمہارے لیے۔۔۔

باسیل ہنستے ہوئے روحی کے لبوں کو فوکس میں لیے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

آپ کہہ رہے ہیں پر مجھے لگ رہا ہے آپ خوش نہیں ہیں۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مایوسی سے کہتی ہے۔

کون کبخت خوش ہوتا ہے اس وقت جب وہ جس سے پیار کرتا ہے

اسے خود سے دور خود ہی بھیجتا ہے

ایسی سٹیویشن میں کوئی مسرور کبھی خوش ہو ہی نہیں سکتا ہے

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

انشاء اللہ ہمارا یہ وقت جلد گزر جائے گا اور انتظار کو پھسل بیٹھا ہوگا

روحی باسیل کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انشاء اللہ میری جان مجھے بھی امید ہے یہ دوریاں ہمیں کچھ اچھا

بھی دے گی بدلے میں۔۔

باسیل ایک ہاتھ روحی کے سر پر اور دوسرا اس کی کمر پر رکھ کر

اسے اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

شام ہو گئی تھی روجی کی 8 بجے کی منائر تھی روجی اور باسیل

دونوں گھر سے باہر ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں

ٹھکانا کھا کر اور پھر یہی سے وہ لوگ ائیر پورٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔

دونوں پورے راستے ایک دم خاموش تھے

کوئی بات نہیں کر رہے تھے بس یہ دوسرے کی خاموشی کو محسوس

کر رہے تھے جب کہ تھی خاموشی یہ دونوں بہت اچھے سے

جانتے ہیں۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں ائیر پورٹ پر پہنچ چکے تھے

باسیل کی آج جو امنگ بھی تھی لیکن وہ آج کا دن روجی کے ساتھ

اسپینڈ کرنا چاہتا تھا اس لیے

وہ آج نہیں جاتا ہے۔۔

دونوں اس وقت ائیر پورٹ کے باہر کھڑے ہوئے روجی اندر موجود

لوگوں کی امنگ فیری کا عالم دیکھ رہی تھی۔۔

باسیل گاڑی سے روجی کے بیگ نکال کر اور اس کے لیے کوٹ نکال

کر اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

روجی۔۔؟؟؟ باسیل آواز دیتا ہے اور روجی فوراً سے پلٹ کر اس کی

طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

یہ لوپسٹوٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔ باسیل کوٹ روجی کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی اس کے ہاتھ سے کوٹ نہیں لیتی ہے باسیل کے چہرے کو
دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے اور خود اسے
کوٹ پہنانے لگ جاتا ہے۔۔

تو جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔؟؟

باسیل روحی کو کوٹ پہناتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی ہو گیا ہے۔۔ روحی اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنا خیال رکھنا۔۔ روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

آپ بھی اپنا خیال رکھنا اور مجھے زیادہ یاد مت کرنا۔۔

روحی غم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھ سے وہ کہو جو میں کر سکوں یہ مجھ سے نہیں ہوگا

باسیل روحی کی غم آنکھوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آپ کو یہ کرنا پڑے گا ورنہ گزارا مشکل ہو جائے گا۔۔

روحی کی آنکھیں پھر سے غم ہو گئیں تھیں۔۔

گزارا تو اب مشکل ہی ہے پر کیا کر سکتے ہیں محبتوں میں جدائیاں تو

سنی ہی پڑتی ہے۔۔

باسیل اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتا ہے

اس سے بولا بھی نہیں جا سکتا۔

پر وہ روحی کو رولا کر الوداع نہیں کرنا چاہتا۔۔

آپ ایسی باتیں تو سر کریں ورنہ میں نہیں جاپاؤں گی۔۔

روحی نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں کوشش کروں گا ان 4 سالوں کو کاٹنے کی ہر تم کوشش مت کرنا

جو کرنے جا رہی ہو اس پر دھیان دینا انتظار میں کر لوں گا۔

باسیل روحی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چلو وقت ہو گیا ہے جانے کا۔

باسیل روحی سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہیملوئیا سپورٹ اور کریڈٹ کارڈ اور فلیٹ کارڈ تم جیسے ہی وہاں ایئر پورٹ

یہ پہنچو گی تمہیں لینے کے لیے وہاں یہ لوگ آجائیں گے

سکون سے جاؤ اور دل لگا کر پڑھائی کرو اور اپنے وعدے کو مت

بھولنا۔۔

4 سال بعد گریجویٹیشن والے دم ہم دونوں ملے گئے تم نے سڑھی کا

وعدہ کیا تھامیری حسرت کو اذہور امت رہنے دینا میں

شدت سے تمہیں اس لباس میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

بائیل روحی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔ روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میں زیادہ نہیں کرواؤں گا جلد آجاؤں گا۔

خدا حافظ۔۔۔ بائبل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

باسیل سر آنے والے ہیں سب جلدی کرو ان کا آفس جا کر صاف
کرو اور کوٹ کو بھی اندر سے بالکل صاف ستھرا کرو
جا کر گندگی نہیں ہونی چاہیے کہیں بھی۔۔
حنا کہ وردی میں ملبوس عمران اسلام آباد ہائے کورٹ کی سیڑھیوں
پر کھڑے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے حکماء لہجے میں
اپنے سامنے کھڑے ہوئے جو ان لڑکوں کو کہتا ہے۔۔
پورے کورٹ کی صاف صفائی کی ذمہ داری ان کی ہوتی ہے جنہیں
یہ باخوبی ادا کرتے ہیں۔۔
چلو جاؤ۔۔ سخت لہجے میں کہتے ہیں ان کی ایک آواز پر
سارے لڑکے فوراً سے کوٹ کے اندر بھاگ کر جاتے ہیں۔۔
اب ان ریپورٹرز کو کون ہٹائے گا سر کو یہ سب نہیں پسند انہوں
نے منع کیا ہے ریپورٹرز کو یہاں کھڑے رہنے سے
لیکن یہ ڈھیٹ بڑی کسی کی نہیں سنتی ہے۔۔
ریپورٹرز کو دیکھتے ہوئے گندے سے اور تھکے ہوئے لہجے میں
عمران خود سے کہتا ہے۔۔

باسیل سر آنے والے ہیں سب جلدی کرو ان کا آفس جا کر صاف
کرو اور کوٹ کو بھی اندر سے بالکل صاف ستھرا کرو
جا کر گندگی نہیں ہونی چاہیے کہیں بھی۔۔
حنا کہ وردی میں ملبوس عمران اسلام آباد ہائے کورٹ کی سیڑھیوں
پر کھڑے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے حکماء لہجے میں
اپنے سامنے کھڑے ہوئے جو ان لڑکوں کو کہتا ہے۔۔
پورے کورٹ کی صاف صفائی کی ذمہ داری ان کی ہوتی ہے جنہیں
یہ باخوبی ادا کرتے ہیں۔۔
چلو جاؤ۔۔ سخت لہجے میں کہتے ہیں ان کی ایک آواز پر
سارے لڑکے فوراً سے کوٹ کے اندر بھاگ کر جاتے ہیں۔۔
اب ان رپورٹر ٹرٹز کو کون ہٹائے گا سر کو یہ سب نہیں پسند انہوں
نے منع کیا ہے رپورٹر ٹرٹز کو یہاں کھڑے رہنے سے
لیکن یہ ڈھیٹ بڑی کسی کی نہیں سنتی ہے۔۔
رپورٹر ٹرٹز کو دیکھتے ہوئے گندے سے اور تھکے ہوئے لہجے میں
عمران خود سے کہتا ہے۔۔

باسیل سر کب آئیں گے ہم کب سے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔۔؟

ایک لیڈی ریپورٹر عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

باسیل سر اپنے وقت پر ہی آئیں گے آپ لوگ جلدی آئیں ہیں تو انتظار کریں۔۔

تلخ لہجے میں کہتے ہوئے واپس اندر کی طرف بڑھنے لگتا ہے

اور سیدھا ہیرنگ کوٹ روم کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے

اس وقت صبح کے 9 بج رہے تھے پورے کوٹ میں صاف صفائی کا

کام چل رہا تھا آج اسلام آباد کے کمیشنر کا کیس اس کوٹ میں لڑا جانے

والا تھا جیسے باسیل کو سو نپا گیا تھا

اسی کیس کے سلسلے میں سرے ریپورٹر ٹرژ صبح سے کوٹ

کے باہر رش لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

جو کہ بڑھتے ہی حبابہ تھے کم ہونے کے بجائے

کہاں رہ گئے ہیں باسیل سر اور کمیشنر ان کو ریکارڈ کرنے کے لیے

صبح سے انتظار کر رہے ہیں۔۔

ایک ریپورٹر لڑکا دو سرے لڑکوں کو تھکے ہوئے لہجے میں

کہتا ہے۔۔

باسیل سر ابھی تک نہیں آئیں اور کمیشنر بھی کہیں باسیل سر

کا منہ بند تو نہیں کروا دیا ہے کمیشنر نے انہیں پیسے دے کر

کہیں بک۔ تو نہیں گئے باسیل سکندر۔۔۔؟؟؟

بولتا ایک ہے اور وہ بھی دھیمے سے لیکن وہاں کھڑے ہر شخص
کو اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔

بکواس مت کرو باسیل سرائے نہیں ہیں وہ سچ کی راہ پر چلنے
والے شخص ہے کتنے کم وقت میں انہوں نے کتنا کرپشن کتنا کچھ بدل
کر رکھ دیا ہے پر کتنے کمیشنر کو لائن پر لائیں ہیں وہ
انہیں کے بارے میں بکواس کی تو میں منہ توڑ دوں گی تمہارا یاد
رکھنا۔۔۔

ریپورٹر لڑکی فل تیش میں غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔
صحیح کہہ رہی ہے یہ ہمارے آئیڈل کے بارے میں بکواس مت کرو
نہیں کھڑا ہوا حبار ہا ہے نکلو یہاں سے جاؤں یہاں سے پھر
دماغ خراب مت کرو دوسروں کا۔۔۔

ایک لڑکا اور غصہ میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔
باسیل سر آگئے ہیں۔۔۔ گارڈ بسند آواز میں کہتا ہے تو اس کی آواز پر
سب لوگ پلٹ کر باسیل کی کورٹ میں انٹر ہوتے ہوئی بلیک کلر کی
سینڈ کروزر کی طرف اپنی اپنی گاہ اٹھاتے ہیں۔۔

باسیل کی گاڑی کے انٹر ہونے سے سارے ریپورٹر ٹرٹراس کی تصویریں
لینا شروع ہو جاتے ہیں باسیل کے ہر ایک مومنٹ کو
کمپچر کرنے لگ جاتے ہیں۔۔

لڑکیوں کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے باسیل کو دیکھنے
کے لیے۔

سینڈ کروزر لوگوں کو دیکھتے ہوئے اپنی رفتار پہلے والی اسپڈ سے

تھوڑی آہستہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو کراس کرتے ہوئے سیدھا

ہائے کورٹ کے سیڑھیوں کے سامنے جبارکتی ہے پر اس میں سے ابھی

تک کوئی باہر نہیں نکلتا ہے۔

سب لوگ بے چینی سے باسیل کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔

لڑکیاں اسے دیکھنے کے لیے بے تاب ہو رہی تھی

اور باسیل بھٹاکہ گاڑی سے باہر ہی نہیں نکل رہا تھا۔

باسیل کی گاڑی کو دروازے پر دیکھتے ہوئے عمران جلدی سے سیڑھیوں سے

دوڑتے ہوئے اس کی گاڑی کے پاس آتا ہے

اور باسیل کی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔

میرا ایک سیکنڈرہ گیا ہے آپ جانیں باہر۔ عمران مکرراتے ہوئے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سب لوگوں کا فوکس عمران اور باسیل کی بات پر بھٹاکہ

وہ بول کیا رہے ہیں۔

باسیل عمران کی بات سنتے ہوئے اپنا دائیاں پیر گاڑی سے باہر نکلتا

ہے بلیک کلر تھری پیس سوٹ پہننے ہوئے جس کی انز شرٹ

بھی بلیک کلر تھی جس کے شروع کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔

باسیل اپنی بانیں کلائی میں برینڈڈ گھڑی پہنے ہوئے ہاتھ کو دروازے

پر رکھ کر اپنا دائیاں پیر باہر رکھتا ہے۔

اور پھر خود مکمل طور پر گاڑی سے باہر نکلتا ہے

گاڑی کے دروازے سے ہاتھ ہٹائے وہ اپنے کوٹ کو سیٹ کرتے ہوئے

سیڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

باسیل کا سیڑھی پر پہلا قدم ہوتا ہے اور کورٹ میں لگی ہوئی

بڑی سے وال کلاک میں پورے 10 بجتے ہے

جس کی آواز پر سب ریپورٹر ٹرٹز کی نظر اس دیوار پر لگی ہوئی

بڑی سی گھڑی کی طرف بڑھتی ہے۔

سرٹائم کے پابند ہے پورے 10 بجے اپنے وقت پر ہی کورٹ میں قدم

رکھا ہے۔۔۔

ایڈی ریپورٹر ٹرٹز باسیل کے پشت دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل سر۔۔۔ باسیل سر۔۔۔

باسیل کے کورٹ کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے

سب ریپورٹر ٹرٹز باسیل کو آوازیں لگانے لگتے ہیں اور

اس کی طرف بڑھنے لگتے ہیں جب جلدی سے 15 سے 18 گارڈز

آکر باسیل کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو باسیل کی

طرف بڑھنے سے روک دیتے ہیں۔۔

سر پلرز ایک سوال کا جواب دیں۔ سر پلرز پلرز سر۔۔۔

ریپورٹر ٹرٹز کی آوازیں گونجنے لگی تھی ہوا میں جتنی بلند

آوازوں سے چیختے ہوئے وہ کہہ رہے تھے۔۔

ان کی آوازوں پر باسیل کے قدم بھی رک جاتے ہیں وہ ابھی آدھی
سیڑھیاں ہی چڑھ سکتا کہ وہی رک کر ایک لمبی گہری سانس
لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے وہ پلٹتا ہے۔۔

سفید گوری رنگت کر پہلے سے کئی گنا زیادہ گوری لگ رہی تھی
بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے آنکھوں پر بلیک کلر کے گوگل لگائے ہوئے
ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے باسیل جیسے ہی پلٹتا ہے
سب ریپورٹرز باسیل کو کیمرا میں قید کرنے لگ جاتے ہیں
لو لگ ہی اس قدر خوبصورت اور پرکشش رہا تھا کہ رنگ کھانے کو
دوڑ رہا تھا باسیل کو

سفید رنگت پر کالا جوڑا کلین شیو چہرہ جیل سے سیٹ کیے ہوئے بال
جیب سے ہاتھ نکال کر وہ اپنے لئے ہاتھ سے اپنی آنکھوں سے چشمے
کو ہٹائے ہوئے کالے رات جیسی گہری اور پرکشش آنکھیں جو
جو سورج کی روشنی لگنے کی وجہ سے چمک رہی تھی۔

ہائے یہ لڑکا مارے گا کبھی۔۔۔ ریپورٹرز لڑکیاں اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر
باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ہماری ریپورٹر ہسٹری کی وجہ صرف اور صرف یہ ہینڈسم گبرو جوان
منڈا ہے۔۔۔

اففف کا کی قسمت میں ہے یہ شہزادہ۔۔۔

لڑکیوں کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا باسیل کو دیکھتے ہوئے لڑکیاں تو لڑکیاں

وہاں کھڑے ہوئے لڑکوں کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی تھی وہ بھی باسیل

کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے پھر اپنے آپ کو ایک دوسرے کو

دیکھتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔

آپ سب لوگ تھوڑا اور اطمینان رکھیں کچھ ہی وقت میں کیس کی

معلومات آپ لوگوں کے ساتھ سنیر کی جائیں گی۔۔

باسیل سب لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ان سب کے کھانے پینے کا انتظام کریں اور انہیں چھانڈیں میں

بیٹھائیں

باسیل عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے بہت ہی ادب اور

پر سکون لہجے میں۔۔

میں حباںتا ہوں سوال بہت ہیں آپ لوگوں کے پاس ان سب کا جواب

آپ لوگوں کو ملے گا لیکن کیس کی سنوائی کے بعد ابھی

کچھ بھی نہیں بتایا جائے گا کیس پورے 12 بجے شروع ہو جائے گا

سب تک کچھ کھاپی کر اپنے باقی کے سوالات کو بھی اکٹھا لیں

انشاء اللہ پوری کوشش ہوگی آپ کو مایوس کر کے نا بھیجا جائے

باسیل اپنی بھاری بھر کم آواز میں تھوڑا بلند لہجے میں کہتا ہے

تاکہ اس کی آواز وہاں موجود ہر شخص کے کانوں تک با آسانی پہنچ سکے۔

باسیل کہتا ہے اور کہہ کر دوبارہ سیر حیلوں سے اوپر ہی جانب بڑھنے
لگتا ہے۔۔۔

باسیل پہلے سے کئی گنا زیادہ مختلف اور کئی گنا زیادہ شاندار ہو گیا تھا۔

.....

روحی اٹھ حیا رتیرا آخری پیپر ہے آج پھر لیٹ ہو جائے گی

روحی کے سر ہانے کھڑی ہوئی لائے۔ بی بی

پنک۔ کلر کے ٹراؤزر اور بی بی پنک۔ کلر کی بی شرٹ۔ پہنے ہوئے بالوں

میں بکھرا ہوا بنائے ہوئے شیز اگاتا روحی کو اٹھانے کی کوششیں

کر رہی تھی۔۔۔

منہ تک سفید رنگ۔ کافر ٹراؤزر سے ہوئے روحی گہری نیند میں

سوئی پڑی تھی۔۔۔

روحی ٹیڈی بھی اٹھ گیا ہے اب اٹھ جا تو بھی۔۔۔

ٹیڈی۔۔۔۔۔؟؟؟؟ روحی ٹیڈی کے نام پر جھٹ سے بنا آنکھیں کھولے

اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

روحی اٹھ کر بیٹھتی ہے تو شیز اس کے چہرے سے کافر ٹرا

کر اس کے چہ کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔۔۔

ٹیڈی کہاں ہے اے یہی پر تو سلایا تھا میں نے۔۔۔!!!

روحی اپنی آنکھیں کھول کر اپنے پاس بیڈ پر ادھر ادھر دیکھنے

لگتی ہے۔

وہ ٹھیک ہے اور وہ نیچے ہے S منہ کے اندر تیار ہو کر آجبا نیچے

ناشتہ تیار رہے میں بھی تیار ہونے جا رہی ہوں۔۔

شیزا کہتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر قدم نکالتی ہے۔۔

S شیزا کو لندن آئے ہوئے 1 سال 5 مہینے ہو گئے تھے امریکہ سے اس کا
گرافنر لندن میں ہوا تھا اسے اپنا الگ سے حکومت کی طرف سے
l
e
h
a
butterfly
l
q
b
a
l
butterfly
N
o
v
e
l
s
heart

خوبصورت

اور عیالیشان گھر ملتا ہے پر وہ وہاں نہیں رہتی یہی روحی کے ساتھ

فلپ میں رہتی تھی جو اسے باسیل کے خرید کر دیا تھا۔

شیزا کس کے پاس ہے۔۔۔؟؟

روحی شیزا کو حباتے ہوئے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اپنی دوسری ماں کے پاس۔۔۔ شیزا کمرے سے دور حباتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی اس کی بات پر ایک لمبی گہری پرسکون سیانس

لیتے ہوئے واپس بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور اپنا سائیڈ ٹیبل سے ہاتھ مار

کرفون اٹھاتے ہوئے لوک اسکرین پر باسیل کی اور اپنی

تصویر دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے وہ دوبارہ آٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

بس 1 ہفتہ اور پھر ہم دوبارہ ایک ساتھ ہونگے۔۔۔

روحی اسکرین پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہہ کر غور سے ٹائم کو

دیکھتی ہے۔

اود 8 بج گئے ہیں۔۔۔ روحی اسکرین پر ٹائم دیکھتے ہوئے فوراً

بیڈ سے اترتی ہے اور الماری سے اپنے کپڑے لیے وہ سیدھا واش روم

میں گھس جاتی ہے۔۔

شیزا تیار ہو کر اوپر والے فلیٹ سے نیچے والے فلیٹ میں منہ سے
ڈانٹنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہی تھی۔۔

روحی کہاں ہے۔۔؟؟؟ مہرین بریڈ کی ٹوکری ٹیبل پر رکھتے ہوئے

شیزا سے پوچھ رہی تھی۔۔

وہ آ رہی ہے رات کو تھک۔ جو حباتی ہے اور صبح کو لیٹ اٹھنا کوئی

بڑی بات نہیں ہے۔۔

شیزا کافی کاسپ پیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

احمر آج بائیں ٹیڈی کو لے کر بھول لگ رہی ہو گی اے۔۔۔

مہرین بلند آواز میں پسید سے مسکراتے ہوئے بلاتی ہے۔

مہرین کی آواز پر 27 سالہ نوجوان ہاتھوں میں کیوٹ سا 2 سال 8 مہینے

28 دن کا بے بی گول منول سا بڑی بڑی گرین آنکھوں والا

بڑی بڑی پلکوں والا ننھے ننھے انڈے جیسے سفید ہاتھوں پیروں والا

روحی کا چھوٹا سا ٹیڈی مہرین سے شوہرا احمر کی گود میں

کھیلتے ہوئے

دونوں ڈانٹنگ ٹیبل کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

بدر کی شادی کے کچھ وقت بعد ہی مہرین کو پاکستان سے لندن اس کے

چاپو کے گھر بھیج دیا گیا تھا احمر اس کا کزن ہے جس سے

اس کی پچھلے سال ہی شادی ہوئی تھی۔۔

روحی کو اکیلے نار ہنا پڑے اس لیے باسیل اس کے لیے مہرین کے
چاچو سے اس کا اوپر والا فلیٹ خرید لیتا ہے

مہرین کا لندن میں ہونے کا سن کر باسیل بے فکری سے روحی کو لندن

بھیج دیتا ہے کیونکہ یہاں ایسے لوگ تھے جو اس کا خیال رکھ

سکتے تھے اور مہرین اور روحی کی دوستی کو تو باسیل کو پہلے

سے ہی پتا تھا جب روحی اور مہرین ساتھ ہوتی ہیں تو انہیں کسی

دوسری کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔۔

اور پھر روحی کے بے بی نے ان کی زندگی کی باقی ساری حالی جگہ کو

خوشیاں سے بھر دیا

روحی کی جان اس کا چھوٹا سیڈی بیس جس کے نقوش روحی

جیسے بے حد خوبصورت کوئی اس دیکھ لے تو اپنی

نظریں نا پھیر پائے اور ابھی سے انداز باپ والا جو اپنوں کے علاوہ

کسی اور کو نظر اٹھا کر دیکھنا گوارہ نہیں کرتا ہے۔

لو سیڈی بھی آگیا ہے سیڈی کی ماں کہاں رہ گئی

مہرین احمد کی گود سے عالیان کو لیے کر سی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے

احمد ایک بزنس مین ہے جو ایک پورٹ اور امپورٹ کا کام کرتا ہے

اس کام کے سلسلے میں دوسرے ملک گئے ہوئے تھے احمد کی ماما بھی ان کے

احمد اکلوتی اولاد ہے اپنے ماں باپ کی جب سے مہرین اور احمد کی

شادی ہوئی ہے دو لوگ دوسرے ملک چلے گئے تھے۔

اپنی کسپنی کی دوسری برانچیز کو دیکھنے کے لیے

ٹیڈی کی ماما یہاں ہیں۔۔ روحی دروازے کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

نیوی بلیو کالر کا تھری پیس سوٹ پہننے ہوئے جس کی انز شرٹ

وائٹ کالر کی اور اوپر کا کوٹ لونگل جو اس کے

گڈ حنوں تک۔ آرہا تھا پوری کمر تک۔ کے بال بال ابھی آدھی کمر تک

اور بالکل اسٹریٹ کروا دیے تھے

آنکھوں میں نظر کے لیے سیم اپنی ریل آنکھوں کے کمر چپے

لینس لگائے ہوئے کندھے پر شولڈر بیگ لٹکائے ایک ہاتھ میں فون پکڑے

ہوئے اسی پر نظریں جمائے وہ بائیل کی پرس کا فٹنس دیکھ

رہی تھی جو وہ سنوائی کے بعد کرنے والا تھا۔۔

شکر ہے محترمہ کہ آپ آئیں مجھے تو کب رہا تھا کہ پیپر دینا کا

ارادہ نہیں ہے تیسرا آج۔۔؟؟

مہرین عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین ہی تھی وہ واحد جو حد سے زیادہ عالیان سے محبت کرتی تھی

اس کا دل ہی نہیں چاہتا تھا کہ روحی کو اس کا بے بی واپس

لونا دوں۔۔

ارادہ تو بن رہا ہے میرا لیکن اس وقت کچھ اور کرنے کا

روحی فون میں پرس کا فٹنس دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

فون غصہ میں بند کیے وہ زور سے ٹیبل پر پٹکتے ہوئے کرسی پر

بیٹھ جاتی ہے۔۔

اور دونوں ہاتھ پھیلا کر عالیان کو اپنے پاس بلاتی ہے۔۔

اب کسی ہو گیا ہے بہن کیوں غصے میں ہے اب بس صرف اہفت رہتا ہے

شیزا مسکراتے ہوئے ٹوسٹ کھاتے ہوئے کہتی ہے۔

یار وہ بات نہیں ہے بس عجیب سی ٹینشن ہے پر خوشی بھی ہے

باسیل نے اب تک صرف ٹیڈی کو فون پر دیکھا ہے انہوں

نے اب تک وعدے کی وجہ سے ٹیڈی کو رسیل میں دیکھا

بھی نہیں ہے۔۔

روحی عالیان کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اسے اپنے

گلے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو پھر ابھی بات ہے نا انسان کو وعدہ خلافی نہیں کرنی

چاہیے چاہے وعدہ کسی اپنے سے کیا ہو

یا کسی غصیر سے ایک بار کر دیا تو کر دیا۔۔

احمر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے احمر اور روحی

میں بھی کافی اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی۔۔

عالیان کو اور مہرین کو دل و جان سے پیار کو کرتا ہے روحی کے

لیے وہ خاص کیسے نہیں ہو سکتا تھا۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی پہلے اس دن کا انتظار تھا اب جب

یہ دن نزدیک آ رہا ہے تو دل بے چین ہو رہا ہے۔

روحی احمر سے نظریں ہٹا کر واپس مسکراتی ہوئی نظروں سے عالیاں
کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

انتظار یہی ہوتی ہے روحی جب تک وہ چیز یا شخص جس سے
بے حد محبت ہوتی ہے وہ دور ہوتی ہے تب تک اس کے پاس
حبانے کی اسے پانے کی طلب چہرے پر اور دل میں خوشی کی لہر
پیدا کرتی ہے۔

لیکن جب وہ وقت قریب آتا ہے تو ہر چیز دل میں خوشی کی
جگہ ایک عجیب سا ڈر پیدا کرنے لگ جاتی ہے۔۔

شیزا سر جھکا کر اپنی کھانے کی پلیٹ میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
روحی اس کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ رہی تھی

یقیناً شیزا ایسا ہی ہوتا ہو گا پر ڈر کی وجہ وہاں نہیں ہوتی جہاں
جس شخص کا انتظار ہم کر رہے ہوں وہ ہمارا اپنا ہی ہو

وہاں ڈر کا کام نہیں ہوتا میرا دل بے چین اس لیے نہیں ہے کہ میں
ان سے پورے 4 سال بعد ملوں گی

یقیناً شدت سے اس دن اک انتظار کیا ہے میں
جس سے پیار اور وہ محرم ہو تو دور رہنا کتنا مشکل ہوتا ہے اس
کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

پر میرا دل اس لیے بے چین ہے یہ ایک وعدے کی پاسداری کی
حنا طر انہوں نے اب تک

اپنے بیٹے کو حقیقت میں دیکھا نہیں ہے یہ ان کے لیے کتنا مشکل ہے
میرا دل بے چین اس لیے ہے کہ وہ جب عالیان سے ملے گے تو کیسا
محسوس کریں گے میں اس خواہش کو لیے شدت سے اس
دن کے انتظار کر رہی ہوں۔۔

روحی عالیان کو اپنی باہوں میں قید دیے ہوئے پیار سے اس کے
ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔۔۔

ماما بابا آ رہے ہیں۔۔؟؟

عالیان سر اٹھا کر روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے
سے پوچھتا ہے۔۔۔

جی آپ کے بابا آ رہے ہیں۔۔۔!! روحی اپنے سامنے سے ٹیبل

پر سے پلیٹ کو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو وہ کب آ رہے ہیں۔۔؟؟ عالیان ایک اور سوال کرتا ہے۔

وہ ایک ہفتے بعد آ رہے ہیں۔۔!! روحی اسے اپنے سامنے ٹیبل پر بیٹھاتے
ہوئے کہتی ہے اور ہاتھ بڑھا کر عالیان کے لیے

فسرودے کی ٹوکری میں سے کیلا نکالا کر عالیان کو کھلانے لگتی ہے۔

ماما بابا ابھی پر رہیں گے۔۔؟؟ عالیان معصوم سے چہرے کو اور معصوم

سناٹے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیا آپ نہیں چاہتے ہیں وہ آئیں۔۔؟؟ روحی عالیاں کو کیلا
کھلاتے ہوئے تعجب سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں میں چاہتا ہوں بابا آئیں لیکن ماما وہ آئیں گے تو آپ ان کو مجھ
سے زیادہ پیار کروں گی اس لیے مجھے وہ نہیں چاہیے۔۔

عالیاں کی باتیں روحی کو حیران کر گئی تھی عالیاں اپنے باپ کی طرح
کم بات کرنے والا شخص تھا لیکن وہ جب بھی بولتا ہے تو وہ
ایسا بولتا ہے کہ اپنے سے بڑے کی بولتی بند کروار کھ دیتا ہے۔۔

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے ٹیڈی ماما آپ سے کم پیار کریں گی آپ کے
بابا کے آنے کے بعد۔۔؟؟

روحی تجھ سے عالیاں کے چہرے کو محبت بھری
نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کیونکہ وہ ہینڈ سم ہیں اور لڑکیوں کو ہینڈ سم لڑکے پسند ہوتے ہیں
اور آپ بھی بہت خوبصورت ہیں اس لیے وہ آپ

سے پیار کرے یہ ناممکن ہے۔۔

عالیاں روحی کے ہاتھ سے کیلا پکڑ کر خود سے کھاتے ہوئے
نظریں جھکا کر کہتا ہے۔

روحی عالیاں کی بات پر حیرانگی سے گردن موڑ کر مہرین کو
دیکھنے لگتی ہے کیونکہ روحی کے یونیورسٹی ٹائم پر وہ
مہرین کے ساتھ ہی ہوتا ہے زیادہ تر۔۔

مہرین۔۔؟؟؟روحی اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماما مہرین آنٹی نے کچھ نہیں کہا ہے آپ ہو ہی اتنے پیدارے کے کوئی
بھی آپ پر فدا ہو سکتا ہے

بابا تو ویسے بھی آپ کے انکل تھے وہ تو بڑھے تھے بڑھوں کو جوان لڑکیاں
پسند ہوتی ہیں۔۔۔۔

کیا۔۔؟؟؟؟عالیان کی باتوں پر روحی کو کھانسی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

ڈانگل۔۔ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہر شخص کا قہقہہ ضبط کرنا اب

مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

روحی پانی کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے تو شیزا اپنے دانت بھینچتے ہوئے

اس کے ہاتھ میں گلاس تھما دیتی ہے۔۔

روحی وہاں بیٹھے ہوئے شخص کے چہرے پر ہنسی دیکھتے ہوئے

غصے میں گلاس میں موجود سارے پانی پی لیتی ہے۔۔

کس نے کہا آپ سے کہ وہ بڑھے ہیں۔۔؟؟روحی گلاس ٹیبل پر پرتکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ نے۔۔!!!عالیان کیلے کا آئینہ پیس کھاتے ہوئے

اطمینان سے کہتا ہے۔۔

آپ ہی تو انہیں انکل کہتی ہیں۔۔۔عالیان ٹیبل سے کھسک کر اپنی

ماں کی گود میں واپس اترتا ہے

اور پھر آہستہ آہستہ سے اس کی گود سے نیچے مندرش پر اترتا ہے۔۔

براؤن کمر کے ٹیڈی بیسروالے مونے کپڑوں میں وہ چھوٹے چھوٹے
سے قدم اٹھائے لیونگ روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
وہ واقعی میں لوگوں کو لا جواب اور حیران کر دینے والے گفتگو
کرنے میں ماہر تھا۔

روحی اسے واپس لیونگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتی ہے
اور پھر کھلے منہ کے ساتھ وہ ڈانگ ٹیبل پر موجود باقی سب لوگوں کو
دیکھتے ہوئے حیرانگی سے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہے۔
سب اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی
کوشش کرتے ہیں۔۔

شیر کو سوا شیر واقع میں مل گیا ہے روح باسیل کی اولاد ہے
عام انسانوں جیسی تھوڑی نا کو سکتی ہے۔۔

جس کی ماں روحی ہو اس کی اولاد عام انسان ہو ہی نہیں سکتی ہے۔
مہرین روحی کو حساب دیکھ کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی لیونگ ایریا میں پہنچتی ہے تو عالیان کو صوفے پر بیٹھے
ہوئے ہاتھ میں ویڈیو گیم کاریموٹ پکڑے ہوئے ایک سی ڈی پر نظریں
جمائے ہوئے اس کے ہٹا دیکھے ریموٹ پر چلنے والے ہاتھوں کو
دیکھ کر حیرانگی سے اس کی طرف بڑھتی ہے۔

ٹیڈی میں نے آپ سے کہا تھا نا آپ یہ گیم نہیں کھیلے گے چھوڑوں اسے
ماما کی بات سنو۔۔

روحی عالیان کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر سامنے والے
ٹیبل پر رکھ کر عالیان کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

جی بولیں ماما۔۔!! عالیان سراٹھا کر کہتا ہے۔۔

ٹیڈی یار آپ بھی 2 سال اور 8 مہینے کے ہو کیوں ابھی سے بڑوں والی

باتیں کر رہے ہو۔۔؟؟

روحی عالیان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سب کو بچپن سمجھدار ہونا چاہیے نا تب ہی تو وہ بڑے ہو کر اچھے

انسان بنیں گے۔۔!!

عالیان بالکل پرسکون لہجے میں کہتا ہے اور اپنی نظریں ایل سی ڈی

کی طرف گھوما لیتا ہے۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا تمہاری ماں بچپن سے ہی بیوقوف تھی

تب ہی بڑی ہو کر بھی بیوقوفوں والی سرکستیں کرتی ہے۔۔؟؟

روحی عالیان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم میری ہی اولاد ہوں جب میں نے اپنے سامنے کسی کو بولنے نہیں دیا

تم کیسے بولنے دے سکتے ہو۔۔

روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹیڈی بات سنو آپ کے بابا بڈھے نہیں ہیں وہ جوان ہیں ہینڈسم ہیں

اور وہ آپ کے بابا ہیں ٹھیک ہے آپ ان سے بالکل ماما جیسا پیار کروں گے

نہیں تو۔۔ میں صرف آپ سے پیار کرتا ہوں آپ جتنا پیار میں کیسی

سے بھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔

خیر یہ سب چھوڑو ٹیڈی میری بات سنو

روحی عالیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے ماتھے پر
بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹیڈی مجھے آنے میں تھوڑی سی دیر ہو جائے گی آپ مہرین آنٹی
کو تنگ مت کرنا۔

روحی عالیان کے چہرے کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔۔
دیر کیوں ہوگی آپ کو۔؟؟

عالیان چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔۔

آپ کے لیے نیو کپڑے لینے جاؤں گی آپ کے بابا آنے والی ہیں
ناہم دونوں نیو کپڑے پہنیں گے۔۔

روحی ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

کیوں بابا کہیں کے پرس ہیں جو ان کے آنے پر ہم نیو

کپڑے پہنیں گے۔؟؟؟

روحی کو عالیان کا رویہ کافی عجیب لگ رہا تھا وہ اپنے سے بڑے بول
بول رہا تھا۔۔

لیکن روحی انور کرتے ہوئے اسے پیار سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔

عالیان روحی کی گود سے اتر کر واپس صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ
رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی ماما کے پر نس ہیں۔۔!! روحی نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔
تو آپ اپنے پر نس کے لیے خود ہی تیار ہو جانا مجھے
نہیں بنانا بھالو پھرے۔۔!!!

عالیان کہہ کر صوفے سے پشت دیکائے منہ پھولاتے ہوئے اپنا منہ
ہی دوسری طرف موڑ لیتا ہے۔۔

بھالو تو تہہ را ابا بھی بنے گا گندی اولاد اتنے تیز کیوں ہو تم
سننے کیوں نہیں ہو تم میری۔۔۔

روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی
ہوتی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ نے آج تک نانو کی نہیں سنی تو میں آپ کی کیسے سن لو ماما
آپ ہی کی اولاد ہوں میں۔۔۔

عالیان سر اٹھا کر روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے
اور کہہ کر پھر اپنا منہ موڑ لیتا ہے۔۔۔

تمہیں کیسے پتا کہ میں تمہاری نانو کی بات نہیں مانتی ہوں۔؟؟
روحی اپنی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے عالیان کو
تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

روحی کو عالیان کی باتوں پر غصہ آرہا تھا وہ اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے
اس کی پوچھتی ہے۔

وہ میری زور سے نانو سے بات ہوتی رہتی ہے ناماما

اور بد ر مامو نے بھی بتایا مجھے آپ کے بارے میں۔۔۔!!!!

عالیان کی باتوں پر روجی حیرانگی سے کھلے من کے ساتھ اس کی
طرف دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔

تو پھر کیا پتا چلا آپ کو۔۔؟؟ روجی عالیان کو اپنے سامنے صوفے پر
کھڑا کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔۔

یہی کہ میری ماں نے پورے گاؤں کی ناک میں دم کر رکھا تھا

نانو کو وہ سکون سے رہنے نہیں دیتی ہے کسی کی بات نہیں سنتی ہے

اپنے شوہر کو انکل بولتے ہے کام کے نام پر موت پڑ جاتی ہے اسے

سب ماما یہ ہی سب پتا چلا ہے مجھے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔

عالیان انتہائے دھیمے لہجے میں ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں کہتا ہے

روجی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سب کچھ کہہ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سزا دینی تھی مجھے میری حسرتوں کی تو پہلے دے دیتے

یہ اولاد کے روپ میں سزا دینے والا کیا کام ہے

بھئی یہ تو میرا بھی باپ ہے۔۔

روجی کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے روتی رہا

منہ بناتے ہوئے دانت بھینچ کر کہتی ہے پر جلد ہی خود کو کمپوز کے

ہوئے اپنا رخ واپس عالیان کی طرف موڑتی ہے۔۔

روحی چھوٹی سی بلیو اور وائٹ کلر کی گاڑی کی طرف غصے میں

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

عالیان حنا موٹی سے صوفے سے اتر کر گاڑی کے پاس جاتا ہے

روحی اسے پیسے سے پکڑ کر اٹھ کر گاڑی میں بیٹھا دیتی ہے۔۔

بات سنو میری جان۔۔

S

اے۔۔ جو آپ باتیں کرتے ہو یہ آپ کے کرنے کی نہیں ہے آپ تیز ہو سمجھدار

l

ہو پر یہ سب کے کہنے کی نہیں ہے۔۔

e

آئندہ کوئی بڑا کچھ بھی کہیں اس پر غور نہیں کرنا آپ نے ابھی

h

صرف کھیلنا ہے آپ 3 سال کے ہونے والے ہو

a

ابھی سے بڑے نہیں ہوتا ہے۔۔۔

l

روحی گڈ حنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے عالیان کے ہاتھوں کو

q

اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیسے سمجھاتی ہے۔۔۔

b

جواب تو دو شہزادے۔۔!! روحی ٹھوڈی سے اس کے چہرے کو پکڑ کر

l

پوچھتی ہے۔۔

l

جوابا عالیان کچھ سمجھایا نا سمجھا ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

N

گاڑی چلا کر کھیلنے لگ جاتا ہے۔۔

o

v

e

l

s

یا اللہ میری حفاظت کرنا اور میرے صبر کی بھی اب پتا چلا

میری ماں میرے پیچھے جوتی لے کر کیوں بھاگتی تھی۔۔

حبیبی میں ویسی میری اولاد

♥

روحی عالیان کو دیکھتے ہوئے ایک لمبی گہری سانس لیتے ہوئے

لیونگ روم سے باہر نکلتی ہے۔۔

شیر اور مہرین ڈاننگ ٹیبل صاف کر رہی ہوتی ہیں پر روجی کے

کھانے کی پلیٹ ابھی بھی ٹیبل پر ہوتی ہے

احمر آفس جانے کے لیے اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔۔

روجی ناشتہ کر لو آکر بس نے کر لیا ہے۔۔

مہرین ڈاننگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔

میں نہیں کر رہی ہوں میرا پیٹ بھر گیا ہے اپنی اولاد کی باتوں کو سن کر۔۔

روجی گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تیسری اور باسیل بھائی کی اولاد ہے سیدھی کیے ہو سکتی ہے۔

مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

چاہے جو بھی ہے یار وہ اپنی عمر سے بڑھ کر باتیں کرنے کے گیا ہے

برائے مہربانی اسے فون سے دور رکھو تنگ کرتا ہے یہ تمہیں

پر مہرین اسے فون سے اور ان گیمز سے دور رکھو پلزز

جب اس کی یہ سب کرنے کی صحیح عمر ہو جائے گی تو پھر میں خود

اسے سب کچھ لا کر دوں گی

ابھی نہیں ابھی 3 سال کا ہونے والا ہے ابھی نہیں پلزز۔۔۔

روجی مایوسی سے مہرین کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے میں نہیں کروں گی منکر مت کرو اب فون سے بھی اور گیمز

سے بھی دور دور رکھوں گی اسے

مہرین کہتے ہوئے روجی کے پاس آکھڑی ہوتی ہے۔

شکریہ یار۔۔۔ روجی مہرین کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں امی سے بات کروں گی وہ اس کے سامنے ایسی باتیں ناکیا

کریں پتا نہیں کہاں سے اتنا باتونی ہو گیا ہے

اور اس بدر کو بھی میں دیکھتی ہے میری اولاد کو بگاڑنے کے چکروں میں ہے۔۔

روحی فنکر مت کر وہ بچہ جو سنے گا وہی کہیے گا اس میں اس کی

عطش نہیں ہے ہم سب ہی سارا دن اس کے سامنے ایسی باتیں کریں گے

تو وہ تو دہرائے گا نایہ باتیں ورنہ 3 سال کے بچے میں کہاں عقل

ہوتی ہے وہ خود سے کچھ بولے۔۔

مہرین روحی کے چہرے پر فنکر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بس یہ ہی سوچ کر ڈر لگتا ہے 3 سال کا ہے اور باتیں سنو اس کی

روحی گاڑی میں کھیلتے ہوئے علیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

فنکر مت کرو آئندہ احمر بھی اور میں بھی ہوتا خیال رکھیں گے

اس بات کا تم ماں ہو اس کی تمہاری فنکر کی ہم مت در کرتے ہیں۔۔۔

مہرین روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

مکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

سچ میں دل سے شکریہ تم اور احمر بھائی نہیں ہوتے تو میں

ٹیڈی کا دھیان سہمی سے نہیں رکھ پاتی

میں اس کے ساتھ زیادہ وقت اسپینڈ نہیں کر پاتی ہوں اس لیے مجھے

ڈر لگتا ہے کہ وہ اتنی سی عمر میں کوئی اور باتیں نا اپنے ذہن میں

بیٹھالے بات مان جاتا ہے اس لیے اس کو اچھی باتیں سیکھاؤں

دوسری ماں تم ہی ہو اس کی۔۔

روحی جنتے ہوئے دوبارہ مہرین کے گلے لگے جاتی ہے۔۔۔
ہر چیز کا دل سے شکر ہے۔۔! روحی مہرین کو غم آنکھوں سے
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دور کھڑی شیز ان دونوں کو دیکھتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ
لیتی ہے۔۔

اور میں کس کھاتے میں ہوں۔۔؟؟ شیز ابلند آواز میں کہتی ہے
اور دونوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔
آج کل نگرانی۔۔ روحی اور مہرین دونوں ہاتھ پھیلا کر
شیز کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔۔

شیز اجلدی سے آکر ان کے ساتھ ان کے گلے لگ جاتی ہے۔۔
شیز کو اس دن آئے ایک سال ہو گیا ہے لیکن ایک سال میں اس نے
اپنی دوستی روحی اور مہرین سے اتنی مضبوطی سے بنالی کہ اب تینوں کا ہی
ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہیں ہوتا ہے۔۔
اوتے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟ احمر کوٹ پہنتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر
نکلے ہوئے کہتا ہے۔۔

گلے رہو لگے رہو۔۔۔ احمر کہتے ہوئے ٹیڈی کے پاس جاتا ہے اور
اس کے گال اور ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔
چلو اپنے اپنے کام پر واپس لگو۔۔

روحی کہتی ہے اور تینوں واپس اپنی جگہ پہنچ جاتی ہیں۔۔
میں جباری ہوں واپسی میں تھوڑا لیٹ ہو جائے گا اس کا دھیان
رکھنا۔۔۔

باقی بدر کے بچے کو تو میں دیکھتی ہوں خود کو اول درجے کا بد تمیز
ہے میرے بچے کو بھی بد تمیز کرنے کے چکروں میں ہے۔

پر انشاء اللہ یہ اچھا بچہ بنے گا۔

پلرز اے موبائل مت دینا ابھی سے ضدی اور بد تمیز ہو گیا ناپاگل کر دے

گایہ مجھے پھر اور امی سے بات جب یہ کرے تو امی کو بھی

تم بھی منع کر دینا میں بھی کر دوں گی۔

روحی عالیان کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر مہرین سے معصومانہ

انداز میں کہتی ہے۔

تم ٹینشن مت لو آج کے بعد کوئی بھی اس کے سامنے کوئی الٹی سیدھی

بات نہیں کرے گا جیسے سن کر یہ بڑوں والی باتیں کرے

فکر مت کرو اور آرام سے جا کر اپنا پیپر دو آج آخری پیپر ہے تمہارا

شیزائیل سے ضرور کا جگ اٹھاتے ہوئے روحی کی ٹینشن سے

بھرے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہے شیزائیل کی ٹینشن نالو پیپر کی ٹینشن لو

آرام سے جاؤ تم۔

مہرین بھی مسکراتے ہوئے روحی کی ہمت بوسہ کرتی ہے

روحی مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھتی ہے

روحی کرسی سے بیگ اور ڈانگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

اور اٹھا کر بیگ۔ کندھے پر ڈال کر جلدی سے دوبارہ

عالیان کے پاس جاتی ہے اور اس کے

گال پر کس کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیارے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

S میں آپ کے لیے اور اچھے اچھے سے ٹیڈی بیسروالے اور کپڑے لے کر آؤں گی

a عالیان روجی کی باتوں کو سن ضرور رہا تھا پر نظریں ادھر ادھر

e ہسائے ہوئے کبھی گاڑی کو دیکھنے لگا۔ جاتا ہے تو کبھی اسے

h چلا کر روجی کی بات ان سنی کرتا ہے۔۔

a مجھے پتا ہے میرا لڈا آپ کو الجھن ہوتی ہے اس میں پر سردی

l ہے نامیری جان سردیوں میں یہ اچھے ہوتے ہیں

q آپ کو گرم رکھیں گے۔۔

b ٹھیک ہے خدا حافظ ماما کی ٹیڈی بائے بائے روجی دوبارہ

a شدت سے بھرے محبت سے چور عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے

l سب کو بائے کرتے ہوئے وہ گھر سے باہر نکل

N جاتی ہے۔۔

o میں بھی جباری ہوں آج ہیرنگ۔۔۔ شیز ابھی جلدی میں

v کہتے ہوئے کرسی سے اپنا کوٹ اٹھا کر دروازے کی طرف قدم بڑھاتی ہے

e سن۔۔ مہرین آواز لگاتی ہے۔۔

l ڈنیل بھائی کو میرا سلام کہنا۔۔!! مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے

s توجو بابا شیز اے فلائنگ کس کرتے ہوئے دروازے سے باہر کی

طرف بڑھ جاتی ہے۔

اگر لڑکیاں تازنا ہو گیا ہو تو کچھ نظریں کرم مجھ پر بھی کر لیں

میں بھی آپ ہی کی ہوں۔۔۔

روحی کانوں میں بلو تھو تھ لگائے ہوئے ہاتھ میں فون پکڑے ہوئے جس پر

اس کی نظریں جبی ہوئی مسلسل باسیل کی پریس کانفرنس دیکھتے ہوئے

وہ پارکینگ ایریا کی طرف بڑھ رہی تھی جو گھر سے تھوڑی دوری پر تھی۔

پچھلے شیزا جلد بازی میں دوڑتے ہوئے آتی ہے اور روحی سے

پہلے پارکنگ ایریا میں جا کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر اسے اسٹارٹ

کرنے لگ جاتی ہے۔۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔

نہف۔۔۔ تم۔ تو میری ہی ہو اور تاقیامت۔ تک۔ میری ہی رہو گی لیکن

غصے میں کیوں ہو۔۔؟؟

باسیل پریس کانفرنس کو ختم کیے کیس کے بارے میں سب کو

تفصیل سے سب کچھ بیان کر کے وہ ابھی اپنے آفس کی طرف

قدم بڑھا رہا تھا۔۔

آپ لڑکیاں تاز رہے تھے۔۔؟؟ کہتے ہوئے روحی کے قدم رک جاتے ہیں

میں تاز نہیں رہا ہوں میں صرف انہیں دیکھ رہا ہوں ان کی باتیں

سن رہا ہوں۔۔

باسیل اپنے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جھوٹ مت بولیں آپ مجھے دیکھائی دیتا ہے آپ کے ہستیاں دانت
مجھے دیکھائی دیتے ہیں۔۔

روحی چپڑ کر کہتے ہوئے دوبارہ چلنے لگتی ہے اور شیزا کی گاڑی کا
حباتے ہوئے دیکھ کر وہ اسے بائے بائے کرتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے
لگتی ہے۔۔

دیکھ کہاں سے رہی ہو تم مجھے مجھے پر گندی نظر رکھی ہوئی
ہے تم نے شرم کر دو شوہر ہوں تمہارا۔۔

باسیل اپنا فون اسپیکر پر دل کر ٹیبل پر رکھتا ہے اور اپنا کوٹ
اتار کر سائیڈ پر کوٹ اسٹینڈ میں لگاتے ہوئے شرارت سے بھڑکے ہوئے
لہجے میں کہتا ہے۔۔

ہاں رکھی ہوئی ہے میں نے گندی نظر آپ پر جب شوہر آپ جیسا
ہینڈسم ہو تو گندی نظر رکھنی پڑتی ہے۔۔

روحی جے لہجے میں بھی شرارت صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔
ایسی باتیں مت کرو مجھے شرم آ رہی ہے۔۔

باسیل کہتے ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

ہلکے تو نہیں رہا ہے مجھے اس وقت پورے بے شرم لگ رہے ہیں آپ مجھے۔

روحی اپنی بلیک کلر کی بڑی گاڑی تھور میں پمپنجر سیٹ
پر اپنا بیگ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری نیت پر شک کر رہی ہو تم لڑکی دیکھو میں نے ایک ہی

لڑکی پر گندی نظر رکھی ہوئی ہے اور وہ صرف اور صرف میری بیوی ہے۔۔

باسیل کرسی پر بیٹھتے ہوئے فون کان سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

چلیں ٹھیک ہے پھر کہیں اس دنیا میں میرے علاوہ جتنی بھی
لڑکیاں ہیں وہ سب آپ کی بہن ہیں۔۔

روحی گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں تو بول دوں گا لیکن تمہیں پتا ہے نا مجھ سے کسی کا دل نہیں
توڑا جاتا ہے۔۔

باسیل کرسی سے پشت دیکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل آپ بہت خراب ہو گئے ہیں ایک طرف آپ کی
اولاد جو آپ سے بھی 4 ہاتھ ہے قسم سے دونوں باپ بیٹے ایک جیسے ہو
روحی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آخر کار میری اولاد جو ہے آسان ہو ہی نا جائے۔۔

باسیل فخریہ انداز میں کہتا ہے۔۔

کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟؟ باسیل کرسی سے پشت ہٹائے سیدھا
ہو کر بیٹھتا ہے اور اپنے سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے
لیپ ٹاپ کو آن کرتا ہے۔۔

اس وقت تو میں گاڑی میں ہوں اور یونیورسٹی کی طرف بڑھ رہی ہوں
گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اور کیا کرنے جا رہی ہو تم یونیورسٹی۔۔؟؟

باسیل لیپ ٹاپ پر ای میل چیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

خبر ہے پڑھائی کرنے جا رہی ہوں شاپنگ مال تو نہیں ہے وہاں پر
کو شاپنگ کرتی پھیروں گی میں۔۔

روحی فون کو اسپیکر پر کیے فون کو اسٹینڈ میں لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 ہاں بس زبان اور ہاتھ چلو الو تم سے اس کے علاوہ اور کچھ آتا ہے تمہیں
 باسیل کرسی سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 اب کسی کر دیا ہے میں نے۔۔؟؟

روحی بیزار ی سے اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 تمہاری یونیورسٹی سے کمپلین آرہی ہیں مجھے اپنی بیوی کو سنبھالوں
 بچوں کی کمپلین آنے کی عمر میں مجھے بیوی کی کمپلین مل رہی ہیں۔
 باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 کس نے کمپلین کی آپ کو میری نام بتائیں ابھی جا کر سیدھا
 کرتی ہوں میں اسے۔۔

روحی گاڑی اسٹارٹ کرنے کے ہاتھ بٹن پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 گنڈا گردی کرنے نہیں بھیجا تھا تمہیں اتنی دور انسان بننے کے
 لیے بھیجا تھا کیوں گنڈی بن گئی ہو وہاں جا کر۔۔
 باسیل غصے میں کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔
 افسوس۔۔۔ انکل کیوں غصہ کر رہے ہیں میں نے کیا کیا ہے۔۔؟
 روحی اپنے دونوں ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھتے ہوئے فون کو گھور
 کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایک لڑکے کا سر پھاڑ دیا ہے تم نے اور مجھ سے پوچھ رہی ہو
 میں نے کیا کیا ہے۔۔؟؟
 باسیل کے لہجے میں ابھی بھی غصہ تھا۔۔

S

a

l

e

h

a

b

l

q

b

a

l

b

N

o

v

e

l

s

h

میں نے سر تو نہیں پھاڑا میں نے تو بس دھکا دیا تھا سر تو
خود ہی پھٹ گیا تھا۔

روحی گاڑی کو اسٹارٹ کرتے ہوئے بولی اور پار کنگ۔ ایریا سے گاڑی
باہر نکالنے لگتی ہے۔

S کہاں سے دیا تھا دھکا۔؟؟ باسیل کھڑکی میں بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بس یہ ہی دوسری منزل سے زیادہ اونچپائی سے نہیں دیا تھا۔

روحی گاڑی پار کنگ۔ ایریا سے باہر نکال کر سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے

انتہائے پرسکون لہجے میں کہتی ہے۔

ہاں تم۔ تو کچھ بھی نہیں کرتی ہوں مجھے فضول میں تمہاری

شکایتیں مل رہی ہیں سوچا تھا وہاں جا کر مجھ سے دور رہ کر انسان

بن جاؤ گی لیکن نہیں تم نے تو قسم کھا رکھی ہے

"میں نہیں سدھروں گی۔۔۔"

باسیل اپنے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل آپ کو پتا ہے میں نے اسے دھکا کیوں دیا تھا۔؟؟

روحی ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیوں دیا تھا۔؟؟ باسیل کھڑکی سے ہٹ کر کافی مشین کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کہتا تھا کہ میں بنا شادی کے پریگنٹ ہوئی ہوں میرا ہسپینڈ

نہیں ہے اور جس کے ساتھ میرا رشتہ تھا وہ میری پریگنٹنی کا سن

کر مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

روحی سنجیدگی سے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو مجھے دور ہوئے 4 سال ہو گئے ہیں آپ اور میں اپنے وعدے کی

وجہ سے ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے تھے۔۔

پر یہ بات تو آپ اور میں جانتے ہیں۔۔!!!

باسیل دم سادھے ہوئے ایک دم حنا موش ہو کر روحی کی بات کو غور

سے سنتا ہے۔۔

میں پر یگنینیسی میں یونیورسٹی جاتی رہی ہوں تب تو میں مجبور

تھی اپنے ٹیڈی کے لیے رسک نہیں لے سکتی تھی اس لیے میں نے تب سب کو

آگنور کیا لیکن اب میں مزید آگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔

کوئی میرے شوہر کے بارے میں اور میرے بچے کے بارے میں کچھ بھی

بولے یہ میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔۔

روحی کے چہرے پر مایوسی تھی وہ وقت اس کی آنکھوں کے

سامنے گھوم رہا تھا۔۔

باسیل کے چہرے پر غصہ اور تیش بھتا جو اس کے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے کافی کہہ پر نکل رہا تھا۔۔۔

تب تو میں حنا موش تھی لیکن الحمد للہ اب میرا ٹیڈی دنیا میں

آگیا ہے اب حنا موش رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے میرے

پاس اور ویسے بھی گاؤں کی گندھی تھی میں بد تمیزوں کو سیدھا

کرنا آتا ہے مجھے باسیل اس لیے آپ غصہ مت کریں۔۔

روحی کی بات پر باسیل اپنے ہاتھ اور زور دیتے ہوئے کہہ اپنے

ہاتھوں میں توڑ دیتا ہے۔۔

باسیل غصہ نہ کریں نا جب مجھے آپ نے سب کچھ خود ہینڈل کرنے
کے لیے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لیے کسی پر ڈیپینٹ نا ہونے والا بنانے
کے لیے اتنی دور بھیجا ہے تو مجھے یہ سب بھی خود ہینڈل کرنے دیں۔۔

روحی کو اس کی خاموشی میں چھپا غصہ محسوس ہو رہا تھا
وہ دور جتنے مرضی تھے لیکن ایک دوسرے کی خاموشی کو با آسانی
محسوس کر سکتے ہیں۔۔

ایک بات اور میں نے اسے دوسری منزل سے دھکا نہیں دیا ہے میں نے
صرف اسے ڈرایا تھا وہ اس کا پیر پھسل گیا تھا
اور وہ گارڈن میں گر گیا تھا اس کو زیادہ چوہ نہیں لگی تھی
سر پر تھوڑی سی لگی تھی بس۔۔

روحی باسیل کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
باسیل خاموش کیوں ہو گئے ہیں کچھ تو بولیں نا۔۔
روحی لگا تار فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ابھی بھی اسے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔۔

سنیں۔۔؟؟؟ روحی پیارے پکاری ہے تو باسیل ایک لمبی گہری
انس لیتے ہوئے ان کاٹھ کے ٹکڑوں پر قدم رکھتے ہوئے
اپنے خون سے تر ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے اپنی کرسی کی طرف بڑھتا ہے
اور کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے پڑے میٹھو بکس میں سے
میٹھو پیپر نکالا کر کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے وہ فون کندھے کی
مدد سے اسی پیارے محبت سے چور لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

انفنف۔۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں پہاڑ پر چڑھ رہی ہوں اتنی سیڑھیاں

ختم ہونے کا نام ہی نہیں لگ رہی ہیں۔۔۔

روحی ہاتھوں میں ساڑھی پکڑے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اودو۔۔۔ پہنچ گئی میں۔۔۔۔۔ روحی چھت پر پہنچ کر ایک لمبی

گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

یہاں کس کا آفس ہے یہاں پر تو اندھیرا ہے۔۔۔۔۔!!!

روحی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

سنیں۔۔۔۔۔!!! کوئی ہے یہاں پر۔۔۔؟؟؟

روحی بلند آواز میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھیں بھائی صاحب اگر آپ ہیں یہاں اور کوئی کام کر رہے ہیں تو

انسان کے بندے بن کر کوئی لائٹ تو آن کر لیں اب

کیا میں آپ کے کاچھپی کھیلوں تب جا کر آپ مجھے ملیں گے۔۔۔!!!

روحی چھت پر گھپ اندھیرا میں ایک قدم آگے کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

فون بھی نہیں ہے میرے پاس تو کہاں کہاں اور کہاں نہیں

دھردیکھوں میں کسی کو۔۔۔۔!!!!

روحی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے لگتا ہے کوئی نہیں ہے اگر ہوتا تو کوئی لائٹ تو آن تو ضرور ہوتی روحی بھاگ

لے ویسے بھی لندن ہے لگ۔ بھی اتنی حسین رہی ہوں میں

ایسا ناہو کہ کسی جن کا دل آجائے مجھ پر اور

لینے کے دینے پڑ جائیں مجھے۔۔۔

روحی کو اندھیرا دیکھتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا

بھاگ لے روحی۔۔۔۔ روحی کہتی ہے اور کہتے ہی پلٹ کر دوبارہ

بڑھیوں کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے تو ہر طرف اچانک سے رو

چھا جاتی ہے۔۔۔

اپنے اس پاس روشنی دیکھتے ہوئے روحی مزید ڈر جاتی ہے

دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔۔

یا اللہ میری حفاظت کرنا میں ایک چھوٹا سا بچہ ہے وہ میرے

بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں زور سے آنکھیں میچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارے پاس یاد ہو تو وہ بھی تمہارے

بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔۔

چاروں طرف روشنی ہی روشنی ہوتی ہے
جہاں روجی کھڑی ہوتی ہے وہی سے ہر طرف لال گلاب کی پتیاں
زمین پر پیچھی ہوئی ہوتی ہے۔۔

لائٹوں کی مدد سے پوری چھت کو بے خوبصورتی سے سجایا
گیا ہے بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس شرٹ کے اوپر کے
دو بٹن کھولے ہوئے چھوٹے چھوٹے دبلے دبلے قدم اٹھائے وہ
باسیل چھت پر بنے ہوئے کمرے میں سے
ہاتھ میں لال گلاب پکڑے ہوئے اس کمرے میں سے باہر کی طرف
اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

روجی سیڑھیوں کی طرف منہ کیے وہ اسی حالت میں کھڑی
ہوئی تھی باسیل کی آواز پر اس کے قدم ہلنے سے متاثر ہو چکے تھے
روجی کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔۔

باسیل چند قدم کی دوری پر روجی کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے اور
اسے ساڑھی میں دیکھتے ہوئے وہ بھی دھڑکتے ہوئے دل سے لمبی گہری
سانس لینے لگ جاتا ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟؟ باسیل ہاتھ میں گلاب لٹکائے ہوئے پیار سے محبت سے
روجی کو آواز لگاتا ہے پر روجی بڑھتی ہوئی ڈھسکنوں کے ساتھ
اس کی طرف دیکھنے کے بجائے سیڑھیوں سے نیچے کی طرف
اپنے قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

رک جاؤ روجی مجھے دیکھو گی نہیں۔۔؟؟ باسیل کی دھڑکنیں اتنی
تیزی سے بڑھ رہی تھیں کہ دل ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے والا ہو جیسے

باسیل کہتے ہی روحی کی طرف قدم بڑھاتا ہی ہے کہ
روحی فوراً پلٹ کر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

وہی رک جوائیں میرے پاس اس آئیں گامیں نے آپ کو سچ میں
طلاق دی آپ کا میرا ہر رشتہ ختم۔۔۔

روحی باسیل کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے
کہتی ہے اور باسیل تو اس کو دیکھتے ہی اپنی سانسیں
بھوک گیا تھا۔۔

وہ ایک ٹی ہو بھی اسے دیکھے جا رہا تھا نا ہی اس کے قدم

یہ رہے تھے اور نا ہی اس کی سانسیں

باسیل کی نظریں روحی کے چہرے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اور روحی کی بھی اس وقت یہی کیفیت تھی وہ

بھی چاہ کر ابھی نظریں باسیل سے نہیں ہٹا پارہی تھی لیکن اس کے

نا آنے کا غصہ بھی تھا

جو اس وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بن کر بہ رہے تھے۔

روحی اپنی نظریں باسیل سے ہٹائے واپس اپنا رخ موڑ کر جانے کے

لیے اپنے قدم بڑھاتی ہے۔۔

سوری۔۔۔ باسیل دھیرے سے روحی کو واپس جانا دیکھ کر

کہتا ہے۔۔۔

باسیل کی آواز پر روجی کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنا

شروع ہو جاتے ہیں۔۔

وہ اس کی آواز کو سامنے سے سننے کے لیے کب سے بے صبری سے

اس کا انتظار کر رہی تھی اب وہ سامنے ہے پر اس کی نا آنے کا غصہ

بھی وہ بھول نہیں پارہی تھی۔۔۔

اب معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے سب ختم ہو گیا ہے نصرت

کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔

روجی روتے ہوئے اپنا سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سوری میری جان۔۔۔ باسیل روجی کی طرف ایک قدم اور

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں معاف نہیں کروں گی آپ نے وعدہ توڑ دیا تھا آپ ایک

بار پھر نہیں آئے تھے۔۔۔

روجی اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسا تو مت کرو پلزز مجھے سزا دے دور لیکن یار طلاق تو مت دو مجھے۔۔

باسیل روجی کی پیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے

ڈھرکتے ہوئے دل سے کہتا ہے۔۔

آپ اس چیز کے ہی مستحق ہیں میں نے آج پھر آپ کا اتنا انتظار

کیا آپ آج پھر نہیں آئے۔۔۔

روجی بھی بند آنکھیں کیے بنا باسیل کو دیکھے لمبی

سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں آئندہ نہیں کروں گا میری گڑیا اس بار معاف کر دوں مجھے
 باسیل روجی کی طرف اپنا ایک ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 باسیل کے لہجے میں نرمی اور ملائمت صاف ظاہر ہو رہی تھی وہ
 اس وقت بس اس کے قریب جانا چاہتا تھا اسے
 چھونا چاہتا تھا اپنی باہوں میں بھرنا چاہتا تھا
 پر اس کی ایک چھوٹی سی غلطی پر روجی اس سے اتنا ناراض
 ہو جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔

آپ نے کچھ سلی بار بھی یہی کہا تھا پر آپ نے دوبارہ وہی کیا
 اس بار وہ پلٹ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی
 باسیل کے قدموں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر روجی اسے دوبارہ
 ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس بار معاف کر دوں میں وعدہ کرتا ہوں آج رات ہی اپنا اپنا ہر انتظار
 ختم کروں گا نا انتظار کروں گا نا کرنے دوں گا۔۔۔

باسیل روجی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بے بسی والے انداز

میں کہتا ہے۔۔

باسیل میں نہیں کروں گی معاف اس بار آپ نے وعدہ کر کے
 کیسے مکر سکتے ہیں آپ نے مجھ سے پہلے 4 سال کا وعدہ کیا تھا
 میں نے آپ کی بات مانتی تھی اس بار بھی آپ نے مجھے یہاں آنے کا
 وعدہ کیا تھا میں نے وہاں سب کے سامنے آپ کا کتنا انتظار
 کیا آپ آجاتے تو وہ لوگوں کی نظروں میں میرا مشکوک کردار بھی
 صاف ہو جاتا پر آپ۔۔۔

روحی کہتے کہتے حنا موش ہو جاتی ہے۔۔

کوئی فائدہ نہیں ہے کسی کو بھی کچھ بھی کہنے کا آپ کو۔ جو

کرنا تھا وہ آپ نے کر لیا آپ مجھے کوئی امید نہیں ہے۔

ڈیورس پیپر ز مسل جائیں گے آپ کو خدا حافظ۔۔

روحی کہتے ہی پلٹ جاتی ہے اور پھر سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

یار مت تڑپاؤ مجھے بس کر دو تمہیں اپنے سامنے دیکھ کر

میرا صبر کرنا مشکل ہو رہا ہے۔۔

باسیل کی باتیں ایک۔۔ بار پھر سے روحی کے بڑھتے ہوئے قدموں کو

روک چکی تھی۔۔

آپ نے مجھے بھی ایسے ہی تڑپایا ہے اب آپ کی باری ہے

براداشت کریں آپ بھی۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف بالکل کولڈ لہجے میں کہتی تھی۔

مجھے جانا ہے میرا بیٹا انتظار کر رہا ہو گا میرا۔۔۔

روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے

میں نہیں کر سکتا ہوں مزید انتظار پلزز مجھے اپنے قریب آنے دو

ورنہ میں مرحباؤں گا تمہارے بغیر۔۔

میں نہیں آنے دوں گی میں جبار ہی ہوں۔۔

روحی باسیل کی بات کاٹ کر بیچ میں بول پڑتی ہے اور

پہلی سیڑھی پر اترتی ہے۔۔

سوری میری گڑیا میری جان اپنے انکل کی پیاری سی شہزادی ہونا
پلرز مجھے معاف کر دوں پلرز۔۔۔۔۔

باسیل کے لہجے میں اصرار تھا اس کے پاس جانے کی بے چینی
تھی جو اس کو اس کے رنگ میں دیکھتے ہوئے بڑھتی ہی جبار ہی تھی۔۔
روحی اپنا رخ موڑ کر اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بچھنے ہوئے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے
کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پلرز میری گڑیا میں آئندہ نہیں کروں گا وعدہ کرتا ہوں پلرز
مجھے خود کے پاس آنے کی اجازت دو۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔؟؟؟ روحی غصے میں کہتے ہوئے واپس ایک سیڑھی
سے اوپر آتے ہوئے اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے کہہ رہی تھی
کہ باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روحی کے مترب آتا ہے
ایک ہاتھ سے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے دوسرے ہاتھ
سے اس کی گردن کو اپنی قید میں لیے اپنے اس کے لبوں پر جھک
کر اپنے اتنے سالوں کے انتظار کا اس کے بغیر گزارے ایک
ایک لمحہ کاشت سے بھرپائی کرتا ہے۔۔۔

باسیل کمر سے اسے پکڑ کر مزید اپنے نزدیک کیے جبار ہے تھے اسے اتنا
مترب کر چکا تھا کہ روحی کی بڑھتی ہوئی ڈھرنکوں کی
آواز کو اس کی اکھڑتی ہوئی آنسوؤں کو بانی سے محسوس کر رہا تھا۔۔
آنکھوں سے آنسوؤں بہہ جبار ہے تھے

روحی باسیل کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے روکنے کا کہتا ہے

لیکن باسیل اسے دور نہیں کر رہا تھا نا ہی اس کو سانس لینے کی مہلت دے رہا تھا۔

باسیل پرندے کی طرح پھڑپھڑاتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ دوپل کے لیے سکون سے سانس لے سکے۔۔
باسیل اس کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو سنتے ہوئے روحی کے لبوں کو آزاد کرتا ہے۔۔۔

کسی دن میرادل اور میری سانسیں دونوں بند کر دیں گے آپ روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی ابھی بھی باسیل کی باہوں میں اس کی قید میں اس کی حصار میں مبتلا تھی۔

ابھی کہاں ابھی میں نے آج رات تمہاری سانسوں کو داکے میں بند کرنا ہے بیت انتظار کرواتی ہو تم مجھے

آج رات چاہیے غصہ ہو یا ناراض میں دور نہیں جاؤں گا آج رات میں اپنا اور تمہارا ہر انتظار ختم کروں گا

باسیل کہتے ہی روحی کو اپنی باہوں میں اٹھائے اپنے قدم واپس اسی کمرے کی طرف بڑھاتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا۔۔

باسیل نہیں میں ناراض ہوں آپ سے اتاریں مجھے نیچے

روحی اپنے آپ کو اس کی باہوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آج رات میں ہر ناراضگی کو ختم کروں گا تمہاری

اور اپنی غلطی کی معافی بھی مانگوں گا میں تم سے۔۔۔

باسیل روحی کو کمرے کے اندر لے جاتے ہوئے پیروں سے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل نہیں میرے ساتھ کچھ بھی اسٹاسیڈ ہامت کرنا عالیان
نیچے میرا انتظار کر رہا ہے مجھے اس کے پاس جانا ہے ورنہ وہ رونے لگ
جائے گا۔۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے حصار سے نکلنے کے لیے
یہاں بنانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

فکر مت کرو ہمارا بیٹا آج رات تمہارے بغیر سکون کی نیند سوئے گا
آج رات تم اس کے ساتھ نہیں اس کے بابا کے ساتھ رہنے والی ہو
وہ ایک دن کی دوری تو اس سے برداشت کر ہی سکتا ہے

باسیل روحی کو مزید باہوں میں اٹھائے روحی جے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے شرارت لہجے میں کہتا ہے۔

جی نہیں میں اپنے بیٹے کے بنا نہیں رہ سکتی ہوں

اور میں آپ سے ناراض ہوں میں نے معاف نہیں کیا ہے آپ کو
چھوڑیں مجھے ابھی اور اسی وقت

روحی اس کی بازوؤں سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل میرا بیٹا ٹھنڈ میں کھڑا ہوا ہے وہ

بیمار ہو جائے گا۔۔۔

بیمار اب کی بار تھوڑا غصہ میں کہتی ہے۔۔

اول تو وہ صرف تمہارا نہیں میرا بھی ہے تم اکیلی اسے دنیا میں نہیں

لائی ہو اس کو دنیا میں لانے کے لیے میں نے بھی اپنی نیندیں

برباد کی تھیں۔۔۔

اور دوسری بات وہ اس وقت نیچے نہیں ہے وہ پرسکون سی گہری نیند
میں اپنے گھر میں اپنی آنٹیوں کے پاس سویا ہوا ہے۔
دنیا میں بے شرم تو میں نے بہت دیکھیں ہیں لیکن آپ قسم سے
سب سے زیادہ بے شرم ہیں۔۔۔

روحی باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے اور بولتے
بولتے حیران کن نظروں سے جیسے ہی وہ باسیل سے نظریں
ہٹاتی ہے اور کمرے کی طرف دیکھتے ہے پورا کمرہ پھولوں سے سجا
ہوا ہر طرف لال گلاب اور خوبصورت سی موم بستیوں کے ساتھ
پورے کمرے کو سجایا گیا تھا۔

روح حیرانگی سے دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں وہ سب
دیکھ کر چمک چھا گئی تھی جو اس کے لبوں پر کفل لگا چکی تھی۔
ابھی تو بے شرم ہونے کے لیے پوری رات باقی ہے میری جان ابھی تمہیں
میں بے شرمی دیکھاؤں گا اپنا۔۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کو پھولوں سے سچی ہوئی سچ کی طرف
لے جاتا ہے اسے بیڈ پر لیٹاتے ہی باسیل پہلے اپنا کوٹ پھر
اپنی شرٹ کے بٹنوں کو کھولنے لگتا ہے۔۔۔
یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔

وہی جو میں نے کہا تھا اور جس کا وعدہ تم نے مجھ سے ہمارے
دوبارہ ملنے پر تمہیں مجھے جو دینا پڑے گا۔۔۔

مجھے کوئی وعدہ نہیں پتا ہے جب آپ نے اپنا وعدہ نہیں نبھایا
ہے تو پھر میں کیوں اپنا وعدہ پورا کروں۔۔۔

روحی کہتے ہوئے بیڈ سے اترتی ہے اور غصہ میں دروازے کی طرف
قدموں کو بڑھانے لگتی ہے پر ساتھ ساتھ مناتی جاتی ہے۔۔
روحی باسیل کو کراس کرتی ہی ہے کہ باسیل اپنی شرٹ کے آخری بٹن
پر ہاتھ رکھے ہوئے دوسرے ہاتھ سے روحی کی ساڑھی کا پلو
پکڑ لیتا ہے۔۔

باسیل جیسے ہی ساڑھی کو پکڑتا ہے روحی کے دل کی دھڑکنیں
ایک بار پھر سے تیزی سے بڑھنے لگتی ہیں۔۔۔

میں نے ایک وعدہ توڑا تا کہ میں اور کچھ اچھے سے کرسکوں
ہماری ملاقات کو یادگار بنا سکوں تم اپنا وعدہ کیوں توڑ رہی ہو۔۔؟؟
باسیل آخری بٹن کو کھولتے ہوئے روحی کی ساڑھی کو اپنے
ہاتھوں میں لپیٹتے ہوئے روحی کی طرف چھوٹے چھوٹے
قدم بڑھاتا ہے۔۔

ب۔ب۔ باسیل بات مت پلٹیں آپ نے جو کیا تھا وہ غلط تھا اب آپ
اپنی غلطی کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔

روحی بنا پلٹے اپنے ہاتھوں میں ساڑھی کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔
میں اپنی جان سے جھوٹ نہیں بولتا ہوں میں نے جو بھی کہا
ہر ایک لفظ سچ ہے یہاں کی سجاوٹ میری بات کا ثبوت ہے۔
باسیل روحی کے قریب آئے اس کی کمر سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے
دوسرے ہاتھ سے اس کے کندھے میں لگی ہوئی ساڑھی کی ہن کو
کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کا ایک ایک رد عمل روجی کے دل میں ایک عجیب سی لہر
پیدا کر رہی تھی۔۔۔

باسیل اس کے کندھے سے ساڑھی کہ پن ہٹائے دور زمین پر پھینکتا ہے
اور روجی کے پلو کو اپنے ہاتھ میں رول کرتے ہوئے

وہ جھڑ سے اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔۔۔

باسیل آپ۔۔۔ روجی کہنے ہی کھیل تھی کہ باسیل اس کی کمر پر

جو ساڑھی کی مدد سے چھپی ہوئی تھی اب اس پر ساڑھی کا پلو ہٹائے وہاں باسیل
اپنی انگلیاں رکھ چکا تھا۔

روجی اپنی کمر پر اس کے ہاتھوں کو محسوس کرتے ہوئے

خود ہی بولتے بولتے حنا موش ہو جاتی ہے اور گہری گہری سانس

لینے لگ جاتی ہے۔۔۔

باسیل م۔۔۔ مت۔۔۔ ک۔۔۔ کریں۔۔۔

روجی لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل اس کے

لبوں پر ایک بار پھر جھک کر

اس کے الفاظوں کو اس کی ہچکچاہٹ کو وہی اس پل پر میں

روک دیتا ہے۔۔۔

روجی کو باسیل کی متر ہی پر سکون مل رہا تھا باسیل کا ایک ایک

شدت سے بھرا ہوا لمس روجی کو اب ان کے پھر سے

ایک ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

انتظار تو ختم ہو گیا تھا لیکن اس انتظار میں بڑھتی ہوئی شدتوں

کا آج رات وہ ان کا پورا پورا حساب لینے کا ارادہ بنا چکا تھا۔

باسیل روحی کے لبوں پر شدت سے جھکے ہوئے اس کی گردن اور کمر
پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنے قدموں کو بیڈ کی طرف بڑھاتا ہے
اور روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہی وہ دوپیل کے لیے اس کے لبوں کو
آزاد کرتا ہے اور اپنی شرٹ اتار کر دور زمین پر پھینکتا ہے زمین پر پھیلتے ہی
وہ دوبارہ سے روحی کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کی گردن پر
شدت سے بھری لب رکھنے لگتا ہے۔۔

.....

صبح کے 9 بج رہے تھے باسیل اٹھ کر کمرے سے باہر بھر پر کھڑا ہوا
اپنے فون پر کسی سے کام کی بات کر رہا تھا۔
جبکہ روحی اندر اسی کی شرٹ میں ملبوس گہری نیند میں سوئی
پڑی تھی۔۔۔

باسیل کال بند کرتے ہی واپس اندر کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھاتا
ہے اور آکر فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے روحی ہے
سراہنے آ بیٹھتا ہے۔۔

گڑیا۔۔!!! باسیل محبت سے چور لہجے میں روحی کے بالوں میں
ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔
اٹھ جاؤ شہزادی ہمارا شہزادہ بھی گھر پر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔۔
باسیل کے ایک بار اٹھانے پر ہی روحی انگڑائیاں لیتے ہوئے
اٹھ جاتی ہے۔۔

جی الحمد للہ مجھے میرا بیٹا اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے دور

ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مطلب میرا بیٹا ہی میرا کوئی بیٹا ہے اب۔۔؟؟؟

باسیل روحی کو دور جاتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں تو۔۔ ایسا نہیں ہے آپ آپ ہیں پر میرا بیٹا ہی میرا بہت اہم

ہے میرے لیے۔۔

روحی کے چہرے پر ممتا بھری مسکراہٹ اپنی جگہیں

بکھیر لیتی ہیں روحی بیڈ سے اتر کر صوفے کی طرف قدم بڑھاتی ہے

اور اپنی ساڑھی کو اکٹھی کیے اٹھانے لگتی ہے۔۔۔

باسیل منہ پھلائے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے الماری کی

طرف جاتا ہے اور الماری سے ایک بیگ نکال کر روحی کو لا کر دیتا ہے

پر منہ پر صبح صبح 12 بجے ہوئے تھے۔۔

یہ لو۔۔۔!!! باسیل منہ پھلائے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ روحی بیگ کو دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔

تمہارے لیے کپڑے ہیں یہ پہن لو گھنٹ لگا دوں گی ساڑھی پہننے

میں اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہیں میرے علاوہ کوئی اور

ساڑھی میں دیکھے پہلے ہی میرا دل توڑ دیا ہے تم نے صبح صبح

اب یہ پہن لو زیادہ نا توڑو میرا دل۔۔۔۔

گڈ مارنگ وائفی۔۔ باسیل روجی جے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روجی اپنی آنکھیں کھولتے ہی باسیل کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ

کر فوراً اسے اٹھ کر اسی کی شرٹ میں ملبوس باسیل کی گود میں بیٹھتے ہوئے

اس کے گلے سے لگ جاتی ہے۔۔

گڈ مارنگ میاں جی۔۔۔!!! روجی باسیل کی گردن پر

اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔؟؟ روجی اس کی گردن سے اپنا چہرہ

ہٹائے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ایک سیکنڈ ابھی بتاتا ہوں۔۔ باسیل کہتے ہی گردن موڑ کر

ٹیبیل پر پڑے ہوئے فون میں ٹائم دیکھنے لگتا ہے۔۔

9:13 منٹ ہو رہے ہیں۔۔ باسیل اطمینان سے کہتا ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟ درد روجی حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

میرا ٹیڈی وہ پوری رات اکیلا سویا ہوا تھا سونا ہوا گا مجھے

اس کے پاس جانا ہے۔۔

روجی بے حد فکر مندی سے کہتی ہے۔۔

باسیل آپ کی وجہ سے مجھے اپنے ٹیڈی کے بغیر سونا پڑا تھا

بیچارہ میرا بچہ۔۔۔ روجی روتلوسی شکل بنا کر کہتی ہے۔۔

بیٹے کے ساتھ سونا شوہر سے زیادہ ضروری ہے تمہارے لیے۔۔۔؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

باسیل نظریں جھکائے معصومانہ انداز میں کہتا ہے

باسیل کامنہ دیکھتے دیکھتے روحی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر جاتی ہے۔

باسیل آپ کو کیوں ایسے روٹھ جاتے ہیں مجھ سے چھوٹے بچے ہیں کیا

اب تو آپ ایک بچے کے بابا بن گئے ہیں

آپ اب بھی آپ ایسے ہیں۔۔۔!!!

روحی باسیل کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لیے اس کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو تم میری بیوی ہو اور کل رات کو اتنے دنوں بعد مجھے

واپس ملی تھی میں اسے کیسے خود سے دور

جانے سے دے سکتا تھا۔۔

باسیل روحی کے قریب آئے اس کی گردن میں اپنا منہ

چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل۔۔۔؟؟ روحی شاپنگ بیگ صوفے پر رکھے ہوئے

ایک ہاتھ باسیل کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ باسیل کی کمر پر رکھ کر

اسے سہلانے لگتی ہے۔

کیا ہم تھوڑی دیر ایسے رہ سکتے ہیں۔۔؟؟

باسیل اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے معصومانہ انداز

میں پوچھتا ہے۔۔۔

جی میری جان ہم رہ سکتے ہیں مگر ہمارا بے بی بھی تو ہمارا

منتظر ہے وہ بھی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔

روحی باسیل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور میں بھی اسے اپنی گود میں اٹھانے کے لیے بے تاب ہوں باسیل

سکندر کی اولاد ہیں وہ جیسے اس نے اس کے پیدا ہونے سے

3 سال کے ہونے کے سفر تک صرف دیکھا ہی ہے

اب اسے گود میں اٹھانا تمہیں واپس لانے سے زیادہ مشکل لگ رہا ہے مجھے۔۔

باسیل روحی کو مزید اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

مشکل کیوں لگ رہا ہے آپ کو۔۔؟؟

بے بی ہے وہ ہمارا آپ کا بیٹا ہے وہ۔۔!!! روحی باسیل کی دھڑکنوں

کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم تو پھر چلیں اپنے بیٹے کے پاس۔۔؟؟

باسیل روحی سے دور ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے

ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی میں چہنچ کر لوں پھر چلتے ہیں۔۔!!!

روحی باسیل کے گال پر اپنے لب رکھ کر پیار سے کہتی ہے۔۔

ہمم۔۔ جلدی۔۔ باسیل بھی مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے اور روحی شاپنگ

بیگ اٹھائے واش روم میں گھس جاتی ہے۔۔

تھوڑی دیر وہ کپڑے چہنچ کیے واش روم سے نکلتی ہے تو باسیل

بھی بلیک اور وائٹ کلر کی جینس شرٹ پہننے ہوئے

اوپر بلیک کلر کالونگ پہننے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا

اپنے بالوں میں برش پھیر رہا تھا۔۔

روحی دانش روم سے نکلی حیرانگی سے باسیل کی طرف دیکھنے
لگتی ہے کیونکہ اس نے بالکل اسی کی طرح کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔
باسیل بھی روحی کو دیکھتے ہی مسکرا نے لگتا ہے۔

روحی ہنستے ہوئے وہی شاپنگ بیگ اٹھائے باسیل کی طرف بڑھتی ہے
جس میں اس کے اور باسیل کے پہلے والے کپڑے موجود تھے۔
روحی بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی کہ باسیل اس
کے بالوں میں خود ہی برش پھیرنے لگتا ہے اور
منہ سے لگاتار پھیرتا ہی رہتا ہے۔۔

باسیل مجھے تنگ کرنا بند کریں گے آپ مجھے تیار ہونے دیں
میرا ٹیڈی انتظار کر رہا ہوگا میرا۔۔!!!

روحی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
میں تمہیں تنگ تو نہیں کر رہا ہوں تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں۔۔
باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔
آپ میرے بالوں سے ایسے ہی کھیلتے رہیں گے تو میں کیسے تیار
ہو گئی۔۔۔

روحی پلٹ کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
میری گڑیا کو تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ سادھی ہی
پیاری لگتی ہے۔

باسیل روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہاں وہ میں آپ کو لگتی ہوں نا پر میرے ٹیڈی کو میں تیار

اچھی لگتی ہوں تو میں اس کے لیے تیار ہو گئی۔۔۔

روحی واپس اپنا رخ موڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

تم میرے ساتھ دھوکا کر رہی ہو اندازہ ہے تمہیں اس بات کا۔۔؟؟

باسیل شیشے میں اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ناراضگی میں کہتا ہے۔

کیسا دھوکا کیا میں نے آپ کے ساتھ۔۔؟؟؟

روحی واپس باسیل کی طرف پلشتی ہے۔۔

تم نے کہا تھا کہ ہم دونوں کے درمیان تیسرا شخص کبھی بھی نہیں

آسکتا ہے تم میرے لیے نہیں میرے ٹیڈی کے لیے تیار ہو رہی ہو

دل توڑ دیا ہے میں نے تم نے۔۔۔!!!

باسیل ناراض لہجے میں کہتے ہوئے روحی سے دور ہو کر دوبارہ الماری

کی طرف بڑھتا ہے اور اس میں سے اپنے شوز

لیے وہ بیڈ پر بیٹھ کر پہننے لگ جاتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس جاتے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن وہ ٹیڈی بھی تو ہمارا ہی ہے نا۔۔۔

وہ ہمارا بے بی ہے اس لیے ہی تو مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔

میں نے اے۔ آپ تک صرف فون پر ہی دیکھا ہے اے حقیقت میں
نہیں دیکھا ہے۔۔

باسیل شوز پسنتے ہوئے نظریں روجی پر ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
باسیل اس میں ٹینشن لینے والی کیا بات ہے آپ اے ہر روز دیکھتے ہیں
وہ پنچپانتا ہے آپ کو۔۔

روجی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔۔
وہ پکا پنچپانتا ہے مجھے۔۔؟؟ باسیل روجی کے سامنے کھڑے ہوتے
ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔

جی بالکل وہ اپنے بابا کو اچھے سے جانتا ہے۔۔
روجی واپس باسیل کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں
میں پکڑے ہوئے پیارے اے بتاتی ہے۔۔

اگر وہ میرے پاس نا آیا تو پھر۔۔؟؟
باسیل کو۔ اس وقت واقع میں بہت زیادہ ٹینشن ہو رہی تھی
اتنا اس نے کبھی کسی ملک کے بڑی سے بڑی پوسٹ کے آفیسر کے
کیس اسٹڈی کرتے ہوئے نہیں سوچا جتنا وہ

اپنے بیٹے سے ملاقات کرنے کے بارے میں اے دیکھنے کے بارے میں
سوچ رہا تھا۔۔۔

میری بات سنیں آپ کنفیوز مت ہوئے نا ہمارا بے بی ہے اور ہے بھی
بلکل آپ کی طرح ٹینشن والی کوئی بات نہیں ہے۔

ایسے ٹینشن نالیں وہ آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہے وہ بہت سمجھدار بچہ ہے
وہ اپنی پوری فیملی کو ان لائن دیکھ کر ہی اچھے سے پہچان گیا ہے

اور سچ کہو ناعالیان بلکل آپ کی طرح ہے دیکھنے میں سٹرو لیکن
اپنے من پسند شخص کا دیوانہ ٹائپ۔۔

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیارے
کہتی ہے اس کی ٹینشن گھبراہٹ کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔
وہ میرا ہے اور اوپر سے میرے جیسا ہی ہے تو ٹینشن کیسے نالو میں
اور جب سے وہ پیدا ہوا ہے میں نے اسے صرف فون پر دیکھا ہے
اب یہ ابا والی فیلنگ مجھے بے چین کر رہی ہے۔۔۔

باسیل روحی کو پیٹ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔
ہاں ٹینشن والی بات تو ہے۔۔!! روحی باسیل کے لبوں پر اپنے لب
رکھ کر ایک چھوٹی سی شرارت کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔
ایسی حرکتیں مت کرو میرے اندر اس سے بڑھ کر کچھ کرنے کی
خواہش ہونے لگتی ہے۔۔

کچھ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل رات ہو گیا جو ہونا تھا
کل آپ کے ہاتھ لگ گئی تھی میں لیکن اب نہیں اب اپنے بیٹے کو اکیلا
نہیں چھوڑ سکتی ہوں میں۔۔۔

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے اپنی سینڈل پہن کر
اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے صوفے سے شاپنگ بیگ اٹھا کر
باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب سمجھ آ رہا ہے مجھے شادی کے شوہر بچوں کے سونے کا انتظار کیوں
کرتے ہیں۔۔۔!!!

باسیل کے لہجے میں شرارت تھی جو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بن کر
بکھیر رہی تھی۔۔

ہاں اب سمجھ گئے ناب آپ بھی انتظار کرنا ہر دن اور ہر رات کو
چلیں اب۔۔ روجی کے لہجے میں خوشی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔
چلو، سنم۔۔!!! باسیل روجی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

روچی باسیل کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے جھٹ سے اس کے ہاتھ
میں اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے
روچی باسیل دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتے
ہیں اور سیڑھیوں سے اترتے ہوئے باسیل
کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھ کر سیدھا اپنی منزل کی
طرف بڑھتے ہیں۔۔

باسیل آپ کدھر جا رہے ہیں یہ راستہ گھر کا تو نہیں ہے۔۔!!!
روچی ادھر ادھر سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
ہم اپنی کہانی کے اختتام کی طرف جا رہے ہیں میری جان
باسیل سڑک پر ٹرن کانٹے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ تو مجھے پتا ہے پر ہم ابھی کہاں جا رہے ہیں گھر کا راستہ تو نہیں ہے یہ
روچی منکر مندی سے ایک اور سوال کرتی ہے۔۔

ڈرومٹ میری جان تمہیں اگوا نہیں کر رہا ہوں۔۔!!

باسیل روجی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور ایک اور خوبصورت سے بہت سے سفید کھر کے

گھر کی طرف اپنی گاڑی گھوماتا ہے۔۔۔

روحی حیران کن نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگتی ہے۔

باسیل ہم گھر چلتے ہیں ناعالیان کو میس اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی ہوں پلرزنا

روحی کو ٹینشن ہو گئی تھی وہ مزید عالیان سے دور نہیں

رہنا چاہتی تھی۔۔

باسیل روحی کے حیران چہرہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

اور گاڑی کو پارکنگ میں پارک کیے وہ اپنی طرف سے باہر نکلتا

ہے اور روحی ہی سائیڈ پر جا کر اس کی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔

چلو آ جاؤ باہر۔۔!!

باسیل روحی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل ہم کہاں آئیں ہیں مجھے ٹیڈی کے پاس جانا ہے وہ رورہا ہوگا

روحی کو عالیان کی منکر ستائے جا رہی تھی وہ

تھی تو باسیل کے ساتھ لیکن اس کے دل دماغ میں بس عالیان

ہی گھوم رہا تھا۔۔

ارے آ جاؤں نا باہر۔۔!! باسیل روحی کو ہاتھ پکڑ کر اسے

خود گاڑی سے باہر نکالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی گاڑی سے باہر نکلتی ہے تو باسیل دروازے کو بند کیے روحی کے ہاتھ کو

اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے وہ گھر کی طرف اپنے

قدم بڑھاتا ہے۔۔

باسیل۔۔؟؟؟ روحی اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہتی ہے

یہ کس کا گھر ہے۔۔؟؟؟ ہم کہاں آئیں ہیں۔۔؟؟؟

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے

ہوئے بے حد خوبصورت گھر کے آس پاس کے منظر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ گھر کے قریب چند قدم کے فاصلے پر ہی پہنچی تھی کہ اندر سے

زور زور سے رونے کی آواز

ہر روحی کا دل بیٹھ جاتا ہے وہ جلدی سے باسیل کے ہاتھ سے

ہاتھ چھوڑ دئے گھر کے اندر دوڑتے ہوئے جاتی ہے۔۔

باسیل کے جواب دینے سے پہلے سے روحی گھر کے اندر پہنچ جاتی ہے۔

ماں۔۔!!!! باسیل روحی کو جاتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سفید رنگ کا گھر پورا اندر سے شیشے سے بنا ہوا بے حد خوبصورت

اور دکھ منظر پیش کر رہا تھا پر روحی کے کانوں میں

بچے کے رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔۔

وہ کسی بھی چیز پر بنا غور کیے محل کے اندر داخل ہوتی ہے

اور کچھ قدم کے بائیں ہاتھ کی جانب صوفے پر سلطانہ بیگم کی گود

میں عالیان کو روٹا ہوا دیکھ کر روحی کے قدم وہی پر رک جاتے ہیں۔

عالیان روحی کو دیکھتے ہوئے مزید زور سے رونے لگ جاتا ہے

جبکہ روحی اپنے ماں باپ تائی امی

دیکھتے ہوئے وہی ساکت کھڑی ہو گئی تھی۔۔

باسیل کمر پر ہاتھ باندھنے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے

روحی کے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے۔۔

جی امی۔۔۔!!! روحی اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اپنی ماں سے دور ہوتی ہے

اور عالیان کو چپ کر دینے لگتی ہے۔۔

روحی عالیان کو چپ کر داکر ایک ایک کر کے سب سے ملتی ہے

عالیان پہلے ہی سب سے مل چکا تھا سوائے باسیل کے

وہ وہی پر دور کھڑا ہوا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔

روحی سب سے مل کر اور ملو کر عالیان کو باسیل کی طرف لاتی ہے۔

لے لیں۔۔ روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے تو باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے

روحی اور عالیان کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔

آئے گا یہ میرے پاس۔۔؟؟ باسیل بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیوں نہیں آئے گا یہ آپ کا بے بی ہے۔!!

روحی عالیان کو باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے عالیان کو لینے کے لیے اس کی طرف اپنے

ہاتھ بڑھاتا ہے۔۔

عالیان جھمبے سے باسیل کی طرف لپکتا ہے اور اس کے گلے

سے لگ جاتا ہے۔۔۔

باسیل عالیان کو باہوں میں بھر کر دل میں خوشی کی لہر

پیدا ہوتی ہے جو اس کے چہرے پر اور اس کی آنکھوں میں صاف دیکھائی

دیتا ہے۔۔۔

عالیان باسیل کے گلے سے کے جاتا ہے اور دور ہونے کا نام ہی

نہیں لیتا ہے روحی اسی بلاتی رہتی ہے پر عالیان باسیل کی گود سے

اترنے کا نام ہی نہیں لیتا ہے۔۔

بے بی ماما کے ٹیڈی ہونا آپ ماما کے پاس بھی آجاؤں آپ۔

ماما نے بھی کل سے آپ کو پیار نہیں کیا ہے آجاؤ میرے پاس اب واپس

روحی باہیں پھیلائے کر عالیان کو کو اپنی طرف۔

متوجہ کرتی ہے۔۔

بابا۔۔۔۔ عالیان بابا کہتے ہوئے باسیل کے لپٹ جاتا ہے۔۔

واہ بابا کے آنے کے بعد میری تو کوئی ویوہی نہیں رہی میں بھی اپنے

بابا کے پاس جا رہی ہوں نہیں آؤں گی میں

بھی آپ کے پاس گندے بچے۔۔۔۔

روحی گندا سامنہ بنا کر کہتے ہوئے فیروز صاحب کی طرف۔

بڑھتی ہے اور جا کر اپنے بابا کے بازو کو پکڑ کر

ان کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیتی ہے۔۔

ویسے تمہیں برا نہیں لگنا چاہیے۔ بیگم تم نے مجھ سے پہلے ہی میرا

بچہ اتنے سال دور رکھا ہے اب اسے پتا چل گیا ہے

کہ اس کا باپ کتنا ہینڈسوم ہے اس لیے وہ مجھ سے دور نہیں ہونا چاہتا ہے۔

روز روز اپنی ماں کی شکل دیکھ کر تھک گیا ہے اب

باسیل عالیان کو گود میں اٹھاتے ہوئے سب گھر والوں کی طرف اپنے

قدم بڑھاتا ہے۔۔

ہینڈسوم۔۔؟؟ کس کی بات کر رہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے شرارتا لہجے میں کہتی ہے۔

باسیل اس کی بات کا جواب نہیں دیتا ہے۔۔

باسیل جو اب ہنس دیتا ہے۔۔

روحی باسیل کی ہنسی سمجھ جاتی ہے اور خود بھی بامشکل سے
اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

بدر اور آئمہ کیسے ہیں اور ان کی بے بی تائی امی۔۔؟؟

روحی اپنی توجہ باسیل سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ ٹھیک ہے اور آئمہ پھر سے پریگنٹ ہے۔۔!!!

ہیرا، بیغم سب کو آج ہی یہ خوشخبری سناتی ہے۔۔۔

ہیرا، بیغم کی بات پر باسیل چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے روحی کی طرف دیکھنے
لگ جاتا ہے۔۔

عالیان کو اپنے سینے سے لگائے وہ روحی کو بڑے غور سے

دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

مبارک ہو آپ کو تائی امی۔۔!!! روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں بھی مبارک ہو گڑیا۔۔!!! ہیرا، بیغم مسکراتے ہوئے روحی کو

دیکھتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔۔

باسیل اب ہمیں بھی ہمارے پوتے اور نواسے کو دے دو ہم بھی ترس

گئے ہیں اسے اپنی باہوں میں بھرنے کے لیے۔۔۔

ہیرا، بیغم باسیل کے سینے سے لپٹے ہوئے عالیان کو مسکراتے ہوئی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

جی جی ضرور لے لیں آپ بھی آپ کا پوتا ہی ہے یہ۔۔۔

باسیل ہنستے ہوئے اٹھتا ہے اور عالیان کو ہیرا، بیغم کی گود میں دیتا ہے۔

اور خود باسیل دوبارہ صوفے پر جا بیٹھتا ہے۔۔۔

.....

رات ہو گئی تھی سب رات کا کھانا کھا کر دوبارہ عالیان کے ساتھ
سل کر بدر اور آئمہ کے ساتھ ویڈیو کال پر بات کر رہے ہوتے ہیں
عالیان روحی کی گود میں بیٹھے ہوئے بدر کے ساتھ بات کر رہا ہوتا ہے
بدر پولیس فورس جوائن کرنے والا تھا پر جب اس کی جوائننگ کا وقت
آگیا تھا اس نے انکار کر دیا تھا

اب وہ بھی فیروز صاحب کے ساتھ گاؤں کو سنبھالتا ہے
ایک نہیں 4 گاؤں کی ذمہ داریاں اب ان کے کندھوں پر آگئی تھی
بدر آئمہ کی ایک کیوٹ سی بے بی تھی جو عالیان سے 1 مہینہ چھوٹی
تھی صرف وہ بھی اپنے ماں باپ کی طرح بے حد خوبصورت
اور ماں کی طرح انتہائی نازک سی تھی۔

وہ ننھی سی پری اور روحی کا چھوٹا سا

ٹیڈی سب کو اتنا ہی عزیز مہتا جتنا روحی اور بدر سب کو وہ

ان کی ہی کاپی لگتے تھے۔۔

کچھ دیر بعد آئمہ اور بدر کی ویڈیو کال کٹ کر دی گئی تھی کیونکہ
پاکستان میں آدھی رات ہو چکی تھی ان کے سونا کا وقت ہو رہا تھا۔
آئمہ کی شہزادی اسے سونے کے لیے تنگ کر رہی تھی اس لیے
ویڈیو کال بند کر دی گئی تھی۔۔۔

عالیان کے سونے کا بھی وقت ہو گیا تھا سلطانہ بیگم روجی سے
عالیان کو لے لیتے ہیں۔۔

وہ روجی کی گود سے اسے سلائے کے لیے عالیان کو لے تو ضرور لیتی ہے پر عالیان
رات کو روجی کے بغیر سو ہی ناہ جائے

روجی عالیان کو اپنی ماں کی گود میں دیے ان کے کمرے سے باہر نکل
جاتی ہے اور باسیل کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

وہ گھر کی کھڑکی سے باہر باسیل کو ٹہلتے ہوئے دیکھتی ہے۔۔

جس گھر میں وہ رہ رہے تھے وہ ان کا اپنا نہیں تھا وہ گھر بھی فلیٹ
کی طرح رینٹ پر دیا جاتا ہے۔۔

باسیل سب کو فلیٹ میں نہیں لے کر جاتا ہے اس فلیٹ
میں صرف دو کمرے

تھے اور وہاں شیزا بھی رہتی تھی

اس لیے باسیل نے سب کے لیے ایک الگ سے رہائش گاہ
کا انتظام کیا تھا۔۔

باسیل گھر کے گارڈن ایریا میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں پرسکون سی
لمبی لمبی گہری سانسیں لے رہا ہوتا ہے۔۔

انکل۔۔؟؟؟ روجی ہنستے ہوئے سلپرز پہننے ہوئے گھر کے دروازے میں
کھڑی ہوئی بنا کوٹ کے ٹراؤزر شرٹ پہنے
ہوئے کھڑی تھی۔۔

باسیل روجی کی آواز پر پلٹ کر ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر ہنستا ہے

اسے کوئی کوٹ ناپہننے ہوئے دیکھ کر وہ اپنا کوٹ اتارنے لگ جاتا ہے۔۔

روحی دوڑتے ہوئے باسیل کے پاس آتی ہے اور آکر سیدھا باسیل
کے سینے سے لگ جاتی ہے۔

آہ۔۔۔ باسیل روحی کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سردی نہیں لگ رہی ہے تمہیں اتنی ٹھنڈ میں ایسے ہی گھوم رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کو اپنا کوٹ پہناتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسے تو پھر آپ کو ٹھنڈ لگے گی۔۔!!

روحی کوٹ پہننتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری خیر ہے گڑیا تم بیمار مت ہونا۔۔

باسیل روحی کے کوٹ کی زپ بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی مسکراتی ہوئی نظروں سے باسیل کے چہرے کو دیکھتی

رہتی ہے جیسے ہی باسیل دیکھتا ہے وہ نظریں پھیر لیتی ہے۔۔

دیکھ لو دیکھ لو تمہارا شوہر ہی ہوں میں۔۔!!!

باسیل روحی کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے

باسیل آپ کو سردی لگ جائے گی۔۔!!! روحی کہتے ہی اس کا ہاتھ

اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے کوٹ کی پوکرٹ

میں ڈالنے لگتی ہے۔۔

مجھے سردی ایسے لگنی بند نہیں ہوگی اس کے لیے تمہیں

پورا مجھے خود میں چھپانا پڑے گا۔۔!!!

باسیل روحی کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے اپنی ہنسی چھپانے
کی ناکام کوششیں کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں باسیل کبھی نہیں سدھرنے والے یقین
ہو گیا ہے مجھے۔۔!!!

روحی باسیل کے ہاتھ کو مکمل چھپاتے ہوئے نامیں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔
چلیں آئیں ہم واک کرتے ہیں واک صحت کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے
پتا ہے آپ کو۔۔؟؟؟

خاص طور پر آپ کی عمر میں۔۔!!!

روحی آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے پر باسیل اس کی بات
سننے ہوئے ٹس سے مس نہیں ہوتا ہے۔۔۔

روحی پلٹ کر ہنستے ہوئے باسیل کو دیکھتی ہے جس کی آنکھوں میں غصہ
اتر رہا تھا۔۔۔

تمہیں میں نے کہا تھا کہ میری عمر کے بارے میں کچھ بھی
مت بولا کرو لیکن تم نہیں سدھری۔۔۔

باسیل بول ہی رہا تھا کہ روحی اس کا ہاتھ چھوڑ کر باسیل سے
دور بھاگ جاتی ہے۔۔

روحی آگے آگے باسیل اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

انکل نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے باسیل نہیں دیکھیں اچھے شوہر ایسے نہیں
کرتے ہیں ایسے بیویوں کے پیچھے بھاگتے تھوڑی ہیں۔۔۔

روحی آگے آگے بھاگتے ہوئے بنا پیچھے دیکھے ہوئے کہتی ہے

اور بھاگتے ہوئے جا کر باہر گارڈن میں پڑی ہوئی کر سیوں کے پیچھے جا
کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔؟؟؟ باسیل ہانپتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔ میں۔۔ نہیں آؤں گی۔۔۔!!!!

روحی باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری ایسی کی تیری ابھی آؤ ادھر میرے پاس۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

باسیل مت کریں نا پلزدیکھیں میرے پاس مت آئیں۔۔

روحی دوسری طرف دوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا آجباؤ کچھ نہیں کہتا ہوں میں تمہیں آجباؤں میرے پاس

باسیل روحی کی طرف اپنا رخ موڑے ہوئے اپنی باہیں پھیلا کر

مکراتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

روحی بھی مکراتے ہوئے جلدی سے باسیل کے پاس جاتی ہے

اور جا کر اس کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔

آئی لو ویو۔۔۔

باسیل روحی کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے اپنے حصار میں

باندھے ہوئے اس کے سر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب کیا مجھے آئی لوویو ٹو کہنا پڑے گا۔۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر ٹھوڈی ٹیکائے ہوئے اس کے چہرے کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نہیں۔۔!!!! ضروری تو نہیں ہے لیکن اگر کہہ دو تو مجھے اچھا لگے گا۔

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو پتا ہے نامیں ناراض ہوں آپ سے میں نے اب تک معاف
نہیں کیا ہے آپ کو۔۔!!

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جھوٹی معاف تو کر دیا تھا تم نے مجھے اگر معاف نہ کرتی تو

اپنے آپ کو ٹیچ بھی نہ کرنے دیتی پر تم نے تو۔۔۔۔۔!!!

باسیل روحی کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ کی کھالی جگہ

پر انگلیاں بھرتے ہوئے مضبوطی سے پکڑ کر دوبارہ اپنی طرف کھینچتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

چپ نہیں کریں گے آپ اگر آپ ایسے ہی بولتے رہیں گے تو ہاتھ

چھوڑ دیں گی میں آپ کا۔۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھمکی دینے والے

انداز میں کہتی ہے۔۔

اب یہ ہاتھ تم کیا تمہارا ابا بھی نہیں چھوڑا سکتا ہے۔ بیغم باسیل

سکندر کی بیوی ہو تم کسی ایرے غمیرے سرد کی نہیں

اور باسیل سکندر کے لیے اس کی بیوی ہر چیز سے بڑھ کر ہے اس کے

خود کے وجود سے بھی۔۔۔۔۔

باسیل کی بات پر روجی فخریہ انداز میں اس کے چہرے کی طرف
دیکھتی ہے اور دیکھتے ہوئے مسکرا دیتی ہے۔

باسیل اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے روجی کا ہاتھ چھوڑتے

ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ

کر پیار سے دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک کر پہلے پہل تو ہلکی

سی پھر شدت سے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اپنی محبت کا ثبوت ایک
بار پھر سے دینے لگتا ہے۔۔

باسیل روجی کے لبوں پر جھکے ہوئے ایک ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر
اپنی کوٹ کی پوکٹ میں سے ایک خوبصورت سا لوکٹ نکال کر بنا روجی
کو محسوس کروائیے اس کے گلے میں

لوکٹ پہنا دیتا ہے پر روجی کو اپنے گلے میں کچھ محسوس ہوتا ہے

وہ باسیل سے دور ہوتی ہے اور فوراً سے سر جھکا کر

اپنے گلے میں پہننے ہوئے لوکٹ کو دیکھتی ہے۔۔

"روح باسیل" روجی لوکٹ پر لکھا ہوا نام دیکھ کر خوشی سے بھرپور لہجے

میں کہتی ہے۔۔۔

آپ کو یاد تھا یہ۔۔۔؟؟؟ روجی خوشی سے چمکتی ہوئی آنکھوں

دے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

تم مجھ سے کوئی منہ مائش کرو اور میں اسے بھول جاؤں نا ممکن ہے

باسیل روجی بے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے

پیار سے کہتا ہے۔

شکریہ آپ کا یہ بہت پیارا ہے۔۔۔۔

روحی لوکٹ کو دیکھتے ہوئے اس پر انگلیاں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سے اور تمہارے نام سے حبڑی ہر چیز پیاری ہی ہوتی ہے میری جان

چاہیے وہ میں ہوں یا پھر ہمارا بیٹا

یا پھر ہم دونوں کا نام جو ایک ساتھ حبڑ کر ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں۔

روح ہے بغیر باسیل کس کام کا۔۔۔!!!

باسیل روحی کو واپس اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی جو

باسیل کی شرٹ کو بھیگور ہی تھی۔۔

ہر چیز کے لیے شکریہ باسیل آپ ناہوتے تو میں کبھی بھی

کچھ بھی نا کر پاتی اپنی زندگی

میری زندگی میں آکر مجھے کچھ کرنے کی کچھ بننے کی خواہش

پیدا کی ہے آپ نے

میں آج جو بھی ہوں سب آپ کی وجہ سے باسیل کے بغیر روح

بھی قسم کام کی۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے سے سرٹیکائے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے گڑیا تم سمجھدار ہو خود مختار ہو

میں تمہاری زندگی میں تمہارا ہر قدم پر ساتھ دینے والا ہمسفر ہوں

پر منزل کو دیکھنے اور اس تک پہنچنے والی تم خود ہو

باسیل روحی کے چہرے دوبارہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے چہرے

سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پھر بھی میری زندگی میں آنے کے لئے مجھے بے پناہ چاہنے
 کے لیے ہر قدم پر میرا ساتھ دینے کے لیے اور میری بیوقوفیوں کو
 آگنور کرنے کے لیے ہر چیز کے دل سے شکر یہ
 روحی کہتے ہوئے دوبارہ رو پڑتی ہے۔۔

وہیلم میری جان اب اس سب کے بعد میں ایک چیز مانگوں تم سے۔؟؟

باسیل جو بڑے سے بڑے شخصیت کے مالک کے سامنے
 اپنا حکم سناتا ہے وہ اپنی بیوی سے کچھ مانگنے کی اجازت
 مانگ رہا تھا۔۔

روحی یہ سوچتے ہوئے روتے ہوئے ہنس پڑتی ہے۔۔
 بولیں کیا چاہیے آپ کو۔۔۔!! روحی پیار سے کہتی ہے۔۔
 مجھے کوئی چیز نہیں بس ایک وعدہ چاہیے۔۔!!
 باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 کیا وعدہ۔۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔
 وعدہ کہ تم کبھی بھی دوبارہ نہیں روؤ گی تمہاری آنکھوں سے نکالا

ہو ایک ایک آنسوؤں مجھے اپنے رشتے کو

ٹھیک سے نانیہ بھانے کی گواہی دیتا ہے میرا دل دکھتا ہے جب تم
 روتی ہو میں صرف اور صرف تمہیں ہنستے ہوئے لڑتے جھگڑتے ہوئے
 دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"Dastane Rooh E Basil ❤️

Last Episode Last Part

By Saleha Iqbal ... 🦋

اگر میں ویسی والی بیوی بن گئی تو وہ کے لیے بہت مشکل

ہو جائے گی میاں جی۔۔

روحی نم آنکھوں سے ہنستے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے مشکلات کو ہینڈل کرنا آتا ہے واقعی۔۔۔

روحی کا آنسوؤں سے ترچہ سرے کو اپنے انگوٹھوں سے صاف کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ایک مشکل یہاں بھی ابھی کھڑی ہے بچوں۔۔۔

سلطانہ بیگم روحی اور باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

عالیان نے تو رو کر پورے گھر کو سر پر اٹھا رکھا تھا

روحی کو دیکھ کر وہ مزید زور سے رونے لگ جاتا ہے۔۔

روحی عالیان کو روتا ہوا دیکھ کر جلدی سے جا کر عالیان کو اپنی ماں کی

گود سے لیتی ہے اور اسے چپ کروانے کی

کوششوں میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔

سلطانہ بیگم کے بعد پیچھے ہیرا بیگم اور فیروز صاحب بھی باہر آ جاتے ہیں۔

باسیل اور باقی سارے وہی کر سیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

گاؤں میں سب ٹھیک سے ہو رہا ہے۔۔؟؟

باسیل کر سی ہو بیٹھتے ہوئے فیروز صاحب سے پوچھتے ہیں۔

ہاں سب اچھے سے ہو رہا ہے بد نے بہت اچھے سے

سب کو سنبھالنے میں میری مدد کرتا ہے۔۔

فیروز صاحب اطمینان سے اور پرسکون سی سانس لیتے ہوئے

جواب دیتا ہے۔۔

بہت اچھی بات ہے اب سب اسی نے دیکھنا ہے آگے آگے

اچھی بات وہ ابھی سے کبھی سنبھالے گا تو آگے کے لیے آسانی ہو گیا ہے۔

باسیل روحی ہر نظریں جمائے ہوئے فیروز صاحب کو

جواب دیتا ہے۔۔

ٹیڈی ایسے نہیں روتے ہیں ناما ماما آپ کے پاس ہی ہیں اب تو

چپ ہو جاؤں۔۔ روحی عالیان کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے

اسے چپ کرواتی ہے اور اسے اپنے بچے سے لگا لیتی ہے۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔؟؟ باسیل روحی کے پاس آکر اس کے

سامنے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔۔

کیا کر رہی ہوں اپنے بیٹے کو چپ کروا رہی ہوں۔۔ روحی کہتے کہتے ایک بار

اور کس کر دیتی ہے۔۔

روح کس مت کروا لیسے۔۔!! باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔۔

باسیل بیٹا ہے یہ ہمارا۔!! روحی آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور جب کہ سب کے پاس کرسی پر بیٹھ جاتی ہے

بیٹا اپنے بابا کی بت پر غور مت کرنا وہ اس عمر میں کچھ بھی بول دیتے ہیں۔۔

مجھے یہ میرا بیٹا کم اور دشمن ناخبا نے کیوں زیادہ لگ رہا ہے پر میں
تمہیں میری بیوی چھیننے نہیں دوں گا
لے لو ابھی جو مسل رہا ہے۔۔

باسیل عالیان کو روجی کی گود میں دیکھتے ہوئے گندا سامنہ
بناتے ہوئے خود سے کہتا ہے۔۔

باسیل کی نظر عالیان پر اور سب کی نظریں باسیل پر باسیل کا منہ دیکھتے ہوئے
سب بلند آواز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑتے ہیں۔۔۔

انکل میرے بیٹے کو مت گھوڑیں آپ ورنہ اچھا نہیں ہوگا آپ کے ساتھ
روجی بھی باسیل کی طرح چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے ہوئے کہتی ہے۔۔
ہاں تو تم ایسے بار بار میرے سامنے کس مت کر دو ورنہ تمہارے
ساتھ اچھا نہیں ہوگا۔۔

دھمکی دے رہے ہیں آپ مجھے۔۔؟؟ روجی بڑی بڑی آنکھیں کیے
کہتی ہے۔۔

بابا گندے انکل۔۔۔ عالیان باسیل کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں
کہتا ہے اور دوبارہ روجی سے لپٹ جاتا ہے۔۔

روجی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے جیسے وہ باسیل کو دیکھتے
ہوئے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے
پر وہ نہیں ہوتی ہے۔۔۔

باسیل میں نے یہ نہیں سیکھایا ہے اسے۔۔ روجی کہہ ہی رہی تھی کہ باسیل
منہ پھلا کر واپس گھر میں داخل ہوتا ہے۔۔
باسیل یہ میں نے نہیں سیکھایا ہے وہ خود ہی۔۔

کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟؟ آئمہ اپنی بیٹی کو اچھے سے کسبل اوڑھاتے ہوئے

اس کا فیڈر اٹھا کر کمرے سے باہر کی طرف اپنے

قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

میں اس کے فیڈر لے کر آرہی ہوں۔۔!! آئمہ کہتی ہے اور اٹھ کر جانے لگتی ہے

پر بدر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیتا ہے اور خود بیڈ سے اترتے ہوئے

اس کے نزدیک جاتا ہے۔۔

چھوڑو اس کو۔۔ بدر فیڈر ہاتھ سے لے کر واپس

سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آج باؤں ہم دونوں رو مسینس کرتے ہیں اور بے بی کی پلیننگ کرتے ہیں۔۔

بدر آئمہ کے بالوں میں لگے ہوئے کچھ کونکا لیتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر وہ آپ پہلے ہی کر چکے ہیں۔۔!!!

آئمہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں تو کیا ہو گیا ہے پہلے ہماری گڑیا اکیلے آئی تھی اب اس

کے دو بھائی بہن آئیں گے۔۔!!!

بدر آئمہ کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر رہنے دیں آپ خود تو کام پر ہوتے ہیں اور مجھے اکیلی کو اب

بنامی کے چاچی ہے بے بی کو سنبھالنا ہوتا ہے۔

بہت مشکل ہے بے بی کو سنبھالنا۔۔

آئمہ بدر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو کیا ہو گیا ہے جب تک امی والے واپس نہیں آجاتے ہیں
تب تک میں ہوں نا تمہارے ساتھ تمہارا ساٹھ دینے کے لیے
بدر آئمہ کے لبوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ میری مدد کریں گے آپ صرف میرے لیے کام بڑھانے کے
لیے اس دنیا

میں آئیں ہیں میری مدد کرنے کے لیے نہیں۔۔۔

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔
اب آپ ایک کام کریں میری مدد کرنی ہے نا آپ کو۔۔۔؟؟
آئمہ کہتے ہی پلٹتی ہے اور سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھا کر بدر کو دیتی ہے۔
اب آپ جائیں اور جلدی سے اس کو آدھے سے زیادہ بھر کر لائیں
بنا چینی کے میں بھی بہت تھی گئی ہوں

رات کی ڈیوٹی اب آپ کی۔۔۔

آئمہ کہتے ہی بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمبل میں
لیٹ کر اس کو اپنی باہوں کے حصار میں ڈال کر اسے خود سے لگائے ہوئے
اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

یہ۔۔۔ بی کیا بات ہوئی بھلا میں تو کسی اور کام کو کرنے کے بارے میں
کہہ رہا تھا تم تو مجھے کوئی اور کام پکڑا رہی ہو۔۔۔۔

بدر معصوم سی شکل بنا کر فیڈر کو ہاتھ میں دیکھتے ہوئے
کہتا ہے۔۔

اللہ تمہارے جیسی جلا دیویاں کسی کو بھی نادے

جو شوہر کے ارمانوں کا قتل کرتی پھیرتی ہیں۔۔۔

بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور پیر نکھتے ہوئے اپنے کمرے

سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

بدر کے جاتے ہی آئمہ اپنی آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتی

ہے اور پھر ہنستے ہوئے اپنی بیٹی کے ماتھے پر اپنے

لب رکھ کر دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

کچھ دیر بعد بدر فیڈر میں دودھ ڈالے ہوئے واپس کمرے میں آتا ہے

آئمہ کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ آہستہ سے کمرے کے دروازے کو

بند کرتا ہے اور دبے دبے قدم اٹھائے وہ آئمہ کی طرف بڑھتا ہے فیڈر

سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ آئمہ کے پیچھے اس کے پیٹ کے گرد اپنی

بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس کی کمرے سے سرٹیکاتے ہوئے

وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

آئمہ بدر کو اپنی پیچھے دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی کو اچھے سے

تکیوں کے درمیان سلا کر خود بھی پلٹ کر

بدر کے سینے پر سر رکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند

کر لیتی ہے۔۔

بدر بھی مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے آئمہ کو اپنی باہوں میں

قید کرتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر

وہ بھی اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔

باسیل کے حباتے ہی روجی بھی عالیان کو اپنی گود میں سلا دیتی ہے

عالیان کو گہری نیند میں سوتا ہوا دیکھ کر روجی اسے

گود میں اٹھاتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوتی ہے۔۔

روجی اسے مندرسٹ فلور پر گیسٹ روم کی طرف لے کر بڑھتی ہے جہاں

باسیل پہلے سے ہی موجود ہوتا ہے۔۔

روجی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

باسیل اسے دروازہ بند کر تا دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس

حباتا ہے اور عالیان کو احتیاط سے اس کی گود سے لے کر

بیڈ پر لیٹا دیتا ہے۔۔

ناراض ہیں آپ مجھ سے۔۔؟؟ روجی باسیل کے پیچھے کھڑی ہو کر

پوچھتی ہے۔۔

نہیں تو۔۔!!! باسیل عالیان کو کمبل اوڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں نا وہی تو میں بھی سوچوں ناراض ہونے والی کوئی

بات تو نہیں ہے تو آپ ناراض کیسے ہو سکتے ہیں آپ مجھ سے۔۔

روجی کے لہجے میں ابھی بھی شرارت تھی۔۔

میں سچ میں ناراض ہوں خود تو تم نے مجھے انکل بنا رکھا ہے

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ تم نے میرے اکلوتے بیٹے سے بھی میرا

تعارف انکل کے نام سے کروا رکھا ہے۔۔

باسیل غصے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اوو ہوو۔۔ میرے پیارے سے انکل آپ انکل ہیں تو ہم آپ کو انکل کہیں
 گے نا۔۔ روجی باسیل کو کراس کرتے ہوئے بیڈ پر عالیان کے پاس
 بیٹھ جاتی ہے اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 شرم کرو لڑکی انکل میں صرف تمہارے لیے ہوں اور دنیا کے لیے میں
 سکندر اور اپنے بیٹے کے لیے میں اس کا بابا ہوں
 انکل نہیں۔۔۔ باسیل بھی عالیان کے دوسری طرف بیڈ پر بیٹھتے
 ہوئے کہتا ہے۔

یہ دونوں نہیں سدھریں گے۔۔۔ سلطان بیغم ہنستے ہوئے کہتی ہے۔
 ان سب کو باسیل اور روجی کی آواز با آسانی سے سنائی دے
 رہی تھی کیونکہ وہ جس طرف تھے کمرے بھی اسی سائیڈ پر ہی بھتا۔۔
 کبھی بھی نہیں ہرگز نہیں۔۔۔ ہیرا بیغم بھی ہنستے ہوئے کہتی ہیں
 اب لڑنا جھگڑنا بند کرو اور سب ریڈرز کو خدا حافظ کرو
 روح باسیل کا اختتام ہو گیا۔۔۔ فیروز صاحب ہنستے ہوئے بلند آواز
 میں کہتے ہیں۔۔

ہماری کہانی کا اختتام ہو گیا ہے۔۔۔!!! باسیل روجی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 جی ہو گیا ہے۔۔۔!! روجی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 تو خدا حافظ کہہ دیں سب کو۔۔۔؟؟ باسیل عالیان کے چہرے پر اپنی
 انگلی پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دل تو نہیں چاہ رہا ہے ہر کہہ دیتے ہیں ہر کہانی کا اختتام ہونا لازم ہوتا ہے۔۔۔
 روجی کبھی عالیان کو دیکھتے ہوئے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔
 تو کہہ دیتے ہیں دونوں مل کر۔۔۔

باسیل روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

خدا حافظ روح باسیل کے سفر کے ساتھیوں

روحی اور باسیل دونوں عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتے ہیں

اب مجھے بھی چاہیے۔۔۔!!! باسیل دھیمے لہجے میں روحی کے چہرے

کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔

کیا چاہیے۔۔۔؟؟ روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ایک کس۔۔۔!!! باسیل روحی کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن باسیل سکندر رو مینس کرنا

کبھی بھی نہیں بھول سکتے ہیں۔۔۔!!!!

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے

لبوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتی ہے وہ ہلکی سی شرارت کیے وہ اس کے

لبوں کو آزاد کر کے باسیل کے گلے سے لگ جاتی ہے

باسیل بھی روحی کو اچھے سے اپنی باہوں میں قید کیے اس

کی گردن میں اپنا منہ چھپا لیتا ہے۔۔

.....